سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق

چکیدۂ قلم حقیقت رقم

زُبدۃ السالکین سلطان العاشقین حضرت خواجہ حاجی سید قاسم علیشاہ صاحب

کلیمی مدظلہ العالی

مسمیٰ بہ

ارشادات کلیمی

بار سوم ۱۳۴۷ھ

بفرمایش جناب مولوی حاجی محمد جان خانصاحب چشتی

رئیس دادون ضلع علیگڈھ

در مطبع مفید عام واقع نیو بیگاپور مطبوع شد

الحمد للہ رب العالمین تعالیٰ شانہ عما یقولون			
اللہ اکبر این چہ بزرگی و کبریاست معبود لم یزل متعالی ز ابتدا		کان برتر از حالت وہم و خیال ماست موجود لایزال منزہ ز انتہاست	
والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد ن المصطفیٰ			
محمد آفتاب آفرینش زمین و آسمان در رحمت او		مہ افلاک عشق چشم بینش دو عالم روزگار دولت او	

وعلیٰ آلہ العظام واصحابہ الکرام الیٰ یوم القیام اما بعد عرض خدمت ناظرین یہ کہ برادران طریقت واہل عقیدت نے خواہش کی کہ مکتوبات چکیدۂ قلم حقیقت رقم زبدۃ العارفین قدوۃ الکاملین خواجہ سید قاسم علیشاہ صاحب کلیمی چشتی دہلوی ادام اللہ برکاتہ جو قبل ازین ۱۳۲۹ھ میں بمبئی وافر فاضل اجل مولوی محمد معز اللہ خانصاحب چشتی رامپوری طبع ہوئے تھے مابعد کے مکتوبات کے ساتھ ملحق و مربوط کرکے ایک مجموعہ علیحدہ مرتب اور طبع کرایا جائے تو طالبان مقصد حقیقی کے لیے ترغیب و تحریص و رہبری راہ طریقت کا موجب ہوگا۔ لہٰذا حسب فرمان حضرت مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ العالی خادم حضور محرر سطور سید انصار علی چشتی تعلقہ دار حیدرآبادی نے اس مجموعہ کو مرتب کیا واضح ہو کہ بنظر اختصار اس مجموعہ میں وہی مکتوبات درج کیے گئے ہیں جو منبع ہدایت و تعلیم ہیں اور حضرت پیر و مرشد قبلہ مدظلہ العالی کے انتخاب سے ممتاز ہو چکے ہیں۔ قبل از سواد ملفوظات و مکتوبات یہ مناسب نظر آیا کہ حضرت قبلہ کے حالات زندگی

بھی ایک مختصر پیرایہ میں درج کیے جائیں تاکہ ناظرین کو لطف حاصل ہو۔ وھو ہٰذا

حضرت خواجہ کلیمی شاہ صاحب کا اصلی وطن دہلی ہے۔ رمضان ۱۲۷۳ھ میں جب انگریزی فوج نے غدر کیا اور دہلی پر چڑھائی کی آپ کے والدین دہلی چھوڑ کر قصبہ فریدآباد میں جو دہلی کے قریب ہے آپ کے خالو قاضی سید اولاد علی صاحب مرحوم کے یہاں جا پہونچے اور عرصہ تک وہیں قیام کیا چنانچہ فریدآباد ہی میں بتاریخ ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ آپ نے عالم شہود میں قدم رکھا آپ حضرت سید شمس الدین گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں جن کو سلطان شمس الدین التمش نے ولایت سے طلب کرکے اپنی لڑکی عقد میں دی تھی ان کے صاحبزادے کا عقد شیخ احمد تماچی رحمۃ اللہ علیہ خلف حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضہ کی لڑکی سے ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی نانی اماں بیگم مرحومہ اپنے والد کی طرف سے حضرت خواجہ ابو الانوار عثمان ہرونی رضہ کی اولاد سے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف سے سلسلہ انکا حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضہ تک پہونچا ہے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ سید محفوظ علیصاحب شہید برادر خورد مولوی سید محبوب علیصاحب مرحوم اور آپ کے والد مولوی حافظ سید مبارک علی صاحب مرحوم جامع شرافت و سیادت و علم و کمال تھے۔ آپ نے اپنے قبیلہ ہی میں پہلے مرتبہ عقد کیا۔ اس مخدرہ سے دو صاحبزادے عالم وجود میں آئے ایک سید محمد احمد صاحب کلیمی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عالم شباب ہی میں انتقال فرمایا دوسرے مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ جنکو اپنی والدہ کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے اولاد میں ہونے کا قریب تر واسطہ ہے اس وقت علم ظاہر و باطن سے آراستہ ہوکر سریر آرائے مسند خلافت و ارشاد ہیں اور صاحب اولاد ظاہری و باطنی ہیں حضرت خواجہ مدظلہ نے دوسری مرتبہ غیر کفو میں عقد فرمایا جن کے بطن سے دو صاحبزادے ایک سید محمد اکرم صاحب کلیمی جو بفضلہ تعالیٰ بارہ سال کے ہیں اور دوسرے سید محمد اسلم صاحب کلیمی جنکی عمر پانچ سال کی ہے اور دونوں صاحبزادے مشغول تعلیم ہیں علاوہ ان کے دو صاحبزادیاں بھی ہیں جن کا عقد ہو چکا ہے۔

آپ نے بر بنا ایمائے ربانی ۲۹ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ترک وطن فرمایا اور قصبہ میران جی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ تَعَالٰی شَانُہٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ ؎

اللہ اکبر این چہ بزرگی وکبریاست معبود لم یزل متعالی ز ابتدا	کان برترا ز حالت وہم وخیال ماست موجود لایزال منزہ ز انتہاست

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی

محمد آفتاب آفرینش زمین وآسمان در رلت او	مہ افلاک عشق چشم بینش دو عالم روزگار دولت او

وَعَلٰی آلِہِ الْعِظَامِ وَاَصْحَابِہٖ اَلْکِرَامِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ اما بعد عرض خدمت ناظرین یہ کہ برادران طریقت واہل عقیدت نے خواہش کی کہ مکتوبات چکیدۂ قلم حقیقت رقم زبدۃ العارفین قدوۃ الکاملین خواجہ سید قاسم علیشاہ صاحب کلیمی چشتی دہلوی ادام اللہ برکاتہ جو قبل ازین [illegible] میں بسعی وافر فاضل اجل مولوی محمد معز اللہ خانصاحب چشتی رامپوری طبع ہوئے تھے ما بعد کے مکتوبات کے ساتھ ملحق وموہوا کرکے ایک مجموعہ علیحدہ مرتب اور طبع کرایا جائے تو طالبان مقصد حقیقی کے لیے ترغیب وتحریص ورہبری راہ طریقت کا موجب ہوگا۔ لہذا حسب فرمان حضرت مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ العالی خادم حضور محرر سطور سید انصار علی چشتی تعلقہ دار حیدرآبادی نے اس مجموعہ کو مرتب کیا واضح ہو کہ بنظر اختصار اس مجموعہ میں وہی مکتوبات درج کیے گئے ہیں جو منبع ہدایت وتعلیم ہیں اور حضرت پیرو مرشد قبلہ مدظلہ العالی کے انتخاب سے ممتاز ہوچکے ہیں۔ قبل از سواد ملفوظات ومکتوبات یہ مناسب نظر آیا کہ حضرت قبلہ کے حالات زندگی

بھی ایک مختصر پیرایہ میں درج کیے جائیں تاکہ ناظرین کو لطف حاصل ہو۔ وھو ہذا

حضرت خواجہ کلیمی شاہ صاحب کا اصلی وطن دہلی ہی۔ رمضان [illegible]ھ میں جب انگریزی فوج نے غدر کیا اور دہلی پر چڑہائی کی آپ کے والدین دہلی چھوڑ کر قصبہ فریدآباد میں جو دہلی کے قریب ہے آپ کے خالو قاضی سید اولاد علی صاحب مرحوم کے یہاں جا پہونچے اور عرصہ تک وہیں قیام کیا چنانچہ فریدآباد ہی میں تباریخ ۱۱۔ ربیع الثانی [illegible]ھ آپ نے عالم شہود میں قدم رکھا آپ حضرت سید شمس الدین گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں جن کو سلطان شمس الدین التمش نے ولایت سے طلب کرکے اپنی لڑکی عقد میں دی تھی ان کے صاحبزادے کا عقد شیخ احمد تماچی رحمۃ اللہ علیہ خلف حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح کی لڑکی سے ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی نانی اماں بیگم مرحومہ اپنے والد کی طرف سے حضرت خواجہ ابوالانوار عثمان ہرونی رح کی اولاد سے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف سے سلسلہ انکا حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رح تک پہونچا ہے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ سید محفوظ علیصاحب شہید برادر خورد مولوی سید محبوب علیصاحب مرحوم اور آپ کے والد مولوی حافظ سید مبارک علی صاحب مرحوم جامع شرافت وسیادت وعلم وکمال تھے۔ آپ نے اپنے قبیلہ ہی میں پہلے مرتبہ عقد کیا۔ اس مخدرہ سے دو صاحبزادے عالم وجود میں آئے ایک سید محمد احمد صاحب کلیمی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عالم شباب ہی میں انتقال فرمایا دوسرے مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ جنکو اپنی والدہ کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی اولاد میں [illegible] قریب تر واسطہ ہے اس وقت علم ظاہر وباطن سے آراستہ ہوکر سریر آرائے مسند خلافت وارشاد ہیں اور صاحب اولاد ظاہری وباطنی ہیں حضرت خواجہ مدظلہ نے دوسری مرتبہ غیر کفو میں عقد فرمایا جن کے بطن سے دو صاحبزادے ایک سید محمد اکرم صاحب کلیمی جو بفضلہ تعالیٰ بارہ سال کے ہیں اور دوسرے سید محمد اسلم صاحب کلیمی جنکی عمر پانچ سال کی ہو اور دونوں صاحبزادے مشغول تعلیم ہیں علاوہ ان کے دو صاحبزادیاں بھی ہیں جن کا عقد ہوچکا ہے۔

آپ نے برنباء ایماء باطنی ۲۹ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ترک وطن فرمایا اور قصبہ میران [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین تعالیٰ شانہ عما یقولون ؎

اللہ اکبر این چہ بزرگی و کبریاست	کان برتر از حالت وہم و خیال ماست
معبود لم یزل متعالی ز ابتدا	موجود لایزال منزہ ز انتہاست

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمدن المصطفیٰ

محمد آفتاب آفرینش	سر افلاک عرش چشم بینش
زمین و آسمان در رفعت او	دو عالم روزگار دولت او

وعلیٰ آلہ العظام واصحابہ الکرام الیٰ یوم القیام اما بعد عرض خدمت ناظرین یہ کہ برادران طریقت و اہل عقیدت نے خواہش کی کہ مکتوبات چکیدۂ قلم حقیقت رقم زبدۃ العارفین قدوۃ الکاملین خواجہ سید قاسم علیشاہ صاحب کلیمی چشتی دہلوی ادام اللہ برکاتہ جو قبل ازین ۱۳۲۹ھ میں بسعی وافر فاضل اجل مولوی محمد معز اللہ خانصاحب چشتی رامپوری طبع ہوئے تھے مابعد کے مکتوبات کے ساتھ ملحق و مربوط کرکے ایک مجموعہ علحدہ مرتب اور طبع کرایا جائے تو طالبان مقصد حقیقی کے لیے ترغیب و تحریص و رہبری راہ طریقت کا موجب ہوگا۔ لہذا حسب فرمان حضرت مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ العالی خادم حضور محرر سطور سید انصار علی چشتی تعلقہ دار حیدرآبادی نے اس مجموعہ کو مرتب کیا واضح ہو کہ بنظر اختصار اس مجموعہ میں وہی مکتوبات درج کئے گئے ہیں جو منبع ہدایت و تعلیم ہیں اور حضرت پیر و مرشد قبلہ مدظلہ العالی کے انتخاب سے ممتاز ہو چکے ہیں۔ قبل از سواد ملفوظات و مکتوبات یہ مناسب نظر آیا کہ حضرت قبلہ کے حالات زندگی

بھی ایک مختصر پیرایہ میں درج کئے جائیں تاکہ ناظرین کو لطف حاصل ہو۔ وہو ہذا

حضرت خواجہ کلیمی شاہ صاحب کا اصلی وطن دہلی ہے۔ رمضان ۱۲۷۳ھ میں جب انگریزی فوج نے غدر کیا اور دہلی پر چڑھائی کی آپ کے والدین دہلی چھوڑ کر قصبہ فریدآباد میں جو دہلی کے قریب ہے آپ کے خالو قاضی سید اولاد علی صاحب مرحوم کے یہاں جا پہونچے اور عرصہ تک وہیں قیام کیا چنانچہ فریدآباد ہی میں بتاریخ ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۷۵ھ آپ نے عالم شہود میں قدم رکھا آپ حضرت سید شمس الدین گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں جن کو سلطان شمس الدین التمش نے ولایت سے طلب کرکے اپنی لڑکی عقد میں دی تھی ان کے صاحبزادے کا عقد شیخ احمد نہاجی رحمۃ اللہ علیہ خلف حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی کی لڑکی سے ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی نانی امالی بیگم مرحومہ اپنے والد کی طرف سے حضرت خواجہ ابوالانوار عثمان ہرونی رض کی اولاد سے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف سے سلسلہ انکا حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رض تک پہونچا ہے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ سید محفوظ علی صاحب شہید برادر خورد مولوی سید محبوب علی صاحب مرحوم اور آپ کے والد مولوی حافظ سید مبارک علی صاحب مرحوم جامع شرافت و سیادت و علم و کمال تھے۔ آپ نے اپنے قبیلہ ہی میں پہلے مرتبہ عقد کیا۔ اُس مخدرہ سے دو صاحبزادے عالم وجود میں آئے ایک سید محمد احمد صاحب کلیمی رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے عالم شباب ہی میں انتقال فرمایا دوسرے مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ جنکو اپنی والدہ کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے اولاد میں ہونے کا قریب تر واسطہ ہے اس وقت علم ظاہر و باطن سے آراستہ ہو کر سریر آرائے مسند خلافت و ارشاد ہیں اور صاحب اولاد ظاہری و باطنی ہیں حضرت خواجہ مدظلہ نے دوسری مرتبہ غیر کفو میں عقد فرمایا جن کے بطن سے دو صاحبزادے ایک سید محمد اکرم صاحب کلیمی جو بفضلہ تعالیٰ بارہ سال کے ہیں اور دوسرے سید محمد اسلم صاحب کلیمی جنکی عمر پانچ سال کی ہے اور دونوں صاحبزادے مشغول تعلیم ہیں علاوہ ان کے دو صاحبزادیاں بھی ہیں جن کا عقد ہو چکا ہے۔

آپ نے بربنائے ایمائے باطنی ۲۹ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ترک وطن فرمایا اور قصبہ میران جی

مین سکوت اختیار کی جو شاہجہانپور کے قریب واقع ہے جس طرح حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و حکمت کے اظہار کے لیے ایک درشت طبع قوم مین ظاہر اور مبعوث فرمایا! اس کے مصداق پر حضرت خواجہ مدظلہ کو نزاع پسند باشندگان میران پور کٹرہ مین سکونت اختیار کرنا پڑی آپ نے ابتدا زمانہ سکونت مین جفاو قفار خلق بہت برداشت کی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم مین ایک جانب آپ کے بعض کمالات معنوی کی ترقی سی جفاو ستم کے برداشت پر موقوف تھی اور دوسری جانب سے اُس نواح کے بعض تشنہ کامان وادیِ طلب کو آپ کے فیضانِ صحبت سے سرفراز کرنا بھی مقصود تھا چنانچہ اُس نواح کے بعض حضرات اس وقت صاحبِ خلافت و دعوت وارشاد ہین -

لڑکپن ہی کے زمانے سے آپ مشغول تعلیم بھی تھے اور فقرا و مجاذیب کی خدمت مین حاضر بھی ہوا کرتے تھے اور جو وہ بتاتے تھے اُس پر عمل بھی فرماتے - ۱۲ یا ۱۳ برس کی عمر مین آپ اکثر بزرگونکے مزارات پر حاضر ہوتے تھے جب زیادہ شب گذر جاتی اور گھر کے سب لوگ استراحت فرماتے آپ حضرت سلطان المشائخ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے اور قبل از وقت نماز ۶ میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے مکان پر واپس ہوتے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ نماز صبح مین شریک ہو جاتے ایک عرصہ دراز تک یہ طرز عمل رہا - پندرہ یا سولہ برس کی عمر مین مشغول مجاہدہ سخت ہو چکے تھے نیب کے پتون مین نمک دے کے جو کی روٹی کے ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے بالآخر آپ کو اپنے بہنوی حضرت قاضی سید شاہ محمد زبیر جیلانی رہ کی خدمت مین تشفیِ باطنی حاصل ہوئی جو اپنے وقت کے مقتدائے طریقت تھے خانوادۂ چشتیہ مین جن کا سلسلہ حضرت مولانا فخر صاحب رح تک پہونچتا ہے اُنھین سے آپکو خلافت واجازت وسندِ دعوت وارشاد عطا ہوئی آپ کی توجہ سے بالآخر آپ کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا کہ آپ کے خلفار کے خلفا اور اُن کے بھی خلفا اس وقت موجود ہین اور سرگرم تعلیم طریقت ہین -

اہل ارادت وعقیدت کا تو حساب و شمار نہین -

وضع و قطع آپ کی نہایت سادہ ہے - جبہ و دستار عمامہ و تسبیح ازرق و اسود سے آپ کو پرہیز ہے سادہ ملکی لباس زیب بدن فرماتے ہین آپ کا قول ہے ؎

طریقت بجز خدمت خلق نیست	بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

آپ کا ارشاد ہے کہ کسی زمانے مین لباس فقرا مایۂ فخر و ناز تھا اور اب معدن رعونت و دغا و فریب ہو گیا ہے لہٰذا اس کا ترک اولیٰ ہے - امور شریعت کے نہایت پابند ہین اور بدعات سے آپ کو سخت پرہیز ہے اور اپنے متوسلین کو بھی یہی تاکید فرماتے ہین - عجز و انکسار و کسر نفسی آپ کا شعار ہے تکلف سے بری ہین وضعداری کو ترک نہین فرماتے جس سے جس طرح ملاقات ہوئی عمر بھر اُسطرح ملتے ہین اگر کوئی ملنے والا وضعداری کو ترک کرے تو ناراض ہوتے ہین اپنے ملنے والون مین کوئی ناراض ہو جائے تو اس سے صفائی درویشانہ کرنے مین تقدیم فرماتے ہین خطا معاف کرنے مین نہایت سخی ہین زبان اور دل متحد ہوتے ہین - جو بات دل مین ہوتی ہے وہی زبان پر لائی جاتی ہو آپ کا وجود مبارک مایہ صدق و اخلاص ہے ہر کام مین صدق و اخلاص کو مقدم رکھتے ہین صاحب فوائد سعیدیہ نے لکھا ہے - این طائفہ را فتوح شدن وقتے درست باشد کہ از ہوائے نفس و تکلف خوردن و پوشیدن بہ کلی بیرون آمدہ بمقام اخلاص کہ از نازک ترین مقامہا است ترقی کردہ باشد مدح و ذم یکسان باشد بلکہ در ذم خوشتر باشد ہرچہ گوید از حق گوید ہرچہ گیرد از حق گیرد و ہرچہ ستاند باحق ستاند چیزے کہ از عالم غیب رسد آنرا ذخیرہ نگرداند - آپ کا ہمیشہ یہی حال رہا اور اسی طریق پر آپ کا عمل ہے تلخ و شیرین کی آپ کو پرواہ نہین - توحید مرکے راز سید کہ از زبان او تلخ و شیرین برخیزد - ایسا ہی آپ کا حال ہے جس نے نہین دیکھا وہ دیکھ لے اور تجربہ حاصل کرے -

آپ کے سینۂ بے کینہ کو اللہ تعالیٰ نے علم ظاہر و باطن سے مالامال کر دیا ہے - بکمال انکسار آپ اکثر فرماتے ہین کہ مین بے علم ہون نحو و صرف بھی نہین پڑھی مگر جب اہل علم کے جلسے مین کسی آیۂ کریمہ یا حدیث شریف کی نسبت گفتگو ہوتی ہو تو آپ ایسے نکات بیان فرماتے ہین کہ علما متحیر ہو جاتے ہین -

بیعت لینے مین آپ نہایت منکسر ہین حضرت شیخ کے نام پر سلسلۂ اسمار کو ختم کر دیتے ہین طالب کی حالت خلاف شرع ہو تو ؎

مین سکوت اختیار کی جو شاہجہانپور کے قریب واقع ہے جس طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت و حکمت کے اظہار کے لیے ایک وحشت طبع قوم مین ظاہر اور مبعوث فرمایا! اس کے مصداق پر حضرت خواجہ مدظلہ کو نزاع پسند باشندگان میران پور کٹرہ مین سکونت اختیار کرنا پڑی آپ نے ابتدا و زمانہ سکونت مین جفا و قفاء خلق بہت برداشت کی ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے علم مین ایک جانب آپ کے بعض کمالات معنوی کی ترقی سی جفا و ستم کے برداشت پر موقوف تھی اور دوسری جانب سے اُس نواح کے بعض تشنہ کامان وادی طلب کو آپکے فیضان صحبت سے سرفراز کرنا بھی مقصود تھا چنانچہ اُس نواح کے بعض حضرات اس وقت صاحب خلافت و دعوت وارشاد ہین۔

لڑکپن ہی کے زمانے سے آپ مشغول تعلیم بھی تھے اور فقرا و مجاذیب کی خدمت مین حاضر بھی ہوا کرتے تھے اور جو وہ بتاتے تھے اُس پر عمل بھی فرماتے - ۱۲ یا ۱۳ برس کی عمر مین آپ اکثر بزرگون کے مزارات پر حاضر ہوتے تھے جب زیادہ شب گزر جاتی اور گھر کے سب لوگ استراحت فرماتے آپ حضرت سلطان المشائخ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے اور قبل از وقت نماز ۶ میل کا فاصلہ طے کرکے اپنے مکان پر واپس ہوتے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ نماز صبح مین شریک ہو جاتے ایک عرصہ دراز تک یہ طرز عمل رہا پندرہ یا سولہ برس کی عمر مین شغل مجاہدہ سخت ہو چکے تھے نیب کے پتون مین نمک دے کے جو کی روٹی کے ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے بالآخر آپ کو اپنے بہنوی حضرت قاضی سید شاہ محمد زبیر جیلانی رح کی خدمت مین تشفی باطنی حاصل ہوئی جو اپنے وقت کے مقتدا ے طریقت تھے خانوادہ چشتیہ مین جن کا سلسلہ حضرت مولانا فخر صاحب رح تک پہونچتا ہے انھین سے آپکو خلافت واجازت و سند دعوت وارشاد عطا ہوئی آپ کی توجہ سے بالآخر آپ کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا کہ آپ کے خلفا کے خلفا اور اُن کے بھی خلفا اس وقت موجود ہین اور سرگرم تعلیم طریقت ہین - اہل ارادت و عقیدت کا تو حساب و شمار نہین -

وضع و قطع آپ کی نہایت سادہ ہے - جبہ و دستار و عمامہ و تسبیح ازرق و اسود سے آپ کو پرہیز ہے سادہ ملکی لباس زیب بدن فرماتے ہین آپ کا قول ہے ؎

	بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست		طریقت بجز خدمت خلق نیست	

آپ کا ارشاد ہے کہ کسی زمانے مین لباس فقرا مایۂ فخر و ناز تھا اور اب معدن رعونت و دغا و فریب ہو گیا ہے لہذا اس کا ترک اولی ہے - امور شریعت کی نہایت پابند ہین اور بدعات سے آپ کو سخت پرہیز ہے اور اپنے متوسلین کو بھی یہی تاکید فرماتے ہین - عجز و انکسار و کسر نفسی آپ کا شعار ہے تکلف سے بری ہین وضعداری کو ترک نہین فرماتے جس سے جس طرح ملاقات ہوئی عمر بھر اُسطرح ملتے ہین اگر کوئی ملنے والا وضعداری کو ترک کرے تو ناراض ہوتے ہین اپنے ملنے والون مین کوئی ناراض ہو جائے تو اس سے صفائی درویشانہ کرنے مین تقدیم فرماتے ہین خطا معاف کرنے مین نہایت سخی ہین زبان اور دل متحد ہوتے ہین - جو بات دل مین ہوتی ہے وہی زبان پر لائی جاتی ہے آپ کا وجود مبارک مایہ صدق و اخلاص ہے ہر کام مین صدق و اخلاص کو مقدم رکھتے ہین صاحب فوائد سعیہ نے لکھا ہے - این طائفہ را فتوح شدن وقتے درست باشد کہ از ہوائے نفس و تکلف خوردن و پوشیدن بہ کلی بیرون آمدہ بمقام اخلاص کہ از نازک ترین مقامہا است ترقی کردہ باشد مدح و ذم یکسان باشد بلکہ در ذم خوشتر باشد ہر چہ گوید از حق گوید ہر چہ گیرد از حق گیرد و ہر چہ ستاند باحق ستاند چیز یکہ از عالم غیب رسد آنرا ذخیرہ نگرداند - آپ کا ہمیشہ یہی حال رہا اور اسی طریق پر آپ کا عمل ہے تلخ و شیرین کی آپ کو پروا نہین - توحید مرے راز بید کہ از زبان او تلخ و شیرین برخیزد - ایسا ہی آپ کا حال ہے جس نے نہین دیکھا وہ دیکھ لے اور تجربہ حاصل کرے -

آپ کے سینۂ بے کینہ کو اللہ تعالی نے علم ظاہر و باطن سے مالا مال کر دیا ہے - بکمال انکسار آپ اکثر فرماتے ہین کہ مین بے علم ہون نحو و صرف بھی نہین پڑھی مگر جب اہل علم کے جلسے مین کسی آیۂ کریمہ یا حدیث شریف کی نسبت گفتگو ہوتی ہے تو آپ ایسے نکات بیان فرماتے ہین کہ علما متحیر ہو جاتے ہین -

بیعت لینے مین آپ نہایت منکسر ہین حضرت شیخ کے نام پر سلسلۂ اسما کو ختم کر دیتے ہین طالب کی حالت خلاف شرع ہو تو ؎

بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست		طریقت بجز خدمت خلق نیست

آپ کا ارشاد ہے کہ کسی زمانے میں لباس فقر مایۂ فخر و ناز تھا اور اب معدن رعونت و دغا و فریب ہو گیا ہے لہذا اس کا ترک اولیٰ ہے۔ امور شریعت کے نہایت پابند ہیں اور بدعات سے آپ کو سخت پرہیز ہے اور اپنے متوسلین کو بھی یہی تاکید فرماتے ہیں۔ عجز و انکسار و کسر نفسی آپ کا شعار ہے تکلف سے بری ہیں وضعداری کو ترک نہیں فرماتے جس سے جس طرح ملاقات ہوئی عمر بھر اسی طرح ملتے ہیں اگر کوئی ملنے والا وضعداری کو ترک کرے تو ناراض ہوتے ہیں اپنے ملنے والوں میں کوئی ناراض ہو جائے تو اس سے صفائی درویشانہ کرنے میں تقدیم فرماتے ہیں خطا معاف کرنے میں نہایت سخی ہیں زبان اور دل متحد ہوتے ہیں۔ جو بات دل میں ہوتی ہے وہی زبان پر لائی جاتی ہے آپ کا وجود مبارک مایۂ صدق و اخلاص ہے ہر کام میں صدق و اخلاص کو مقدم رکھتے ہیں صاحب فوائد سعیدیہ نے لکھا ہے۔ این طائفہ را فتوح شدن وقتے درست باشد کہ از ہوائے نفس و تکلف خوردن و پوشیدن بکلی بیرون آمدہ بمقام اخلاص کہ از بزرگ ترین مقامہا است ترقی کردہ باشد مدح و ذم یکسان باشد بلکہ در ذم خوشتر باشد ہرچہ گوید از حق گوید ہرچہ گیرد از حق گیرد و ہرچہ ستاند باحق ستاند چیزے کہ از عالم غیب رسد آنرا ذخیرہ نگرداند۔ آپ کا ہمیشہ یہی حال رہا اور اسی طریق پر آپ کا عمل ہے تلخ و شیریں کی آپ کو پرواہ نہیں۔ توحید مر کسے را زیبد کہ از زبان او تلخ و شیریں برخیزد۔ ایسا ہی آپ کا حال ہے جس نے نہیں دیکھا وہ دیکھ لے اور تجربہ حاصل کرے۔

آپ کے سینۂ بے کینہ کو اللہ تعالیٰ نے علم ظاہر و باطن سے مالا مال کر دیا ہے۔ بکمال انکسار آپ اکثر فرماتے ہیں کہ میں بے علم ہوں نحو و صرف بھی نہیں پڑھی مگر جب اہل علم کے جلسے میں کسی آیۂ کریمہ یا حدیث شریف کی نسبت گفتگو ہوتی ہے تو آپ ایسے نکات بیان فرماتے ہیں کہ علما متحیر ہو جاتے ہیں۔

بیعت لینے میں آپ نہایت منکسر ہیں حضرت شیخ کے نام پر سلسلۂ اسرار کو ختم کر دیتے ہیں طالب کی حالت خلاف شرع ہو تو ع

میں سکونت اختیار کی جو شاہجہانپور کے قریب واقع ہے جس طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و حکمت کے اظہار کے لیے ایک وحشت طبع قوم میں ظاہر اور مبعوث فرمایا اس کے مصداق پر حضرت خواجہ مدظلہ کو نزاع پسند باشندگان میران پور کٹرہ میں سکونت اختیار کرنا پڑی آپ نے ابتدا زمانہ سکونت میں جفا و تعدی خلق بہت برداشت کی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک جانب آپ کے بعض کمالات معنوی کی ترقی اسی جفا و ستم کے برداشت پر موقوف تھی اور دوسری جانب سے اس نواح کے بعض تشنہ کامان وادیٔ طلب کو آپ کے فیضان صحبت سے سرفراز کرنا بھی مقصود تھا چنانچہ اس نواح کے بعض حضرات اس وقت صاحب خلافت و دعوت و ارشاد ہیں۔

لڑکپن ہی کے زمانے سے آپ مشغول تعلیم بھی تھے اور فقرا و مجاذیب کی خدمت میں حاضر بھی ہوا کرتے تھے اور جو وہ بتاتے تھے اس پر عمل بھی فرماتے۔ ۱۲ یا ۱۳ برس کی عمر میں آپ اکثر بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہوتے تھے جب زیادہ شب گذر جاتی اور گھر کے سب لوگ استراحت فرماتے آپ حضرت سلطان المشائخ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے اور قبل از وقت نماز ۶ میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے مکان پر واپس ہوتے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ نماز صبح میں شریک ہو جاتے ایک عرصہ دراز تک یہ طرز عمل رہا۔ پندرہ یا سولہ برس کی عمر میں شغل مجاہدہ سخت ہو چکے تھے نیم کے پتوں میں نمک دے کے جو کی روٹی کے ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے بالآخر آپ کو اپنے بہنوئی حضرت قاضی سید شاہ محمد زبیر جیلانی رحمۃ کی خدمت میں تشفیٔ باطنی حاصل ہوئی جو اپنے وقت کے مقتدائے طریقت تھے خانوادۂ چشتیہ میں جن کا سلسلہ حضرت مولانا فخر صاحب تک پہونچتا ہے انھیں سے آپکو خلافت و اجازت و سند دعوت و ارشاد عطا ہوئی آپ کی توجہ سے بالآخر آپ کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا کہ آپ کے خلفا اور خلفا کے خلفا اور ان کے بھی خلفا اس وقت موجود ہیں اور سرگرم تعلیم طریقت ہیں۔

اہل ارادت و عقیدت کا تو حساب و شمار نہیں۔

وضع و قطع آپ کی نہایت سادہ ہے۔ جبہ و دستار عمامہ و تسبیح ازرق و اسود سے آپ کو پرہیز ہے سادہ ملکی لباس زیب بدن فرماتے ہیں آپ کا قول ہے ع

خوشتر آن باشد کہ سرِّ دلبران　　گفتہ آید در حدیثِ دیگران

پر عمل فرماتے ہین تنبیہ و تادیب کا طریقہ نہایت خوشنما اسلوب ہوتا ہو قصص و حکایات مین مضمون ادا کر جاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اللہ کا نام بتایا گیا ہے اگر عمل کرے تو وہ جملہ کروہات پر غالب آجائیگا۔ چنانچہ اکثرون نے اشغالِ باطلہ کو ترک کر دیا اور اُن کا راز فاش بھی نہین ہوا۔ آپ لفضلہ تعالیٰ مشرف القلوب ہین۔ دلی خیالات و خطرات سے واقف ہوتے ہین ان کے ظاہر کرنے مین جلدی نہین فرماتے تربیت و تعلیم مریدین مین ایک عرصہ کے بعد کسی دوسرے پیرایہ مین ان خطراتِ باطلہ سے اُن کو آگاہ فرماتے ہین تاکہ راہِ راست سے وہ برگشتہ نہ ہوجائین تعلیم و تربیت راہِ طریقت مین نہایت مخفی ہین۔

جس کو مے دی اُسے دل کھول کے سیراب کیا　　تیری بخشش کا نہین ہو کوئی شاکی ساقی

اکثر فرماتے ہین کہ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ برسون مین ایک بات بتائی جاتی تھی۔ عمرین قصیر ہین اور طلب محدود ہے سچا طالب مل جائے تو اُس کو اپنی نسبت سے مستفید فرمانے مین حریص ہوتے ہین اور اپنے خلفار کو صاحب سلسلہ ہین اکثر تاکید فرماتے ہین کہ سچا اور دردمند طالب مل جائے تو اُس کی تربیت و پرورش مین کوتاہی نہ کرو ممکن ہے کہ کل کسی طالب دردمند کی بدولت تمہارا اور میرا منھ اُجالا ہوجائے۔ آپ کی تعلیم توحید ہی تشبیہ مع التنزیہ و تنزیہ مع التشبیہ ہین ہر آن ڈوبے ہوئے رہتے ہین مشرب آپ کا ہمہ اکمل اور نسبت آپ کی عشقیہ ہے۔ مظاہر صوری سے آپ کو ایک قوی تعلق ہو جو نہایت ہی بے لوث ہے اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ آپ کی عمر پندرہ یا سولہ برس کی تھی پانی پت شریف مین حاضر ہوئے تھے حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحمہ نے آپ سے عالم باطن مین بیعت لی اور اپنی نسبت سے مستفیض فرماکے ارشاد فرمایا کہ اس کو خواب و خیال نہ سمجھنا بطریق اویسیت آپ سے بیعت لی ہے اور ہماری نسبت کی نگہداشت واجبی ہے چنانچہ وہ نسبت ہردم ترقی پر ہے مظاہر صوری مین جمال معنوی کے مشاہدہ کی نسبت حضرت مخدوم گیسو دراز قدس اللہ سرہ کا قول ہو کہ اس عالمی و گر راست نمی دانم کہ کرادست دہد چندین کس راودیدہ ا ابو علی شاہ قلندر رحمہ مردے دیگر است ہر کہ نگارش

ہمارا و فنا و بیخوف درین وادی قدم نہاو۔ آپ کی نظر مین ایک عجیب و غریب قوت متوزع ہے جس کو چاہتے ہین ایک ہی نظر مین سرفراز فرماتے ہین یہ دوسری بات ہے کہ اس نظر کا اثر بعضون پر بدیر بعض قلوب پر جلد ہوتا ہے جو اہل طلب کے حوصلہ و ظرف پر موقوف ہے۔ گروہ نظر رائگان نہین جاتی زنہ رفتہ طالب کے دل مین ایک شعل روشن ہوتی ہے جو قیامت کے دن بھی بجھنے والی نہین۔ آپ کا قول ہو کہ جس بیعت سے کوئی فائدہ ہی نہو وہ بیعت ہی نہین۔ مسئلہ فقہ کے بموجب جبتک نقابض البدلین نہو بیعت صحیح نہین ہوتی۔ باوجود بعد مسافت اپنے متوسلین کو ایک عجیب طریقہ سے تربیت فرماتے ہین خطوط لکھتے ہین جس مین قصص و حکایات مین مسائل تصوف ہوتے ہین اس کا جواب طلب کرتے ہین جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے کچھ عمل بھی کیا یا نہین اور پھر اُس کے حوصلے کے موافق اس کو ترقی دی جاتی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جو ٹوٹ کے ہم سے ملتا ہے وہ جلد کامیاب ہوتا ہے جب تل اپنی اصل سے ٹوٹ کر موتیا چنبیلی سے جا ملتی ہین تو پھولون کی خوشبو سے مالا مال ہوجاتی ہین یہان تک کہ جب تیل نکالا جاتا ہے تو اُس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہو ع

گلی خوشبوئے در حمام روزے
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
بگفتا من گلِ ناچیز بودم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد

رسید از دست محبوبے بدستم
کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
ولیکن مدتے با گل نشستم
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

غرور اور تکبر و نخوت سے آپ کو سخت نفرت ہو اپنی اولاد اور خلفار کو اس کی سخت تاکید فرماتے ہین کہ یہ حجاب نہایت سخت ہوتا ہے ناز و روزہ ذکر و شغل کا مقصود یہ ہو کہ شکستگی نفس پیدا ہو جب یہ نہو تو کچھ نہ ہوا پیرزادگی سجادگی کا خیال تک پاس آنے پائے یا مانع ترقی مراحل ہوتا ہو

گر تو خواہی کہ سرِ صحبت ایشان گیری　　خاک پائے ہمہ شو تا کہ بیابی مقصود

سینکڑون نے دیکھا ہے کہ تعمیر مسجد و خانقاہ ہو رہی ہو راج مزدور کو ستی اور ماندگی ہو جاتی ہے آپ بھی شریک ہین جو کچھ آپ کا کام ہوتا ہے وہ اخلاص و محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران | گفتہ آید در حدیث دیگران

پرعمل فرماتے ہین تنبیہ وتادیب کا طریقہ نہایت خوشش اسلوب ہوتا ہو قصص وحکایات مین مضمون ادا کرجاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اللہ کا نام بتایا گیا ہے اگر عمل کرے تو وہ جملہ مکروہات پر غالب آجائیگا۔ چنانچہ اکثرون نے اشغالِ باطلہ کو ترک کردیا اور اُن کا راز فاش بھی نہین ہوا۔ آپ بفضلہ تعالیٰ مشرف القلوب ہین۔ دلی خیالات وخطرات سے واقف ہوتے ہین ان کے ظاہر کرنے مین جلدی نہین فرماتے تربیت وتعلیم مریدین مین ایک عرصے کے بعد کسی دوسرے پیرایے مین ان خطراتِ باطلہ سے اُن کو آگاہ فرماتے ہین تاکہ راہ راست سے وہ برگشتہ نہ ہوجائین تعلیم وتربیت راہ طریقت مین نہایت سخی ہین۔

جس کو مے دی لُٹے دل کھول کے سیراب کیا | تیری بخشی کا نہین ہو کوئی شاکی ساقی

اکثر فرماتے ہین کہ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ برسون مین ایک بات بتائی جاتی تھی۔ عمرین قصیر ہین اور طلب محدود ہے سچا طالب مل جائے تو اُس کو اپنی نسبت سے مستفید فرمانے مین حریص ہوتے ہین اور اپنے خلفار کو صاحب سلسلہ ہین اکثر تاکید فرماتے ہین کہ سچا اور دردمند طالب مل جائے تو اُس کی تربیت وپرورش مین کوتاہی نہ کرو ممکن ہے کہ کل کسی طالب دردمند کی بدولت تمھارا اور میرا مُنھ اُجالا ہوجائے۔ آپ کی تعلیم توحید ہی تشبیہ مع التنزیہ وتنزیہ مع التشبیہ ہین ہر آن ڈوبے ہوئے رہتے ہین مشرب آپ کا ہمہ اوست اور نسبت آپ کی عشقیہ ہو۔ مظاہر صوری سے آپ کو ایک قوی تعلق ہو جو نہایت ہی بے لوث ہے اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ آپ کی عمر پندرہ یا سولہ برس کی تھی پانی پت شریف مین حاضر ہوئے تھے حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحنے آپ سے عالم باطن مین بیعت لی اور اپنی نسبت سے مستفیض فرماکے ارشاد فرمایا کہ اس کو خواب وخیال نہ سمجھنا بطریق اویسیت آپ سے بیعت لی ہے اور ہماری نسبت کی نگہداشت واجبی ہے چنانچہ وہ نسبت ہردم ترقی پر ہو مظاہر صوری مین جمال معنوی کے مشاہدہ کی نسبت حضرت محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہ کا قول ہو کہ اس عالمی وگبرات
نمی دانم کہ کرا دست دہد چندین کس راو دیدہ ام بو علی شاہ قلندر رحمہ مردے دیگر است ہر کہ نظرش

بہ ادفنا دیخوف درین وادی قدم نہاد۔ آپ کی نظر مین ایک عجیب وغریب قوت متوزع ہے جس کو چاہتے ہین ایک ہی نظر مین سرفراز فرماتے ہین یہ دوسری بات ہے کہ اس نظر کا اثر بعضون پر بدیر بعض قلوب پر جلد ہوتا ہے جو اہل طلب کے حوصلہ وظرف پر موقوف ہے۔ گروہ نظر رائگان نہین جاتی رفتہ رفتہ طالب کے دل مین ایک شعل روشن ہوتی ہے جو قیامت کے دن بھی بجھنے والی نہین۔ آپ کا قول ہو کہ جس بیعت سے کوئی فائدہ ہی نہو وہ بیعت ہی نہین۔ مسئلہ فقہ کے بموجب جبتک تقابض البدین نہو بیعت صحیح نہین ہوتی۔ باوجود بعد مسافت اپنے متوسلین کو ایک عجیب طریقہ سے تربیت فرماتے ہین خطوط لکھتے ہین جس مین قصص وحکایات مین مسائل تصوف ہوتے ہین اس کا جواب طلب کرتے ہین جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے کچھ عمل بھی کیا یا نہین اور پھر اُس کے حوصلے کے موافق اس کو ترقی دی جاتی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جو ٹوٹ کے ہم سے ملتا ہے وہ جلد کامیاب ہوتا ہے جب تل اپنی اصل سے ٹوٹ کر موتیا چنبیلی سے جا ملتی ہین تو پھولون کی خوشبو سے مالا مال ہوجاتی ہین یہان تک کہ جب تیل نکالا جاتا ہے تو اُس کی قدر وقیمت بڑھ جاتی ہو ؎

گلی خوشبوئے در حمام روزے
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
بگفتا من گلِ ناچیز بودم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد

رسید از دست محبوبے بدستم
کہ از بوئے دلاویز تو مستم
ولیکن مدتی با گل نشستم
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

غرور اور تکبر ونخوت سے آپ کو سخت نفرت ہو اپنی اولاد اور خلفار کو اس کی سخت تاکید فرماتے ہین کہ یہ حجاب نہایت سخت ہوتا ہے نماز وروزہ وذکر وشغل کا مقصود یہ ہو کہ شکستگی نفس پیدا ہو جب یہ نہو تو کچھ نہ ہوا پیرزادگی سجادگی کا خیال تک پاس آنے پائے یا مانع ترقی ملجی ہوتا ہو

گر تو خواہی کہ سرِ صحبت ایشان گیری | خاک پائے ہمہ شوتا کہ بیابی مقصود

سینکڑون نے دیکھا ہے کہ تعمیر مسجد وخانقاہ ہورہی ہو راج مزدور کو مٹی اور اینٹ پہونچاتے ہین آپ بھی شریک ہین جو کچھ آپ کا کام ہوتا ہے وہ اخلاص ومحبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

پر عمل فرماتے ہیں تنبیہ و تادیب کا طریقہ نہایت خوشنما اسلوب ہوتا ہے قصص و حکایات میں مضمون ادا کر جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اللہ کا نام بتایا گیا ہے اگر عمل کرے تو وہ جملہ مکروہات پر غالب آجائیگا - چنانچہ اکثروں نے اشغال باطلہ کو ترک کر دیا اور اُن کا راز فاش بھی نہیں ہوا - آپ بفضلہ تعالیٰ مشرف القلوب ہیں - دلی خیالات و خطرات سے واقف ہوتے ہیں ان کے ظاہر کرنے میں جلدی نہیں فرماتے تربیت و تعلیم مریدین میں ایک عرصے کے بعد کسی دوسرے پیرائے میں ان خطرات باطلہ سے اُن کو آگاہ فرماتے ہیں تاکہ راہ راست سے وہ برگشتہ نہ ہو جائیں تعلیم و تربیت راہ طریقت میں نہایت نمی ہیں -

جس کو مے دی اُسے دل کھول کے سیراب کیا
تیری بخشش کا نہیں ہے کوئی شاکی ساقی

اکثر فرماتے ہیں کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ برسوں میں ایک بات بتائی جاتی تھی - عمریں قصیر ہیں اور طلب محدود ہے سچا طالب مل جائے تو اُس کو اپنی نسبت سے مستفید فرمانے میں حریص ہوتے ہیں اور اپنے خلفاء کو صاحب سلسلہ ہیں اکثر تاکید فرماتے ہیں کہ سچا اور دردمند طالب مل جائے تو اُس کی تربیت و پرورش میں کوتاہی نہ کرو ممکن ہے کہ کل کسی طالب دردمند کی بدولت تمہارا اور میرا مُنہ اُجالا ہو جائے - آپ کی تعلیم توحید ہی تشبیہ مع التنزیہ و تنزیہ مع التشبیہ میں ہر آن ڈوبے ہوئے رہتے ہیں مشرب آپ کا ہو الکل اور نسبت آپ کی عشقیہ ہے - مظاہر صوری سے آپ کو ایک قوی تعلق ہے جو نہایت ہی بے لوث ہے اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ آپ کی عمر پندرہ یا سولہ برس کی تھی پانی پت شریف میں حاضر ہوئے تھے حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ نے آپ سے عالم باطن میں بیعت لی اور اپنی نسبت سے مستفیض فرما کے ارشاد فرمایا کہ اس کو خواب و خیال نہ سمجھنا بطریق اویسیت آپ سے بیعت لی ہے اور ہماری نسبت کی نگہداشت واجبی ہے چنانچہ وہ نسبت ہر دم ترقی پر ہے مظاہر صوری میں جمال معنوی کے مشاہدہ کی نسبت حضرت مخدوم گیسو دراز قدس اللہ سرہ کا قول ہے کہ اس عالمی و گر است نمی دانم کہ گر ادست دہ چندین کس راودیدہ اا بو علی شاہ قلندر رہ مردے دیگر است ہر کہ نظر کش

ہمارو فنا و بیخوف در ین وادی قدم نہاو - آپ کی نظر میں ایک عجیب و غریب قوت مُوَدَع ہے جس کو چاہتے ہیں ایک ہی نظر میں سرفراز فرماتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ اس نظر کا اثر بعضوں پر بدیر بعض قلوب پر جلد ہوتا ہے جو اہل طلب کے حوصلہ و ظرف پر موقوف ہے - گروہ نظر رائگان نہیں جاتی رفتہ رفتہ طالب کے دل میں ایک شعل روشن ہوتی ہے جو قیامت کے دن بھی بجھنے والی نہیں - آپ کا قول ہے کہ جس بیعت سے کوئی فائدہ ہی نہ ہو وہ بیعت ہی نہیں - مسئلہ فقہ کے بموجب جبتک تقابض البدین نہو بیعت صحیح نہیں ہوتی - باوجود بعد مسافت اپنے متوسلین کو ایک عجیب طریقہ سے تربیت فرماتے ہیں خطوط لکھتے ہیں جس میں قصص و حکایات میں مسائل تصوف ہوتے ہیں اس کا جواب طلب کرتے ہیں جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے کچھ عمل بھی کیا یا نہیں اور پھر اُس کے حوصلے کے موافق اس کو ترقی دی جاتی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جو ٹوٹ کے ہم سے ملتا ہے وہ جلد کامیاب ہوتا ہے جب تل اپنی اصل سے ٹوٹ کر موتیا چنبیلی سے جا ملتی ہیں تو پھولوں کی خوشبو سے مالا مال ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ جب تیل نکالا جاتا ہے تو اُس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے ؎

گلی خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم
ولیکن مدتی با گل نشستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

غرور اور تکبر و نخوت سے آپ کو سخت نفرت ہے اپنی اولاد اور خلفاء کو اس کی سخت تاکید فرماتے ہیں کہ یہ حجاب نہایت سخت ہوتا ہے نماز و روزہ و ذکر و شغل کا مقصود یہ ہے کہ شکستگی نفس پیدا ہو جب یہ نہو تو کچھ نہ ہوا پیرزادگی و سجادگی کا خیال تک پاس آنے پائے یا مانع ترقی ملکی ہوتا ہے

گر تو خواہی کہ سرِ صحبت ایشان گیری
خاک پائے ہمہ شو تاکہ بیابی مقصود

سینکڑوں نے دیکھا ہے کہ تعمیر مسجد و خانقاہ ہو رہی ہے راج مزدور کو مٹی اور اینٹ پہونچانے میں آپ بھی شریک ہیں جو کچھ آپ کا کام ہوتا ہے وہ اخلاص و محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے -

آپ مُولعِ بسماع ہین صاحب ذوق وشوق وسکر حال ہین - آپکا وجد حال سماع ہی پر موقوف نہین ہو آپ کی زبان پر کلماتِ ذوق وشوق ہمیشہ جاری رہتے ہین بمصداق لِی مَعَ اللّٰہ وقت چندے آپ پر عالم جذبہ غالب ہوتا ہو اور چندے سر برآراے وسادہ تمکین ہوتے ہین آداب سماع کے آپ سخت پابند ہین مجلس ہین حتی الامکان آداب سماع پیش نظر رکھتے ہین غزلین بطریق تحویل سماعت فرماتے ہین اور مجلس ہین بلا تفرقہ آداب اگر کوئی سچا طالب قریب ہو تو اشعار کے معنی اُس کے کان ہین آہستہ بیان فرما دیتے ہین جو بطریق وارد و غیبی آپ پر منکشف ہوتے ہین -

آپ کی عقیدت ومحبت واخلاص کا حال قابل دید ہو - آپ سفر حجاز کو نکلے احمد آباد ہین حضرت محمود میاں صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے چونکہ وہ پیر زادے تھے جسقدر خرچ سفر آپ کے پاس تھا آپنے اُن کی خدمت ہین نذر کردیا - آپ دست افشان وہان سے چلے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب کام پورے کردیے ایک بندۂ خدا اچانک آپہنچا جو تمام اخراجات کا کفیل ہوگیا - مکہ معظمہ ہین جب قافلہ مدینہ منورہ کو جانے کے لیے تیار ہوتا آپ بیمار ہوجاتے تو آخر یہی حالت شوق کی آخر بارگاہ رسالت سے ایسا کرم ہوا کہ آپ وہین سے ہندوستان واپس ہوئے اس واقعہ کی صراحت یہان نہین ہو سکتی علالت کے زمانے ہین داروغہ رباط ایک دہلوی شخص تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا اور اکثر عربون کی اور اہل مکہ کی شکایت کرتا آپ فرماتے ہین کہ مرض کی تکلیف سے زیادہ اس کی شکایت بری معلوم ہوتی تھی اُس کو آپنے بارہا منع کیا کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ عربی النسل تھے تم عربون کی شکایت مت کرو مگر وہ نہین مانتا تھا - غرض وہ خود بیمار ہوگیا اور چند ہی روز ہین اُسکا آخری وقت آن پہنچا اور احتضار کی حالت ہین چلاتا تھا کہ میر صاحب مجھے مکے سے نکالدیا ہے وہین بچالیجے اسی حالت ہین اس کا انتقال ہوگیا نعوذ باللہ من ذٰلک آپ کی محبت وعقیدت کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چہار زانو نہین بیٹھے آپ ہمیشہ دوزانو نشست فرماتے ہین - سُوءُ المومنین شفاء پر آپ کا ایسا مضبوط اعتقاد ہے کہ حالت بخار ہین آپ نے حاضرین سے پانی جھوٹا کرواکے استعمال کیا بخار اتر گیا صحت

وَیَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ فِیْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ پر آپ کا وہ عقیدہ ہے کہ مرض طاعون ہین آپنے ایک مریض کو شہد ہین پانی شامل کرکے عنایت کیا مریض رات بھر پیاس کی شدت ہین اسی کا استعمال کرتا رہا دوسرے ہی دن اُس کو آرام ہوگیا - بنا بر رسم وعادت اہل غرض حاضر ہوکے التماس دُعا کرتے ہین آپ اکثر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھکو دُعا کرنا نہین آتا درحقیقت جب کسی کے پر درد حالات سے آپ کے دلکو صدمہ پہنچتا ہو تو اُس کا کام ضرور ہو کر رہتا ہے شکایت تنگی رزق وآفات وصدمات سے ناراض ہوتے ہین اور فرماتے ہین الظّانّین باللّٰہ ظنّ السوء علیهم دائرة السوء اور کبھی فرماتے ہین کہ ہتیار ڈال دو تو دشمن جان دوست بنجاتا ہے ہمارے مالک ہمارے آقائے حقیقی نے جو مان باپ سے بھی زیادہ کرم کرنے والا ہے ہمارے لیے یہی تکلیف مناسب سمجھی ہے اُسکے مقابل ہین ہتھیار ڈال دو تو وہ ضرور کرم فرمائیگا اکثر مریدون نے شدت مرض یا تکلیف کی حالت ہین آپ کو بچشم باطن اور بعضون نے بچشم ظاہر دیکھا ہے اُن کی تکلیف رفع ہوگئی اور صحت حاصل ہوگئی بعضون نے عالم احتضار ہین آپ کو دیکھا ہے اور اسی دید ہین انتقال کیا ہے ہر حالت ہین امداد کے لیے مستعد رہتے ہین بوجہ اختصار کے تفصیل اسما و اوقات کے ساتھ ان واقعات کا بیان ذکر نہین کیا گیا مگر جو واقف ہین وہ جانتے ہین کہ وہ خرق عادات ہین داخل ہین غرض آپ کی ذات منبع فیض وبرکات ہے -

آپ کے مکان پر پیران عظام کا سالانہ عرس ہوتا ہے آپ نہایت خلوص ومحبت سے عرس شریف کرتے ہین - ہندوستان - بنگال - بہار - پنجاب - پشاور - دکن - مارواڑ غرض ہر سمت سے مُرید ومعتقد جمع ہوتے ہین - ہر ملک کے لوگون کے لیے اُن کی خواہش کی اشیا فراہم کرتے ہین خانقاہ کلیمیہ کے اطراف مہمانان عرس شریف کے لیے متعدد مکانات بنے ہوے ہین ہر حصۂ مکانات کے لیے طہارت خانہ وگرمابہ علیحدہ بنا ہوا ہے مسافرون ومہمانون کی خبرگیری ہین آپ اور آپ کے اور خلفا رخاص مصروف رہتے ہین مہمانون کی تعداد ختم ایام عرس کے قریب ہزار سے

آپ مُولعؔ بسماع ہین صاحب ذوق وشوق وسکر حال ہین - آپکا وجد حال سماع ہی پر موقوف نہین ہو آپ کی زبان پر کلماتِ ذوق وشوق ہمیشہ جاری رہتے ہین بمصداق لِیْ مَعَ اللّٰہِ وقت چندے آپ پر عالم جذبہ غالب ہوتا ہو اور چندے سر پا آرامے وسا وہ تمکین ہوتے ہین آداب سماع کے آپ سخت پابند ہین مجلس مین حتی الامکان آداب سماع پیش نظر رکھتے ہین غزلین لطرق تحویل ساعت فرماتے ہین اور مجلس مین بلا تفرقہ آداب اگر کوئی سچا طالب قریب ہو تو اشعار کے معنی اُس کے کان مین آہستہ بیان فرا دیتے ہین جو بطرق ورود غیبی آپ پر منکشف ہوتے ہین -

آپ کی عقیدت ومحبت واخلاص کا حال قابل دید ہو - آپ سفر حجاز کو نکلے احمد آباد مین حضرت محمود میا نصاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے چونکہ وہ پیر زادے تھے جسقدر خرچ سفر آپ کے پاس تھا آپنے اُن کی خدمت مین نذر کر دیا - آپ دست افشان وہان سے چلے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب کام پورے کر دیے ایک بندۂ خدا اچانک آ پہنچا جو تمام اخراجات کا کفیل ہو گیا - مکہ معظمہ مین جب قافلہ مدینہ منورہ کو جانے کے لیے تیار ہوا آپ بیمار ہو جاتے تھے تو آخر یہی حالت شوق کی آخر بارگاہ رسالت سے ایسا کرم ہوا کہ آپ وہین سے ہندوستان واپس ہوئے اس واقعہ کی صراحت یہان نہین ہو سکتی علالت کے زمانے مین وار وقعہ رہا تا ایک دہلوی شخص تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا اور اکثر عربون کی اور اہل مکہ کی شکایت کرتا آپ فرماتے ہین کہ مرض کی تکلیف سے زیادہ اس کی شکایت بری معلوم ہوتی تھی اُس کو آپنے بارہا منع کیا کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ عربی النسل تھے تم عربون کی شکایت مت کرو مگر وہ نہین مانتا تھا - غرض وہ خود بیمار ہو گیا اور چندہی روز مین اُسکا آخری وقت آن پہنچا اور احتضار کی حالت مین چلاتا تھا کہ میر صاحب مجھے مکے سے نکال دیا ہے وہین بچھالے اسی حالت مین اس کا انتقال ہو گیا نعوذُ باللّٰہِ من ذٰلک آپ کی محبت وعقیدت کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چار زانو نہین بیٹھے آپ ہمیشہ دو زانو نشست فرماتے ہین - سُؤرُ المومنین شفاء پر آپ کا ایسا مضبوط اعتقاد ہے کہ حالت بخار مین آپ نے حاضرین سے پانی جھوٹا کروا کے استعمال کیا بخار اتر گیا صحت

وتیخُرجُ مین بطونھا شراب مختلفٌ الوانہ فیہ شِفاءٌ للنّاس پر آپ کا وہ عقیدہ ہے کہ مرض طاعون مین آپنے ایک بعض کو شہد مین پانی شامل کر کے عنایت کیا مریض رات بھر پیاس کی شدت مین اسی کا استعمال کرتا رہا دوسرے ہی دن اُس کو آرام ہو گیا - بنا بر رسم وعادت اہل غرض حاضر ہو کے التماس دُعا کرتے ہین آپ اکثر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھکو دُعا کرنا نہین آتا در حقیقت جب کسی کے پر درد حالات سے آپ کے دلکو صدمہ پہنچتا ہو تو اُس کا کام ضرور ہو کر رہتا ہے شکایت تنگی رزق وآفات وصدمات سے ناراض ہوتے ہین اور فرماتے ہین الظانّینَ باللّٰہِ ظنَّ السوء علیھم دائرۃُ السوء اور کبھی فرماتے ہین کہ ہتیار ڈال دو تو دشمن جان دوست بنجاتا ہے ہمارے مالک ہمارے آقائے حقیقی نے جو مان باپ سے بھی زیادہ کرم کرنے والا ہے ہمارے لیے یہی تکلیف مناسب سمجھی ہے اُسکے مقابل مین ہتھیار ڈال دو تو وہ ضرور کرم فرمائیگا اکثر مریدون نے شدت مرض یا تکلیف کی حالت مین آپ کو بچشم باطن اور بعضون نے بچشم ظاہر دیکھا ہے اُن کی تکلیف رفع ہو گئی اور صحت حاصل ہو گئی بعضون نے عالم احتضار مین آپ کو دیکھا ہے اور اسی دید مین انتقال کیا ہے ہر حالت مین امداد کے لیے مستعد رہتے ہین بوجہ اختصار کے تفصیل اسماء واوقات کے ساتھ ان واقعات کا بیان ذکر نہین کیا گیا مگر جو واقف ہین وہ جانتے ہین کہ وہ خرق عادات مین داخل ہین غرض آپ کی ذات منبع فیض وبرکات ہے -

آپ کے مکان پر پیران عظام کا سالانہ عرس ہوتا ہے آپ نہایت خلوص ومحبت سے عرس شریف کرتے ہین - ہندوستان - بنگال - بہار - پنجاب - پشاور - دکن - مارواڑ غرض ہر سمت سے مرید ومعتقد جمع ہوتے ہین - ہر ملک کے لوگون کے لیے اُن کی خواہش کی اشیاء فراہم کرتے ہین خانقاہ کلیمیہ کے اطراف مہاجرین عرس شریف کے لیے متعدد مکانات بنے ہوئے ہین ہر حصۂ مکانات کے لیے طہارت خانہ وگرمابہ علیحدہ بنا ہوا ہے - مسافرون ومہمانون کی خبر گیری مین آپ اور آپ کے اور خلفاء رخاص مصروف رہتے ہین مہمانون کی تعداد ختم ایام عرس کے قریب ہزار سے

آپ مولع بسماع ہین صاحب ذوق وشوق وسکر حال ہین۔ آپکا وجد حال سماع ہی پر موقوف نہین ہو آپ کی زبان پر کلمات ذوق وشوق ہمیشہ جاری رہتے ہین بمصداق لِی مَعَ اللہ وقت چندے آپ پر عالم جذبہ غالب ہوتا ہو اور چندے سر بآرائے وسادہ تمکین ہوتے ہین آداب سماع کے آپ سخت پابند ہین مجلس ہین حتی الامکان آداب سماع پیش نظر رکھتے ہین غزلین بطریق تحویل ساعت فرماتے ہین اور مجلس ہین بلا تفرقہ آداب اگر کوئی سچا طالب قریب ہو تو اشعار کے معنی اُس کے کان ہین آہستہ بیان فرما دیتے ہین جو بطریق ورود غیبی آپ پر منکشف ہوتے ہین۔

آپ کی عقیدت ومحبت واخلاص کا حال قابل دید ہو۔ آپ سفر حجاز کو نکلے احمدآباد ہین حضرت محمود میاں صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے چونکہ وہ پیر آدے تھے جسقدر خرچ سفر آپ کے پاس تھا آپنے اُن کی خدمت ہین نذر کر دیا۔ آپ دست افشان وہان سے چلے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب کام پورے کر دیے ایک بندۂ خدا اچانک آپہنچا جو تمام اخراجات کا کفیل ہوگیا۔ مکہ معظمہ ہین جب قافلہ مدینہ منورہ کو جانے کے لیے تیار ہوتا آپ بیمار ہو جاتے تو آخر یہی حالت شوق کی آخر بارگاہ رسالت سے ایسا کرم ہوا کہ آپ وہین سے ہندوستان واپس ہوئے اس واقعہ کی صراحت یہان نہین ہو سکتی علالت کے زمانے ہین وارد وغیرہ رہا ایک دہلوی شخص تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا اور اکثر عربون کی اور اہل مکہ کی شکایت کرتا آپ فرماتے ہین کہ مرض کی تکلیف سے زیادہ اس کی شکایت بری معلوم ہوتی تھی اُس کو آپنے بارہا منع کیا کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ عربی النسل تھے تم عربون کی شکایت مت کرو مگر وہ نہین مانتا تھا۔ غرض وہ خود بیمار ہوگیا اور چندہی روز ہین اُسکا آخری وقت آن پہنچا اور احتضار کی حالت ہین چلاتا تھا کہ میر صاحب مجھے مکے سے نکال دیا ہے وہین بیچارے اسی حالت ہین اس کا انتقال ہوگیا نعوذ باللہ من ذالک آپ کی محبت وعقیدت کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چار زانو نہین بیٹھے آپ ہمیشہ دوزانو نشست فرماتے ہین۔ سُؤرُ المؤمنین شفاء پر آپ کا ایسا مضبوط اعتقاد ہے کہ حالت بخار ہین آپ نے حاضرین سے پانی جھوٹا کرواکے استعمال کیا بخار اتر گیا صحت

ونیز جو ہین یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس پر آپ کا وہ عقیدہ ہے کہ مرض طاعون ہین آپنے ایک مریض کو شہد ہین پانی شامل کر کے عنایت کیا مریض رات بھر پیاس کی شدت ہین اسی کا استعمال کرتا رہا دوسرے ہی دن اُس کو آرام ہوگیا۔ بنا بر رسم وعادت اہل غرض حاضر ہو کے التماس دُعا کرتے ہین آپ اکثر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھکو دُعا کرنا نہین آتا درحقیقت جب کسی کے پُر درد حالات سے آپ کے دل کو صدمہ پہنچتا ہو تو اُس کا کام ضرور ہو کر رہتا ہے شکایت تنگی رزق وآفات وصدمات سے ناراض ہوتے ہین اور فرماتے ہین الظانین باللہ ظن السوء علیہم دائرۃ السوء اور کبھی فرماتے ہین کہ ہتیار ڈال دو تو دشمن جان دوست بنجاتا ہے ہمارے مالک ہمارے آقائے حقیقی نے جو ماں باپ سے بھی زیادہ کرم کرنے والا ہے ہمارے لیے یہی تکلیف مناسب سمجھی ہے اُسکے مقابل ہین ہتھیار ڈال دو تو وہ ضرور کرم فرمائیگا اکثر مریدون نے شدت مرض یا تکلیف کی حالت ہین آپ کو بچشم باطن اور بعضون نے بچشم ظاہر دیکھا ہے اُن کی تکلیف رفع ہوگئی اور صحت حاصل ہوگئی بعضون نے عالم احتضار ہین آپ کو دیکھا ہے اور اسی دید ہین انتقال کیا ہے ہر حالت ہین امداد کے لیے مستعد رہتے ہین بوجہ اختصار کے تفصیل اسما و اوقات کے ساتھ ان واقعات کا بیان ذکر نہین کیا گیا مگر جو واقف ہین وہ جانتے ہین کہ وہ خرق عادات ہین داخل ہین غرض آپ کی ذات منبع فیض وبرکات ہے۔

آپ کے مکان پر پیران عظام کا سالانہ عرس ہوتا ہے آپ نہایت خلوص ومحبت سے عرس شریف کرتے ہین۔ ہندوستان۔ بنگال۔ بہار۔ پنجاب۔ پشاور۔ دکن۔ مارواڑ غرض ہر سمت سے مرید ومعتقد جمع ہوتے ہین۔ ہر ملک کے لوگون کے لیے اُن کی خواہش کی اشیاء فراہم کرتے ہین خانقاہ کلیہ کے اطراف مہمانان عرس شریف کے لیے متعدد مکانات بنے ہوئے ہین ہر حصۂ مکانات کے لیے طہارت خانہ وگرمابہ علیحدہ بنا ہوا ہے مسافرون ومہمانون کی خبر گیری ہین آپ اور آپ کے اور خلفاء خاص مصروف رہتے ہین مہمانون کی تعداد ختم ایام عرس کے قریب ہزار سے

گذر جاتی ہے سب کو بڑے اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے نذر و نیاز کا تمام روپیہ عرس شریف میں صرف ہو جاتا ہے اور آپ مقروض ہو جاتے ہیں اور یہاں تک کہ تمام سال اُس قرضے کی ادائی میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے اور خانگی اخراجات میں تخفیف فرما دیتے ہیں۔ عرس سات یوم تک ہوتا ہے۔

بعض علماء نے آپ کے دستِ مبارک پر بوجوہ خاص بیعت کی جو مولوی محمد معز اللہ خانصاحب رامپوری چشتی آپ کے بد اعتقاد تھے اور اکثر آپ پر سخت سخت اعتراضات کرتے اور آپ ہنسی ہنسی میں ایسے جوابات دیتے کہ باوجود تبحر علمی مولوی صاحب دنگ رہجاتے ایک مرتبہ مجلس سماع گرم تھی مولوی صاحب شریک ہوئے آپکے مریدین کو دیکھا کہ مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں دل ہی دل میں دعا کی الٰہی تو ہی اپنی طرف وسیلۂ ہدایت مہیا کرنے والا ہے اگر اس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر لے میں میری بہتری ہے تو میری رہبری فرما اس کے بعد اُنھوں نے ایک خواب دیکھا کہ مجلس منعقد ہے آپ تشریف فرما ہیں مجلس ختم ہوئی مولوی صاحب نے اپنے مکان کا قصد فرمایا راستہ نظر نہیں آتا تھا رات نہایت تاریک تھی آپ نے آواز دی کہ مولوی صاحب شب تاریک ہے اور راستہ پر خطر ہے میں تمھیں گھر پہونچائے دیتا ہوں چنانچہ آپ کے ساتھ ایک قندیل روشن تھی آپ نے مولوی صاحب کو اس قندیل کی روشنی میں منزل مقصود تک پہنچا دیا اس کے بعد مولوی صاحب موصوف حاضر ہو کے بیعت ہوئے اور آپ صاحب خلافت و اجازت ہیں مولوی الٰہی بخش صاحب عرفان رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ماذون خاندان نقشبندیہ تھے اپنے پیر کی اجازت سے حاضر بارگاہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ ہوئے اور خواہش یہ تھی کہ چشتیہ خاندان میں بھی کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں دو مرتبہ ارشاد ہوا کہ تم میراں پور کٹرہ جاؤ اور کلیمی کے ہاتھ پر بیعت کرو مولوی صاحب نے چنداں خیال نہیں کیا تیسری مرتبہ وہی حکم اور پیار ارشاد ہوا کہ وہ مجھ میں اور میں اُن میں ہوں مولوی صاحب اسی دم اجمیر سے میراں پور پہونچے بیعت کی عرصہ تک حاضر خدمت رہ کر خلافت و اجازت حاصل کی ان کا سلسلہ بہت وسیع ہوا اُن کے خلفا موجود

ہیں مولوی محمد ابن ساکن شہر عرفہ۔ ملک شام سے ایام حج میں ملاقات ہوئی مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آپ شیخ الہند ہو تباؤ روح انسانی و حیوانی میں کیا فرق ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جس کے لیے تم پوچھتے پھرتے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے اکثر فقراء و علماء سے پوچھا کسی نے نہیں بتایا آپ نے فرمایا اب دن کے تین بجے کا وقت ہے آپ اور ہم سایہ میں کھڑے ہیں۔ یہ کس طرح کہ سکتے ہو کہ یہاں پر آفتاب موجود ہے اُنھوں نے کہا کہ بس میں سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے کہا بس میں سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے تشریحاً ارشاد فرمایا کہ آفتاب حسی اور دھوپ اور چھاؤں میں جو فرق ہے وہی آفتاب حقیقی اور روح انسانی اور روح حیوانی میں فرق ہے۔

اسمای گرامی خلفاء حضرت پیر جی کلیمی شاہ صاحب مدظلہ العالی

۱۔ حضرت صاحبزادہ سید حامد محمود صاحب کلیمی مجددی چشتی سجادہ نشین مدظلہ
۲۔ صاحبزادہ سید محمد اکرم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ
۳۔ صاحبزادہ سید محمد اسلم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ
۴۔ صاحبزادہ سید محمد حسین چشتی حیدرآبادی سلمہ اللہ تعالیٰ
۵۔ صاحبزادہ سید مظہر علی کلیمی چشتی جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ
۶۔ مولانا شیخ احمد جی چشتی ساکن ضلع ہزارہ۔ صوبہ سرحدی
۷۔ شاہنچی خان صاحب چشتی رئیس کوہ گنگر ضلع ہزارہ
۸۔ شاہ محمد عباس علیخان صاحب چشتی رئیس جلال آباد ضلع شاہجہان پور۔
۹۔ مولانا محمد امین صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۰۔ حاجی کالے لال محمد صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۱۔ منشی محمد حسین صاحب چشتی ضلع مرشد آباد۔ بنگال

گذر جاتی ہے سب کو بڑے اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے نذر و نیاز کا تمام روپیہ عرس شریف میں صرف ہوجاتا ہے اور آپ مقروض ہوجاتے ہیں اور یہان تک کہ تمام سال اُس قرضے کی ادائی مین ہمہ تن مصروف ہوجاتے اور خانگی اخراجات مین تخفیف فرما دیتے ہین۔ عرس سات یوم تک ہوتا ہے۔

بعض علماء نے آپ کے دستِ مبارک پر بوجوہ خاص بیعت کی ہے مولوی محمد معزاللہ خانصاحب رامپوری چشتی آپکے بدا عتقاد تھے اور اکثر آپ پر سخت سخت اعتراضات کرتے اور آپ ہنسی ہنسی مین ایسے جوابات دیتے کہ باوجود تبحر علمی مولوی صاحب دنگ رہجاتے ایک مرتبہ مجلس سماع گرم تھی مولوی صاحب شریک ہوئے آپکے مریدین کو دیکھا کہ مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہین دل ہی دل مین دعا کی الٰہی تو ہی اپنی طرف وسیلۂ ہدایت مہیا کرنے والا ہے اگر اس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلے مین میری بہتری ہے تو میری رہبری فرما اس کے بعد اُنھون نے ایک خواب دیکھا کہ مجلس منعقد ہے آپ تشریف فرما ہین مجلس ختم ہوئی مولوی صاحب نے اپنے مکان کا قصد فرمایا راستہ نظر نہین آتا تھا رات نہایت تاریک تھی آپ نے آواز دی کہ مولوی صاحب شب تاریک ہے اور راستہ پرخطر ہے مین تمھین گھر پہونچائے دیتا ہون چنانچہ آپ کے ساتھ ایک قندیل روشن تھی آپ نے مولوی صاحب کو اس قندیل کی روشنی مین منزل مقصود تک پہنچا دیا اس کے بعد مولوی صاحب موصوف حاضر ہوکے بیعت ہوے اور آپ صاحب خلافت و اجازت ہین مولوی الٰہی بخش صاحب عرفان رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ ماذون خاندان نقشبندیہ تھے اپنے پیر کی اجازت سے حاضر بارگاہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ ہوے اور خواہش یہ تھی کہ چشتیہ خاندان مین بھی کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلون دو مرتبہ ارشاد ہوا کہ تم میران پور کٹرہ جاؤ اور کلیمی کے ہاتھ پر بیعت کرلو مولوی صاحب نے چندان خیال نہین کیا تیسری مرتبہ وہی حکم اور یہ ارشاد ہوا کہ وہ مجھ مین اور مین اُن مین ہون مولوی صاحب اسی دم اجمیر سے میران پور پہونچے بیعت کی عرصہ تک حاضر خدمت رہ کر خلافت و اجازت حاصل کی ان کا سلسلہ بہت وسیع ہوا اُن کے خلفا موجود

ہین مولوی محمد امین ساکن شہر عرفہ۔ ملک شام سے ایام حج مین ملاقات ہوئی مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آپ شیخ الہند ہو تباؤ روح انسانی و حیوانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہین کہ جس کے لیے تم پوچھتے پھرتے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مین نے اکثر فقراء و علماء سے پوچھا کسی نے نہین بتایا آپ نے فرمایا اب دن کے تین بجے کا وقت ہے آپ اور ہم سایہ مین کھڑے ہین۔ یہ کس طرح کہ سکتے ہو کہ یہان پر آفتاب موجود ہے اُنھون نے کہا کہ بس مین سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے کہا بس مین سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپنے تشریحاً ارشاد فرمایا کہ آفتاب حسی اور دھوپ اور چھاؤن مین جو فرق ہے وہی آفتاب حقیقی اور روح انسانی اور روح حیوانی مین فرق ہے۔

اسمای گرامی خلفاء حضرت پیر جی کلیمی شاہ صاحب مدظلہ العالی

۱۔ حضرت صاحبزادہ سید حامد محمود صاحب کلیمی مجددی چشتی سجادہ نشین مدظلہ
۲۔ صاحبزادہ سید محمد اکرم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالی
۳۔ صاحبزادہ سید محمد اسلم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالی
۴۔ صاحبزادہ سید محمد حسین چشتی حیدرآبادی سلمہ اللہ تعالی
۵۔ صاحبزادہ سید مظہر علی کلیمی چشتی جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ
۶۔ مولانا شیخ احمد جی چشتی ساکن ضلع ہزارہ۔ صوبہ سرحدی
۷۔ شاہ نجی خان صاحب چشتی رئیس کوہ گنگر ضلع ہزارہ
۸۔ شاہ محمد عباس علیخان صاحب چشتی رئیس جلال آباد ضلع شاہجہان پور۔
۹۔ مولانا محمد امین صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۰۔ حاجی کالے لال محمد صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۱۔ منشی محمد حسین صاحب چشتی ضلع مرشد آباد۔ بنگال

گذر جاتی ہے سب کو بڑے اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے نذر و نیاز کا تمام روپیہ عرس شریف میں صرف ہو جاتا ہے اور آپ مقروض ہو جاتے ہیں اور یہان تک کہ تمام سال اُس قرضے کی ادائی میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے اور خانگی اخراجات میں تخفیف فرما دیتے ہیں۔ عرس سات یوم تک ہوتا ہے۔

بعض علمار نے آپ کے دستِ مبارک پر بوجوہ خاص بیعت کی ہو مولوی محمد معز اللہ خانصاحب رامپوری چشتی آپسے بداعتقاد تھے اور اکثر آپ پر سخت سخت اعتراضات کرتے اور آپ ہنسی ہنسی میں ایسے جوابات دیتے کہ باوجود تبحر علمی مولوی صاحب دنگ رہجاتے ایک مرتبہ مجلس سماع گرم تھی مولوی صاحب شریک ہوئے آپکے مریدین کو دیکھا کہ مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں دل ہی دل میں دعا کی الٰہی تو ہی اپنی طرف وسیلۂ ہدایت مہیا کرنے والا ہے اگر اس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر لے میں میری بہتری ہے تو میری رہبری فرما اس کے بعد اُنھون نے ایک خواب دیکھا کہ مجلس منعقد ہے آپ تشریف فرما ہیں مجلس ختم ہوئی مولوی صاحب نے اپنے مکان کا قصد فرمایا راستہ نظر نہیں آتا تھا رات نہایت تاریک تھی آپ نے آواز دی کہ مولوی صاحب شب تاریک ہے اور راستہ پر خطر ہے میں تمھیں گھر پہونچائے دیتا ہون چنانچہ آپ کے ساتھ ایک قندیل روشن تھی آپ نے مولوی صاحب کو اس قندیل کی روشنی میں منزل مقصود تک پہنچا دیا اس کے بعد مولوی صاحب موصوف حاضر ہو کے بیعت ہوئے اور آپ صاحب خلافت و اجازت ہیں مولوی الٰہی بخش صاحب عرفان رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ماذون خاندان نقشبندیہ تھے اپنے پیر کی اجازت سے حاضر بارگاہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ ہوئے اور خواہش یہ تھی کہ چشتیہ خاندان میں بھی کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلوں دو مرتبہ ارشاد ہوا کہ تم میران پور کٹرہ جاؤ اور کلیمی کے ہاتھ پر بیعت کرلو مولوی صاحب نے چندان خیال نہیں کیا تیسری مرتبہ وہی حکم اور پیار ارشاد ہوا کہ وہ مجھ میں اور میں اُن میں ہون مولوی صاحب اسی دم اجمیر سے میران پور پہونچے بیعت کی مدت تک حاضر خدمت رہ کر خلافت و اجازت حاصل کی ان کا سلسلہ بہت وسیع ہوا اُن کے خلفا موجود

ہیں مولوی محمد امین ساکن شہر عرف۔ ملک شام سے ایام حج میں ملاقات ہوئی مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آپ شیخ الہند ہو تو بتاؤ روح انسانی و حیوانی میں کیا فرق ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جس کے لیے تم پوچھتے پھرتے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے اکثر فقرا و علماء سے پوچھا کسی نے نہیں بتایا آپ نے فرمایا اب دن کے تین بجے کا وقت ہے آپ اور ہم سایہ میں کھڑے ہیں۔ یہ کس طرح کہ سکتے ہو کہ یہان پر آفتاب موجود ہے اُنھون نے کہا کہ بس میں سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے کہا بس میں سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپنے تشریحاً ارشاد فرمایا کہ آفتاب حسی اور دھوپ اور چھاؤن میں جو فرق ہے وہی آفتاب حقیقی اور روح انسانی اور روح حیوانی میں فرق ہے۔

اسمای گرامی خلفاء حضرت پیر جی کلیمی شاہ صاحب مدظلہ العالی

۱ حضرت صاحبزادہ سید حامد محمود صاحب کلیمی مجددی چشتی سجادہ نشین مدظلہ
۲ صاحبزادہ سید محمد اکرم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ
۳ صاحبزادہ سید محمد اسلم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ
۴ صاحبزادہ سید محمد حسین چشتی حیدرآبادی سلمہ اللہ تعالیٰ
۵۔ صاحبزادہ سید مظہر علی کلیمی چشتی جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ
۶۔ مولانا شیخ احمد جی چشتی ساکن ضلع ہزارہ۔ صوبہ سرحدی
۷۔ شاہ نجی خان صاحب چشتی رئیس کوہ گنگر ضلع ہزارہ
۸۔ شاہ محمد عباس علیخان صاحب چشتی رئیس جلال آباد ضلع شاہجہان پور۔
۹۔ مولانا محمد امین صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۰۔ حاجی کالے لال محمد صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۱۔ منشی محمد حسین صاحب چشتی ضلع مرشد آباد۔ بنگال

۱۲۔ منشی مرزا محمد عبدالرشید صاحب چشتی حیدرآباد دکن۔

۱۳۔ مولوی محمد حاجی صاحب چشتی۔ ضلع ہزارہ۔

۱۴۔ مولوی حاجی سید بشارت حسین صاحب چشتی وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن۔

۱۵۔ حافظ سید ظفر حسین صاحب چشتی دارالترجمہ حیدرآباد دکن۔

۱۶۔ حبیب عبداللہ صاحب مکی چشتی ساکن مکہ معظمہ۔

۱۷۔ مولانا مفتی محمد معزاللہ خان صاحب چشتی مدرسۂ عالیہ رام پور۔

۱۸۔ مولوی حکیم منشی سید فقیہ الدین صاحب چشتی وکیل ریاست رام پور

۱۹۔ مولوی حاجی جان خان صاحب چشتی رئیس دادون۔ ضلع علیگڈھ

۲۰۔ مولوی حاجی سید محب اللہ شاہ صاحب چشتی۔ ضلع پشاور

۲۱۔ حافظ محمد یوسف علیخان صاحب چشتی رئیس تلہر۔ ضلع شاہجہان پور

۲۲۔ منشی عبدالوحید صاحب چشتی ساکن ضلع ہزارہ ممالک متوسط

۲۳۔ میاں محمد بخش صاحب ساکن شہر رائے پور ممالک متوسط

۲۴۔ مرزا محمد علی بیگ صاحب چشتی انسپکٹر پنشنر رائے پور۔ ممالک متوسط

۲۵۔ مولوی محمد حاتم صاحب چشتی ضلع چپرہ بنگال۔

۲۶۔ سید یسین علی صاحب۔ بام گڈھ۔ ضلع بلاس پور ممالک متوسط

۲۷۔ مولوی محمد معین الدین صاحب چشتی ضلع بوکٹرا۔ بنگال

۲۸۔ مولوی حسین احمد صاحب ساکن ضلع ہزارہ

۲۹۔ سید علی قاسم شاہ صاحب بخاری ساکن شہر بریلی۔

۳۰۔ منشی احمد علی صاحب ساکن شاہجہان پور

یہ وہ اخوان طریقت ہیں کہ جنکو حضرت قبلہ نے اجازت دی ہے اور بقید حیات ہیں خلفاء سے یا خلفاء کے خلفاء نے اجازت دی ہے ان کا شمار نہیں۔

ملفوظات مبارک

مولوی معز اللہ خاں صاحب ناقل ہیں کہ

ایک جلسہ میں بہت سے صوفی باصفا بھی تشریف رکھتے تھے پیری مریدی کا ذکر چھڑا ایک صوفی صافی نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ آیت کریمہ یاایھا الذین آمنوا واتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ بیعت کا کافی ثبوت ہے

میں نے صوفی صاحب سے عرض کیا کہ مفسرین نے وسیلہ سے مراد اعمال صالحہ لکھے ہیں پھر اس سے بیعت و پیر طریقت کا ثبوت کیونکر ہو سکتا ہے وہ ساکت ہو گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مولوی صاحب اعمال صالحہ تو (واتقوا) میں داخل ہیں پھر وسیلے سے مراد اعمال صالحہ کیونکر ہو سکتے ہیں بلکہ (آمنوا) سے عقاید اور (واتقوا) سے اعمال صالحہ کا ذکر آچکا پس وسیلے سے مراد رہبر ہے یعنی پیر طریقت جو تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ خداوند کریم حکم دیتا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو جو تم کو راہ راست پر چلا کر مجھ تک پہونچائے اس سے بڑھ کر بیعت طریقت کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے پس تلاش رہبر تم پر فرض و واجب ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر سنکر مولوی معز اللہ خاں صاحب نے تفاسیر کی ورق گردانی شروع کی تفسیر روح البیان کو دیکھا تو بعینہ یہی مضمون اُس میں بھی درج پایا۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ میرا خیال تفسیر کے مطابق ہوا۔

مولوی صاحب موصوف ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جلسۂ سماع میں میں نے عرض کی حضور کوئی نعت کی غزل گوائی جائے حضور نے قوال سے ارشاد فرمایا کہ کوئی نعت ہی کی غزل گاؤ قوال نے یہ غزل شروع کی

اشرق البدر علینا

حضور نے فرمایا کہ یہ غزل تو نعتیہ نہیں ہے اس کا مضمون تو یہ ہے کہ جب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پتلا خاکی بنکر تیار ہوا اور اس میں روح جلوہ افروز ہوئی تو آپ نے فرمایا اشرق البدر علینا

۱۲- منشی مرزا محمد عبدالرشید صاحب چشتی حیدرآباد دکن۔

۱۳- مولوی محمد جی صاحب چشتی۔ ضلع ہزارہ۔

۱۴- مولوی حاجی سید بشارت حسین صاحب چشتی وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن۔

۱۵- حافظ سید ظفر حسین صاحب چشتی دارالترجمہ حیدرآباد دکن۔

۱۶- حبیب عبداللہ صاحب مکی چشتی ساکن مکہ معظمہ۔

۱۷- مولانا مفتی محمد معزاللہ خان صاحب چشتی مدرسہ عالیہ رام پور۔

۱۸- مولوی حکیم منشی سید فقیہ الدین صاحب چشتی وکیل ریاست رام پور

۱۹- مولوی حاجی جان خان صاحب چشتی رئیس دادون۔ ضلع علیگڈھ

۲۰- مولوی حاجی سید محب اللہ شاہ صاحب چشتی۔ ضلع پشاور

۲۱- حافظ محمد یوسف علیخان صاحب چشتی رئیس تلہر۔ ضلع شاہجہان پور

۲۲- منشی عبدالوحید صاحب چشتی ساکن ضلع بھنڈارہ ممالک متوسط

۲۳- میاں محمد بخش صاحب ساکن شہر رائے پور ممالک متوسط

۲۴- مرزا محمد علی بیگ صاحب چشتی انسپکٹر پنشنز رائے پور۔ ممالک متوسط

۲۵ مولوی محمد حاتم صاحب چشتی ضلع چپرہ بنگال۔

۲۶ سید یٰسین علی صاحب۔ یام گڈھ۔ ضلع بلاس پور ممالک متوسط

۲۷- مولوی محمد معین الدین صاحب چشتی ضلع بوکرا۔ بنگال

۲۸- مولوی حسین احمد صاحب ساکن ضلع ہزارہ

۲۹- سید علی قاسم شاہ صاحب بخاری ساکن شہر بریلی۔

۳۰ منشی احمد علیصاحب ساکن شاہجہان پور

یہ وہ اخوان طریقت ہیں کہ جنکو حضرت قبلہ نے اجازت دی ہے اور بقید حیات ہیں خلفا رسے یا خلفا کے خلفا رنے اجازت دی ہے ان کا شمار نہیں۔

ملفوظات مبارک

مولوی معزاللہ خانصاحب ناقل ہیں کہ

ایک جلسہ میں بہت سے صوفی باصفا بھی تشریف رکھتے تھے پیری مریدی کا ذکر چھڑا ایک صوفی صافی نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ آیت کریمہ یا ایہا الذین اٰمنوا واتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ بیعت کا کافی ثبوت ہے

مین نے صوفی صاحب سے عرض کیا کہ مفسرین نے وسیلے سے مراد اعمال صالحہ لکھے ہین پھر اس سے بیعت و پیر طریقت کا ثبوت کیونکر ہو سکتا ہے وہ ساکت ہوگئے حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ مولوی صاحب اعمال صالحہ تو (واتقوا) مین داخل ہین پھر وسیلے سے مراد اعمال صالحہ کیونکر ہو سکتے ہین بلکہ (امنوا) سے عقاید اور (واتقوا) سے اعمال صالحہ کا ذکر آچکا پس وسیلے سے مراد رہبر ہے یعنی پیر طریقت جو تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ خداوند کریم حکم دیتا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو جو تم کو راہ راست پر چلا کر مجھ تک پہونچا دے اس سے بڑھ کر بیعت طریقت کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے پس تلاش رہبر تم پر فرض وواجب ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر سنکر مولوی معزاللہ خانصاحب نے تفاسیر کی ورق گردانی شروع کی تفسیر روح البیان کو دیکھا تو بعینہ یہی مضمون اُس مین بھی درج پایا۔ آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ میرا خیال تفسیر کے مطابق ہوا۔

مولوی صاحب موصوف ناقل ہین کہ ایک دفعہ جلسہ سماع مین مین نے عرض کی حضور کوئی نعت کی غزل گوائی جائے حضور نے قوال سے ارشاد فرمایا کہ کوئی نعت ہی کی غزل گاؤ قوال نے یہ غزل شروع کی

اشرق البدر علینا

حضور نے فرمایا کہ یہ غزل تو نعتیہ نہین ہے اس مضمون تو یہ ہے کہ جب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کا پتلا خاکی بنکر تیار ہوا اور اس مین روح جلوہ افروز ہوئی تو آپنے فرمایا اشرق البدر علینا

۱۲- منشی مرزا محمد عبدالرشید صاحب چشتی حیدرآباد دکن۔

۱۳- مولوی محمد جی صاحب چشتی۔ ضلع ہزارہ۔

۱۴- مولوی حاجی سید بشارت حسین صاحب چشتی وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن۔

۱۵- حافظ سید ظفر حسین صاحب چشتی دارالترجمہ حیدرآباد دکن۔

۱۶- حبیب عبداللہ صاحب مکی چشتی ساکن مکہ معظمہ۔

۱۷- مولانا مفتی محمد معزاللہ خان صاحب چشتی مدرسۂ عالیہ رام پور۔

۱۸- مولوی حکیم منشی سید فقیہ الدین صاحب چشتی وکیل ریاست رام پور

۱۹- مولوی حاجی جان خان صاحب چشتی رئیس دادون۔ ضلع علیگڈھ

۲۰- مولوی حاجی سید محب اللہ شاہ صاحب چشتی۔ ضلع پشاور

۲۱- حافظ محمد یوسف علیخان صاحب چشتی رئیس تلہر۔ ضلع شاہجہان پور

۲۲- منشی عبدالوحید صاحب چشتی ساکن ضلع بھنڈارہ ممالک متوسط

۲۳- میان محمد بخش صاحب ساکن شہر رائے پور ممالک متوسط

۲۴- مرزا محمد علی بیگ صاحب چشتی انسپکٹر پنشنر رائے پور۔ ممالک متوسط

۲۵ مولوی محمد حاتم صاحب چشتی ضلع چہرہ بنگال۔

۲۶- سید یسین علی صاحب۔ بام گڈھ۔ ضلع بلاس پور ممالک متوسط

۲۷- مولوی محمد معین الدین صاحب چشتی ضلع بوکنڑا۔ بنگال

۲۸- مولوی حسین احمد صاحب ساکن ضلع ہزارہ

۲۹- سید علی قاسم شاہ صاحب بخاری ساکن شہر بریلی۔

۳۰ منشی احمد علیصاحب ساکن شاہجہان پور

یہ وہ اخوان طریقت ہین کہ جنکو حضرت قبلہ نے اجازت دی ہے اور بقید حیات ہین خلفاء سے یا خلفا کے خلفاء نے اجازت دی ہے ان کا شمار نہین۔

ملفوظات مُبارک

مولوی معزاللہ خانصاحب ناقل ہین کہ

ایک جلسہ مین بہت سے صوفی باصفا بھی تشریف رکھتے تھے پیری مریدی کا ذکر چھڑا ایک صوفی صافی نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ آیت کریمہ یا ایہا الذین اٰمنوا واتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ بیعت کا کافی ثبوت ہے

مین نے صوفی صاحب سے عرض کیا کہ مفسرین نے وسیلے سے مراد اعمال صالحہ لکھے ہین پھر اس سے بیعت و پیر طریقت کا ثبوت کیونکر ہو سکتا ہے وہ ساکت ہوگئے حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ مولوی صاحب اعمال صالحہ تو (واتقوا) مین داخل ہین پھر وسیلے سے مُراد اعمال صالحہ کیونکر ہو سکتے ہین بلکہ (امنوا) سے عقاید اور (واتقوا) سے اعمال صالحہ کا ذکر آچکا پس وسیلے سے مراد رہبر ہے یعنی پیر طریقت جو تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ خداوند کریم حکم دیتا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو جو تم کو راہ راست پر چلا کر مجھ تک پہونچائے اس سے بڑھکر بیعت طریقت کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے پس تلاش رہبر تم پر فرض و واجب ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر سنکر مولوی معزاللہ خانصاحب نے تفاسیر کی ورق گردانی شروع کی تفسیر روح البیان کو دیکھا تو بعینہ یہی مضمون اُس مین بھی درج پایا۔ آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ میرا خیال تفسیر کے مطابق ہوا۔

مولوی صاحب موصوف ناقل ہین کہ ایک دفعہ جلسۂ سماع مین مین نے عرض کی حضور کوئی نعت کی غزل گوائی جائے حضور نے قوال سے ارشاد فرمایا کہ کوئی نعت ہی کی غزل گاؤ قوال نے یہ غزل شروع کی

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

حضور نے فرمایا کہ یہ غزل تو نعتیہ نہین ہو اس مضمون تو یہ ہے کہ جب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پتلا خاکی بنکر تیار ہوا اور اس مین روح جلوہ افروز ہوئی تو آپنے فرمایا اشرق البدر علینا

یہ کلام آدم علیہ السلام کی زبان سے سننا چاہیے پھر عرض کی کہ حضور

واختفت منہ البلاد ود

کے کیا معنی ہوں گے فرمایا کہ اس کے معنی تو ظاہر ہیں یعنی ملائکہ تو سربسجود ہو گئے الغرض جو شعر پڑھا جاتا تھا اس کو توحید کی جانب لیجاتے۔

ایک مرتبہ خدا سے دعا مانگنے کا تذکرہ آیا ارشاد ہوا کہ ایک غلام جاڑے کی سبب سے ٹھر ٹھراتا ہوا اپنے آقا کے ساتھ برہنہ جا رہا تھا اور آقا کے پاس ہر قسم کا لباس سرمائی موجود تھا لوگوں نے کہا کہ تو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ جاڑے کا لباس دے غلام نے جواب دیا کہ میں تو ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا ہوں کیا وہ خود نہیں دیکھتے کہ میں برہنہ ہوں نہ دینے میں کچھ حکمت ہو گی جو اُن کو معلوم ہے مجھکو معلوم نہیں پھر ہمیں سے عرض کی کہ حق سبحانہ تو فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد فرمایا کہ یہ فرمان حق بیشک درست ہے مگر صرف زبانی دعا بلا حضور قلب بے سود ہے جیسا کہ ارشاد نبوی سے ظاہر ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ مقصود دہر دعا و ذکر سے حضوری قلب ہے دل سے اُنکی طرف مخاطب ہو کر اُسکے انعام و اکرام کا اُمیدوار رہنا چاہیے لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے۔

ایک جلسہ میں توحید اور فنا کا ذکر چھڑا حضور سے عرض کی کہ انسان پر کیوں ایسی حالت طاری ہو سکتی ہے کہ وہ ایسا خود فراموش ہو جائے کہ اس کو اپنی ہستی کی خبر نہ رہے اور نہ اس کی ہستی باقی رہے ارشاد ہوا کہ تمکو یہ حدیث یاد نہیں یتقرب العبد اِلَّا بالنوافل حتی اکون سمعہ الذی یسمع بہ ویدہ الذی یبطش بہا الخ جس سے واضح ہے کہ عبد کے قوی اس کے ہو جاتے ہیں کیا حضور سرور عالم نے یہ نہیں فرمایا لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ نیز یہ حدیث جو بزرگانِ دین کی تالیفات میں مروی ہے کہ ایک وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرور عالم کو آواز دی حضور انور نے فرمایا۔ کون۔ عرض کی کہ میں ہوں عائشہ فرمایا کون عائشہ عرض کی کہ ابوبکر کی بیٹی۔

فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یار رسول اللہ۔ فرمایا کون رسول اللہ۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یارِ غار رسول اللہ فرمایا کون رسول اللہ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھر تھرا کر بیٹھ گئیں۔ یہ وہی مقام ہے جس میں منصور نے انا الحق کہا اور یہی مقام حق الیقین ہے وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ سے بھی یہی مراد ہے یعنے جبتک حق الیقین حاصل نہ ہو انسان پر عبادت فرض ہے اور اس مقام میں عابد و معبود کہاں تا کہ وہ عبادت کرے۔ اس حالت کو چونکہ دوام و استمرار اس عالم میں نہیں رہتا۔ لہذا جب یہ حالت فرو ہو جاتی ہے تو عبادت فرض ہو جاتی ہے اور قضا لازم آتی ہے کیا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کیونکہ کیسا ہی سکر کیوں نہو تکلیف شرعی کا رافع ہے کیا حدیث شریف میں یہ نہیں آیا کہ سوتے ہوئے کو نماز کے لیے نہ اُٹھاؤ گو غفلت کی نوعیت دوسری ہی کیوں نہو مگر حقیقت دونوں کی اور خواص تو تمام ایک ہی ہیں مثلاً قطرۂ آب دریا میں ملکر دریا ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ دعویٰ دریا ہی کا سمجھا جائیگا پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے تو اُس کی وہ حالت سابق قایم رہے گی ہرگز نہیں قطرہ قطرہ ہی ہو گا اور دریا دریا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد اسلئے مقام عبودیت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کیونکہ یہی نامتناہی مدارج فنا و بقا کی ترقی کا موجب ہے غور کرو جب سردار دو عالم کو خداوند کریم سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم نے تیرے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب کیوں آپ عبادت کرتے ہیں تو جواب یہ ارشاد ہوا کہ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا کیا میں بندہ شکر گزار نہیں ہوں اسوقت کیا خوب مثل یاد آئی کہ ایک شخص ریگ چھان رہا تھا کسی بادشاہ کا اس پر گزر ہوا اس نے اسکی حالت پر رحم کھا کر لعل ریگ میں پھینکدیا اس طرح سے کہ اُسکو معلوم نہ ہو کہ کہاں سے آیا ریگ چھانتے چھانتے اس کو لعل ہاتھ لگا لیکر خوش خوش گھر کو گیا پھر آکر ریگ چھاننے لگا اتفاقاً پھر اس پر شاہ کا گذر ہوا تو اس سے سوال کیا گیا تجھے لعل نہیں ملا۔ کہا۔ ملا تو ہے پھر اس سے کہا گیا کہ اب کیوں ریگ چھانتا ہے تو اس نے کیا خوب جواب دیا کہ ریگ ہی کے چھاننے سے تو لعل ملا۔ ریگ نہ چھانوں تو اور کیا کروں عبادت ہی تو وہ شے ہے کہ عرش سے اوپر لیجاتی ہے اور خدا سے ملاتی ہے بشرطیکہ خلوص دل سے ہو

یہ کلام آدم علیہ السلام کی زبان سے سننا چاہیے پھر عرض کی کہ حضور۔

واختفت منه البدور

کے کیا معنی ہوں گے فرمایا کہ اس کے معنی تو ظاہر ہیں یعنی ملائکہ تو سر بسجود ہوگئے الغرض جو شعر پڑھا جاتا تھا اس کو توحید کی جانب لیجاتے۔

ایک مرتبہ خدا سے دعا مانگنے کا تذکرہ آیا ارشاد ہوا کہ ایک غلام جاڑے کی سبب سے ٹھٹھرتا ہوا اپنے آقا کے ساتھ برہنہ جارہا تھا اور آقا کے پاس ہر قسم کا لباس سرمائی موجود تھا لوگوں نے کہا کہ تو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ جاڑے کا لباس دے غلام نے جواب دیا کہ میں تو ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا ہوں کیا وہ خود نہیں دیکھتے کہ میں برہنہ ہوں نہ دینے میں کچھ حکمت ہوگی جو اُن کو معلوم ہے مجھکو معلوم نہیں پھر ہم نے عرض کی کہ حق سبحانہٗ تو فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد فرمایا کہ یہ فرمان حق بیشک درست ہے مگر صرف زبانی دعا بلا حضور قلب بے سود ہے جیسا کہ ارشاد نبوی سے ظاہر ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحضورِ القلب مقصود ہر دعا و ذکر سے حضوری قلب ہے دل سے اُنکی طرف مخاطب ہو کر اُسکے انعام و اکرام کا امیدوار رہنا چاہیے لا تیئسوا من روح اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے۔

ایک جلسہ میں توحید اور فنا کا ذکر چھڑا حضور سے عرض کی کہ انسان پر کیوں ایسی حالت طاری ہو سکتی ہے کہ وہ ایسا خود فراموش ہوجائے کہ اس کو اپنی ہستی کی خبر نہ رہے اور نہ اس کی ہستی باقی رہے ارشاد ہوا کہ تمکو یہ حدیث یاد نہیں یتقرب العبد اِلَّا بالنوافل حتی اکون سمعه الذی یسمع به ویده الذی یبطش بها الخ جس سے واضح ہے کہ عبد کے قویٰ اس کے ہوجاتے ہیں کیا حضور سرور عالم نے یہ نہیں فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل نیز یہ حدیث جو بزرگان دین کی تالیفات میں مروی ہے کہ ایک وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرور عالم کو آواز دی حضور انور نے فرمایا۔ کون۔ عرض کی کہ میں ہوں عائشہ فرمایا کون عائشہ عرض کی کہ ابوبکر کی بیٹی۔

فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یا محمد رسول اللہ۔ فرمایا کون رسول اللہ۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ
فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یار غار رسول اللہ فرمایا کون رسول اللہ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھرتھرا کر بیٹھ گئیں۔ یہ وہی مقام ہے جس میں منصور نے انا الحق کہا اور یہی مقام حق الیقین ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ سے بھی یہی مراد ہے یعنے جبتک حق الیقین حاصل نہ ہو انسان پر عبادت فرض ہے اور اس مقام میں عابد و معبود کہاں تاکہ وہ عبادت کرے۔ اس حالت کو چونکہ دوام و استمرار اس عالم میں نہیں رہتا۔ لہذا جب یہ حالت فرو ہو جاتی ہے تو عبادت فرض ہو جاتی ہے اور قضا لازم آتی ہے کیا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى کیونکہ کیسا ہی سکر کیوں نہو تکلیف شرعی کا رافع ہے کیا حدیث شریف میں یہ نہیں آیا کہ سوتے ہوئے کو نماز کے لیے نہ اٹھاؤ گو غفلت کی نوعیت دوسری ہی کیوں نہو مگر حقیقت دونوں کی اور خواص تو اثر ایک ہی ہیں مثلاً قطرۂ آب دریا میں ملکر دریا ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ دعویٰ دریا ہی کا سمجھا جائیگا پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے تو اُس کی وہ حالت سابق قائم رہے گی ہرگز نہیں قطرہ قطرہ ہی ہوگا اور دریا دریا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے ہر مرتبۂ وجود حکمے وارد اسلئے مقام عبودیت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کیونکہ یہی نامتناہی مدارج فنا و بقا کی ترقی کا موجب ہے غور کرو جب سرور عالم کو خداوند کریم سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم نے تیرے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب کیوں آپ عبادت کرتے ہیں تو جواباً یہ ارشاد ہوا کہ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا کیا میں بندہ شکر گزار نہیں ہوں اسوقت کیا خوب مثل یاد آئی کہ ایک شخص ریگ چھان رہا تھا کسی بادشاہ کا اس پر گزر ہوا اس نے اسکی حالت پر رحم کھا کر لعل ریگ میں پھینکدیا اس طرح سے کہ اُسکو معلوم نہ ہو کہ کہاں سے آیا ریگ چھانتے چھانتے اس کو لعل ہاتھ لگا لیکر خوش خوش گھر کو گیا پھر آکر ریگ چھاننے لگا اتفاقاً پھر اس پر بادشاہ کا گذر ہوا تو اس سے سوال کیا گیا تجھے لعل نہیں ملا۔ کہا۔ ملا تو ہے پھر اس سے کہا گیا کہ اب کیوں ریگ چھانتا ہے تو اس نے کیا خوب جواب دیا کہ ریگ ہی کے چھاننے سے تو لعل ملا۔ ریگ نہ چھانوں تو اور کیا کروں عبادت ہی تو وہ شے ہے کہ عرش سے اوپر لیجاتی ہے اور خدا سے ملاتی ہے بشرطیکہ خلوص دل سے ہو

یہ کلام آدم علیہ السلام کی زبان سے سننا چاہیے پھر عرض کی کہ حضور۔

واختفت منہ البلاد ور

کے کیا معنی ہوں گے فرمایا کہ اس کے معنی تو ظاہر ہیں یعنی ملائکہ تو سربسجود ہو گئے الغرض جو شعر پڑھا جاتا تھا اس کو توحید کی جانب لیجاتے۔

ایک مرتبہ خدا سے دعا مانگنے کا تذکرہ آیا ارشاد ہوا کہ ایک غلام جاڑے کی سبب سے ٹھٹھرتا ہوا اپنے آقا کے ساتھ برہنہ جا رہا تھا اور آقا کے پاس ہر قسم کا لباس سرمائی موجود تھا لوگوں نے کہا کہ تو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ جاڑے کا لباس دے غلام نے جواب دیا کہ میں تو ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا ہوں کیا وہ خود نہیں دیکھتے کہ میں برہنہ ہوں نہ دینے میں کچھ حکمت ہوگی جو اُن کو معلوم ہے مجھکو معلوم نہیں پھر ہم میں سے عرض کی کہ حق سبحانہ تو فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد فرمایا کہ یہ فرمان حق بیشک درست ہے مگر صرف زبانی دعا بلا حضور قلب بے سود ہے جیسا کہ ارشاد نبوی سے ظاہر ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْب مقصود ہر دعا و ذکر سے حضوری قلب ہے دل سے انکی طرف مخاطب ہو کر اُسکے انعام و اکرام کا امیدوار رہنا چاہیے لا یتنا سو من روح اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے۔

ایک جلسہ میں توحید اور فنا کا ذکر چھڑا حضور سے عرض کی کہ انسان پر کیوں ایسی حالت طاری ہو سکتی ہے کہ وہ ایسا خود فراموش ہو جائے کہ اس کو اپنی ہستی کی خبر نہ رہے اور نہ اس کی ہستی باقی رہے ارشاد ہوا کہ تمکو یہ حدیث یاد نہیں یتقرب العبد اِلَّا بالنوافل حتیٰ اکون سمعہ الذی یسمع بہ ویدہ الذی یبطش بھا الخ جس سے واضح ہے کہ عبد کے قویٰ اس کے ہو جاتے ہیں کیا حضور سرور عالم نے یہ نہیں فرمایا لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ نیز یہ حدیث جو بزرگانِ دین کی تالیفات میں مروی ہے کہ ایک وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرور عالم کو آواز دی حضور انور نے فرمایا۔ کون۔ عرض کی کہ میں ہوں عائشہ فرمایا کون عائشہ عرض کی کہ ابوبکر کی بیٹی۔

فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یا رسول اللہ فرمایا کون رسول اللہ۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ

فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یارِ غار رسول اللہ فرمایا کون رسول اللہ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھرتھرا کر بیٹھ گئیں۔ یہ وہی مقام ہے جس میں منصور نے انا الحق کہا اور یہی مقام حق الیقین ہے وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْن سے بھی یہی مراد ہے یعنے جبتک حق الیقین حاصل نہ ہو انسان پر عبادت فرض ہے اور اس مقام میں عابد و معبود کہاں تاکہ وہ عبادت کرے۔ اس حالت کو چونکہ دوام و استمرار اس عالم میں نہیں رہتا۔ لہذا جب یہ حالت فرو ہو جاتی ہے تو عبادت فرض ہو جاتی ہے اور قضا لازم آتی ہے کیا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کیونکہ کیسا ہی سکر کیوں نہو تکلیف شرعی کا رافع ہے کیا حدیث شریف میں یہ نہیں آیا کہ سوتے ہوئے کو نماز کے لیے نہ اٹھاؤ گو غفلت کی نوعیت دوسری ہی کیوں نہو مگر حقیقت دونوں کی اور خواص تو اثر ایک ہی ہیں مثلاً قطرۂ آب دریا میں ملکر دریا ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ دعویٰ دریا ہی کا سمجھا جائیگا پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے تو اس کی وہ حالت سابق قائم رہے گی ہر گز نہیں قطرہ قطرہ ہی ہوگا اور دریا دریا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے ہر مرتبہ از وجود حکمے وارد و لہذا مقام عبودیت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کیونکہ یہی لامتناہی مدارج فنا بقا کی ترقی کا موجب غور کرو جب سرور دو عالم کو خداوند کریم سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم نے تیرے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب کیوں آپ عبادت کرتے ہیں تو جواب یہ ارشاد ہوا کہ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا کیا میں بندہ شکر گزار نہیں ہوں اس وقت کیا خوب مثل یاد آئی کہ ایک شخص ریگ چھان رہا تھا کسی بادشاہ کا اس پر گزر ہوا اس نے اسکی حالت پر رحم کھا کر لعل ریگ میں پھینکدیا اس طرح سے کہ اُسکو معلوم نہ ہو کہ کہاں سے آیا ریگ چھانتے چھانتے اس کو لعل ہاتھ لگا لیکر خوش خوش گھر کو گیا پھر آکر ریگ چھاننے لگا اتفاقاً پھر اس پر شاہ کا گذر ہوا تو اس سے سوال کیا گیا تجھے لعل نہیں ملا۔ کہا۔ ملا تو ہے پھر اس سے کہا گیا کہ اب کیوں ریگ چھانتا ہے تو اس نے کیا خوب جواب دیا کہ ریگ ہی کے چھاننے سے تو لعل ملا۔ ریگ نہ چھانوں تو اور کیا کروں عبادت ہی تو وہ شے ہے کہ عرش سے اوپر لیجاتی ہے اور خدا سے ملاتی ہے بشرطیکہ خلوص دل سے ہو

جیسا کہ ارشاد باری سے ظاہر ہے۔ اللہ ینظر الی قلوبکم ولا الی اعمالکم

ایک جلسہ مین جس مین چند مستند طلبا بھی بیٹھے تھے باہم اس آیۂ کریمہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّیْ کے معنی مین بحث ہونے لگی۔ ارشاد ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطب کفار ہین جنھون نے
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ روح کیا شئے ہے اور جواب مخاطب کی عقل کے
موافق ہوا کرتا ہے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ اور کفار تو جسمانی حالت مین منہمک تھے
ان کی نظر محسوسات پر محدود تھی اور روح جسکا انھون نے سوال کیا تھا روحانی چیز اور عالم
مجردات سے تھی جس کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ یا رسول اللہ ان سے کہدو کہ روح امر رب یعنے
عالم مجردات سے ہے جسکو اس وقت تم نہین جان سکتے جب عالم حس کو تمھاری نظر چھوڑ کر عالم
روحانی اور معقولات و مجردات تک پہنچے اور عین الیقین و حق الیقین کا مقام حاصل ہوگا جو علم الیقین
اور ایمان بالغیب پر موقوف ہے تب تم حقیقت روح کو سمجھوگے کہ وہ کیا شئے ہے اور کیا نہین ہے
اور اصل مقصود اس آیت کے نزول سے علم روح کی نفی کفار سے ہے نہ اولیا و عرفا سے چہ
جائیکہ سرور دو عالم سے۔ مولوی صاحب من امر ربی کے من اور نفخت فیہ من روحی کے من
و یائے متکلم پر تو ذرا نظر ڈالیے اور نیز اس ارشاد پر خلق اللہ ادم علی صورتہ آپ عالم ہین خود
سمجھ جائینگے۔

ایک دفعہ ایک ہندو کا لڑکا نہایت حسین اچانک مجلس مین آگیا۔ حضور نے دریافت فرمایا
تیرا کیا نام ہے اس نے کہا ہر سروپ آپنے فرمایا قوالی تو یہین ہو گئی اور میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا
مولانا خلق اللہ ادم علی صورتہ حضور کے اس ارشاد پر یاران طریقت کو وجد ہو گیا اور
بہت دیر تک حالت طاری رہی

جلسۂ سماع مین ایک بار کا ذکر ہے قوال نے یہ شعر پڑھا

دردم از یار است و درمان نیز ہم — دل فدائے او شد و جان نیز ہم

فوراً میرے دل پر ایک بیخودی کی حالت طاری ہو گئی اور حضور پر تصدق ہونے لگا جس سے

دل مین خیال حق ترقی پر تھا اس وقت حضور نے یہ آیت پڑھی تعالیٰ شانہ عما یقولون فوراً
میرے دل مین خیال آیا کہ حضور نے یہ آیت میرے اس ترقی کرنے والے خیال کی بابت پڑھی ہے۔
ایک دفعہ اسرار عبادت اور احکام الٰہی کے متعلق ذکر ہوا۔ فرمایا کہ عبادات شرعی احکام کی
مقبولیت کا اصل خلوص و محبت ہے خداوند کریم نے ہماری محبت خلوص کے جانچنے کے لیے یہ احکام مثلاً
نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ اُتارے ہین خداوند کریم نے گویا ہم کو جتلایا کہ ہم دیکھین تو کہ تم ہمارے کیسے محب
ہو نماز کی تکلیف تو برداشت کرو رکوع و قیام۔ قعود و سجدہ تو کرو مال تم کو بہت پیارا ہے زکوٰۃ تو دو۔
ہمارے لیے فاقہ تو کرو روزہ رکھو ہم کھاتے پیتے نہین ہین چند روز تم بھی مت کھاؤ پیو اور اس کے
ساتھ کسی پر غضب غصہ اور غیبت مت کرو اور بیت اللہ کا طواف تو کرو جس مین مال و جان دونون
کی تکلیفین برداشت کرنی پڑتی ہین دیکھین تو تم اس مین صبر کرتے ہو یا جزع فزع کرتے ہو اگر تم یہ کل امور
بلا کسی رو رعایت اور امید فائدہ کے محض اس خیال سے کہ ہمارے مالک کا حکم ہے کیے جاؤگے اور ثابت
قدم رہوگے تو سمجھ لین گے کہ تم ہمارے سچے دوست ہو ورنہ تمھارے اس نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ
و طواف سے ہم کو کوئی فائدہ نہین احکام شرعیہ کے نزول سے اصل غرض یہی ہے ورنہ اللہ غنی
عن العالمین ہے اس مضمون کو یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ ضرور ہم تمھاری آزمائش کرینگے۔ خوف۔ بھوک اور کمی مال سے
اور نیز یہ ارشاد باری بھی اسکا مظہر ہے لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا اس لیے ہم نے تم کو پیدا
کیا ہے تاکہ ہم جانچین کہ تم مین سے کون کون نیک کام کرنے والا ہے۔ ایک دفعہ شکر کا ذکر آیا ارشاد ہوا
جو لفظ شکر واقع ہے اسکے یہ معنی نہین کہ زبان سے شکر شکر پکارے جاؤ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے
آقا اور مولا کی کسی سے شکایت نہ کرو بلکہ انعام و اکرام کا اظہار کرو جیسا کہ یہ ارشاد باری مظہر ہے
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ خدا کی نعمتون کو ظاہر کرو۔

ایک دفعہ توکل کا ذکر آیا کہ خدا پر بھروسا کیونکر اور کیسا ہونا چاہیے فرمایا کہ مثلاً اگر کوئی ادنیٰ شخص
مثل کنجڑہ وغیرہ کے تمھاری دعوت کر دے تو تمکو اس کا پورا اعتماد ہوگا بلکہ گھر والون کو بھی

جیسا کہ ارشاد باری سے ظاہر ہے۔ اَللّٰہُ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ لَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ

ایک جلسہ میں جس میں چند مستند طلبا بھی بیٹھے تھے باہم اس آیۂ کریمہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کے معنی میں بحث ہونے لگی۔ ارشاد ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطب کفار ہیں جنھوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ روح کیا شئے ہے اور جواب مخاطب کی عقل کے موافق ہوا کرتا ہے تَکَلَّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ اور کفار تو جسمانی حالت میں منہمک تھے ان کی نظر محسوسات پر محدود تھی اور روح جسکا انھوں نے سوال کیا تھا روحانی چیز اور عالم مجردات سے تھی جس کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ یا رسول ان سے کہدو کہ روح امر رب یعنے عالم مجردات سے ہے جسکو اس وقت تم نہیں جان سکتے جب عالم حس کو تمھاری نظر چھوڑ کر عالم روحانی اور معقولات و مجردات تک پہنچے اور عین الیقین و حق الیقین کا مقام حاصل ہو گا جو علم الیقین اور ایمان بالغیب پر موقوف ہے تب تم حقیقت روح کو سمجھو گے کہ وہ کیا شئے ہے اور کیا نہیں ہے اور اصل مقصود اس آیت کے نزول سے علم روحی کی نفی کفار سے ہے نہ اولیا و عرفا سے چہ جائیکہ سرور دو عالم سے۔ مولوی صاحب من امر ربی کے من اور نفخت فیہ من روحی کے من و یائے متکلم پر تو ذرا نظر ڈالیے اور نیز اس ارشاد پر خلق اللّٰہ ادم علی صورتہ آپ عالم میں خود سمجھ جائیں گے۔

ایک دفعہ ایک ہندو کا لڑکا نہایت حسین اچانک مجلس میں آگیا۔ حضور نے دریافت فرمایا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا ہر سروپ آپنے فرمایا قوالی تو یہیں ہو گئی اور میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا مولانا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ حضور کے اس ارشاد پہ یاران طریقت کو وجد ہو گیا اور بہت دیر تک حالت طاری رہی

جلسۂ سماع میں ایک بار کا ذکر ہے قوال نے یہ شعر پڑھا

دردم از یار است و درمان نیز ہم ۔۔۔ دل فدائے او شد و جان نیز ہم

فوراً میرے دل پر ایک بیخودی کی حالت طاری ہو گئی اور حضور پر تصدق ہونے لگا جس سے

دل میں خیال حق ترقی پر تھا اس وقت حضور نے یہ آیت پڑھی تعالیٰ شانہ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ حضور نے یہ آیت میرے اس ترقی کرنے والے خیال کی بابت پڑھی ہے۔

ایک دفعہ اسرار عبادت اور احکام الٰہی کے متعلق ذکر ہوا۔ فرمایا کہ عبادات شرعی احکام کی مقبولیت کا اصل خلوص و محبت ہے خداوند کریم نے ہماری محبت خلوص کے جانچنے کے لیے یہ احکام مثلاً نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ اُتارے ہیں خداوند کریم نے گویا ہم کو جتلایا کہ ہم دیکھیں تو کہ تم ہمارے کیسے محب ہو نماز کی تکلیف تو برداشت کرو رکوع و قیام۔ قعود و سجدہ تو کرو مال تم کو بہت پیارا ہے زکوٰۃ تو دو۔ ہمارے لیے فاقہ تو کرو روزہ رکھو ہم کھاتے پیتے نہیں ہیں چند روز تم بھی مت کھاؤ پیو اور اس کے ساتھ کسی پر غضب غصہ اور غیبت مت کرو اور بیت اللہ کا طواف تو کرو جس میں مال و جان دونوں کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں دیکھیں تو تم اس میں صبر کرتے ہو یا جزع فزع کرتے ہو اگر تم یہ کل امور بلا کسی رو رعایت اور امید فائدہ کے محض اس خیال سے کہ ہمارے مالک کا حکم ہے کیے جاؤ گے اور ثابت قدم رہو گے تو سمجھ لیں گے کہ تم ہمارے سچے دوست ہو ورنہ تمھارے اس نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ و طواف سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں احکام شرعیہ کے نزول سے اصل غرض یہی ہے ورنہ اللّٰہ غنی عن العالمین ہے اس مضمون کو یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ ضرور ہیں تمھاری آزمایش کرونگا۔ خوف۔ بھوک اور کمی مال سے اور نیز یہ ارشاد باری بھی اسکا مظہر ہے لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا اس لیے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تاکہ ہم جانچیں کہ تم میں سے کون کون نیک کام کرنیوالا ہے۔ ایک دفعہ شکر کا ذکر آیا۔ شکر جو لفظ شکر واقع ہے اسکے یہ معنی نہیں کہ زبان سے شکر شکر پکارے جاؤ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے آقا اور مولا کی کسی سے شکایت نہ کرو بلکہ انعام و اکرام کا اظہار کرو جیسا کہ یہ ارشاد باری مظہر ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ خدا کی نعمتوں کو ظاہر کرو۔

ایک دفعہ توکل کا ذکر آیا کہ خدا پر بھروسہ کیونکر اور کیسا ہونا چاہیے فرمایا کہ مثلاً اگر کوئی ادنی شخص مثل کنجڑہ وغیرہ کے تمھاری دعوت کر دے تو تمکو اس کا پورا اعتماد ہو گا بلکہ گھر والوں کو بھی

جیسا کہ ارشاد باری سے ظاہر ہے۔ اَللّٰہُ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ لَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ

ایک جلسہ میں جس میں چند مستند طلبا بھی بیٹھے تھے باہم اس آیۂ کریمہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کے معنی میں بحث ہونے لگی۔ ارشاد ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطب کفار ہیں جنھوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ روح کیا شئے ہے اور جواب مخاطب کی عقل کے موافق ہوا کرتا ہے تَکَلَّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ اور کفار تو جسمانی حالت میں منہمک تھے ان کی نظر محسوسات پر محدود تھی اور روح جسکا انھوں نے سوال کیا تھا روحانی چیز اور عالم مجردات سے تھی جس کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ یا رسول اللہ ان سے کہدو کہ روح امر رب یعنے عالم مجردات سے ہے جسکو اس وقت تم نہیں جان سکتے جب عالم حس کو تمھاری نظر چھوڑکر عالم روحانی اور معقولات و مجردات تک پہنچے اور عین الیقین وحق الیقین کا مقام حاصل ہوگا جو علم الیقین اور ایمان بالغیب پر موقوف ہے تب تم حقیقت روح کو سمجھوگے کہ وہ کیا شئے ہے اور کیا نہیں ہے اور اصل مقصود اس آیت کے نزول سے علم روحی کی نفی کفار سے ہے نہ اولیا و عرفا سے چہ جائیکہ سرور دو عالم سے۔ مولوی صاحب من امر ربی کے من اور نفخت فیه من روحی کے من بیانیہ پر تو ذرا نظر ڈالیے اور نیز اس ارشاد پر خلق اللہ آدم علی صورته آپ عالم ہیں خود سمجھ جائیں گے۔

ایک دفعہ ایک ہندو کا لڑکا نہایت حسین اچانک مجلس میں آگیا۔ حضور نے دریافت فرمایا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا ہر روپ آپنے فرمایا قوالی تو یہیں ہو گئی اور میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا مولانا خلق اللہ آدم علی صورته حضور کے اس ارشاد پر یاران طریقت کو وجد ہو گیا اور بہت دیر تک حالت طاری رہی

جلسۂ سماع میں ایک بار کا ذکر ہے قوال نے یہ شعر پڑھا

دل فدائے او شد و جان نیز ہم دردم از یار است و درمان نیز ہم

فوراً میرے دل پر ایک بیخودی کی حالت طاری ہو گئی اور حضور پر تصدق ہونے لگا جس سے

دل میں خیال حق ترقی پر تھا اس وقت حضور نے یہ آیت پڑھی تعالیٰ شانہ عما یقولون فوراً

میرے دل میں خیال آیا کہ حضور نے یہ آیت میرے اس ترقی کرنے والے خیال کی بابت پڑھی ہو۔

ایک دفعہ اسرار عبادت اور احکام الٰہی کے متعلق ذکر ہوا۔ فرمایا کہ عبادات شرعی احکام کی مقبولیت کا اصل خلوص و محبت ہے خداوند کریم نے ہماری محبت خلوص کے جانچنے کے لیے یہ احکام مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اتارے ہیں خداوند کریم نے گویا ہم کو جتلایا کہ ہم دیکھیں تو کہ تم ہمارے کیسے محب ہو نماز کی تکلیف تو برداشت کرو رکوع و قیام، قعود و سجدہ تو کرو مال تم کو بہت پیارا ہے زکوٰۃ تو دو۔ ہمارے لیے فاقہ تو کرو روزہ رکھو ہم کھاتے پیتے نہیں ہیں چند روز تم بھی مت کھاؤ پیو اور اس کے ساتھ کسی پر غضب غصہ اور غیبت مت کرو اور بیت اللہ کا طواف تو کرو جس میں مال و جان دونوں کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں دیکھیں تو تم اس میں صبر کرتے ہو یا جزع فزع کرتے ہو اگر تم یہ کل امور بلا کسی رو رعایت اور امید فائدہ کے محض اس خیال سے کہ ہمارے مالک کا حکم ہے کئے جاؤ گے اور ثابت قدم رہوگے تو سمجھ لیں گے کہ تم ہمارے سچے دوست ہو ورنہ تمھارے اس نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ و طواف سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں احکام شرعیہ کے نزول سے اصل غرض یہی ہے ورنہ اللہ غنی عن العالمین ہے اس مضمون کو یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ ضرور ہم تمھاری آزمائش کرینگے۔ خوف، بھوک اور کمی مال سے اور نیز یہ ارشاد باری بھی اسکا مظہر ہے لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا اس لیے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تاکہ ہم جانچیں کہ تم میں سے کون کون نیک کام کرنیوالا ہے۔ ایک دفعہ شکر کا ذکر آیا فرمایا شکر جو لفظ شکر واقع ہے اسکے یہ معنی نہیں کہ زبان سے شکر شکر پکارے جاؤ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے آقا اور مولا کی کسی سے شکایت نہ کرو بلکہ انعام و اکرام کا اظہار کرو جیسا کہ یہ ارشاد باری مظہر ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ خدا کی نعمتوں کو ظاہر کرو۔

ایک دفعہ توکل کا ذکر آیا کہ خدا پر بھروسہ کیونکر اور کیسا ہونا چاہیے فرمایا کہ مثلاً اگر کوئی ادنی شخص مثل کنجڑہ وغیرہ کے تمھاری دعوت کر دے تو تمکو اس کا پورا اعتماد ہوگا بلکہ گھر والوں کو بھی

یقین ہوگا کہ آج مولوی صاحب کنجڑے کے یہاں کھائیں گے ان کے لیے کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں خداوند کریم جو رزاق مطلق ہے بتاکید فرماتا ہے تم کہیں ہو میں رزق پہنچا دونگا اور تمکو خدا کے اس ارشاد پر اطمینان نہیں کنجڑے کے قول سے بھی خدا کے قول کو کمتر خیال کرتے ہو سبب یہ ہے کہ جبتک تک انسان اپنے آپ کو نہیں پہچانتا تو خدا کو نہیں پہچانتا اس کے خیالات ڈاواں ڈول رہتے ہیں اور جب پہچان لیتا ہے تو اس کے سارے اوصاف و اقوال و افعال پر اسکو ایقان و اطمینان پورا ہو جاتا ہے پھر وہ بجز خدا کے اور کسی کا دست نگر نہیں رہتا ہے۔

ایک دفعہ خشوع و خضوع کا ذکر آیا فرمایا کہ ایک شب جناب باری نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ دنیا میں جاکر دیکھو کہ کوئی ہم کو بھی یاد کرتا ہے یا نہیں وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ کوئی نہیں پھر کرر حکم ہوا کہ کعبہ و دیر سب میں جاکر دیکھو کوئی تو ہوگا وہ گئے اور کعبہ و دیر سب جگہ تلاش کرتے پھرے دیکھا تو ایک شخص بت کے پاؤں پر سر رکھے ہوئے بڑے خشوع و خضوع سے یارب یارب کر رہا ہے اور بت سے لبیک کی آواز آرہی ہے جبرئیل علیہ السلام واپس آکر عرض کی کہ اے باری تعالی ایک بت پرست کے پاؤں پر سر رکھے یارب بہت خشوع و خضوع سے کہ رہا تھا اس بت سے لبیک کی آواز آئی تھی جس سے مجھے سخت حیرت ہوئی جناب باری نے فرمایا کہ تم اس آواز کو پہچانتے ہو جبرئیل نے عرض کی وہ تو ویسی ہی تھی جیسی اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی جیسی کہ اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی درحقیقت وہ ہمارا بندہ ہے آرزوئے جواب ہم ہی کو یاد کر رہا ہے اور چونکہ بت میں جواب کی قدرت نہیں اور درحقیقت ہم ہی اس کے معبود ہیں تو ضرور ہوا کہ اپنے تضرع کرنیوالے کو ہم جواب دیں تاکہ اسکی دلشکنی نہو آخر ہم ہی کو تو پکار رہا ہے۔

ایک مرتبہ پیران کلیر کے عرس شریف میں معہ چند اشخاص کے میں حضور کے ساتھ تھا مسجد درگاہ کے قریب حلقہ ذکر جہر شروع ہوا حضور نے حلقہ کی جانب رخ کیا حلقہ کو دیکھتے ہی وجد طاری ہوا اور ترقی کرتا گیا نماز کی اذان ہوئی مسجد میں گر اسی حالت وجد میں نماز فرض ادا کی قوالوں کے

بلانے کی ہم کوشش کرنے لگے حضور نے منع فرمایا اور بعد سکون نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ قوالی اسی حالت کے حاصل کرنے کی غرض سے سنی جاتی ہے جب یہ خود ہی حاصل ہے تو قوالی کی کیا ضرورت ہے

ایک دفعہ ایک شخص جوان داڑھی کا صفایا کئے ہوئے حضور کے سامنے آیا حضور نے اس سے فرمایا بھائی تمہارا صاف شدہ چہرا کیا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس شخص کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے داڑھی چھوڑ دی۔

ایک دفعہ علم غیب کے متعلق تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا کہ علم غیب بجز خدا کے دوسرے کو نہیں میں نے وہ نظائر و شواہد اور دلائل عرض کئے جن سے دوسرے کے لیے بھی علم غیب ثابت ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ وہی حدیث ناک کان آنکھ والی یاد کرو۔ اس وقت بشر بشر ہی نہیں رہتا۔ اس وقت جو عالم الغیب ہے وہی ہے۔

ایک دفعہ پانی پت قلندر صاحب کے عرس شریف میں تشریف لیجاتے میں نے عرض کی کہ وہاں کن بزرگ کا مزار اور عرس ہے فرمایا کہ ایک دوسرے سلسلے کے میرے پیر و مرشد ہیں جن سے مجھکو وہ نسبت ہے جو ان کو مولا مشکل کشا سے ہے میں نے کرر ان کا نام دریافت کیا مگر حضور ان کا نام زبان پر نہ لائے اور فرمایا کہ میں ان کا نام زبان پر نہیں لا سکتا ایک دفعہ ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے ان کا نام لیا تھا چارپائی کے چاروں ضلع ٹوٹ گئے۔

ایک بار بہاول پور میں ایک مولوی صاحب آپ سے مباحثہ کرنے آئے اور آپ سے دریافت کیا کہ تم کیا کیا پڑھے ہو آپ نے کہا کچھ بھی نہیں وہ خاموش ہوگئے۔ آپنے کہا کہ آپ کیا کیا پڑھے ہیں انھوں نے بہت سے علوم و فنون کے نام لئے آپ نے کہا اپنا علم بھی پڑھا ہے انھوں نے کہا اپنا علم کونسا آپ نے کہا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ والا تب وہ آپ کی طرف سے منھ پھیر کر چلدیے جب آپ منچن آباد سے روانہ ہوئے تو ایک اونٹ کرایہ کیا اور کچھ یاران طریقت بھی ہمراہ تھے راستہ میں پیشاب کے حیلہ سے اترکر اونٹ پر یاران طریقت کو سوار کیا اور خود پیدل چلنے لگے اتفاقاً وہ مولوی صاحب بھی اونٹ پر سوار کہیں سے آرہے مولوی صاحب نے شتر سواران

یقین ہوگا کہ آج مولوی صاحب کنجڑے کے یہاں کھائیں گے ان کے لیے کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں خداوند کریم جو رزاق مطلق ہے بتاکید فرماتا ہے تم کہیں ہو میں رزق پہنچا دیگا اور تمکو خدا کے اس ارشاد پر اطمینان نہیں کنجڑے کے قول سے بھی خدا کے قول کو کمتر خیال کرتے ہو سبب یہ ہے کہ جبتک تک انسان اپنے آپ کو نہیں پہچانتا تو خدا کو نہیں پہچانتا اس کے خیالات ڈانواں ڈول رہتے ہیں اور جب پہچان لیتا ہے تو اس کے سارے اوصاف و اقوال و افعال پر اسکو ایقان و اطمینان پورا ہو جاتا ہے پھر وہ بجز خدا کے اور کسی کا دست نگر نہیں رہتا ہے۔

ایک دفعہ خشوع و خضوع کا ذکر آیا فرمایا کہ ایک شب جناب باری نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ دنیا میں جاکر دیکھو کہ کوئی ہم کو بھی یاد کرتا ہے یا نہیں وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ کوئی نہیں پھر کر حکم ہوا کہ کعبہ و دیر سب میں جاکر دیکھو کوئی تو ہوگا وہ گئے اور کعبہ و دیر سب جگہ تلاش کرتے پھرے دیکھا تو ایک شخص بت کے پاؤں پر سر رکھے ہوئے بڑے خشوع و خضوع سے یا رب یا رب کر رہا ہے اور بت سے لبیک کی آواز آرہی ہے جبرئیل علیہ السلام واپس آکر عرض کی کہ اے باری تعالیٰ ایک بت پرست کے پاؤں پر سر رکھے یا رب بہت خشوع و خضوع سے کہ رہا تھا اس بت سے لبیک کی آواز آتی تھی جس سے مجھے سخت حیرت ہوئی جناب باری نے فرمایا کہ تم اس آواز کو پہچانتے ہو جبرئیل نے عرض کی وہ تو ایسی ہی تھی جیسی اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی جیسی کہ اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی درحقیقت وہ ہمارا بندہ ہے آرزوئے جواب ہم ہی کو یاد کر رہا ہے اور چونکہ بت میں جواب کی قدرت نہیں اور درحقیقت ہم ہی اس کے معبود ہیں تو ضرور ہوا کہ اپنے تضرع کرنیوالے کو ہم جواب دیں تاکہ اسکی دلشکنی نہو آخر ہم ہی کو تو پکار رہا ہے۔

ایک مرتبہ پیران کلیر کے عرس شریف میں معہ چند اشخاص کے میں حضور کے ساتھ تھا مسجد درگاہ کے قریب حلقہ ذکر جہر شروع ہوا حضور نے حلقہ کی جانب رخ کیا حلقہ کو دیکھتے ہی وجد طاری ہوا اور ترقی کرتا گیا نماز کی اذان ہوئی مسجد میں آکر اسی حالت وجد میں نماز فرض ادا کی قوالوں کے

بلوانے کی ہم کوشش کرنے لگے حضور نے منع فرمایا اور بعد سکون نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ قوالی اسی حالت کے حاصل کرنے کی غرض سے سنی جاتی ہے جب یہ خود ہی حاصل ہے تو قوالی کی کیا ضرورت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص جوان داڑھی کا صفایا کئے ہوئے حضور کے سامنے آیا حضور نے اس سے فرمایا بھائی تمھارا صاف شدہ چہرا کیا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس شخص کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے داڑھی چھوڑ دی۔

ایک دفعہ علم غیب کے متعلق تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا کہ علم غیب بجز خدا کے دوسرے کو نہیں ہیں نے وہ نظائر و شواہد اور دلائل عرض کئے جن سے دوسرے کے لیے بھی علم غیب ثابت ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ وہی حدیث ناک کان آنکھ والی یاد کرو۔ اس وقت بشر بشر ہی نہیں رہتا۔ اس وقت جو عالم الغیب ہے وہی ہے۔

ایک دفعہ پانی پت قلندر صاحب کے عرس شریف میں تشریف لیجلے میں نے عرض کی کہ وہاں کن بزرگ کا مزار اور عرس ہے فرمایا کہ ایک دوسرے سلسلے کے میرے پیر و مرشد ہیں جن سے مجھکو وہ نسبت ہے جو اُن کو مولا مشکل کشا سے ہے میں نے مکرر ان کا نام دریافت کیا مگر حضور ان کا نام زبان پر نہ لائے اور فرمایا کہ میں ان کا نام زبان پر نہیں لاسکتا ایک دفعہ ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے ان کا نام لیا تھا چارپائی کے چاروں ضلع ٹوٹ گئے۔

ایک بار بہاول پور میں ایک مولوی صاحب آپ سے مباحثہ کرنے آئے اور آپ سے دریافت کیا کہ تم کیا کیا پڑھے ہو آپ نے کہا کچھ بھی نہیں وہ خاموش ہوگئے۔ آپنے کہا کہ آپ کیا کیا پڑھے ہیں انھوں نے بہت سے علوم وفنون کے نام لئے آپ نے کہا اپنا علم بھی پڑھا ہے انھوں نے کہا اپنا علم کونسا آپ نے کہا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ والا تب وہ آپ کی طرف سے منھ پھیر کر چلدیے جب آپ گنج آیا دے سے روانہ ہوئے تو ایک اونٹ کرایہ کیا اور کچھ یاران طریقت بھی ہمراہ تھے راستہ میں پیشاب کے حیلے سے اتر کر اونٹ پر یاران طریقت کو سوار کیا اور خود پیدل چلنے لگے اتفاقاً وہ مولوی صاحب بھی اونٹ پر سوار کہیں سے آرہے مولوی صاحب نے شتر سواران

یقین ہوگا کہ آج مولوی صاحب کنجڑے کے یہان کھائین گے ان کے لیے کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت
نہین خداوند کریم جو رزاق مطلق ہے بتاکید فرماتا ہے تم کہین ہو مین رزق پہنچاونگا اور تمکو خدا کے
اس ارشاد پر اطمینان نہین کنجڑے کے قول سے بھی خدا کے قول کو کمتر خیال کرتے ہو سبب یہ ہے کہ
جبتک تک انسان اپنے آپ کو نہین پہچانتا تو خدا کو نہین پہچانتا اس کے خیالات ڈانوان ڈول
رہتے ہین اور جب پہچان لیتا ہے تو اس کے سارے اوصاف و اقوال و افعال پر اسکو اتقان و اطمینان
پورا ہو جاتا ہے پھر وہ بجز خدا کے اور کسی کا دست نگر نہین رہتا ہے۔

ایک دفعہ خشوع و خضوع کا ذکر آیا فرمایا کہ ایک شب جناب باری نے جبرئیل علیہ السلام سے
فرمایا کہ دنیا مین جاکر دیکھو کہ کوئی ہم کو بھی یاد کرتا ہے یا نہین وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ کوئی نہین
پھر کرر حکم ہوا کہ کعبہ و دیر سب مین جاکر دیکھو کوئی تو ہوگا وہ گئے اور کعبہ و دیر سب جگہ تلاش کرتے
پھرے دیکھا تو ایک شخص بت کے پاؤن پر سر رکھے ہوئے بڑے خشوع و خضوع سے یارب یارب
کر رہا ہے اور بت سے لبیک کی آواز آرہی ہے جبرئیل علیہ السلام واپس آکر عرض کی کہ اے باری تعالی
ایک بت پرست کے پاؤن پر سر رکھے یارب بہت خشوع و خضوع سے کہ رہا تھا اس بت سے
لبیک کی آواز آتی تھی جس سے مجھے سخت حیرت ہوئی جناب باری نے فرمایا کہ تم اس آواز کو پہچانتے
ہو جبرئیل نے عرض کی وہ تو ویسی ہی تھی جیسی اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری
آواز تھی جیسی کہ اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی درحقیقت وہ ہمارا بندہ
بآرزوئے جواب ہم ہی کو یاد کر رہا ہے اور چونکہ بت مین جواب کی قدرت نہین اور درحقیقت ہم ہی
اس کے معبود مین تو ضرور ہوا کہ اپنے تضرع کرنیوالے کو ہم جواب دین تاکہ اُسکی دلشکنی نہو آخر
ہم ہی کو تو پکار رہا ہے۔

ایک مرتبہ پیران کلیر کے عرس شریف مین معہ چند اشخاص کے مین حضور کے ساتھ تھا مسجد
درگاہ کے قریب حلقہ ذکر جہر شروع ہوا حضور نے حلقہ کی جانب رُخ کیا حلقہ کو دیکھتے ہی وجد طاری
ہوا اور ترقی کرتا گیا نماز کی اذان ہوئی مسجد مین آکر اسی حالت وجد مین نماز فرض ادا کی قوالون نے

بلوانے کی ہم کوشش کرنے لگے حضور نے منع فرمایا اور بعد سکون نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ قوالی اسی
حالت کے حاصل کرنے کی غرض سے سُنی جاتی ہے جب یہ خود ہی حاصل ہے تو قوالی کی کیا ضرورت ہو
ایک دفعہ ایک شخص جوان داڑھی کا صفایا کئے ہوئے حضور کے سامنے آیا حضور نے اس سے فرمایا
بھائی تمھارا صاف شدہ چہرا کیا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس شخص کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے
داڑھی چھوڑ دی۔

ایک دفعہ علم غیب کے متعلق تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا کہ علم غیب بجز خدا کے دوسرے کو نہین
ہین نے وہ نظائر و شواہد اور دلائل عرض کئے جن سے دوسرے کے لیے بھی علم غیب ثابت ہوتا ہو
ارشاد ہوا کہ وہی حدیث ناک کان آنکھ والی یاد کرو۔ اس وقت بشر بشر ہی نہین رہتا۔ اس وقت
وہ عالم الغیب ہے وہی ہے۔

ایک دفعہ پانی پت قلندر صاحب کے عرس شریف مین تشریف لیجاتے مین نے عرض کی کہ وہان
کن بزرگ کا مزار اور عرس ہے فرمایا کہ ایک دوسرے سلسلے کے میرے پیر و مرشد ہین جن سے مجھکو
وہ نسبت ہے جو اُن کو مولا مشکل کشا سے ہے مین نے کہا ان کا نام دریافت کیا مگر حضور ان کا
نام زبان پر نہ لائے اور فرمایا کہ مین ان کا نام زبان پر نہین لا سکتا ایک دفعہ ایک چارپائی پر بیٹھے
ہوئے ان کا نام لیا تھا چارپائی کے چارون ضلع ٹوٹ گئے۔

ایک بار بہاول پور مین ایک مولوی صاحب آپ سے مباحثہ کرنے آئے اور آپ سے دریافت
کیا کہ تم کیا کیا پڑھے ہو آپ نے کہا کچھ بھی نہین وہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے کہا کہ آپ کیا کیا پڑھے ہین
انھون نے بہت سے علوم و فنون کے نام لئے آپ نے کہا اپنا علم بھی پڑھا ہے انھون نے کہا اپنا
علم کونسا آپ نے کہا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ والا تب وہ آپ کی طرف سے
منھ پھیر کر چلدیے جب آپ منچن آباد سے روانہ ہوئے تو ایک اونٹ کرایہ کیا اور کچھ یاران طریقت
بھی ہمراہ تھے راستہ مین پیشاب کے حیلے سے اتر کر اونٹ پر یاران طریقت کو سوار کیا اور خود پیدل
چلنے لگے اتفاقاً وہ مولوی صاحب بھی اونٹ پر سوار کہین سے آرہے مولوی صاحب نے شتر سوارون

سے دریافت کیا کہ وہ جو پیدل پیچھے آرہا ہے تمھارا کون ہے انھون نے کہا کہ ہمارا پیر دستگیر ہے مولوی صاحب نے انھین چاکران سے کہا کہ مین پیر پیدل اور مرید اونٹ پر سوار انھون نے کہا کہ وہ نہین مانتے ہم کیا کرین تب وہ مولوی صاحب دوڑ کر آپکے پاؤن پر گر پڑے اور کہا کہ حضرت یہ تو حضرت عمر فاروق والا قصہ ہوا آپنے کہا کہ نہین سلف بزرگان دین کا یہی طرز عمل رہا کیا حضرت ابراہیم ادہم بلخی کا قصہ آپ کو نہین معلوم جو کتب تاریخ مین مذکور ہے کہ آپ معہ مریدون کے جب مکہ معظمہ مین جا کر رہے تو سب مریدون کے ساتھ جنگل سے لکڑیان لاکر فروخت کرتے اور اس سے اپنی اوقات بسری کرتے اور رات کو پاؤن دباتے اور جو پاؤن دبوانے سے گریز کرتا اس کو نکال دیتے۔

ایک مرتبہ تصدق حسین بنگالی سے ارشاد ہوا کہ کیون میان تصدق حسین تم کو کبھی بار ہی دگھر بھی یاد آتی ہے اُس نے عرض کی کہ بار ہی تو حضور کے قدم مبارک ہی مین ہے ارشاد ہوا کہ انسان کی عمر کا بہتر حصہ وہی ہے کہ سب کچھ بھول جائے

ایک دفعہ شمسی علاج کرنیوالا ڈاکٹر حضور کے پاس آیا مین نے اس سے کہا کہ سمجھ مین نہین آتا کہ دھوپ اور پانی مین یہ اثر ہوا کہ اس سے امراض کا علاج کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کیا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماءالشمس سے غسل کرنیکو منع نہین فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مین بھی اثر صحت و مرض ہے۔

ایک بار اس آیت فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِیْ کے معنی مین تذکرہ ہوا ارشاد ہوا کہ بیت تو وہی ہے جس مین صاحب خانہ رہے اور جسم انسان کی طرف اشارا کیا کہ اس کے سوا ان کی اور کہین گنجایش نہین یعنی قلب مومن جو اس جسم مین ودیعت ہے

عرس شریف مین قوال نے بوقت جلسہ سماع یہ شعر پڑھا ؎

منم کہ گوشۂ میخانہ خانقاہ من است	دعائے پیر مغان ورد صبحگاہ من است

یاران طریقت کو مصرع ثانی پر اور حضور کو مصرع اولی پر وجد کی حالت طاری ہوئی اسی حالت مین حضور کمرے کے اندر تشریف لے گیے۔ قوال باہر رہا بہت دیر تک کیفیت طاری رہی میری

مخاطب ہو کر فرمایا مولوی صاحب اس سے بڑھ کر کیا دھنڈورا ہوگا وہ حضرت تو مچانے کی طرف اشارہ کر کے ایک گوشۂ کو دل کی طرف اشارہ فرما کر تاکید اپنی خانقاہ ثابت کر رہے ہین اس ارشاد سے بہت رقت ہوئی پھر ارشاد ہوا کہ رونا تو اسی کا ہے کہ وہ حضرت بالتصریح پکار کر نَحْنُ اَقْرَبُ سے اپنا قرب جتا رہے اور ہم اندھے ہین کہ اس کو دیکھ نہین سکتے۔

عرس شریف مین ایک شب ایک قوال کی چوکی آخری نمبر پر گا نیکے واسطے بیٹھی اسوقت اکثر لوگ چلے گئے تھے اور آپ کی طبیعت بھی کسلمند ہو گئی اندر کمرے مین جا کر لیٹ گئے نیند آنے لگی قوال تو گا ہی رہا تھا اس نے یہ غزل شروع کی۔

تیر نگہ بر جگرم آرزو است
آرزوے فتنہ گرم آرزو است

یکایک حضور کھڑے ہو گئے فرمایا چلو بھائی سنین تو کیا کہتا ہے باہر تشریف لائے خود حالت سب پر طاری ہوئی پھر قوال نے یہ شعر پڑھا۔

مدت صد سال گزشت و ہنوز	دیدن تو یک نظرم آرزو است

اس شعر پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی جو دید و شنید سے باہر تھی اس کے بعد قوال نے مثنوی شریف کے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے۔

یک شبے مجنون بخلوت گاہ راز	گفت اے پروردگار بے نیاز

حضور اندر کمرے مین تشریف لائے جب قوال نے یہ شعر پڑھا۔

کردۂ خار مغیلان بالشم

تو حضور پر وجد طاری ہوا اس شدت سے کہ سب پر ہیبت اور دہشت طاری ہو گئی اور وجد مین کبھی بالش کے لفظ پر جسم انسانی کی طرف اشارہ فرماتے اور کبھی ہاتھ جوڑتے جب قوال نے یہ شعر پڑھا ؎

تو چہ خواہی زین گرفتاری من

سے دریافت کیا کہ وہ جو پیدل پیچھے آرہا ہے تمھارا کون ہے انھوں نے کہا کہ ہمارا پیر دستگیر ہے مولوی صاحب نے انھیں بچارگان سے کہا کہ ہیں پیر پیدل اور مرید اونٹ پر سوار انھوں نے کہا کہ وہ نہیں مانتے ہم کیا کریں تب وہ مولوی صاحب دوڑ کر آپکے پاؤں پر گر پڑے اور کہا کہ حضرت یہ تو حضرت عمر فاروق والا قصہ ہوا آپنے کہا کہ نہیں سلیے بزرگان دین کا یہی طرز عمل رہا کیا حضرت ابراہیم ادھم بلخی کا قصہ آپ کو نہیں معلوم جو کتب تاریخ میں مذکور ہے کہ آپ معہ مریدوں کے جب مکہ معظمہ میں جاکر رہے تو سب مریدوں کے ساتھ جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت کرتے اور اس سے اپنی توشت بسری کرتے اور رات کو پاؤں دباتے اور جو پاؤں دبوانے سے گریز کرتا اس کو نکال دیتے۔

ایک مرتبہ تصدق حسین بنگالی سے ارشاد ہوا کہ کیوں میان تصدق حسین تم کو کبھی باڑی دگھر بھی یاد آتی ہے اُس نے عرض کی کہ باڑی تو حضور کے قدم مبارک ہی میں ہے ارشاد ہوا کہ انسان کی عمر کا بہتر حصہ وہی ہے کہ سب کچھ بھول جائے

ایک دفعہ شمسی علاج کرنیوالا ڈاکٹر حضور کے پاس آیا میں نے اس سے کہا کہ مجھ میں نہیں آتا کہ دھوپ اور پانی میں یہ اثر ہوا کہ اس سے امراض کا علاج کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کیا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماء الشمس سے غسل کرنیکو منع نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بھی اثر صحت و مرض ہے۔

ایک بار اس آیت فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْ کے معنی میں تذکرہ ہوا ارشاد ہوا کہ بیت تو وہی ہے جس میں صاحب خانہ رہے اور جسم انسان کی طرف اشارا کیا کہ اس کے سوا ان کی اور کہیں گنجائش نہیں یعنی قلب مومن جو اس جسم میں ودیعت ہے

عرس شریف میں قوال نے بوقت جلسہ سماع یہ شعر پڑھا ؎

منم کہ گوشۂ مے خانہ خانقاہ من است
دعائے پیر مغان ورد صبحگاہ من است

یاران طریقت کو مصرع ثانی پر اور حضور کو مصرع اولی پر وجد کی حالت طاری ہوئی اسی حالت میں حضور کمرے کے اندر تشریف لے گئے۔ قوال باہر رہا بہت دیر تک کیفیت طاری رہی میری

مخاطب ہو کر فرمایا مولوی صاحب اس سے بڑھ کر کیا دھنڈورا ہوگا وہ حضرت تو بچانے کی طرف اشارہ کر کے ایک گوشۂ کو دل کی طرف اشارہ فرما کر تا کیا اپنی خانقاہ ثابت کر رہے ہیں اس ارشاد سے بہت رقت ہوئی پھر ارشاد ہوا کہ رونا تو اسی کا ہے کہ وہ حضرت بالتصریح پکار کر نَحْنُ اَقْرَبُ سے اپنا قرب جتا رہے اور ہم اندھے ہیں کہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

عرس شریف میں ایک شب ایک قوال کی چوکی آخری نمبر پر گانیکے واسطے بیٹھی اسوقت اکثر لوگ چلے گئے تھے اور آپ کی طبیعت بھی کسلمند ہوگئی اندر کمرے میں جاکر لیٹ گئے نیند آنے لگی قوال تو گا ہی رہا تھا اس نے یہ غزل شروع کی۔

تیر نگہ بر جگرم آرزو است
آرزوئے فتنہ گرم آرزو است

یکایک حضور کھڑے ہوگئے فرمایا چلو بھائی سنیں تو کیا کہتا ہے باہر تشریف لائے خود حالت سب پر طاری ہوئی پھر قوال نے یہ شعر پڑھا۔

مدت صد سال گزشت و ہنوز
دیدن تو یک نظرم آرزو است

اس شعر پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی جو دید و شنید سے باہر تھی اس کے بعد قوال نے مثنوی شریف کے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے۔

یک شبے مجنون بخلوت گاہ راز
گفت اے پروردگار بے نیاز

حضور اندر کمرے میں تشریف لائے جب قوال نے یہ شعر پڑھا۔

کردۂ خار مغیلان بالشم

تو حضور پر وجد طاری ہوا اس شدت سے کہ سب پر ہیبت اور دہشت طاری ہوگئی اور وجد میں کبھی بالش کے لفظ پر جسم انسانی کی طرف اشارہ فرماتے اور کبھی ہاتھ جوڑتے جب قوال نے یہ شعر پڑھا ؎

تو چہ خواہی زین گرفتاری من

سے دریافت کیا کہ وہ جو پیدل پیچھے آرہا ہے تمھارا کون ہے اُنھوں نے کہا کہ ہمارا پیر دستگیر ہے مولوی صاحب نے اُنھین چاکران سے کہا کہ مین پیر پیدل اور مرید اونٹ پر سوار اُنھون نے کہا کہ وہ نہین مانتے ہم کیا کرین تب وہ مولویصاحب دوڑ کر آپکے پاؤن پر گر پڑے اور کہا کہ حضرت یہ تو حضرت عمر فاروق والا قصہ ہو آپنے کہا کہ نہین سلف بزرگان دین کا یہی طرز عمل ہو کیا حضرت ابراہیم ادہم بلخی کا قصہ آپ کو نہین معلوم جو کتب تاریخ مین مذکور ہے کہ آپ معہ مریدون کے جب مکہ معظمہ مین جاکر رہے تو سب مریدون کے ساتھ جنگل سے لکڑیان لاکر فروخت کرتے اور اس سے اپنی گذر بسر کرتے اور رات کو پاؤن دباتے اور جو پاؤن دبوانے سے گریز کرتا اس کو نکال دیتے۔

ایک مرتبہ تصدق حسین بنگالی سے ارشاد ہوا کہ کیون میان تصدق حسین تم کو کبھی بارہی دگھر بھی یاد آتی ہو اُس نے عرض کی کہ بارہی تو حضور کے قدم مبارک ہی مین ہے ارشاد ہوا کہ انسان کی عمر کا بہتر حصہ وہی ہے کہ سب کچھ بھول جائے

ایک دفعہ شمسی علاج کرنیوالا ڈاکٹر حضور کے پاس آیا مین نے اس سے کہا کہ سمجھ مین نہین آتا کہ دھوپ اور پانی مین یہ اثر ہوا کہ اس سے امراض کا علاج کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کیا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماء الشمس سے غسل کرنیکو منع نہین فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مین بھی اثر صحت و مرض ہے۔

ایک بار اس آیت فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي کے معنی مین تذکرہ ہوا ارشاد ہوا کہ بیت تو وہی ہے جس مین صاحب خانہ رہے اور جسم انسان کی طرف اشارا کیا کہ اس کے سوا ان کی اور کہین گنجائش نہین یعنی قلب مومن جو اس جسم مین ودیعت ہو

عرس شریف مین قوال نے بوقت جلسہ سماع یہ شعر پڑھا ؎

منم کہ گوشۂ مے خانہ خانقاہ من است
دعائے پیر مغان ورد صبحگاہ من است

یاران طریقت کو مصرع ثانی پر اور حضور کو مصرع اولی پر وجد کی حالت طاری ہوئی اسی حالت مین حضور کمرے کے اندر تشریف لے گیے۔ قوال باہر رہا بہت دیر تک کیفیت طاری رہی میری

مخاطب ہو کر فرمایا مولوی صاحب اس سے بڑھ کر کیا دھنڈورا ہوگا وہ حضرت تو میخانے کی طرف اشارہ کرکے ایک گوشۂ کو دل کی طرف اشارہ فرماکر تاکید اپنی خانقاہ ثابت کررہے ہین اس ارشاد سے بہت رقت ہوئی پھر ارشاد ہوا کہ رونا تو اسی کا ہے کہ وہ حضرت بالتصریح پکار کر نَحْنُ اَقْرَبُ سے اپنا قرب جتا رہے اور ہم اندھے ہین کہ اس کو دیکھ نہین سکتے۔

عرس شریف مین ایک شب ایک قوال کی چوکی آخری نمبر پر گانیکے واسطے بیٹھی اسوقت اکثر لوگ چلے گئے تھے اور آپ کی طبیعت بھی کسلمند ہوگئی اندر کمرے مین جاکر لیٹ گئے نیند آنے لگی قوال تو گا ہی رہا تھا اس نے یہ غزل شروع کی۔

تیر نگہ بر جگرم آرزو است
آرزوئے فتنہ گرم آرزو است

یکایک حضور کھڑے ہوگئے فرمایا چلو بھائی سین تو کیا کہتا ہے باہر تشریف لائے خود حالت سب پر طاری ہوئی پھر قوال نے یہ شعر پڑھا۔

مدت صد سال گزشت و ہنوز
دیدن تو یک نظرم آرزو ست

اس شعر پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی جو دید و شنید سے باہر تھی اس کے بعد قوال نے مثنوی شریف کے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے۔

یک شبے مجنون بخلوت گاہ راز
گفت اے پروردگار بے نیاز

حضور اندر کمرے مین تشریف لائے جب قوال نے یہ شعر پڑھا۔

کردۂ خار مغیلان بالشم

تو حضور پر وجد طاری ہوا اس شدت سے کہ سب پر ہیبت اور دہشت طاری ہوگئی اور وجد مین کبھی بالش کے لفظ پر جسم انسانی کی طرف اشارہ فرماتے اور کبھی ہاتھ جوڑتے جب قوال نے یہ شعر پڑھا ؎

تو چہ خواہی زین گرفتاری من

تواس پر حضور کی حالت بہت ترقی کرگئی کبھی سربسجود ہوتے کبھی انتہائے عجز سے دست بدعا ہوتے
یہ حالت کچھ ایسی ترقی پذیر ہوئی کہ سب پر حیرت و دہشت چھاگئی۔ حضور عباس علیخان خلیفۂ
حضور اس قدر گھبرائے کہ انھون نے چپکے سے کہا کہ کسیطرح یہ حالت فرو ہونا چاہیے ہرچند کوشش کی مگر

مرض برھتا گیا جون جون دوا کی		مریض عشق پر رحمت خدا کی

آخرکار قوالی بند کرادی گئی بہت دیر کے بعد حالت فرو ہوئی اور سکون ہوا اللّٰھم متع المسلمین

بطول حیاتہٖ امین

ثمّ امین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوبات

مکتوبِ اوّل

شفیقی و حبیبی مولوی محمد معز اللہ خانصاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ عارف خود ساز د

السلام قبل الکلام

آتش طور کجا وعدۂ دیدار کجا تو		شب تاریک و رہِ وادیِ ایمن در پیش

ایک بڑے شہر سے جس جگہ بیحد شاداب باغ تھے اور نہرین جاری تھین رخصت ہوکر مین ایک کوہ
مین پہنچا فقط اس لالچ پر کہ یہان کچھ مطلب براری ہوگی ایک مکان شب تاریک کی طرح میرے
رہنے کے واسطے ملا میری بیوقوفی دیکھو کہ کسی کہ کسی جگہ سے مانگ تانگ کر ہی ایک چراغ
جلا دیتا یہ تو نہ کیا اسی اندھیرے مین دالان کو ٹھریان ٹٹولنے لگا افسوس ہے کہ اندھیرے مین
سانپ بچھونے کاٹ لیا اب زخمی ہوگیا نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا رہا نہ اس مکان مین کوئی راحت
کاسامان مہیا کرسکا اور نہ اس بڑے شہر تک واپس پہنچنے کا زاد راحلہ میرے پاس موجود ہے یہ مکان

جو رہنے کے واسطے ستعار ملا تھا اس قدر بوسیدہ ہوگیا ہے کہ اسکو اب کوئی کرایہ پر بھی نہین لیتا اور اگر
فروخت کرون تو ایک پیسہ کو کوئی نہ پوچھے گا آپ یقین جانیے کہ یہ مکان پہلے ایسا تھا کہ اگر مین اُس کو
فروخت کرڈالتا تو اول درجہ کی گاڑی مین بیٹھکر بہ آسانی تمام منزل مقصود تک پہنچ جاتا مگر اب کوئی یقین
بھی نہین کریگا کہ یہ مکان شکستہ کبھی اس قابل تھا تاہم آپ جیسے مولوی فاضل لوگ کتاب اللہ تعالیٰ سے
گزشتہ قصہ پڑھ کر شاید یقین کرلین مین آپ کو یاد دلاتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک مکان
ملا تھا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس نعمت کا اظہار کریے جو اُن کو دی گئی ہے تو پہلے اُن کو ایک
ظاہری مرشد کی ضرورت ہوئی جنکا نام حضرت شعیب علیہ السلام تھا دس سال باوجود پیغمبر ہونے کے
اُن کی خدمت مین حاضر رکر مجاہدہ کیا جب انھون نے اپنی ہمت ہمراہ کی جس کو ظاہری لفظون مین
یون بھی سمجھا یا گیا تو اُنھی چار عناصر والے طور پر نار کا ڈھنگ نور سے بدل کر انی انا اللہ کہتا ہوا اُن کو
اسی طور پر دکھائی دیا واہ واہ کیون نہو ایسے لوگون کو کیون نہ پیغمبر مانا جائے جو اپنے آپ کو اپنے مکان
کو جو کچھ ان کو دیا گیا ہو تمام وکمال دوسرے کے ہاتھ فروخت کرڈالین اور قیمت کیا امید موہوم
مگر جو ایسا کرے اور اُس کو اس مین استقامت بھی ہو تو پیغمبر اور صدیق بھی ہو جائے ان پیغمبر تو
اب ہوتا نہین مگر کانبیاء بنی اسرائیل کا ہونا ثابت ہے مین خط لکھتا ہون یا کوئی قصہ معاف
کیجیے آپ سے خط لکھنے کا وعدہ کیا تھا مین بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہون اپنی خیریت سے اطلاع دیجیے
متولی صاحب کو میرا خط دکھا دیجیے اور سلام شوق قبول فرمایئے۔ عاجز کلیمی غفرلہ ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ
فتح جنگ ۲۹ صفر ۱۳۰۲ھ

مکتوبِ دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ معز اللہ خانصاحب چشتی سلمہٗ۔ السلام قبل الکلام مین آپ کو
تہ دل سے مبارکباد دیتا ہون اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپکے قلب مین نسبت کا مادہ
پیدا کرنا شروع کردیا ہے اور دیتا ہون اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپکے قلب مین نسبت کا
مادہ پیدا کرنا شروع کردیا ہے اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس مین آپ کو ترقی کے اعلیٰ مدارج تک

تو اس پر حضور کی حالت بہت ترقی کر گئی کبھی سربسجود ہوتے کبھی انتہائے عجز سے دست بدعا ہوتے
یہ حالت کچھ ایسی ترقی پذیر ہوئی کہ سب پر حیرت و دہشت چھا گئی۔ حضور کا عباس علیخان خلیفۂ
حضور اس قدر گھبرائے کہ انھوں نے چپکے سے کہا کہ کسیطرح یہ حالت فرو ہونا چاہیے ہرچند کوشش کی مگر

مریض عشق پر رحمت خدا کی ۔۔۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر کار قوالی بند کرا دی گئی بہت دیر کے بعد حالت فرو ہوئی اور سکون ہوا اللّٰھم متع المسلمین

بطول حیاتہٖ آمین

ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوبات

مکتوب اول

شفیقی وحبیبی مولوی محمد معز اللہ خانصاحب سجادہٗ تعالیٰ عارف خود سازد

السلام قبل الکلام

شب تاریکے رو وادی ایمن در پیش ۔۔۔ آتش طور کجا وعدۂ دیدار کجا تو

ایک بڑے شہر سے جس جگہ بیحد شاداب باغ تھے اور نہریں جاری تھیں رخصت ہو کر میں ایک کوچہ
میں پہنچا فقط اس لالچ پر کہ یہاں کچھ مطلب براری ہوگی ایک مکان شب تاریک کی طرح میرے
رہنے کے واسطے ملا میری بیوقوفی دیکھو کہ کسی جگہ سے مانگ تانگ کر ہی ایک چراغ
جلا دیتا یہ تو نہ کیا اسی اندھیرے میں دالان کوٹھریاں ٹٹولنے لگا افسوس ہے کہ اندھیرے میں
سانپ بچھو نے کاٹ لیا اب زخمی ہو گیا نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا نہ اس مکان میں کوئی راحت
کا سامان مہیا کر سکا اور نہ اُس بڑے شہر تک واپس پہنچنے کا زاد راحلہ میرے پاس موجود ہے یہ مکان

جو رہنے کے واسطے مستعار ملا تھا اس قدر بوسیدہ ہو گیا ہے کہ اسکو اب کوئی کرایہ پر بھی نہیں لیتا اور اگر
فروخت کروں تو ایک پیسہ کو کوئی نہ پوچھے گا آپ یقین جانیے کہ یہ مکان پہلے ایسا تھا کہ اگر میں اُس کو
فروخت کر ڈالتا تو اول درجہ کی گاڑی میں بیٹھکر بآسانی تمام منزل مقصود تک پہنچ جاتا مگر اب کوئی یقین
بھی نہیں کریگا کہ یہ مکان شکستہ کبھی اس قابل تھا تاہم آپ جیسے مولوی فاضل لوگ کتاب اللہ تعالیٰ سے
گزشتہ قصہ پڑھ کر شاید یقین کر لیں میں آپ کو یاد دلاتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک مکان
ملا تھا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس نعمت کا اظہار کر دے جو اُن کو دی گئی ہے تو پہلے اُن کو ایک
ظاہری مرشد کی ضرورت ہوئی جبکا نام حضرت شعیب علیہ السلام تھا دس سال باوجود پیغمبر ہونے کے
اُن کی خدمت میں حاضر رہکر مجاہدہ کیا جب انھوں نے اپنی ہمت ہمراہ کی جس کو ظاہری لفظوں میں
چوبی سمجھا گیا تو انھی چار عناصر والے طور پر نار کا ڈھنگ نور سے بدل کر انی انا اللہ کہتا ہوا اُن کو
اسی طور پر دکھائی دیا واہ واہ کیوں نہوا ایسے لوگوں کو کیوں نہ پیغمبر مانا جائے جو اپنے آپ کو اپنے مکان
کو جو کچھ ان کو دیا گیا ہو تمام وکمال دوسرے کے ہاتھ فروخت کر ڈالیں اور قیمت کیا امید موہوم
مگر جو ایسا کرے اور اُس کو اس میں استقامت بھی ہو تو پیغمبر اور صدیق بھی ہو جائے ہاں پیغمبر تو
اب ہونا نہیں مگر کانبیاء بنی اسرائیل کا ہونا ثابت ہے میں خط لکھتا ہوں یا کوئی قصہ معاف
کیجیے آپ سے خط لکھنے کا وعدہ کیا تھا میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں اپنی خیریت سے اطلاع دیجیے
متولی صاحب کو میرا خط دکھا دیجیے اور سلام شوق قبول فرمائیے۔ عاجز کلیمی غفرلہ ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ
فتح جنگ ۲۴ صفر ۱۳۳۱ھ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ معز اللہ خانصاحب چشتی سلمہٗ۔ السلام قبل الکلام میں آپ کو
تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپکے قلب میں نسبت کا مادہ
پیدا کرنا شروع کر دیا ہے اور دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپکے قلب میں نسبت کا
مادہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس میں آپ کو ترقی کے اعلیٰ مدارج تک

تو اس پر حضور کی حالت بہت ترقی کر گئی کبھی سربسجود ہوتے کبھی انتہائے عجز سے دست بدعا ہوتے یہ حالت کچھ ایسی ترقی پذیر ہوئی کہ سب پر حیرت و دہشت چھا گئی۔ حضور مُنا عباس علیخان خلیفۂ حضور اس قدر گھبرائے کہ انھوں نے چپکے سے کہا کہ کسیطرح یہ حالت فرو ہونا چاہیے ہر چند کوشش کی مگر

مریض عشق پر رحمت خدا کی		مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر کار قوالی بند کرا دی گئی بہت دیر کے بعد حالت فرو ہوئی اور سکون ہوا اللّٰھم متع المسلمین

بطول حیاتہ آمین

ثمہ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مکتوبات

مکتوب اوّل

شفیقی و حبیبی مولوی محمد معز اللہ خانصاحب سبحانہٗ تعالیٰ عارف خود سازد

السلام قبل الکلام

شب تاریکے و وادی ایمن در پیش		آتش طور کجا وعدۂ دیدار کجا تو

ایک بڑے شہر سے جس جگہ بیحد شاداب باغ تھے اور نہریں جاری تھیں رخصت ہو کر میں ایک کوہ میں پہنچا فقط اس لالچ پر کہ یہاں کچھ مطلب براری ہوگی ایک مکان شب تاریک کی طرح میرے رہنے کے واسطے ملا میری بیوقوفی دیکھو کہ کسی کہ کسی جگہ سے مانگ تانگ کر ہی ایک چراغ جلا دیتا یہ تو نہ کیا اسی اندھیرے میں دالان کو ٹھریاں ٹٹولنے لگا افسوس ہے کہ اندھیرے میں سانپ بچھوؤں نے کاٹ لیا اب زخمی ہو گیا نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا نہ اس مکان میں کوئی راحت کا سامان مہیا کر سکا اور نہ اُس بڑے شہر تک واپس پہنچنے کا زاد راحلہ میرے پاس موجود ہے یہ مکان

جو رہنے کے واسطے مستعار ملا تھا اس قدر بوسیدہ ہو گیا ہے کہ اسکو اب کوئی کرایہ پر بھی نہیں لیتا اور اگر فروخت کروں تو ایک پیسہ کو کوئی نہ پوچھے گا آپ یقین جانیے کہ یہ مکان پہلے ایسا تھا کہ اگر میں اُس کو فروخت کر ڈالتا تو اول درجہ کی گاڑی میں بیٹھکر بآسانی تمام منزل مقصود تک پہنچ جاتا مگر اب کوئی یقین بھی نہیں کریگا کہ یہ مکان شکستہ کبھی اس قابل تھا تاہم آپ جیسے مولوی فاضل لوگ کتاب اللہ تعالیٰ سے گزشتہ قصہ پڑھ کر شاید یقین کر لیں میں آپ کو یاد دلاتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک مکان ملا تھا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس نعمت کا اظہار کریں جو اُن کو دی گئی ہے تو پہلے اُن کو ایک ظاہری مرشد کی ضرورت ہوئی جبکا نام حضرت شعیب علیہ السلام تھا دس سال باوجود پیغمبر ہونے کے اُن کی خدمت میں حاضر رہکر مجاہدہ کیا جب انھوں نے اپنی ہمت ہمراہ کی جس کو ظاہری لفظوں میں پیری سمجھا گیا تو انھی چاروناچار صرف واسطے طور پر نار کا ڈھنگ نور سے بدل کر انی انا اللہ کہتا ہوا اُن کو اسی طور پر دکھائی دیا واہ واہ کیوں نہ ایسے لوگوں کو کیوں نہ پیغمبر مانا جائے جو اپنے آپ کو اپنے مکان کو جو کچھ ان کو دیا گیا ہو تمام و کمال دوسرے کے ہاتھ فروخت کر ڈالیں اور قیمت کیا امید موہوم مگر جو ایسا کرے اور اُس کو اس میں استقامت بھی ہو تو پیغمبر اور صدیق بھی ہو جائے ان پیغمبر تو اب ہوتا نہیں مگر کانبیاء بنی اسرائیل کا ہونا ثابت ہے میں خط لکھتا ہوں یا کوئی قصہ معاف کیجیے آپ سے خط لکھنے کا وعدہ کیا تھا میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں اپنی خیریت سے اطلاع دیجیے متولی صاحب کو میرا خط دکھا دیجیے اور سلام شوق قبول فرمائیے۔ عاجز کلیمی غفرلہ ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ فتح جنگ ۲۹ صفر ۱۳۴۳ھ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ معز اللہ خانصاحب چشتی سلمہٗ۔ السلام قبل الکلام میں آپ کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپکے قلب میں نسبت کا مادہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے اور دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپکے قلب میں نسبت کا مادہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس میں آپ کو ترقی کے اعلیٰ درجے تک

پہنچایے مولانا مین نے ایک سبق پڑھا ہو اور کوئی مسئلہ غیرہ نہین جانتا جانتا تک ہو سکے بس محبت
مین زیادتی ہو جس قدر اپنے پیرومرشد سے زیادہ محبت ہوگی سب مراحل طے ہوتے جائین گے
اور جان لو کہ بس سب کچھ آگیا استمداد اور نسبت شعر

نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار	چہ کنم حرف دگر یاد ندا د استادم

قواعد استمداد مین بہت کتابین پڑھین ان کے اعادہ کی ضرورت نہین قیامت کے روز نقل پر
انعام نہین ملے گا بلکہ جس کی جو کوئی نئی بات ہوگی اس پر انعام عطا ہوگا جس وقت سے مین نے
وہ حدیث شریف سُنی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھ سے کس قدر محبت ہے جواب مین عرض کیا کہ والدین اور بیوی
اور اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتا ہون حکم ہوا کہ ابھی ایمان کامل نہین جب تک اپنے نفس سے
زیادہ نہ چاہو گے ایمان کامل نہین ہوگا ایمان کی کامل ہونے کے واسطے نماز روزہ زکوۃ تہجد کی قید
نہین فرمائی بلکہ اپنی محبت کا لمہ جو طالب کے نفس سے بھی زیادہ ہو اس مین ایمان کامل ہونا ثابت
ہوا۔ پس اس وقت سے مجھکو ثابت ہوا کہ جو کچھ ہے محبت ہے اور بس ہے

بوعلی دل خستہ را طاعت بجز توحید نیست	بیشکی اندر حقیقت قل ہو اللہ گفتہ ام

توحید وہی ہے جو سوائے ذات کے سب کو جلا کر خاکستر اور صاف کر دے تو یہ توحید پیرومرشد
کی محبت سے حاصل ہوتی ہو یہان ابھی طاعون کی ابتدائی حالت ہے ایک آدھ کو ہوتا ہے
کوئی مرتا ہے کوئی بچتا ہے حامد محمود سلمہ کہتے ہین کہ مین گھر سے کہین نہین جاؤن گا اُن
کی ذات پر بھروسہ ہے اور سچ بھی یہی ہو اپنے وعدہ اور وقت سے پہلے کوئی شخص رخصت
نہین ہوتا پھر کیون پریشانی ہو مگر خاصہ انسانی یہی ہو اور کیون نہو اگر امانت کو امانت سمجھا
جائے تو جس وقت امانت کا مالک اپنی امانت واپس لے اسکو سبکدوشی سمجھنا چاہیے مگر معاملہ
برعکس ہو امانت کو امانت نہین بلکہ اپنی پیدا کی ہوئی ملکیت سمجھ رکھا ہو یہی وجہ خاص پریشانی
کی ہے زیادہ والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی غفرلہ؀

مکتوب دُوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد عزاللہ خان صاحب چشتی سلمہ السلام علیکم مین نے ایک مضمون
برخوردار سید حامد محمود کلیمی سلمہ کو لکھ کر دیا ہے میرا دل چاہتا ہو کہ آپ بھی اس کو دیکھین لہذا
آپ کو بھی لکھتا ہون رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

گر گزندت رسد ز خلق مرنج	کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست

میرے پیارے بیٹے کہ معظمہ جاتے وقت اجمیر شریف کے اسٹیشن پر جب مین تم کو رخصت کرتا تھا تو
ایک چھوٹا سا فقرہ بطور وصیت کے کہا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اب پھر مین اُس کو یاد دلاتا ہون کسی
کی محبت پر سوائے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ نہ کرنا الحمد للہ تعالیٰ میری زندگی مین تم کو اُس کا
پورا تجربہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے تم پر خاص رحمت اور کرمت کا موسلا دھار مینہ برسایا جو تمھارے
خاص وقت پر اس کا تجربہ تم کو حاصل ہوا جس کے نتیجہ مین تم کو ہمیشہ استقلال و یقین کیساتھ
اُس کارساز مطلق پر پورا پورا بھروسہ کرنا لازم ہوگیا تمام ہندوستان مین مین نے تمھاری شادی
کے وقت سے پہلے اسکے انتظام مین اپنے عزیزون اور پیارے دوستون مین سے سات آدمیون پر
نظر ڈالی دو میرے حقیقی رشتہ دار ہین اور دو میرے بچپن کے دوست ہین اور دو نہایت عزیز یاران
طریقت مین سے اور ایک اگرچہ سلسلہ مین داخل نہین مگر مین نے کبھی اُن دو اور اس تیسرے مین
فرق نہین سمجھا اور یہ تیسرے صاحب بھی ہمیشہ میرے بجا اور بیجا احکامات کی تعمیل کرتے رہے
میرے پیارے بچے تمکو معلوم ہے کہ مین نے ان ساتون مین سے ایک سے بھی مفت روپیہ نہین مانگا
تھا جس کو لکھا یہی لکھا قرض دلوا دو جواب ان ساتون کا ایسا ہو جیسے اکیجا ہو کر آپس مین مشورہ کرکے لکھا
جنکے اصول ایک بنا پر ہین حالانکہ بعض ایسے ہین کہ جنھون نے ایک دوسرے کی صورت بھی نہین دیکھی
اور اس وقت کے لوگ ہین دو رشتہ دار تو وہ ہین جنکی آمدنی کا اندازہ سو روپے سے زیادہ ہے اور

پہنچا ہے مولانا میں نے ایک سبق پڑھا ہو اور کوئی مسئلہ وغیرہ نہیں جانتا جہانتک ہو سکے بس محبت
میں زیادتی ہو جس قدر اپنے پیرو مرشد سے زیادہ محبت ہوگی سب مراحل طے ہوتے جائیں گے
اور جان لو کہ بس سب کچھ آگیا استمداد اور نسبت شعر

نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار		چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم

قواعد استمداد میں بہت کتابیں پڑھیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں قیامت کے روز نقل پر
انعام نہیں ملے گا بلکہ جس کی جو کوئی نئی بات ہوگی اس پر انعام عطا ہوگا جس وقت سے میں نے
وہ حدیث شریف سنی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھ سے کس قدر محبت ہے جواب میں عرض کیا کہ والدین اور بیوی
اور اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتا ہوں حکم ہوا کہ ابھی ایمان کامل نہیں جب تک اپنے نفس سے
زیادہ نہ چاہو گے ایمان کامل نہیں ہوگا ایمان کے کامل ہونے کے واسطے نماز روزہ زکوٰۃ تہجد کی قید
نہیں فرمائی بلکہ اپنی محبت کاملہ جو طالب کے نفس سے بھی زیادہ ہو اس میں ایمان کامل ہونا ثابت
ہوا۔ پس اس وقت سے مجھکو ثابت ہوا کہ جو کچھ ہے محبت ہے اور بس ؎

بو علی دل خستہ را طاعت بجز توحید نیست		بیشکی اندر حقیقت قل ہو اللہ گفتہ ام

توحید وہی ہے جو سوائے ذات کے سب کو جلا کر خاکستر اور صاف کر دے تو یہ توحید پیرو مرشد
کی محبت سے حاصل ہوتی ہے یہاں ابھی طاعون کی ابتدائی حالت ہے ایک آدھ کو ہوتا ہے
کوئی مرتا ہے کوئی بچتا ہے حامد محمود سلمہ کہتے ہیں کہ میں کرتے سے کہیں نہیں جاؤنگا اُسی
کی ذات پر بھروسہ ہے اور سچ بھی یہی ہو اپنے وعدہ اور وقت سے پہلے کوئی شخص رخصت
نہیں ہوتا پھر کیوں پریشانی ہو مگر خاصہ انسانی یہی ہے اور کیوں نہو اگر امانت کو امانت سمجھا
جائے تو جس وقت امانت کا مالک اپنی امانت واپس لے اسکو سبکدوشی سمجھنا چاہیے مگر معاملہ
برعکس ہے امانت کو امانت نہیں بلکہ اپنی پیدا کی ہوئی ملکیت سمجھ رکھا ہے یہی وجہ خاص پریشانی
کی سب سے زیادہ ہے والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہ السلام علیکم میں نے ایک مضمون
برخوردار سعید حامد محمود کلیمی سلمہ کو لکھ کر دیا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی اس کو دیکھیں لہذا
آپ کو بھی لکھتا ہوں رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

گر گزندت رسد ز خلق مرنج		کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست		کہ دل ہر دو در تصرف اوست

میرے پیارے بیٹے کہ معظمہ جاتے وقت اجمیر شریف کے اسٹیشن پر جب میں تم کو رخصت کرتا تھا تو
ایک چھوٹا سا فقرہ بطور نصیحت کے کہا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اب پھر میں اُس کو یاد دلاتا ہوں کسی
کی محبت پر سوائے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ نہ کرنا الحمد للہ تعالیٰ میری زندگی میں تم کو اُس کا
پورا تجربہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے تم پر خاص رحمت اور کرمت کا موسلادھار مینہ برسایا جو تمہارے
خاص وقت پر اس کا تجربہ تم کو حاصل ہوا جس کے نتیجہ میں تم کو ہمیشہ استقلال اور یقین کیساتھ
اُس کارساز مطلق پر پورا پورا بھروسہ کرنا لازم ہوگیا تمام ہندوستان میں میں نے تمہاری شادی
کے وقت سے پہلے اسکے انتظام میں اپنے عزیز اور پیارے دوستوں میں سے سات آدمیوں پر
نظر ڈالی دو میرے حقیقی رشتہ دار ہیں اور دو میرے بچپن کے دوست ہیں اور دو نہایت عزیز یاران
طریقت میں سے اور ایک اگرچہ سلسلہ میں داخل نہیں مگر میں نے کبھی اُن دو اور اس تیسرے میں
فرق نہیں سمجھا اور یہ تیسرے صاحب بھی ہمیشہ میرے بجا اور بیجا احکامات کی تعمیل کرتے رہے
میرے پیارے بچے تمکو معلوم ہے کہ میں نے ان ساتوں میں سے ایک سے بھی مفت روپیہ نہیں مانگا
تھا جس کو لکھا یہی لکھا قرض دلوا دو جواب ان ساتوں کا ایسا ہے جیسے اکیجا ہوکر آپس میں مشورہ کرکے لکھا ہو
جنکے اصول ایک بنا پر ہیں حالانکہ بعض ایسے ہیں کہ جنھوں نے ایک دوسرے کی صورت بھی نہیں دیکھی
اور اس وقت کے لوگ ہیں دو رشتہ دار تو وہ ہیں جنکی آمدنی کا اندازہ سو روپے سے زیادہ ہے اور

پہنچاے مولانا مین نے ایک سبق پڑھا ہو اور کوئی مسئلہ وغیرہ نہین جانتا چانتا ہو سکے بس محبت
مین زیادتی ہو جس قدر اپنے پیرومرشد سے زیادہ محبت ہوگی سب مراحل طے ہوتے جائین گے
اور جان لو کہ بس سب کچھ آگیا استعداد اور نسبت شعر

نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار — چہ کنم حرف دگر یاد ندا د استادم

قواعد استعداد مین بہت کتابین پڑھین ان کے اعادہ کی ضرورت نہین قیامت کے روز نقل پر
انعام نہین ملے گا بلکہ جس کی جو کوئی نئی بات ہوگی اس پر انعام عطا ہوگا جس وقت سے مین نے
وہ حدیث شریف سُنی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھ سے کس قدر محبت ہے جواب مین عرض کیا کہ والدین اور بیوی
اور اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتا ہون حکم ہوا کہ ابھی ایمان کامل نہین جب تک اپنے نفس سے
زیادہ نہ چاہو گے ایمان کامل نہین ہوگا ایمان کے کامل ہونے کے واسطے نماز روزہ زکوٰۃ تہجد کی قید
نہین فرمائی بلکہ اپنی محبت کامل جو طالب کے نفس سے بھی زیادہ ہو اس مین ایمان کامل ہونا ثابت
ہوا۔ پس اس وقت سے مجھکو ثابت ہوا کہ جو کچھ ہے محبت ہے اور بس ہے

بو علی دل خستہ را طاعت بجز توحید نیست — بیشکی اندر حقیقت قل ہو اللہ گفتہ ام

توحید وہی ہے جو سوائے ذات کے سب کو جلا کر خاکستر اور صاف کردے تو یہ توحید پیرومرشد
کی محبت سے حاصل ہوتی ہو یہان ابھی طاعون کی ابتدائی حالت ہے ایک آدھ کو ہوتا ہے
کوئی مرتا ہے کوئی بچتا ہے حامد محمود سلمہ کہتے ہین کہ مین کر شمے سے کہین نہین جاؤن گا اُسی
کی ذات پر بھروسہ ہے اور سچ بھی یہی ہو اپنے وعدہ اور وقت سے پہلے کوئی شخص رخصت
نہین ہوتا پھر کیون پریشانی ہو مگر خاصہ انسانی یہی ہو اور کیون نہو اگر امانت کو امانت سمجھا
جائے تو جس وقت امانت کا مالک اپنی امانت واپس لے اسکو سبکدوشی سمجھنا چاہیے مگر معاملہ
برعکس ہو امانت کو امانت نہین بلکہ اپنی پیدا کی ہوئی ملکیت سمجھ رکھا ہو یہی وجہ خاص پریشانی
کی ہے زیادہ والسّلام و شوق ملاقات عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب دُوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد عزاللہ خان صاحب چشتی سلمہ السلام علیکم۔ مین نے ایک مضمون
برخوردار سید حامد محمود کلیمی سلمہ کو لکھ کر دیا ہے میرا دل چاہتا ہو کہ آپ بھی اس کو دیکھین لہذا
آپ کو بھی لکھتا ہون رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

گر گزندت رسد ز خلق مرنج — کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست — کہ دل ہر دو در تصرف اوست

میرے پیارے بیٹے کہ معظمہ جاتے وقت اجمیر شریف کے اسٹیشن پر جب مین تم کو رخصت کرتا تھا تو
ایک چھوٹا سا فقرہ بطور نصیحت کے کہا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اب پھر مین اُس کو یاد دلاتا ہون کسی
کی محبت پر سوائے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ نہ کرنا الحمد للہ تعالیٰ میری زندگی مین تم کو اُس کا
پورا تجربہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے تم پر خاص رحمت اور مکرمت کا موسلا دھار مینہ برسایا جو تمھارے
خاص وقت پر اس کا تجربہ تم کو حاصل ہوا جس کے نتیجہ مین تم کو ہمیشہ استقلال اور یقین کیساتھ
اُس کارساز مطلق پر پورا پورا بھروسہ کرنا لازم ہوگیا تمام ہندوستان مین مین نے تمھاری شادی
کے وقت سے پہلے اسکے انتظام مین اپنے عزیز اور پیارے دوستون مین سے سات آدمیون پر
نظر ڈالی دو میرے حقیقی رشتہ دار ہین اور دو میرے بچپن کے دوست ہین اور دو نہایت عزیز یاران
طریقت مین سے اور ایک اگرچہ سلسلہ مین داخل نہین مگر مین نے کبھی اُن دو اور اس تیسرے مین
فرق نہین سمجھا اور یہ تیسرے صاحب بھی ہمیشہ میرے بجا اور بیجا احکامات کی تعمیل کرتے رہے
میرے پیارے بچے تمکو معلوم ہے کہ مین نے ان ساتون مین سے ایک سے بھی مفت روپیہ نہین مانگا
تھا جس کو لکھا یہی لکھا قرض دلوا دو جواب ان ساتون کا ایسا ہو جیسے اکیجا ہو کر آپس مین مشورہ کرکے لکھا ہو
جنکے اصول ایک بنا پر ہین حالانکہ بعض ایسے ہین کہ جنھون نے ایک دوسرے کی صورت بھی نہین دیکھی
اور اس وسعت کے لوگ ہین دو رشتہ دار تو وہ ہین جنکی آمدنی کا اندازہ سو روپے سے زیادہ ہے اور

دوستوں میں سے ایک تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں مذہبی حیثیت سے باعزت مانے جاتے
ہیں اور آمدنی بھی ان کی ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے قریب ہے دوسرا ریاست کا کلکٹر ہے باقی تین
حضرات مجھکو یقین ہے کہ مجھپر کوئی وقت خدانخواستہ پڑے تو پانچ پانچ سو روپیہ فراہم کرنے میں مجھکو دینے میں دریغ نکرینگے
مگر اس وقت اللہ تعالےٰ نے ان کی کوشش میرے معاملہ میں سرسبز نہ ہونے دی انھوں نے جائداد گرو رکھکر
رقم لاکر ہر طرح سے مجھکو وہ قلیل رقم لوانی چاہی جو میں نے مانگی تھی مگر افسوس نہیں ہزار ہا شکر ہے
کہ ان سے بندوبست نہ ہوسکا شکر اس واسطے ہے کہ تم کو اور راقم کو اور دوسرے یاران طریقت
کو ہادی مطلق ہدایت کرنے والا تھا کہ ہم اپنے اس شکر گزار بندہ کو جو بظاہر ہمارے اوپر بھروسہ
کئے بیٹھا ہے تمھاری امداد کا محتاج نہیں کرینگے ہم خود سب کچھ کر سکتے ہیں مگر میں ان سب
حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں انھوں نے نہایت دلدہی سے میرے اس وقت میں جس کا
اعادہ میری زندگی میں یقیناً آنے والا نہیں کیونکہ تریسٹھ برس کی عمر میں یہ پہلا موقع ہے
میری امداد کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اچھا بدلہ دیوے اور اس سے وہ سمجھ
لیں کہ دنیا میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ کرنا بیکار ہے - ایک سال پیشتر میں نے
سال گزشتہ کا تخمینہ اخراجات تین ہزار روپیہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کام ہو گیا
اور اب مجھکو اپنے کسی دوست کے امداد کی ضرورت نہیں میں سب کو دعا دیتا ہوں اور تم کو ہدایت
کرتا ہوں کہ میری اس تحریر کو بطور یادگار اور ہدایت کے اپنے پاس رکھو گے اور ہمیشہ کسی کی
امداد اور محبت پر سوائے اللہ تعالےٰ کے بھروسہ نکرو گے -

مولانا صاحب - فرمایا! میں میرے حقیقی بھانجے - سید اصغر علی کی یہ کوشش
تھی کہ اگرچہ مجھ سے طلب نہیں کیا مگر میں قرض لیکر ماموں جان کو دو سو روپیہ دوں اس نے بھی نہایت
کوشش کی اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے
حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اور یہ کمینہ غلام ایک جگہ ہیں حضور فرماتے ہیں کہ اسکا فکر ہم کو ہے کسی کو
اسکا فکر نہیں چاہیے پھر میرے حضرت شیخ صاحب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اپنی گود میں بٹھا کر

فرماتے ہیں کہ جب ہم کو اور ہمارے حضرت کو ان کا فکر ہے تو اور کسی کو فکر نہ کرنا چاہیے - یہ خواب سید
اصغر علی نے تمام برادری کے روبرو بیان کیا زیادہ سوائے سلام و شوق ملاقات کے کیا لکھوں عاجز کلیمی غفرلہٗ
۱۸ - ذیحجہ ۱۳۲۶ھ

مکتوب چہارم

هو الکل

کہنے کو تو سب کہتے ہیں محبوب خدا ہو	کھلتا نہیں یہ راز کہ تم کون ہو کیا ہو
تم جلوۂ معبود ہو یا شان خدا ہو	یسین ہو طٰہٰ ہو کہ لولاک لما ہو
ظاہر میں تو احمد ہو محمد ہو بشر ہو	باطن میں خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہٗ السلام علیکم - دہلی والے عرس کا
ہجوم عرس شریف کے سامان کا جمع کر کے جابجا بھیجنا قوالوں کا پھر بدایوں شریف سے آنا اور کیا اور کیا
بخار کھانسی زکام کا زور اور آپ کا ادق سوال کہ جس نے بڑے بڑے علماء کو علماء کے فتوے
سے کافر بنا دیا اور کس سے مجھ سے نادان ناواقف سے اب میں حیران ہوں کہ کیا جواب
ہادی مطلق کی طرف رجوع کرتا ہوں جو ہمیشہ قایم رہنے والا ہے دیکھوں کیا جواب آتا ہے
جو کچھ وہ لکھوا دے بس وہ میرا قلم لکھنا شروع کرتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ مجھکو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ایک میں نے لوگوں پر
ظاہر کیا دوسرا پوشیدہ رکھا سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بتا رہا ہے کہ باوجود صاحب
کتاب ہونے کے ایک دوسرے علم کے سیکھنے کی ہدایت ہوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ فرمانا کہ قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دو ہیں
ایک کا نام علم سینہ ہے دوسرے کا نام علم سفینہ ہے صاحبان علم سفینہ کو زیبا نہیں کہ وہ علم سینہ
والوں کو برا کہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو برا نہیں سمجھا و

دوستون مین سے ایک تمام ہندوستان کے مسلمانون مین مذہبی حیثیت سے باعزت مانے جاتے ہین اور آمدنی بھی ان کی ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے قریب ہے دوسرا ریاست کا کلکٹر ہے باقی تین حضرات مجھکو یقین ہے کہ مجھپر کوئی وقت خدا نخواستہ پڑے تو پانچ پانچ سو روپیہ فراہم کرنے مین مجھکو دریغ نکرینگے مگر اس وقت اللہ تعالے نے اُن کی کوشش میرے معاملہ مین سرسبز ہونے دی اُنھون نے جائداد گرو رکھکر رقم لگا کر ہر طرح سے مجھکو وہ قلیل رقم لوانی چاہی جو مین نے مانگی تھی مگر افسوس نہین ہزار ہا شکر ہے کہ اُن سے بندوبست نہو سکا شکر اس واسطے ہے کہ تم کو اور راقم کو اور دوسرے یاران طریقت کو ہادی مطلق ہدایت کرنے والا تھا کہ ہم اپنے "شکر گزار بندہ کو جو بظاہر ہمارے اوپر بھروسہ کے بیٹھا ہے تمھاری امداد کا محتاج نہین کرین گے ہم خود سب کچھ کر سکتے ہین مگر مین ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون انھون نے نہایت دل دہی سے میرے اس وقت مین جس کا اعادہ میری زندگی مین یقیناً آنے والا نہین کیونکہ تریسٹھ برس کی عمر مین یہ پہلا موقع ہے میری امداد کی کوشش کی اللہ تعالی ان کو اس کا اچھا بدلہ دیوے اور اس سے وہ سبق لین کہ دنیا مین سوائے اللہ تعالی کے کسی پر بھروسہ کرنا بیکار ہے۔ ایک سال پیشتر مین نے سال گزشتہ کا تخمینہ اخراجات تین ہزار روپیہ کیا تھا اللہ تعالی کے فضل وکرم سے سب کام ہوگیا اور اب مجھکو اپنے کسی دوست کے امداد کی ضرورت نہین ہین سب کو دعا دیتا ہون اور تم کو ہدایت کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو بطور یادگار اور ہدایت کے اپنے پاس رکھوگے اور ہمیشہ کسی کی امداد اور محبت پر سوائے اللہ تعالے کے بھروسہ نکروگے۔

مولانا صاحب۔ فرمایا! مین میرے حقیقی بھانجے۔ سید اصغر علی کی یہ کوشش تھی کہ اگرچہ مجھسے طلب نہین کیا مگر مین قرض لیکر امین جان کو دو سو روپیہ دوان اس نے بھی نہایت کوشش کی اسی اثنار مین خواب مین دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اور یہ کمینہ غلام ایک جگہ ہین حضور فرماتے ہین کہ اسکا فکر ہم کو ہے کسی کو اسکا فکر نہین چاہیے پھر میرے حضرت شیخ صاحب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اپنے گود مین بٹھا کر

فرماتے ہین کہ جب ہم کو اور ہمارے حضرت کو ان کا فکر ہے تو اور کسی کو فکر نکرنا چاہیے۔ یہ خواب سید اصغر علی نے تمام برادرینکے روبرو بیان کیا زیادہ سوائے سلام و شوق ملاقات کے کیا لکھون عاجز کلیمی غفر لہٗ

۱۸- ذیحجہ ۱۳۲۶ھ

مکتوب چہارم

ہوالکل

کہنے کو تو سب کہتے ہین محبوب خدا ہو	کھلتا نہین یہ راز کہ تم کون ہو کیا ہو
تم جلوہ معبود ہو یا شان خدا ہو	یٰسین ہو طٰہٰ ہو کہ لولاک لما ہو
ظاہر مین تو احمد ہو محمد ہو بشر ہو	باطن مین خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہ السلام علیکم۔ دہلی والے ہونگا ہجوم عرس شریفکے سامان کا جمع کرکے جابجا بھیجا قوالون کا بہرایون شریف سے آنا اور کیا اور کیسا بخار کھانسی زکام کا زور اور آپ کا ادق سوال کہ جس نے بڑے بڑے علمار کو علمار کے فتوے سے کافر بنا دیا اور کس سے مجھ سے نادان ناواقف سے اب مین حیران ہون کہ کیا جواب ہادی مطلق کی طرف رجوع کرتا ہون جو ہمیشہ قایم رہنے والا ہے دیکھون کیا جواب آتا ہے جو کچھ وہ لکھوادے بس وہ میرا قلم لکھنا شروع کرتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھکو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ایک مین نے لوگون پر ظاہر کیا دوسرا پوشیدہ رکھا سورہ کہف مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بتا رہا ہے کہ باوجود صاحب کتاب ہونے کے ایک دوسرے علم کے سیکھنے کی ہدایت ہوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دو ہین ایک کا نام علم سینہ ہے دوسرے کا نام علم سفینہ ہے صاحبان علم سفینہ کو زیبا نہین کہ وہ علم سینہ والون کو بُرا کہین جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو بُرا نہین سمجھا

دوستون مین سے ایک تمام ہندوستان کے مسلمانون مین مذہبی حیثیت سے باعزت مانے جاتے ہین آور آمدنی بھی ان کی ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے قریب ہو دوسرا ریاست کا کلکٹر ہے باقی تین حضرات مجھکو یقین ہو کہ مجھپر کوئی وقت خدانخواستہ پڑے تو پانچ پانچ سو روپیہ فراہم کرنے مین مجھ کو دریغ نہ کرینگے مگر اس وقت اللہ تعالےٰ نے اُن کی کوشش میرے معاملہ مین سرسبز ہونے دی اُنھون نے جا نگداد گرو رکھکر رقم لیکر ہر طرح سے مجھکو وہ قلیل رقم لوانی چاہی جو مین نے مانگی تھی مگر افسوس نہین ہزار ہا شکر ہے کہ اُن سے بندوبست نہ ہوسکا شکر اس واسطے ہے کہ تم کو اور راقم کو اور دوسرے یاران طریقت کو ہادی مطلق ہدایت کرنے والا تھا کہ ہم اپنے ''شکر گذار بندہ کو جو لفظا ہر ہا ہے او بہ بھروسہ کئے بیٹھا ہے تمھاری امداد کا محتاج نہین کرین گے ہم خود سب کچھ کر سکتے ہین مگر مین ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون انھون نے نہایت دل دہی سے میرے اس وقت مین جس کا اعادہ میری زندگی مین یقیناً آنے والا نہین کیونکہ تریپن برس کی عمر مین یہ پہلا موقع ہے میری امداد کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اچھا بدلہ دیوے اور اس سے وہ سبق لین کہ دنیا مین سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ کرنا بیکار ہے۔ ایک سال پیشتر مین نے سال گذشتہ کا تخمینہ اخراجات تین ہزار روپیہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کام ہو گیا اور اب مجھکو اپنے کسی دوست کے امداد کی ضرورت نہین مین سب کو دعا دیتا ہون اور تم کو ہدایت کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو بطور یادگار اور ہدایت کے اپنے پاس رکھو گے اور ہمیشہ کسی کی امداد اور محبت پر سوائے اللہ تعالےٰ کے بھروسہ نہ کرو گے۔

مولانا صاحب۔ فریدآباد مین میرے حقیقی بھانجے۔ سید اصغر علی کی یہ کوشش تھی کہ اگرچہ مجھ سے طلب نہین کیا مگر مین قرض لیکر امون جان کو دو سو روپیہ دون اُس نے بھی نہایت کوشش کی اسی اثنا مین خواب مین دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اور یہ کمینہ غلام ایک جگہ ہین حضور فرماتے ہین کہ اسکا فکر ہم کو ہے کسی کو اسکا فکر نہین چاہیے پھر میرے حضرت شیخ صاحب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اپنے گود مین بٹھا کر

فرماتے ہین کہ جب ہم کو اور جائے حضرت کو ان کا فکر ہے تو اور کسی کو فکر نہ کرنا چاہیے۔ یہ خواب سید اصغر علی نے تمام برادری کے روبرو بیان کیا زیادہ سوائے سلام و شوق ملاقات کے کیا لکھون عاجز کلیمی غفرلہٗ

۱۸۔ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ

مکتوب چہارم

ہوالکل

کہنے کو تو سب کہتے ہین محبوب خدا ہو	کھلتا نہین یہ راز کہ تم کون ہو کیا ہو
تم جلوۂ معبود ہو یا شان خدا ہو	بیسین جو ٹھہو کہ تو لاک لمتا ہو
ظاہر مین تو احمد ہو محمد ہو بشر ہو	باطن مین خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہٗ۔ السلام علیکم۔ دہلی والے ہو نگا ہجوم عرس شریف کے سامان کا جمع کرکے جابجا بھیجا تو اون کا پہر بداوین شریف سے آنا اور کیا اور کیبا بخار کھانسی زکام کا زور اور آپ کا ادق سوال کہ جس نے بڑے بڑے علماء کو علماء کے فتوے سے کافر بنا دیا اور کس سے مجھ سے نادان ناواقف سے اب مین حیران ہون کہ کیا جواب ہادی مطلق کی طرف رجوع کرتا ہون جو ہمیشہ قایم رہنے والا ہے دیکھون کیا جواب آتا ہے جو کچھ وہ لکھوا دے بس وہ میرا قلم لکھنا شروع کرتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھکو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ایک مین نے لوگون پر ظاہر کیا دوسرا پوشیدہ رکھا سورۂ کہف مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بتا رہا ہے کہ باوجود صاحب کتاب ہونے کے ایک دوسرے علم کے سیکھنے کی ہدایت ہوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دو ہین ایک کا نام علم سینہ ہے دوسرے کا نام علم سفینہ ہے صاحبان علم سفینہ کو زیبا نہین کہ وہ علم سینہ والون کو برا کہین جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو برا نہین سمجھا و

علم سفینہ والون کولازم ہے کہ جس چیز کو وہ نہین جانتے دوسرے علم کے جاننے والون سے دریافت کرین اور ان پر کفر کا فتویٰ نہ دین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور کفر کا فتوے نہ دیا۔ اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دو شان کی آیتین میرے پیش نظر ہین اور یہ دونون قسم کی آیتین گویا اس باب کی دو فصلین ہین ایک فصل مین لکھا ہوا ہے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الیٰ اٰخرہٖ اور اِلَّا مَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا دعوے کہ پانچ چیزون کو سوائے میرے کوئی نہین جانتا دوسری فصل مین مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ وغیرہ تو مولانا فی الحقیقت یہ مسئلہ مباحثہ کرنیکے لائق نہین جیسے قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک اسکا بطن اسیطرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُن کا بطن جو شخص جسکی تلاش مین ہو کوشش کرے کہ اُس کو پائے بحث مباحثہ مین کیا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے حضرات چشتیہ کا دامن پکڑا ہے آپ کوشش کرین کہ آپ پر شان ہمارمیت اذ رمیت کھل جائے ورنہ بغیر اس علم کے آئے خلاف آیات قرآنی عقیدہ جما لینا اور ایک مختلف فیہ مسئلہ پر دوسرے مسلمانون کیطرف بدخیال رکھنا جائز نہین آسان اور سیدھا راستہ علم فہم ولو کنت اعلم الغیب الخ ہے اور نازک اور پیچیدہ راستہ ید اللہ فوق ایدیھم ہے اسی افراط و تفریط سے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ماننے والون کا مستقل نیا مذہب ہو گیا جس کو جہان تک علم ہو اس کے موافق کہنا چاہیے اور علم سینہ کے جاننے والے ہمیشہ بحث سے پرہیز کرتے ہین اور وہ علم بحث مین آ بھی نہین سکتا ملاحظہ کیجیے سورہ کہف کی بار کیون کو جس قدر باتین ہوئی ہین سب کا جواب اسی سے نکلے گا۔

مولانا ایک چھوٹا سا قصہ اور یاد آیا حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی خدمت

مین سلطان محمود کو بہت عقیدت تھی ایک روز سلطان نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اپنے پیر و مرشد کی کچھ تعریف کیجیے۔ جواب دیا کہ جسنے میرے پیر و مرشد کو دیکھا وہ جنتی ہے سلطان نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزارون کفار نے دیکھا اور وہ جنتی نہ ہوئے آپ کے پیر و مرشد کو جس شخص نے دیکھا وہ جنتی ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا محمود در سلطنت خویش حکمرانی کن در مملکت نبوت با ادب باش حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را کہ دیدہ است سوائے خلفائے راشدین و معدودے چند یعنے عشرہ مبشرہ میرے نزدیک اس قصہ کا آپ کے سوال سے زیادہ تعلق ہے۔ زیادہ والسلام والشوق ٭ عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ

مکتوب پنجم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی زیدت عشقہٗ ٭

السلام علیکم میرا دل چاہتا ہے کہ مین آپ کو ایک قصہ لکھون۔ مگر ایسا قصہ جس مین مبالغہ کا نام نہ ہو بالکل سچا مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ ایک معتبر نہایت پرانی کتاب مین مین نے اس کو دیکھا ہے۔ لکھنؤ سے جس وقت گاڑی چلی ریل مین بیٹھے بیٹھے میرے دل مین اس قصہ کا تقاضا ہوا پنسل سے لکھنا شروع کر دیا۔ اب مین اس وقت ملک بنگال ضلع مرشدآباد مین ہون صاف کر کے بھیجتا ہون امید ہے کہ آپ اس قصہ کو پڑھکر نہایت خوش ہونگے آئندہ بھی اس قصہ کے متعلق اگر فرصت ملی اور مجھ کو یاد آیا تو پھر تحریر کرونگا وہ قصہ یہ ہے زمانہ قدیم یعنی کیومرث سے بھی پیشتر کے ایک بادشاہ کا ذکر لکھتا ہون کیسا بادشاہ شاہنشاہون کا حاکم اس کے عدل کے سامنے نوشیروان کا عدل آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ سے کمتر اسکے حسن کے مقابلہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن چاند کے مقابلہ مین ادنی تارا اُس کے جاہ و جلال کے مقابلہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا جاہ و جلال آسمان و زمین کا فرق اُسکی سخاوت کے سامنے حاتم طائی کی سخاوت ہیچ۔ اُس کی

علم سفینہ والون کو لازم ہے کہ جس چیز کو وہ نہین جانتے دوسرے علم کے جاننے والون سے دریافت کرین اور ان پر کفر کا فتویٰ نہ دین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور کفر کا فتوے نہ دیا۔ اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دو شان کی آیتین میرے پیش نظر ہین اور یہ دونون قسم کی آیتین گویا اس باب کی دو فصلین ہین ایک فصل مین لکھا ہوا ہے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الی اٰخِرِہ اور اِلَّا مَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا دعوے کہ پانچ چیزون کو سوائے میرے کوئی نہین جانتا دوسری فصل مین مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ وغیرہ تو مولانا فی الحقیقت یہ مسئلہ مباحثہ کرنے کے لائق نہین جیسے قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک اسکا بطن اسیطرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُن کا بطن جو شخص جسکی تلاش مین کوشش کرے گا اُس کو پاوے بحث مباحثہ مین کیا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے حضرات چشتیہ کا دامن پکڑا ہے آپ کوشش کرین کہ آپ پر شانِ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ کھل جاے ورنہ بغیر اس علم کے آے خلاف آیات قرآنی عقیدہ جما لینا اور ایک مختلف فیہ مسئلہ پر دوسرے مسلمانون کیطرف سے برا خیال رکھنا جائز نہین آسان اور سیدھا راستہ علم فہم ولو کنت اعلم الغیب الخ ہے اور نازک اور پیچیدہ راستہ ید اللہ فوق ایدیھم ہے اسی افراط و تفریط سے وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ماننے والون کا مستقل نیا مذہب ہو گیا جس کو جہان تک علم ہو اس کے موافق کہنا چاہیے اور علم سینہ کے جاننے والے ہمیشہ بحث سے پرہیز کرتے ہین اور وہ علم بحث مین آ بھی نہین سکتا ملاحظہ کیجیے سورہ کہف کی بارکیون کو جس قدر اتین باتین ہوئی ہین سب کا جواب اسی سے نکلے گا۔

مولانا ایک چھوٹا سا قصہ اور یاد آیا حضرت ابو الحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی خدمت

مین سلطان محمود کو بیحد عقیدت تھی ایک روز سلطان نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اپنے پیر و مرشد کی کچھ تعریف کیجیے۔ جواب دیا کہ جسنے میرے پیر و مرشد کو دیکھا وہ جنتی ہے سلطان نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزار دن کفار نے دیکھا اور وہ جنتی نہ ہوے آپ کے پیر و مرشد کو جس شخص نے دیکھا وہ جنتی ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا محمود در سلطنتِ خویش حکمرانی کن در مملکت نبوت با ادب باش حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را کہ دیدہ است سوائے خلفائے راشدین و معدودے چند یعنی عشرہ مبشرہ میرے نزدیک اس قصہ کا آپ کے سوال سے زیادہ تعلق ہے۔ زیادہ والسلام و شوق ؛ عاجز کلیمی الدہلوی غفر لہٗ

مکتوب پنجم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی زیدنی عشقہٗ ؛

السلام علیکم میرا دل چاہتا ہے کہ مین آپ کو ایک قصہ لکھون۔ مگر ایسا قصہ جس مین مبالغہ کا نام نہ ہو بالکل سچا مجھکو یاد پڑتا ہے کہ ایک معتبر نہایت پرانی کتاب مین مین نے اس کو دیکھا ہے۔ لکھنؤ سے جس وقت گاڑی چلی ریل مین بیٹھے بیٹھے میرے دل مین اس قصہ کا سما بندھا پنسل سے لکھنا شروع کر دیا۔ اب مین اس وقت ملک بنگال ضلع مرشد آباد مین ہون صاف کر کے بھیجتا ہون اُمید ہے کہ آپ اس قصہ کو پڑھکر نہایت خوش ہونگے آیندہ بھی اس قصہ کے متعلق اگر فرصت ملی اور مجھکو یاد آیا تو پھر تحریر کرونگا وہ قصہ یہ ہے زمانۂ قدیم یعنی کیومرث سے بھی پیشتر کے ایک پادشاہ کا ذکر لکھتا ہون کیسا پادشاہ شاہنشاہون کا حاکم اُس کے عدل کے سامنے نوشیروان کا عدل آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ سے کمتر اسکے حُسن کے مقابلہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن چاند کے مقابلہ مین ادنیٰ تارا اُس کے جاہ و جلال کے مقابلہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا جاہ و جلال آسمان و زمین کا فرق اُسکی سخاوت کے سامنے حاتم طائی کی سخاوت ہیچ۔ اُس کی

علم سفینہ والون کو لازم ہے کہ جس چیز کو وہ نہین جانتے دوسرے علم کے جاننے والون سے دریافت کرین اور ان پر کفر کا فتویٰ نہ دین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور کفر کا فتوے نہ دیا۔ اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دو شان کی آیتین میرے پیش نظر ہین اور یہ دونون قسم کی آیتین گویا اس باب کی دو فصلیں ہین ایک فصل مین لکھا ہوا ہے وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ الی آخرہٖ اور وَالاَمَا عَلَّمَنِي رَبِّي اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا دعوے کہ پانچ چیزون کو سوائے میرے کوئی نہین جانتا دوسری فصل مین مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ وغیرہ تو مولانا فی الحقیقت یہ مسئلہ مباحثہ کرنیکے لائق نہین جیسے قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُسکا بطن اسیطرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُن کا بطن جو شخص جسکی تلاش مین کوشش کرے کہ اُس کو پاوے بحث مباحثہ مین کیا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے حضرات چشتیہ کا دامن پکڑا ہے آپ کوشش کرین کہ آپ پر شانِ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ کھل جاوے ورنہ بغیر اس علم کے آئے خلاف آیات قرآنی عقیدہ جما لینا اور ایک مختلف فیہ مسئلہ پر دوسرے مسلمانون کیطرف برا خیال رکھنا جائز نہین آسان اور سیدھا راستہ علم فہم ولوکنت اعلم الغیب الخ ہے اور نازک اور پیچیدہ راستہ ید اللہ فوق ایدیھم ہے اسی افراط و تفریط سے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ماننے والون کا مستقل نیا مذہب ہو گیا جس کو جہان تک علم ہو اس کے موافق کہنا چاہیے اور علم سینہ کے جاننے والے ہمیشہ بحث سے پرہیز کرتے ہین اور وہ علم بحث مین آ بھی نہین سکتا ملاحظہ کیجئے سورہ کہف کی باریکیون کو جس قدر باتین ہوئی ہین سب کا جواب اسی سے نکلے گا۔

مولانا ایک چھوٹا سا قصہ اور یاد آیا حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی خدمت

مین سلطان محمود کو بعید عقیدت تھی ایک روز سلطان نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اپنے پیر و مرشد کی کچھ تعریف کیجئے۔ جواب دیا کہ جسنے میرے پیر و مرشد کو دیکھا وہ جنتی ہے سلطان نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزارون کفار نے دیکھا اور وہ جنتی نہ ہوئے آپ کے پیر و مرشد کو جس شخص نے دیکھا وہ جنتی ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا محمود در سلطنت خویش حکمرانی کن در مملکت نبوت با ادب باش حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را کہ دیدہ است سوائے خلفائے راشدین و معدودے چند یعنے عشرۂ مبشرہ میرے نزدیک اس قصہ کا آپ کے سوال سے زیادہ تعلق ہے۔ زیادہ والسلام و شوق ٭ عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ

مکتوب پنجم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی زیدنی عشقہٗ ٭

السلام علیکم میرا دل چاہتا ہے کہ مین آپ کو ایک قصہ لکھون۔ مگر ایسا قصہ جس مین مبالغہ کا نام نہ ہو بالکل سچا مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ ایک معتبر نہایت پرانی کتاب مین مین نے اس کو دیکھا ہے۔ لکھنؤ سے جس وقت گاڑی چلی ریل مین بیٹھے بیٹھے میرے دل مین اس قصہ کا تتمہ بندھا پنسل سے لکھنا شروع کر دیا۔ اب مین اس وقت ملک بنگال ضلع مرشد آباد مین ہون صاف کر کے بھیجتا ہون اُمید ہے کہ آپ اس قصہ کو پڑھکر نہایت خوش ہونگے آئندہ بھی اس قصہ کے متعلق اگر فرصت ملی اور مجھ کو یاد آیا تو پھر تحریر کرونگا وہ قصہ یہ ہے زمانۂ قدیم یعنی کیومرث سے بھی پیشتر کے ایک بادشاہ کا ذکر لکھتا ہون کیسا بادشاہ شاہنشاہون کا حاکم اُس کے عدل کے سامنے نوشیروان کا عدل آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ سے کمتر اسکے حُسن کے مقابلہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن چاند کے مقابلہ مین ادنی تارا اُس کے جاہ و جلال کے مقابلہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا جاہ و جلال آسمان و زمین کا فرق اُسکی سخاوت کے سامنے حاتم طائی کی سخاوت ہیچ۔ اُس کی

حکمت اور ایجاد کے مقابلہ مین افلاطون وارسطو جیسے حکیم طفل مکتب سے کمتر ہیچ تو یہ ہے
کہ کتاب والا خود بھی اس کی پوری تعریف نہ کرسکا اب اس اصل قصہ کیطرف رجوع کرتا ہون
اسکی سلطنت اور رعایا کا انتظام بوڑھے شخصون کے سپرد تھا اور بادشاہ خود بھی انتظام
سلطنت مین استقدر مصروف کہ رات کی نیند نہ دن کا کھانا نہ کپڑے کی خبر نہ بیوی بچون کا
غم سرے سے شادی ہی نہین کی بس کام تھا تو یہی تھا کہ میری رعایا کو تکلیف نہ ہو۔ ایسا
انتظام سلطنت اس قدر پرانے لوگون کے سپرد تھا جنکو شیخ فانی کہنا زیبا ہو نہ خوردنی
کی خواہش نہ غضب نہ شہوت بس طاعت شہنشاہ کے سوا اور کسی قابل ہی نہ تھے
ایک مرتبہ بادشاہ کو خیال آیا کہ بوڑھے کارپرداز جو ہماری بے انتہا اطاعت کرتے
ہین۔ اِن کی اطاعت اس وجہ سے ہے کہ اِن مین نافرمانی کا مادہ ہی نہین ایسا ہوتا کہ
اب نوعمر طبیعتون کو انتظام سپرد ہوتا اور دیکھتا کہ وہ لوگ میری کیسی فرمانبرداری کرتے
ہین اس خیال کا آنا تھا کہ دربار عام کا حکم ہوا۔ چھوٹے بڑے سب عہدہ دار جمع ہو گئے
حضور شاہنشاہ نے تجویز پیش کی کہ ہمارا دل چاہتا ہے اب ہم انتظام سلطنت اپنی قیامت
نوعمر نوخیز لوگون کے ہاتھ مین دین۔ ایکدم سب بوڑھے بول اٹھے کہ بھلا لڑکون نے بھی
انتظام سلطنت کیا ہے اِن مین غصہ ہے اور غصہ سے آپس کا نفاق بڑھے گا اور نفاق
سے فساد ہوگا وہ کیا انتظام سلطنت کرینگے۔ اجی حضور۔ ان ہی کے جھگڑے فیصل کرنیسے
حضور کو چھٹی نہین ملے گی۔ کس کا انتظام اور کیسا رعایا کا بندوبست۔ بادشاہ سلامت
چپ ہونیکو تو ہو رہے مگر خیال ضرور اس بات کا رہا کہ کرونگا مین ضرور ایسا اگر فی صدی
پانچ بھی ان کی تجویز کے خلاف نئے نوعمر والے ہاتھ آ گئے تو بھی ان بوڑھون کو ضرور قائل
معقول کرون گا۔ بادشاہ کے جاہ وجلال کے روبرو کسی کو دم مارنیکی جگہ تھی نہین اور نہ
بادشاہ کسی وزیر کے پابند تھے۔ ان نوخیز نوعمر والون کو بلا ہی لیا اور پہلا سوال ان سے
یہی کیا گیا کہ کیا مین تمھارا بادشاہ نہین ہون کیا مین نے تمھاری پرورش نہین کی ہے سب نے

بالاتفاق اقرار کیا۔ انھون نے نہ کبھی بادشاہ کی صورت دیکھی تھی اور نہ کسی دربار مین کبھی
باریابی کا موقع پایا تھا جب سے پیدا ہوئے بھونرے مین پرورش پائی سُنا کرتے تھے کہ ہمارا
ایک بادشاہ ہے لیکن بوڑھے انکو پیش ہی نہ کرتے تھے۔ دفعتًا جاہ وجلال برداشت نہ کرسکے
اقرار کرنا کیا زبان سے اقرار کیا اور اوندھے منہ ڈر کر گر پڑے۔ اِن مین سے بعض ڈرپوک ایسے
بھی تھے کہ اوٹھے پھر گر پڑے اور بعض پہلی دفعہ گر کر کھڑے رہے اور بعض مین چلے ایسے بھی تھے
کہ کھڑے ہی رہے۔ مگر اقرار سب نے کیا۔ بادشاہ واہ رے بادشاہ تیرا علم تیرا رحم تیری عدل گستری
باوجودیکہ آپ قیافہ شناسی مین بھی لاثانی ہین اور سب کے چہرون سے سب کی تیورون سے
سب کے دلون کا حال دریافت بھی کرلیا کہ کون دل اور زبان کی موافقت سے اقرار کرتا ہے
اور کس نے فقط زبان ہی سے کہا ہے مگر فرمایا تو یہ فرمایا خیر اچھا جاؤ اور اپنی جگہ پر دوسرے
حکم کے منتظر رہو کیونکہ انتظام سلطنت کوئی ایسی چیز نہین کہ پہلے ہی دن دربار مین آتے ہی وزارت
کا قلمدان مل جائے یا نیابت سلطنت کا پروانہ حاصل ہو جائے سوچنے سمجھنے کا بھی تو موقع ملنا چاہیے
اب حضور لگے تجویز کرنے۔ گو ان مین سے بعض نے مجھکو (حضور والا) بیوقوف بنایا گویا مین قیافہ
شناس ہی نہین اور زبان سے کہکر چلدیے اور ہان بعض نے البتہ سچے دل اور زبان سے
کہا ہے مگر جب تک امتحان نہ لیا جاوے کیونکر ایسی بڑی سلطنت کا انتظام ان نوخیز نوتجربہ کارون
کو دیدون۔ ہان یہ مسئلہ تو بادشاہ سلامت نے اپنے دل مین طے ہی کر لیا تھا کرونگا مین ضرور
ایسا خواہ چند روزہ انتظام کیواسطے ہو۔ آخر سوچتے سوچتے ترکیب نکالی کہ مین انکی آزمایش
اس طرح کرون کہ ایک نئی چیز تیار کرا کے جسکو کسی نے نہ دیکھا ہو ایک میعاد کیواسطے ان کو
بطور امانت کے سپرد کرون اگر اس امانت کے اچھی طرح رکھنے کا وہ انتظام کرسکے تو پھر مستقل
ان کو نیابت کا فرمان دیدیا جائے۔ ورنہ پھر ایسون کو وہی سزا دیجائے جو بادشاہ کے دھوکہ
دینے والون کو دینی چاہیے۔ اس تجویز کو اپنے ذہن مین پختہ کر کے ایجاد کیطرف طبیعت دوڑائی
واہ رے بادشاہ تیری حکمت اور تیرا ایجاد۔ بادشاہ سلامت نے نہایت عرق ریزی اور

حکمت اور ایجاد کے مقابلہ مین افلاطون وارسطو جیسے حکیم طفل مکتب سے کمتر ہیچ تو یہ ہے
کر کتاب والا خود بھی اس کی پوری تعریف نہ کر سکا اب اس اصل قصہ کیطرف رجوع کرتا ہون
اسکی سلطنت اور رعایا کا انتظام بوڑھے شخصون کے سپرد تھا اور بادشاہ خود بھی انتظام
سلطنت مین اسقدر مصروف کہ رات کی نیند نہ دن کا کھانا نہ کپڑے کی خبر نہ بیوی بچون کا
غم سرے سے شادی ہی نہین کی بس کام تھا تو یہی تھا کہ میری رعایا کو تکلیف نہ ہو۔ ایسوا سطے
انتظام سلطنت اس قدر پُرانے لوگون کے سپرد تھا جنکو شیخ فانی کہنا زیبا ہو نہ خوردنی
کی خواہش نہ غضب نہ شہوت بس طاعت شہنشاہ کے سوا اور کسی قابل ہی نہ تھے
ایک مرتبہ بادشاہ کو خیال آیا کہ بوڑھے کارپرداز جو ہماری بے انتہا اطاعت کرتے
ہین۔ اِن کی اطاعت اس وجہ سے ہے کہ اِن مین نافرمانی کا مادّہ ہی نہین ایسا ہوتا کہ
اب نوعمر طبیعتون کو انتظام سپرد ہوتا اور دیکھتا کہ وہ لوگ میری کیسی فرمانبرداری کرتے
ہین اس خیال کا آنا تھا کہ دربار عام کا حکم ہوا۔ چھوٹے بڑے سب عہدہ دار جمع ہو گئے
حضور شاہنشاہ نے تجویز پیش کی کہ ہمارا دل چاہتا ہے اب ہم انتظام سلطنت اپنی قیامت
نوعمر نوخیز لوگون کے ہاتھ مین دین۔ ایکدم سب بوڑھے بول اُٹھے کہ بھلا لڑکون نے بھی
انتظام سلطنت کیا ہے اِن مین غصہ ہے اور غصہ سے آپس کا نفاق بڑھے گا اور نفاق
سے فساد ہوگا وہ کیا انتظام سلطنت کرینگے۔ اجی حضور۔ ان ہی کے جھگڑے فیصل کرنیسے
حضور کو چھٹی نہین ملے گی۔ کس کا انتظام اور کیسا رعایا کا بندوبست۔ بادشاہ سلامت
چپ ہونیکو تو ہو رہے مگر خیال ضرور اس بات کا رہا کہ کرونگا مین ضرور ایسا اگر فی صدی
پانچ بھی ان کی تجویز کے خلاف نئے نوعمر والے ہاتھ آ گئے تو بھی ان بوڑھون کو ضرور قائل
معقول کرون گا۔ بادشاہ کے جاہ وجلال کے روبرو کسی کو دم مارنیکی جگہ تھی نہین اور نہ
بادشاہ کسی وزیر کے پابند تھے۔ ان نوخیز نوعمر والون کو بلا ہی لیا اور پہلا سوال ان سے
یہی کیا گیا کہ کیا مین ہون کیا مین نے تمھارا بادشاہ نہین تمھاری پرورش نہین کی ہم سبنے

بالاتفاق اقرار کیا۔ انھون نے نہ کبھی بادشاہ کی صورت دیکھی تھی اور نہ کسی دربار مین کبھی
باریابی کا موقع پایا تھا جب سے پیدا ہوئے بھونرے مین پرورش پائی سُنا کرتے تھے کہ ہمارا
ایک بادشاہ ہے لیکن بوڑھے انکو پیش ہی نہ کرتے تھے۔ دفعتًا جاہ وجلال برداشت نہ کرسکے
اقرار کرنا کیا زبان سے اقرار کیا اور اوندھے منہ ڈر کر گر پڑے۔ اِن مین سے بعض ڈرپوک ایسے
بھی تھے کہ اوٹھے پھر گر پڑے اور بعض پہلی دفعہ گر کر کھڑے رہے اور بعض مین چلے ایسے بھی تھے
کہ کھڑے ہی رہے۔ مگر اقرار سب نے کیا۔ بادشاہ واہ رے بادشاہ تیرا علم تیرا رحم تیری عدل گستری
باوجودیکہ آپ قیافہ شناسی مین بھی لاثانی ہین اور سب کے چہرون سے سب کی تیورون سے
سب کے دلون کا حال دریافت بھی کر لیا کہ کون دل اور زبان کی موافقت سے اقرار کرتا ہے
اور کس نے فقط زبان ہی سے کہا ہے مگر فرمایا تو یہ فرمایا خیر اچھا جاؤ اور اپنی جگہ پر دوسرے
حکم کے منتظر رہو کیونکہ انتظام سلطنت کوئی ایسی چیز نہین کہ پہلے ہی دن دربار مین آتے ہی وزرا
کا قلمدان مل جائے یا نیابت سلطنت کا پروانہ حاصل ہو جائے سوچنے سمجھنے کا بھی تو موقع ملنا چاہیئے
اب حضور لگے تجویز کرنے۔ گو ان مین سے بعض نے مجھکو (حضور والا) بیوقوف بنایا گویا مین قیافہ
شناس ہی نہین اور زبان سے کہکر چلدئے اور ہان بعض نے البتہ سچے دل اور زبان سے
کہا ہے مگر جب تک امتحان نہ لیا جاوے کیونکر ایسی بڑی سلطنت کا انتظام ان نوخیز ناتجربہ کارون
کو دیدون۔ ہان یہ مسئلہ تو بادشاہ سلامت نے اپنے دل مین طے ہی کر لیا تھا کرون گا مین ضرور
ایسا خواہ چندروزہ انتظام کیواسطے ہو۔ آخر سوچتے سوچتے ترکیب نکالی کہ مین انکی آزمایش
اس طرح کرون کہ ایک نئی چیز تیار کرا کے جسکو کسی نے نہ دیکھا ہو ایک میعاد کیواسطے ان کو
بطور امانت کے سپرد کرون اگر اس امانت کے اچھی طرح رکھنے کا وہ انتظام کر سکے تو پھر مستقل
ان کو نیابت کا فرمان دیدیا جائے۔ ورنہ پھر ایسون کو وہی سزا دیجائے جو بادشاہ کے دھوکہ
دینے والون کو دینی چاہیئے۔ اس تجویز کو اپنے ذہن مین پختہ کرکے ایجاد کیطرف طبیعت دوڑائی
واہ رے بادشاہ تیری حکمت اور تیرا ایجاد۔ بادشاہ سلامت نے نہایت عرق ریزی اور

حکمت اور ایجاد کے مقابلہ مین افلاطون وارسطو جیسے حکیم طفل مکتب سے کمتر۔ سچ تو یہ ہے
کہ کتاب والا خود بھی اس کی پوری تعریف نہ کرسکا اب اس اصل قصہ کیطرف رجوع کرتا ہون
اسکی سلطنت اور رعایا کا انتظام بوڑھے شخصون کے سپرد تھا اور بادشاہ خود بھی انتظام
سلطنت مین اسقدر مصروف کہ رات کی نیند نہ دن کا کھانا نہ کپڑے کی خبر نہ بیوی بچون کا
غم سرے سے شادی ہی نہین کی بس کام تھا تو یہی تھا کہ میری رعایا کو تکلیف نہ ہو۔ اسیواسطے
انتظام سلطنت اس قدر پرانے لوگون کے سپرد تھا جنکو شیخ فانی کہنا زیبا ہو نہ خوردنی
کی خواہش نہ غضب نہ شہوت بس طاعت شہنشاہ کے سوا اور کسی قابل ہی نہ تھے
ایک مرتبہ بادشاہ کو خیال آیا کہ بوڑھے کارپرداز جو ہماری بے انتہا اطاعت کرتے
ہین۔ اِن کی اطاعت اس وجہ سے ہے کہ اِن مین نافرمانی کا مادہ ہی نہین ایسا ہوتا کہ
اب نوعمر طبیعتون کو انتظام سپرد ہوتا اور دیکھتا کہ وہ لوگ میری کیسی فرمانبرداری کرتے
ہین اس خیال کا آنا تھا کہ دربار عام کا حکم ہوا۔ چھوٹے بڑے سب عہدہ دار جمع ہوگئے
حضور شاہنشاہ نے تجویز پیش کی کہ ہمارا دل چاہتا ہے اب ہم انتظام سلطنت اپنی قیامت
نوعمر نوخیز لوگون کے ہاتھ مین دین۔ ایکدم سب بوڑھے بول اٹھے کہ بھلا لڑکون نے بھی
انتظام سلطنت کیا ہے اِن مین غصہ ہے اور غصہ سے آپس کا نفاق بڑھے گا اور نفاق
سے فساد ہوگا وہ کیا انتظام سلطنت کرینگے۔ ابجی حضور۔ ان ہی کے جھگڑے فیصل کرنیسے
حضور کو چھٹی نہین ملے گی۔ کس کا انتظام اور کیسا رعایا کا بندوبست۔ بادشاہ سلامت
چپ ہونیکو تو ہو رہے مگر خیال ضرور اس بات کا رہا کہ کرونگا مین ضرور ایسا اگر فی صدی
پانچ بھی اِن کی تجویز کے خلاف نئے نوعمر والے ہاتھ آگئے تو بھی ان بوڑھون کو ضرور قائل
معقول کرونگا۔ بادشاہ کے جاہ وجلال کے روبرو کسی کو دم مارنیکی جگہ تھی نہین اور نہ
بادشاہ کسی وزیر کے پابند تھے۔ اِن نوخیز نوعمر والون کو بلا ہی لیا اور پہلا سوال ان سے
یہی کیا گیا کہ کیا مین تمھارا بادشاہ نہین ہون کیا مین نے تمھاری پرورش نہین کی؟ سب نے

بالاتفاق اقرار کیا۔ انھون نے نہ کبھی بادشاہ کی صورت دیکھی تھی اور نہ کسی دربار مین کبھی
باریابی کا موقع پایا تھا جب سے پیدا ہوئے بھونرے مین پرورش پائی سُنا کرتے تھے کہ ہمارا
ایک بادشاہ ہے لیکن بوڑھے انکو پیش ہی نہ کرتے تھے۔ دفعتاً جاہ وجلال برداشت نہ کرسکے
اقرار کرنا کیا زبان سے اقرار کیا اور اوندھے منہ ڈر کر گر پڑے۔ اِن مین سے بعض ڈرپوک ایسے
بھی تھے کہ اوٹھے پھر گر پڑے اور بعض پہلی دفعہ گر کر کھڑے رہے اور بعض مین چلے ایسے بھی تھے
کہ کھڑے ہی رہے۔ مگر اقرار سب نے کیا۔ بادشاہ واہ رے بادشاہ تیرا علم تیرا رحم تیری عدل گستری
باوجودیکہ آپ قیافہ شناسی مین بھی لاثانی ہین اور سب کے چہرون سے سب کی تیورون سے
سب کے دلون کا حال دریافت بھی کر لیا کہ کون دل اور زبان کی موافقت سے اقرار کرتا ہے
اور کس نے فقط زبان ہی سے کہا ہے مگر فرمایا تو یہ فرمایا خیر اچھا جاؤ اور اپنی جگہ پر دوسرے
حکم کے منتظر رہو کیونکہ انتظام سلطنت کوئی ایسی چیز نہین کہ پہلے ہی دن دربار مین آتے ہی وزرات
کا قلمدان مل جائے یا نیابت سلطنت کا پروانہ حاصل ہو جائے سوچنے سمجھنے کا بھی تو موقع ملنا چاہیے
اب حضور لگے تجویز کرنے، گو ان مین سے بعض نے مجھکو (حضور والا) بیوقوف بنایا گویا مین قیافہ
شناس ہی نہین اور زبان سے کہکر چلدئے اور ہان بعض نے البتہ سچے دل اور زبان سے
کہا ہے مگر جب تک امتحان نہ لیا جاوے کیونکر ایسی بڑی سلطنت کا انتظام ان نوخیز نوتجربہ کارون
کو دیدون۔ ہان یہ مسئلہ تو بادشاہ سلامت نے اپنے دل مین طے ہی کر لیا تھا کرونگا مین ضرور
ایسا خواہ چندروزہ انتظام کیواسطے ہو۔ آخر سوچتے سوچتے ترکیب نکالی کہ مین انکی آزمایش
اس طرح کرون کہ ایک نئی چیز تیار کراکے جسکو کسی نے نہ دیکھا ہو ایک میعاد کیواسطے ان کو
بطور امانت کے سپرد کرون اگر اس امانت کے اچھی طرح رکھنے کا وہ انتظام کرسکے تو پھر مستقل
ان کو نیابت کا فرمان دیدیا جائے۔ ورنہ پھر ایسون کو وہی سزا دیجائے جو بادشاہ کے دھوکہ
دینے والون کو دینی چاہیے۔ اس تجویز کو اپنے ذہن مین پختہ کرکے ایجاد کیطرف طبیعت دوڑائی
واہ رے بادشاہ تیری حکمت اور تیرا ایجاد۔ بادشاہ سلامت نے نہایت عرق ریزی اور

اور مدت کی کوشش سے ایک صندوقچہ بنایا مین صندوقچہ لکھتا ہون وہ تو ایک عجیب چیز ہے
نہ اس جیسی کسی نے پہلے دیکھی تھی نہ پھر ایجاد ہوئی صندوقچہ جادو کا صندوقچہ یا لوح سلیمانی
یا جام جہان نما غرض کیا کہون کہ وہ کیا چیز تھی تمام سلطنت کے بڑے سے بڑے ہوشیار کاریگر
بلائے گئے اور خود بادشاہ سلامت نے اپنے دست مبارک سے بھی کام کیا تو ایک عرصہ کے
بعد یہ عجیب چیز تیار ہوئی کوئی اس کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا اور کوئی بادشاہ سلامت
کی کاریگری پر عش عش کرتا تھا دنیا مین سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہین مگر واقعی بات یہ ہے
کہ بادشاہ سلامت نے بنائی اور جب بنکر تیار ہوا تو بادشاہ سلامت نے اسکے بنانے
پر فخر کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالے اور اپنی صناعی کی خوبی آپ نے تعریف کی
خیر مین اب اسکو صندوقچہ ہی کہتا ہون بعض کچھ ایسے پیچیدہ اس مین خانے ہین کہ حیرت
ہوتی ہے۔ کوئی بڑا کوئی چھوٹا کسی خانہ کی کوک دینے سے اس کے متعلق اور خانے بھی کھلجاتے
ہین کسی خانہ کی کوک دینے سے اندر کے خانون کا پتہ بھی نہین چلتا سب سے زیادہ حکمت یہ تھی
کہ صندوقچہ کے ایک رخ پر حضور پر نور بادشاہ سلامت نے اپنی تصویر کی بھی ایک جھلک
رکھی تھی جو بغور دیکھنے سے معلوم ہوجاتی تھی۔ الغرض اسکا تیار ہونا تھا کہ بادشاہ سلامت نے
جشن عام کا حکم دیا انتظام ہونے لگا بوڑھے جوان اور بچہ ہر ایک قسم کے اعلی اور ادنے
رعایا خاص جشن کے روز حاضر ہوگئے بادشاہ سلامت نے اول تو سب کو وہ عجیب چیز نہ
دکھلائی۔ ہان مین اتنا لکھنا بھول گیا جب تمام رعایا کو اس عجیب چیز کے چارون طرف
جمع کیا تو نوخیز رعایا کا مجمع جنکے امتحان کیواسطے یہ عجیب چیز بنائی گئی تھی اس صندوقچہ
کے اس رخ کی جانب تھا جس مین بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک پڑتی تھی یعنی صندوقچہ
کا تصویر والا رخ ان نوخیزون کی طرف تھا بادشاہ سلامت نے کچھ اپنی تعریف و توصیف کرکے
فرمایا کہ یہ صندوقچہ یا انوکھی ایجاد چیز بطور امانت ہم اپنی رعایا مین سے کسی کو دینا چاہتے ہین جو
کوئی اس کا حق ادا کرے اور جیسی لیجائے ویسی ہی دیدے تو ہم اس کو ایک مدت

کیواسطے جب تک ہمارا دل چاہے اس کے پاس رکھین گے اور پھر واپس لے لینگے چونکہ
نوخیز رعایا کے علاوہ تمام رعایا مین سے کم ایسے تھے جنھون نے اس پیچیدہ صندوقچہ کو
بنتے نہ دیکھا ہو یا وہ خود بنانے مین بطور امانی کے کاریگر کے کام کرتے نہ رہے ہون اور
اس کے پیچ و خم سے واقف نہ ہون۔ الغرض قریب قریب سب ہی تو واقف تھے لہذا
سب نے بالاتفاق رکھنے سے انکار کردیا بادشاہ سلامت کی اب یہی نوخیز رعایا رہ گئی۔
جسکی ناتجربہ کاری سادہ لوحی سے اسی پر سب کی نظر تھی کہ یہ قبول کرلیگی سوال مین سے
کسی نے اسکو کھلونا سمجھا اور کسی نے بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک دیکھ لی۔ الغرض
نتیجہ پر غور کئے بغیر جھٹ قبول کرلیا آپ خیال فرمائین بادشاہ سلامت کا اس شوق سے
بنانا اور تمام رعایا کا قبول نہ کرنا بادشاہ کے واسطے یہ ایک ایسی رنج و ملال کی بات تھی
کہ اگر یہ ناتجربہ کار بھی اسکو قبول نہ کرتے تو گویا بادشاہ کی امانت رکھنے سے اوسکی حفاظت سے
تمامی رعایا نے جواب ہی دیدیا تھا جس مین بادشاہ کی بڑی سبکی تھی۔ صاحب کچھ ہی ہو
مین یہی کہونگا کہ وہ ناتجربہ کار تجربہ کارون سے بڑھ گئے۔ اگر بادشاہ شہد رکھنے کیواسطے
دے تو لائیے اور زہر رکھنے کیواسطے دے تو جائیے۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔
یہ بھی خوب ہوا اچھا ایک کٹکھنا کتا بادشاہ نے امانت دیا تو ہم کو چاہئے کہ اسکو پیار
پچکار کر رکھین اسکو رام کرلین نہ ہوگا رام تو کاٹ ہی تو کھائیگا ہر کسکا کتا۔ بھئی چاہے
کچھ ہو مجھکو اگر ایسا موقع ملتا تو مین جھٹ سے سب سے پہلے لے لیتا مگر آمین بات یہ ہوتی
کہ سب کے انکار کے بعد اس نے لیا اور اسطرح بادشاہ کے دل مین گھر ہوگیا کہ نوخیز
رعایا نے قبول کرلیا اور اس کو اٹھالیا۔ اٹھا لینے کی ترکیب اگر آپ مجھسے پوچھین گے تو
اسکی تشریح بھی انشاء اللہ تعالی کبھی بیان کرونگا وہ بھی نئی ہے۔ بس بادشاہ
اسکی قدردانی سے اس قدر خوش ہوئے کہ چند روز انتظام کیواسطے اپنی نیابت کا
تمغہ امتحان سے پیشتر دیدیا اور ان سب سے جنھون نے لینے سے انکار کیا تھا للکار کر

اور مدت کی کوشش سے ایک صندوقچہ بنایا مین صندوقچہ لکھتا ہون وہ تو ایک عجیب چیز ہے
نہ اس جیسی کسی نے پہلے دیکھی تھی نہ پھر ایجاد ہوئی صندوقچہ جادو کا صندوقچہ یا لوح سلیمانی
یا جام جہان نما غرض کیا کہون کہ وہ کیا چیز تھی تمام سلطنت کے بڑے سے بڑے ہوشیار کاریگر
بلائے گئے اور خود بادشاہ سلامت نے اپنے دست مبارک سے بھی کام کیا تو ایک عرصہ کے
بعد یہ عجیب چیز تیار ہوئی کوئی اس کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا اور کوئی بادشاہ سلامت
کی کاریگری پر عش عش کرتا تھا دنیا مین سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہین مگر واقعی بات یہ ہے
کہ بادشاہ سلامت نے بنائی اور جب بنکر تیار ہوا تو بادشاہ سلامت نے اسکے بنانے
پر فخر کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالے اور اپنی صناعی کی خوبی آپ نے تعریف کی
خیر مین اب اسکو صندوقچہ ہی کہتا ہون بعض کچھ ایسے پیچیدہ اس مین خانے ہین کہ حیرت
ہوتی ہے۔ کوئی بڑا کوئی چھوٹا کسی خانہ کی کوک دینے سے اس کے متعلق اور خانہ بھی کھلجاتے
ہین کسی خانہ کی کوک دینے سے اندر کے خانون کا پتہ بھی نہین چلتا سب سے زیادہ حکمت یہ تھی
کہ صندوقچہ کے ایک رخ پر حضور پر نور بادشاہ سلامت نے اپنی تصویر کی بھی ایک جھلک
رکھی تھی جو بغور دیکھنے سے معلوم ہوجاتی تھی۔ الغرض اسکا تیار ہونا تھا کہ بادشاہ سلامت نے
جشن عام کا حکم دیا انتظام ہونے لگا بوڑھے جوان اور بچہ ہر ایک قسم کے اعلیٰ اور ادنےٰ
رعایا خاص جشن کے روز حاضر ہوگئے بادشاہ سلامت نے اول تو سب کو وہ عجیب چیز نہ
دکھلائی۔ ہان مین اتنا لکھنا بھول گیا جب تمام رعایا کو اُس عجیب چیز کے چارون طرف
جمع کیا تو نوخیز رعایا کا مجمع جنکے امتحان کیواسطے یہ عجیب چیز بنائی گئی تھی اس صندوقچہ
کے اس رخ کی جانب تھا جس مین بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک پڑتی تھی یعنی صندوقچہ
کا تصور والا رخ ان نوخیزون کی طرف تھا بادشاہ سلامت نے کچھ اپنی تعریف و توصیف کرکے
فرمایا کہ یہ صندوقچہ یا نو ایجاد چیز بطور امانت ہم اپنی رعایا مین سے کسی کو دینا چاہتے ہین جو
کوئی اس کا حق ادا کرے اور جیسی لیجائے ویسی ہی دیدے تو ہم اس کو ایک مدت

کیواسطے جب تک ہمارا دل چاہے اس کے پاس رکھین گے اور پھر واپس لے لینگے چونکہ
نوخیز رعایا کے علاوہ تمام رعایا مین سے کم ایسے تھے جنھون نے اس پیچیدہ صندوقچہ کو
بنتے نہ دیکھا ہو یا وہ خود بنانے مین بطور امانی کے کاریگر کے کام کرتے نہ رہے ہون اور
اُس کے پیچ و خم سے واقف نہ ہون۔ الغرض قریب قریب سب ہی تو واقف تھے لہذا
سب نے بالاتفاق رکھنے سے انکار کردیا بادشاہ سلامت کی اب یہی نوخیز رعایا رہ گئی۔
جسکی ناتجربہ کاری سادہ لوحی سے اسی پر سب کی نظر تھی کہ یہ قبول کریگی سوان مین سے
کسی نے اسکو کھلونا سمجھا اور کسی نے بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک دیکھ لی الغرض
نتیجہ پر غور کئے بغیر جھٹ قبول کرلیا آپ خیال فرمائین بادشاہ سلامت کا اس شوق سے
بنانا اور تمام رعایا کا قبول نہ کرنا بادشاہ کے واسطے یہ ایک ایسی رنج و ملال کی بات تھی
کہ اگر یہ ناتجربہ کار بھی اسکو قبول نہ کرتے تو گویا بادشاہ کی امانت رکھنے سے اوسکی حفاظت سے
تمامی رعایا نے جواب ہی دیدیا تھا جس مین بادشاہ کی بڑی سبکی تھی۔ صاحب کچھ ہی ہو
مین یہی کہونگا کہ وہ ناتجربہ کار تجربہ کارون سے بڑھ گئے۔ اگر بادشاہ شہد رکھنے کیواسطے
دے تو لائیے اور زہر رکھنے کیواسطے دے تو جائیے۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔
یہ بھی خوب ہوا اچھا ایک کٹکھنا کتا بادشاہ نے امانت دیا تو ہم کو چاہئے کہ اسکو پیار
چمکار چمکار کر رکھین اسکو رام کرلین نہ ہوگا رام تو کاٹ ہی تو کھائیگا ہو گسکا کتا۔ بھئی چاہے
کچھ ہو مجھکو اگر ایسا موقع ملتا تو مین جھٹ سے سب سے پہلے لے لیتا مگر آمین بات یہ ہوتی
کہ سب کے انکار کے بعد اس نے لیا اور اسطرح بادشاہ کے دلمین گھر ہوگیا کہ نوخیز
رعایا نے قبول کرلیا اور اس کو اٹھا لیا۔ اُٹھا لینے کی ترکیب اگر آپ مجھسے پوچھین گے تو
اسکی تشریح بھی انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بیان کرونگا وہ بھی نئی ہے۔ بس بادشاہ
اسکی قدردانی سے اس قدر خوش ہوے کہ چندروز انتظام کیواسطے اپنی نیابت کا
تمغہ امتحان سے پیشتر دیدیا اور ان سب سے جنھون نے لینے سے انکار کیا تھا اللکار کر

اور مدت کی کوشش سے ایک صندوقچہ بنایا مین صندوقچہ لکھتا ہون وہ تو ایک عجیب چیز ہے
نہ اُس جیسی کسی نے پہلے دیکھی تھی نہ پھر ایجاد ہوئی صندوقچہ جادو کا صندوقچہ یا لوح سلیمانی
یا جام جہان نما غرض کیا کہون کہ وہ کیا چیز تھی تمام سلطنت کے بڑے سے بڑے ہوشیار کاریگر
بلائے گئے اور خود بادشاہ سلامت نے اپنے دست مبارک سے بھی کام کیا تو ایک عرصہ کے
بعد یہ عجیب چیز تیار ہوئی کوئی اس کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا اور کوئی بادشاہ سلامت
کی کاریگری پر عش عش کرتا تھا دنیا مین سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہین مگر واقعی بات یہ ہے
کہ بادشاہ سلامت نے بنالی اور جب بنکر تیار ہوا تو بادشاہ سلامت نے اسکے بنانے
پر فخر کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالے اور اپنی صناعی کی خود ہی آپ نے تعریف کی
خیر مین اب اسکو صندوقچہ ہی کہتا ہون بعض کچھ ایسے پیچیدہ اس مین خانے ہین کہ حیرت
ہوتی ہے۔ کوئی بڑا کوئی چھوٹا کسی خانہ کی کوک دینے سے اس کے متعلق اور خانہ بھی کھلجاتے
ہین کسی خانہ کی کوک دینے سے اندر کے خانون کا پتہ بھی نہین چلتا سب سے زیادہ حکمت یہ تھی
کہ صندوقچہ کے ایک رخ پر حضور پر نور بادشاہ سلامت نے اپنی تصویر کی بھی ایک جھلک
رکھی تھی جو بغور دیکھنے سے معلوم ہوجاتی تھی۔ الغرض اسکا تیار ہونا تھا کہ بادشاہ سلامت نے
جشن عام کا حکم دیا انتظام ہونے لگا بوڑھے جوان اور بچہ ہر ایک قسم کے اعلیٰ اور ادنے
رعایا خاص جشن کے روز حاضر ہوگئے بادشاہ سلامت نے اول تو سب کو وہ عجیب چیز نہ
دکھلائی۔ ہان مین اتنا لکھنا بھول گیا جب تمام رعایا کو اُس عجیب چیز کے چارون طرف
جمع کیا تو نوخیز رعایا کا مجمع جنکے امتحان کیواسطے یہ عجیب چیز بنائی گئی تھی اس صندوقچہ
کے اس رخ کی جانب تھا جس مین بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک پڑتی تھی یعنی صندوقچہ
کا تصور والا رخ ان نوخیزون کی طرف تھا بادشاہ سلامت نے کچھ اپنی تعریف و توصیف کرکے
فرمایا کہ یہ صندوقچہ یا انوکھی ایجاد چیز بطور امانت ہم اپنی رعایا مین سے کسی کو دینا چاہتے ہین جو
کوئی اس کا حق ادا کرے اور جیسی لیجائے ویسی ہی دیدے تو ہم اس کو ایک مدت

کیواسطے جب تک ہمارا دل چاہے اس کے پاس رکھین گے اور پھر واپس لے لینگے چونکہ
نوخیز رعایا کے علاوہ تمام رعایا مین سے کم ایسے تھے جنھون نے اس پیچیدہ صندوقچہ کو
بنتے نہ دیکھا ہو یا وہ خود بنانے مین بطور امانی کے کاریگر کے کام کرتے نہ رہے ہون اور
اُس کے پیچ و خم سے واقف نہ ہون۔ الغرض قریب قریب سب ہی تو واقف تھے لہذا
سب نے بالاتفاق رکھنے سے انکار کردیا بادشاہ سلامت کی اب یہی نوخیز رعایا رہ گئی۔
جسکی ناتجربہ کاری سادہ لوحی سے اسی پر سب کی نظر تھی کہ یہ قبول کرلیگی سوان مین سے
کسی نے اسکو کھلونا سمجھا اور کسی نے بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک دیکھ لی۔ الغرض
نتیجہ پر غور کئے بغیر جھٹ قبول کرلیا آپ خیال فرمائین بادشاہ سلامت کا اس شوق سے
بنانا اور تمام رعایا کا قبول نہ کرنا بادشاہ کے واسطے یہ ایک ایسی رنج و ملال کی بات تھی
کہ اگر یہ ناتجربہ کار بھی اسکو قبول نہ کرتے تو گویا بادشاہ کی امانت رکھنے سے اوسکی حفاظت سے
تمامی رعایا نے جواب ہی دیدیا تھا جس مین بادشاہ کی بڑی سبکی تھی۔ صاحب کچھ ہی ہو
مین یہی کہونگا کہ وہ ناتجربہ کار تجربہ کارون سے بڑھ گئے۔ اگر بادشاہ شہد رکھنے کیواسطے
دے تو لائیے اور زہر رکھنے کیواسطے دے تو جائیے۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔
یہ بھی خوب ہوا اچھا ایک کٹکھنا کتا بادشاہ نے امانت دیا تو ہم کو چاہئے کہ اسکو پیار
چُمکار کر رکھین اسکو رام کرلین نہ ہوگا رام تو کاٹ ہی تو کھائیگا ہو کسکا کتا۔ بھئی چاہے
کچھ ہو مجھکو اگر ایسا موقع ملتا تو مین جھٹ سے سب سے پہلے لے لیتا مگر اصلی بات یہ ہوتی
کہ سب کے انکار کے بعد اس نے لیا اور اسطرح بادشاہ کے دل مین گھر ہوگیا کہ نوخیز
رعایا نے قبول کرلیا اور اس کو اُٹھا لیا۔ اُٹھا لینے کی ترکیب اگر آپ مجھسے پوچھین گے تو
اُسکی تشریح بھی انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بیان کرونگا وہ بھی نئی ہے۔ بس بادشاہ
اسکی قدردانی سے اس قدر خوش ہوئے کہ چندروز انتظام کیواسطے اپنی نیابت کا
تمغہ امتحان سے پیشتر دیدیا اور ان سب سے جنھون نے لینے سے انکار کیا تھا الگ کر

کہا کہ اب تم میرے نائب کے پاؤن پڑو ورنہ مین خفا ہوجاؤنگا بوڑھے پرانے درباریون نے
حکم کی تعمیل کی مگر ایک قسم کی رعایا جو دربار مین شامل تھی مگر نسبت اُن بوڑھون کے جوانی بھری
آتشی مزاج تھی اِن کو نہایت طیش آیا کہ کل کے لونڈے کیلئے حکم ہوتا ہے کہ انکے قدمون پر سر رکھو
واہ حضرت یہی انصاف ہے ہم خود دیکھینگے اور انکو۔ آخر یہ رعایا کا گروہ باغی ہو گیا۔ مگر بغاوت کس قسم
کی اِس پادشاہ کی سلطنت کی وسعت اسقدر وسیع کہ اس سے باہر ہونا تو ممکن نہ تھا اور نہ بادشاہ
ایسا غصہ والا جیسے کہ اس زمانہ کے پادشاہ ہوتے ہین بس دربار بند کر دیا گیا اور یہی سزا کافی
سمجھی گئی۔ مگر وہ لوگ اپنے ذمہ کا کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے مولانا آج مجھکو پانچروز سے سخت
کھانسی ہے اور خشک ہے نہایت تکلیف دیتی ہے دل تو چاہتا تھا کہ اور لکھون لیکن نہین اب آپ
اس قصہ مین جو کچھ سوال مجھسے کرینگے اُسکے جواب مین کچھ اور لکھونگا میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ان
مولوی صاحب واعظ کو جو چلتے وقت میرے پاس آئے تھے اور اپنے پرنسپل صاحب کو بھی فقط یہ قصہ الا
حصہ دکھادین اور سب پیر اسلام کہدین کیا تعجب ہے کہ ان حضرات ذہبی یہ قصہ کہین دیکھا ہو اور مجھکو انکی یاد سے
اور زیادہ یاد آجائے پیارے میان سلمہٗ کو سلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ روز دوشنبہ ۲۴ محرم ۱۳۴۰ھ

مکتوب ششم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہٗ

السلام علیکم مجھکو نہایت کم فرصت ہے برخوردار حامد محمود کلیمی سلمہٗ نے یہ قصہ نقل کر دیا ہے۔
ہان جب وہ صندوقچہ دیا گیا تو بادشاہ سلامت نے بوڑھون سے نظر بچا کر اس صندوقچہ کے
بھیدون سے اور تمام چھوٹے بڑے خانون سے ان امانت دارون کو واقف کر دیا اور بڑے بڑے
خانون کی بھی کنجیان عطا کر دی تھین اور تاکید کر دی تھی کہ روزانہ اسکو کوٹتے رہنا اور جس خانہ کی جو کنجی ہے نمبر
دیکھکر اس کنجی سے کرنا کبھی نہین بگڑے گا اور چھوٹے چھوٹے خانہ اور عجائبات جو کہ اس صندوقچہ مین
ہین جب ایک عرصہ تک اسکو ٹھیک وقت پر کوٹتے رہو گے تو وہ خود تم پر ظاہر ہوتے جائینگے

کیونکہ ہم نے اس طلسم مین اسی قسم کی کاریگری کی ہے کہ زیادہ تکلیف اُٹھانی نہ پڑے ہان اگر
ایک کنجی دوسرے خانہ مین لگا دین یا وقت بے وقت کوک دیا تو یاد رکھو کہ یہ سب خانہ خراب
ہو جائینگے اسکے چھوٹے خانے بجائے کھل جانیکے ہمیشہ کیواسطے بند ہو کر ٹوٹ جائینگے پھر تمکو
سب کے سامنے شرمندگی ہوگی اور مجھکو ان بوڑھون کے سامنے جُبکی ضرور ہوگی۔ اگر تمھارا
صندوقچہ خراب ہو جائیگا تو بڑی خرابی ہے اسکو درست کرنا نہایت مشکل ہوگا۔ مین تو تمسے
اس عرصہ تک اسطرح بے تکلف ملونگا نہین جبتک کہ امانت واپس لیلون۔ ہان میری طرف سے
رعایت اور رحم برحال رعایا یہ ہے کہ مین وقتاً فوقتاً اُن لوگون کو یکے بعد دیگرے تمھارے
پاس بھیجتا رہونگا جسکو مین اسکے بنانیکی سند دونگا وہ بنا سکین گے اگر تم انسے درست
کرالوگے تو جب بھی خیر ہے ورنہ پھر تمکو بہت بڑی سزا دونگا وہ بنا سکینگے اگر تم انسے درست
میری سند ہین اور اس طلسم کے کھولنے کے منتر ہر زبان مین ہونگے تمکو جانچ کرنی ہوگی کہ کوئی
غیر سند یافتہ شخص یا جعلی سند دکھا کر تمھارا صندوقچہ بنانیکا ذمہ لے اور بجائے درست کرنیکے
اور رہا سہا خراب نہ کر دے اچھا رخصت نائب السلطنت کو بڑے جاہ وجلال اور عزت
کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اردلی خواصی زیب وزینت نوکر چاکر سب پادشاہ نے
اپنی طرف سے دیئے اور دو مخبر خفیہ کر کے سپاہی بھی ہر ایک کے ساتھ کر دئے کہ دیکھتے
رہو کہ یہ لوگ اس امانت کا کیا حشر کرتے ہین۔ وہ جوان آتشی مزاج جس نے اسکی تعظیم
نہین کی تھی آتش حسد سے جلنے لگے اور نائب السلطنت کو بیعزت کرنیکی فکر کرتا رہا۔ یہان
تک کہ دھوکہ دیکر پادشاہ سلامت کے خاص عطا شدہ محل سے نکلوا دیا اب میرا دل چاہتا ہے
کہ جس قدر اس طلسم یا صندوقچہ کا حال مین نے پُرانی کتاب مین دیکھا ہے یا اُس کے کسیقدر
بہرون سے سُنا ہے بیان کرون تاکہ آپ کو اور زیادہ لطف آئے۔ یہ جادو کا پُتلا مٹی
پانی سے بنایا گیا تھا تو خانہ یا سوراخ اسمین تھے دسوان ایسا کہ وار پار ہوتا اسکا کچھ موہوم سا تھا
مگر زیادہ کارگری یہی بات تھی کہ اس صندوقچہ کے اندرونی خانونکی ساخت اِس دسوین خانہ سے

کہا کہ اب تم میرے نائب کے پاؤن پڑ دو ورنہ مین خفا ہو جاؤنگا بوڑھے پرانے درباریون نے
حکم کی تعمیل کی مگر ایک قسم کی رعایا جو دربار مین شامل تھی مگر بہ نسبت ان بوڑھون کے جوانی بھری
آتشی مزاج تھی ان کو نہایت طیش آیا کہ کل کے لونڈے کیلئے حکم ہوتا ہے کہ انکے قدمون پر سر رکھو
واہ حضرت یہی انصاف ہے سمجھو دیکھئے اور انکو آخر یہ رعایا کا گروہ باغی ہوگیا۔ مگر بغاوت کس قسم
کی اس بادشاہ کی سلطنت کی وسعت اسقدر وسیع کہ اس سے باہر ہونا تو ممکن نہ تھا اور نہ بادشاہ
ایسا غصہ والا جیسے کہ اس زمانے کے بادشاہ ہوتے ہین بس دربار بند کر دیا گیا اور یہی سزا کافی
سمجھی گئی۔ مگر وہ لوگ اپنے ذمہ کا کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے مولانا آج مجھکو پانچ روز سے سخت
کھانسی ہے اور خشک ہے نہایت تکلیف دیتی ہے دل تو چاہتا تھا کہ اور لکھون لیکن نہین اب آپ
اس قصہ مین جو کچھ سوال مجھسے کرینگے اسکے جواب مین کچھ اور لکھون گا میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ان
مولوی صاحب واعظ کو جو چلتے وقت میرے پاس آئے تھے اور اپنے پرنسپل صاحب کو بھی فقط یہ قصہ والا
حصہ دکھا دین اور بس یہ اسلام کہدین کیا تعجب ہے کہ ان حضرات نے بھی یہ قصہ کہین دیکھا ہو اور مجھکو انکی یاد سے
اور زیادہ یاد آجائے پیارے پیارے میان سلمہ کو سلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہ روز دوشنبہ ۲۱ محرم [illegible]

مکتوب ششم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہ

السلام علیکم مجھکو نہایت کم فرصت ہے برخوردار حامد محمود کلیمی سلمہ نے یہ قصہ نقل کر دیا ہے۔
ہان جب وہ صندوقچہ دیا گیا تو بادشاہ سلامت نے بوڑھون سے نظر بچا کر اس صندوقچہ کے
بھیدون سے اور تمام چھوٹے بڑے خانون سے ان امانت دارون کو واقف کر دیا اور بڑے بڑے
خانون کی بھی کنجیان عطا کر دی تھین اور تاکید کر دی تھی کہ روزانہ اسکو کوکتے رہنا اور جس خانہ کی جو کنجی ہے نمبر
دیکھکر اس کنجی سے کوکنا کبھی نہین بگڑے گا اور چھوٹے چھوٹے خانے اور عجائبات جو کہ اس صندوقچہ مین
ہین جب ایک عرصہ تک اسکو ٹھیک وقت پر کوکتے رہو گے تو وہ خود تم پر ظاہر ہوتے جائین گے

کیونکہ ہم نے اس طلسم مین اسی قسم کی کاریگری کی ہے کہ زیادہ تکلیف اٹھانی نہ پڑے ہان اگر
ایک کنجی دوسرے خانہ مین لگادین یا وقت بے وقت کوک دیا تو یاد رکھو کہ یہ سب خانہ خراب
ہو جائینگے اسکے چھوٹے خانے بجائے کھل جانیکے ہمیشہ کیواسطے بند ہو کر ٹوٹ جائینگے پھر تمکو
سب کے سامنے شرمندگی ہوگی اور مجھکو ان بوڑھون کے سامنے جسکی ضرور ہوگی۔ اگر تمھارا
صندوقچہ خراب ہو جائیگا تو بڑی خرابی ہے اسکو درست کرنا نہایت مشکل ہوگا مین تو تمسے
اس عرصہ تک اسطرح بے تکلف ملونگا نہین۔ جبتک کہ امانت واپس لیلون۔ ہان میرے لطف
رعایت اور رحم بر حال رعایا یہ ہے کہ مین وقتاً فوقتاً ان لوگون کو یکے بعد دیگرے تمھارے
پاس بھیجا کرونگا جسکو مین اسکے بنانیکی سند دونگا وہ بنا سکین گے اگر تم انسے درست
کرالوگے تو جب بھی خیر ہے ورنہ پھر تمکو بہت بڑی سزا دونگا وہ بنا سکینگے اگر تم انسے درست
میری ستارین اور اس طلسم کے کھولنے کے منتر ہر زبان مین ہونگے تمکو جانچ کرنی ہوگی کہ کوئی
غیر سند یافتہ شخص یا جعلی سند دکھا کر تمھارا صندوقچہ بنانیکا ذمہ لے اور بجائے درست کرنیکے
اور رہا سہا خراب نہ کر دے اچھا رخصت نائب السلطنت کو بڑے جاہ و جلال اور عزت
کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اردلی خواصی زیب و زینت نوکر چاکر سب بادشاہ نے
اپنی طرف سے دئیے اور دو مخبر کھلی کر کے سپاہی بھی ہر ایک کے ساتھ کر دئے کہ دیکھتے
رہو کہ یہ لوگ اس امانت کا کیا حشر کرتے ہین۔ وہ جوان آتشی مزاج جس نے اسکی تعظیم
نہین کی تھی آتش حسد سے جلنے لگے اور نائب السلطنت کو بیعزت کرنیکی فکر کرتا رہا یہان
تک کہ دھوکہ دیکر بادشاہ سلامت کے خاص عطا شدہ محل سے نکلوا دیا اب میرا دل چاہتا ہے
کہ جس قدر اس طلسم یا صندوقچہ کا حال مین نے پرانی کتاب مین دیکھا ہے یا اس کے کسیقدر
بھیرون سے سنا ہے بیان کرون تاکہ آپ کو اور زیادہ لطف آئے۔ یہ جادو کا پتلا مٹی
پانی سے بنایا گیا تھا تو خانہ یا سوراخ انہین تھے دسوان ایسا کہ وار پار ہونا اسکا کچھ موہوم سا تھا
مگر زیادہ کاریگری یہی ہے تھی کہ اس صندوقچہ کے اندر دنی خانون کی ساخت اس دسوین خانہ سے

کہا کہ اب تم میرے نائب کے پاؤن پڑو ورنہ مین خفا ہوجاؤنگا بوڑھے پرانے درباریون نے
حکم کی تعمیل کی مگر ایک قسم کی رعایا جو دربار مین شامل تھی مگر نسبت اُن بوڑھون کے جوانی بھری
آتشی مزاج تھی اِن کو نہایت طیش آیا کہ کل کے لونڈے کیلئے حکم ہوتا ہو کہ انکے قدمون پر سر رکھو
واہ حضرت یہی انصاف ہو ہمکو دیکھئے اور انکو آخر یہ رعایا کا گروہ باغی ہو گیا - مگر بغاوت کس قسم
کی اِس بادشاہ کی سلطنت کی وسعت اسقدر وسیع کہ اس سے باہر ہونا تو ممکن نہ تھا اور نہ بادشاہ
ایسا غصہ والا جیسے کہ اس زمانہ کے بادشاہ ہوتے ہین پس دربار بند کر دیا گیا اور یہی سزا کافی
سمجھی گئی - مگر وہ لوگ اپنے ذمہ کا کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے مولانا آج مجھکو پانچ روز سے سخت
کھانسی ہو اور خشک ہو نہایت تکلیف دیتی ہو دل تو چاہتا تھا کہ اور لکھون لیکن نہین اب آپ
اس قصہ مین جو کچھ سوال مجھسے کرینگے اسکے جواب مین کچھ اور لکھونگا میرا دل چاہتا ہو کہ آپ ان
مولوی صاحب واعظ کو جو چلتے وقت میرے پاس آئے تھے اور اپنے پرنسپل صاحب کو بھی فقط یہ قصہ الا
حصہ دکھا دین اور بس میرا سلام کہدین کیا تعجب ہو کہ ان حضرات نے بھی یہ قصہ کہین دیکھا ہو اور مجھکو انکی یاد سے
اور زیادہ یاد آجائے پیارے پیارے میان سلمہ کو سلام شوق ۔ عاجز کلیمی غفرلہ روز دوشنبہ ۲۲ محرم ۴۶ھ

مکتوب ششم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد مغز اللہ خانصاحب چشتی سلمہ

السلام علیکم مجھکو نہایت کم فرصت ہو برخوردار حامد محمود کلیمی سلمہ نے یہ قصہ نقل کر دیا ہے۔
ہان جب وہ صندوقچہ دیا گیا تو بادشاہ سلامت نے بوڑھون سے نظر بچا کر اس صندوقچہ کے
بھیدون سے اور تمام چھوٹے بڑے خانون سے ان امانت دارون کو واقف کر دیا اور بڑے بڑے
خانون کی بھی کنجیان عطا کر دی تھین اور تاکید کر دی تھی کہ روزانہ اسکو کھولتے رہنا اور جس خانہ کی جو کنجی ہو بہ نمبر
دیکھکر اس کنجی سے کھولنا کبھی نہین بگڑے گا اور چھوٹے چھوٹے خانہ اور عجائبات جو کہ اس صندوقچہ مین
ہین جب ایک عرصہ تک اسکو ٹھیک وقت پر کھولتے رہوگے تو وہ خود تم پر ظاہر ہوتے جائینگے

کیونکہ ہم نے اس طلسم مین اسی قسم کی کاریگری کی ہے کہ زیادہ تکلیف اُٹھانی نہ پڑے ہان اگر
ایک کنجی دوسرے خانہ مین لگا دین یا وقت بے وقت کوک دیا تو یاد رکھو کہ یہ سب خانہ خراب
ہوجاینگے اسکے چھوٹے خانے بجائے کھل جانیکے ہمیشہ کیواسطے بند ہو کر ٹوٹ جائینگے پھر تمکو
سب کے سامنے شرمندگی ہوگی اور مجھکو ان بوڑھون کے سامنے جسکی ضرور ہوگی - اگر تمھارا
صندوقچہ خراب ہو جائیگا تو بڑی خرابی ہے اسکو درست کرنا نہایت مشکل ہوگا - مین تو تمسے
اس عرصہ تک اسطرح بے تکلف ملونگا نہین جبتک کہ امانت واپس لیلون - ہان میرا طریقہ
رعایت اور رحم بر حال رعایا یہ ہے کہ مین وقتاً فوقتاً اُن لوگون کو یکے بعد دیگرے تمھارے
پاس بھیجتا رہونگا جسکو مین اسکے بنانیکی سند دونگا وہ بنا سکین گے اگر تم انسے درست
کرالوگے تو جب بھی خیر ہے ورنہ پھر تمکو بہت بڑی سزا دونگا وہ بنا سکینگے اگر تم انسے درست
میری سندین اور اس طلسم کے کھولنے کے منتر ہر زبان مین ہونگے تمکو جانچ کرنی ہوگی کہ کوئی
غیر سند یافتہ شخص یا جعلی سند دکھا کر تمھارا صندوقچہ بنانیکا ذمہ لے اور بجائے درست کرنیکے
اور رہا سہا خراب نہ کر دے - اچھا رخصت نائب السلطنت کو بڑے جاہ و جلال اور عزت
کے ساتھ رخصت کیا گیا - اردلی خواصی زیب و زینت نوکر چاکر سب بادشاہ نے
اپنی طرف سے دیئے اور دو مخبر کھلی کر کے سپاہی بھی ہر ایک کے ساتھ کر دیے کہ دیکھتے
رہو کہ یہ لوگ اس امانت کا کیا حشر کرتے ہین - وہ جوان آتشی مزاج جس نے اسکی تعظیم
نہین کی تھی آتش حسد سے جلنے لگے اور نائب السلطنت کو بیعزت کرنیکی فکر کرتا رہا - یہان
تک کہ دھوکہ دیکر بادشاہ سلامت کے خاص عطا شدہ محل سے نکلوا دیا اب میرا دل چاہتا ہے
کہ جس قدر اس طلسم یا صندوقچہ کا حال مین نے پرانی کتاب مین دیکھا ہے یا اُس کے سیقدر
بزرگون سے سنا ہے بیان کرون تاکہ آپ کو اور زیادہ لطف آئے - یہ جادو کا پتلا مٹی
پانی سے بنایا گیا تھا تو خانہ یا سوراخ اسمین تھے دسوان ایسا کہ وار پار ہوتا اسکا کچھ موہوم سا تھا
مگر زیادہ کارگیری یہی بات تھی کہ اس صندوقچہ کے اندرونی خانون کی ساخت اس دسوین خانہ سے

زیادہ تعلق رکھتی تھی یہ زمین پر رکھا ہوا تھا - دیکھنے والے اسکا عرض کم اور طول زیادہ بتاتے
ہین اسکے چار پائے بھی تھے آنوخاصیری خانے علحدہ علحدہ کام کے تھے ہر ایک سے جدا کام لیتے والا
کام لے سکتا تھا مین بچا بتا ہون کہ دنیا کی کسی چیز سے تشبیہ دون تو کوئی چیز سمجھ مین نہین آتی اور
آتی ہو تو آدمی کی صورت سے بہت مشابہ ہونے کیطرف دل راغب ہوتا ہو مگر آدمی تو چلتا پھرتا ہو
وہ ایک چیز زمین پر رکھی ہوئی یا پڑی ہوئی تھی اس مین ہرگز جان نہ تھی سوائے پانی اور مٹی کے
کوئی چیز اسمین نہ تھی اندر کے خانون کا حال کون بیان کر سکتا ہے کہ اس مین کیا کیا تھا ارسطو اور
بقراط جیسے اگر اسکو دیکھتے اور ہزار ہزار برس زندہ رہتے تو بھی اس کا پورا بھید نہ بیان کر سکتے
دنیا مین جس قدر ایجادین ہوتی ہین اور ہونگی سب اس مین خفیہ طور پر رکھی گئی تھین - ریل تار
گراموفون - کیمرہ - فوٹو - ہوائی جہاز جس قدر ایجادین ہین وہ سب اس طلسم مین موجود تھین اسکے
اسقدر عجیب پردہ رکھے گئے تھے کہ دنیا کے کسی عاقل نے اسکی پوری سیر نکی ہوگی ہان اس نو خیز
رعایا مین وہ ضرور اسکو جان گیا جسکو خاص بادشاہ سلامت نے خود واقف کر دیا اور ٹوٹا ہوا بنا تا بھی بتا دیا
امانت صندوقچہ یا طلسم جسوقت امانت برادرون نے لیا ہو وہ بھی ایک عجیب بات ہو جو کسیطرح آدمی
کی سمجھ مین نہین آسکتی امانت خواہ کسی قسم کی ہو کوئی تو بغل مین دبا کر لیجاتا ہو - کوئی ہاتھ مین اٹھا لیتا ہو
کوئی سر پر رکھ لیتا ہو ان باتون مین سے کچھ بھی نہ تھا اس بیجان چیز کو اسطرح اور اس قسم سے اٹھایا
کہ خود اس مین غایب اور وہ زندہ ہوگئی اب دیکھا گیا تو دو پاؤن سے چلتی پھرتی ہے اور دو شل
ہاتھون کے لٹکتے ہوئے ہین - اب اسکی مثال مجھے نہین دکھائی دیتی ہے جو مین آپ کو دون
کہ اٹھا کسطرح لیا ہان اسوقت ایک مثال خیال مین آگئی مین نے تو اسکو دیکھا ہو آپ نے
بھی ضرور دیکھا ہوگا عرصہ دراز ہوا کہ دلی مین ایک شخص آیا تھا وہ غبارے مین اڑتا تھا اسکا
تماشا دیکھنے کیواسطے بہت لوگ جمع ہوئے تھے چونکہ وہ ایک نئی بات تھی مین بھی اس کے
دیکھنے کیواسطے گیا تھا ایک کرچ کا سا بہت بڑا غبارہ تھا جیسے بارات شادی مین چھوٹے چھوٹے غبارے
ہین اور چھوڑے جاتے ہین لیکن مذکورہ بالا غبارہ بہت بڑا تھا اسکو پھیلا کر بہت سا دھوان کیا

اور دھوان اس مین جانا شروع ہوا اس کے اندر دھوان جسقدر جانا شروع ہوا اور دھوان
جسقدر بھرا جاتا تھا وہ پھولتا جاتا تھا یہان تک کہ پورا پھول کر زمین سے اٹھا اور وہ شخص اس مین
لٹک گیا اور غایب ہوا اب اس غبارہ کے اندر دھوان ہو جسکو کالی ہوا کہنا چاہیے اور باہر بھی
ہوا ہے مین نے اگر عربی پڑھی ہوتی تو کہتا مجملہ الدخان پس میری سمجھ مین تو اسطرح امانت دار
نے امانت کو اٹھا لیا وہان تو غبارہ مین فقط کپڑا اور موم یا اور کوئی مصالحہ تھا اور اس امانت مین
مٹی اور پانی مگر جسوقت وہ زمین سے بلند ہوا تو دھوان جو آگ کا ایک شعلہ ہو اور ہوا اسمین موجود تھی
اسیطرح امانت دار نے جو مین امانت کو غبارہ کی طرح اٹھا لیا - ہوا بھی اسمین پائی گئی اور اس طلسمی
صندوقچہ کے تمام کل پرزہ چلنے لگے بوڑھے اور جوان دیکھکر کیون نہ حسد کرین یہ بچے بھی
بڑے بازیگر تماشہ گر نکلے اور اس پر طرہ بادشاہ سلامت کی یادگار تصویر جیسے سونے مین سہاگا
بادشاہ سلامت کی یادگار سے یہ مطلب نہین کہ بادشاہ سلامت نے دنیا سے سفر کر لیا ہرگز
نہین ابھی تو وہ امانت واپس لینگے اور پھر خدا جانے کیا کیا حشر ہوگا یادگار کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ
دار الخلافہ سے دور دور کے شہرون مین بادشاہ کی تصویرین لگائی جائین جیسے اسوقت کے بادشاہ
کی تصویرین ہر ایک تھانہ مین موجود ہین آپ فرمائینگے کہ ایسا جلیل القدر اور بے مثل تو بادشاہ
اور اسکا اتنا کچھ ذکر مگر نام ہے کہ کہین ملتا نہین ہو کو لیجیا جب جسقدر قصے ہین تمام دنیا یک زبان
ہو کر کسی قصہ کو سچا نہین بتاتی اختلاف ضرور ہوتا ہو کوئی سچا بتاتا ہے کوئی جھوٹا چنانچہ اس
بادشاہ کے ہر ولایت مین جدا جدا نام ہین - متفرقون مین جدا جدا طور پر رعایا یاد کرتی ہو مثلاً ہندوستان
مین جو نام ہے وہ انگلستان مین نہین جو عرب مین نام ہو وہ فرنگستان مین نہین ہر ایک نے اپنی اپنی
زبان مین علحدہ علحدہ نام رکھ لئے ہین یا بادشاہ سلامت نے خود ہی اپنی رعایا کی آسانی کیواسطے
جدا جدا نام بتا دئے ہین اب لطف یہ ہو کہ ہندوستان والا انگلستان والے سے ملتا ہو تو اپنے
بادشاہ کا نام لیتا ہے اور ان مین سے ہر ایک اپنے بادشاہ کی عظمت اور بڑائی بیان کرتا ہے
ایک کہتا ہے یہ بادشاہ کا نام ہے - دوسرا کہتا ہے نہین یہ ہے - دونون آپس

زیادہ تعلق رکھتی تھی یہ زمین پر رکھا ہوا تھا۔ دیکھنے والے اسکا عرض کم اور طول زیادہ بتاتے
ہین اسکے چار پائے بھی تھے تو ظاہری خانے علٰحدہ علٰحدہ کام کے تھے ہر ایک سے جدا کام لینے والا
کام لے سکتا تھا مین چاہتا ہون کہ دنیا کی کسی چیز سے تشبیہ دون تو کوئی چیز سمجھ مین نہین آتی اور
آتی ہے تو آدمی کی صورت سے بہت مشابہ ہونے کیطرف دل راغب ہوتا ہے مگر آدمی تو چلتا پھرتا ہے
وہ ایک چیز زمین پر رکھی ہوئی یا پڑی ہوئی تھی اس مین ہرگز جان نہ تھی سوائے پانی اور مٹی کے
کوئی چیز اسمین نہ تھی اندر کے خانون کا حال کون بیان کرسکتا ہے کہ اس مین کیا کیا تھا ارسطو اور
بقراط جیسے اگر اسکو دیکھتے اور ہزار ہزار برس زندہ رہتے تو بھی اس کا پورا بھید نہ بیان کرسکتے
دنیا مین جس قدر ایجادین ہوتی ہین اور ہونگی سب اس مین خفیہ طور پر رکھی گئی تھین۔ ریل تار
گراموفون۔ کیمرہ۔ فوٹو۔ ہوائی جہاز جس قدر ایجادین ہین وہ سب اس طلسم مین موجود تھین اسکے
اسقدر عجیب پردہ رکھے گئے تھے کہ دنیا کے کسی عاقل نے اسکی پوری سیر نکی ہوگی ہان اس تو خیر
رعایا مین وہ ضرور اسکو جان گیا جسکو خاص بادشاہ سلامت نے خود واقف کردیا اور ٹوٹا ہوا بنانا بھی بتادیا
امانت صندوقچہ یا طلسم جسوقت امانت برداروں نے لیا ہے وہ بھی ایک عجیب بات ہے جو کسیطرح آدمی
کی سمجھ مین نہین آسکتی امانت خواہ کسی قسم کی ہو کوئی تو بغل مین دبا کر لیجاتا ہے۔ کوئی ہاتھ مین اٹھا لیتا ہے
کوئی سر پر رکھ لیتا ہے ان باتون مین سے کچھ بھی نہ تھا اس بیجان چیز کو اسطرح اور اس قسم سے اٹھایا
کہ خود اس مین غایب اور وہ زندہ ہوگئی اب دیکھا گیا تو دو پاؤن سے چلتی پھرتی ہے اور دو شل
ہاتھون کے لٹکتے ہوئے ہین۔ اب اسکی مثال مجھے نہین دکھائی دیتی ہے جو مین آپ کو دون
کہ اٹھا کسطرح لیا ہان اسوقت ایک مثال خیال مین آگئی مین نے تو اسکو دیکھا ہے آپ نے
بھی ضرور دیکھا ہوگا عرصہ دراز ہوا کہ دلی مین ایک شخص آیا تھا وہ غبارے مین اڑتا تھا اسکا
تماشا دیکھنے کیواسطے بہت لوگ جمع ہوئے تھے چونکہ وہ ایک نئی بات تھی مین بھی اس کے
دیکھنے کیواسطے گیا تھا ایک کرہ کا سا بہت بڑا غبارہ تھا جیسے بارات شادی مین چھوٹے چھوٹے غبارہ چھوڑتے
ہین اور چھوڑے جاتے ہین لیکن مذکورہ بالا غبارہ بہت بڑا تھا اسکو پھیلا کر بہت سا دھوان کیا گیا

اور دھوان اس مین جانا شروع ہوا اس کے اندر دھوان جسقدر جانا شروع ہوا اور دھوان
جسقدر بھرتا جاتا تھا وہ پھولتا جاتا تھا یہان تک کہ پورا پھول کر زمین سے اٹھا اور وہ شخص اس مین
لٹک گیا اور غایب ہے اس غبارہ کے اندر دھوان ہے جسکو کالی ہوا کہنا چاہیے اور باہر بھی
ہوا ہے مین نے اگر عربی پڑھی ہوتی تو کہتا محمله الدخان پس میری سمجھ مین تو اسطرح امانت دار
نے امانت کو اٹھا لیا وہان تو غبارہ مین فقط کپڑا اور موم یا اور کوئی مصالحہ تھا اور اس امانت مین
مٹی اور پانی مگر جسوقت وہ زمین سے بلند ہوا تو دھوان جو آگ کا ایک شعلہ ہے اور ہوا اسمین موجود تھی
اسیطرح امانت دار نے جو مین امانت کو غبارہ کی طرح اٹھا لیا ہوا بھی اسمین پائی گئی اور اس طلسمی
صندوقچہ کے تمام کل پرزہ چلنے لگے بوڑھے اور جوان دیکھکر کیون نہ حسد کرین یہ بچے بھی
بڑے بازیگر تماشہ گر نکلے اور اس پر طرہ بادشاہ سلامت کی یادگار تصویر جیسے سونے مین سہاگا
بادشاہ سلامت کی یادگار سے یہ مطلب نہین کہ بادشاہ سلامت نے دنیا سے سفر کرلیا ہرگز
نہین ابھی تو وہ امانت واپس لینگے اور پھر خدا جانے کیا کیا حشر ہوگا یادگار کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ
دار الخلافہ سے دور دور کے شہرون مین بادشاہ کی تصویرین لگائی جائین جیسے اسوقت کہ بادشاہ
کی تصویرین ہر ایک تھانہ مین موجود ہین آپ فرمائینگے کہ ایسا جلیل القدر اور بے مثل تو بادشاہ
اور اسکا اتنا کچھ ذکر مگر نام ہے کہ کہین ملتا نہین ہو کو لکھا جب جسقدر قصہ ہین تمام دنیا یکبان
ہو کر کسی قصہ کو سچا نہین بتاتی اختلاف ضرور ہوتا ہے کوئی سچا بتاتا ہے کوئی جھوٹا چنانچہ اس
بادشاہ کے ہر ولایت مین جدا جدا نام ہین۔ مشترون مین جدا جدا طور پر رعایا یاد کرتی ہے مثلاً ہندوستان
مین جو نام ہے وہ انگلستان مین نہین جو عرب مین نام ہے وہ فرنگستان مین نہین ہر ایک نے اپنی اپنی
زبان مین علٰحدہ علٰحدہ نام رکھ لئے ہین یا بادشاہ سلامت نے خود ہی اپنی رعایا کی آسانی کیواسطے
جدا جدا نام بتا دئے ہین اب لطف یہ ہے کہ ہندوستان والا انگلستان والے سے ملتا ہے تو اپنے
بادشاہ کا نام لیتا ہے اور ان مین سے ہر ایک اپنے بادشاہ کی عظمت اور بڑائی بیان کرتا ہے
ایک کہتا ہے یہ بادشاہ کا نام ہے۔ دوسرا کہتا ہے نہین یہ ہے۔ دونون آپس

زیادہ تعلق رکھتی تھی یہ زمین پر رکھا ہوا تھا - دیکھنے والے اسکا عرض کم اور طول زیادہ بتاتے
ہین اسکے چار پائے بھی تھے تو ظاہری خانے علیحدہ علیحدہ کام کے تھے ہر ایک سے جدا کام لینے والا
کام لے سکتا تھا مین چاہتا ہون کہ دنیا کی کسی چیز سے تشبیہ دون تو کوئی چیز سمجھ مین نہین آتی اور
آتی ہو تو آدمی کی صورت سے بہت مشابہ ہونے کیطرف دل راغب ہوتا ہو مگر آدمی تو چلتا پھرتا ہو
وہ ایک چیز زمین پر رکھی ہوئی یا پڑی ہوئی تھی اس مین ہرگز جان نہ تھی سوائے پانی اور مٹی کے
کوئی چیز اسمین نہ تھی اندر کے خانون کا حال کون بیان کر سکتا ہے کہ اس مین کیا کیا تھا ارسطو اور
بقراط جیسے اگر اسکو دیکھتے اور ہزار ہزار برس زندہ رہتے تو بھی اس کا پورا بھید نہ بیان کر سکتے
دنیا مین جس قدر ایجادین ہوتی ہین اور ہونگی سب اس مین خفیہ طور پر رکھی گئی تھین - ریل تار
گراموفون - کیمرہ - فوٹو - ہوائی جہاز جس قدر ایجادین ہین وہ سب اس طلسم مین موجود تھین اسکے
اسقدر عجیب پردہ رکھے گئے تھے کہ دنیا کے کسی عاقل نے اسکی پوری سیر نہ کی ہوگی ہان اس نوخیز
رعایا مین وہ ضرور اسکو جان گیا جسکو خاص بادشاہ سلامت نے خود واقف کر دیا اور ٹوٹا ہوا بنانا بھی بتا دیا
امانت صندوقچہ یا طلسم جسوقت امانت بردارون نے لیا ہو وہ بھی ایک عجیب بات ہو جو کسیطرح آدمی
کی سمجھ مین نہین آسکتی امانت خواہ کسی قسم کی ہو کوئی تو بغل مین دبا کر لیجاتا ہو کوئی ہاتھ مین اٹھا لیتا ہو
کوئی سر پر رکھ لیتا ہو ان باتون مین سے کچھ بھی نہ تھا اس بیجان چیز کو اسطرح اور اس قسم سے اٹھایا
کہ خود اس مین غایب اور وہ زندہ ہو گئی اب دیکھا گیا تو دو پاؤن سے چلتی پھرتی ہے اور دو شل
ہاتھون کے لٹکتے ہوئے ہین - اب اسکی مثال مجھے نہین دکھائی دیتی ہے جو مین آپ کو دون
کہ اٹھا کسطرح لیا ہان اسوقت ایک مثال خیال مین آگئی مین نے تو اسکو دیکھا ہو آپ نے
بھی ضرور دیکھا ہوگا عرصہ دراز ہوا کہ دہلی مین ایک شخص آیا تھا وہ غبارے مین اڑتا تھا اسکا
تماشا دیکھنے کیواسطے بہت لوگ جمع ہوئے تھے چونکہ وہ ایک نئی بات تھی مین بھی اس کے
دیکھنے کیواسطے گیا تھا ایک کرپچ کا سا بہت بڑا غبارہ تھا جیسے بارات شادیون مین چھوٹے چھوٹے غبارے بنتے
ہین اور چھوڑے جاتے ہین لیکن مذکورہ بالا غبارہ بہت بڑا تھا اسکو پھیلا کر بہت سا دھوان کیا گیا

اور دھوان اس مین جانا شروع ہوا اس کے اندر دھوان جسقدر جانا شروع ہوا اور دھوان
جسقدر بھرتا جاتا تھا وہ پھولتا جاتا تھا یہانتک کہ پورا پھول کر زمین سے اٹھا اور وہ شخص اس مین
لٹک گیا اور غایب ہو اس غبارہ کے اندر دھوان ہو جسکو کالی ہوا کہنا چاہئے اور باہر بھی
ہوا ہے مین نے اگر عربی پڑھی ہوتی تو کہتا تحمّلہ الدّخان پس میری سمجھ مین تو اسطرح امانت دار
نے امانت کو اٹھا لیا وہان تو غبارہ مین فقط کپڑا اور موم یا اور کوئی مصالحہ تھا اور اس امانت مین
مٹی اور پانی مگر جسوقت وہ زمین سے بلند ہوا تو دھوان جو آگ کا ایک شعلہ ہو اور ہوا اسمین موجود تھی
اسیطرح امانت دار نے جو مین امانت کو غبارہ کی طرح اٹھا لیا ہوا بھی اسمین پائی گئی اور اس طلسمی
صندوقچہ کے تمام کل پرزہ چلنے لگے بوڑھے اور جوان دیکھکر کیون نہ حسد کرین یہ نیچے بھی
بڑے بازیگر تماشہ گر نکلے اور اس پر طرہ یہ بادشاہ سلامت کی یادگار تصویر جیسے سونے مین سہاگا
بادشاہ سلامت کی یادگار سے یہ مطلب نہین کہ بادشاہ سلامت نے دنیا سے سفر کر لیا ہرگز
نہین ابھی تو وہ امانت واپس لینگے اور پھر خدا جانے کیا کیا حشر ہوگا یادگار کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ
دار الخلافہ سے دور دور کے شہرون مین بادشاہ کی تصویرین لگائی جائین جیسے اسوقت کہ بادشاہ
کی تصویرین ہر ایک تھانہ مین موجود ہین آپ فرماوینگے کہ ایسا جلیل القدر اور بے مثل تو بادشاہ
اور اسکا اتنا کچھ ذکر مگر نام ہے کہ کہین ملتا نہین ہو کو لیجیے صاحب جسقدر قصہ ہین تمام دنیا یک ہان
ہو کہ کسی قصہ کو سچا نہین بتاتی اختلاف ضرور ہوتا ہو کوئی سچا بتاتا ہے کوئی جھوٹا چنانچہ اس
بادشاہ کے ہر ولایت مین جدا جدا نام ہین - مشترون مین جدا جدا طور پر رعایا یاد کرتی ہو مثلاً ہندوستان
مین جو نام ہے وہ انگلستان مین نہین جو عرب مین نام ہو وہ فرنگستان مین نہین ہر ایک نے اپنی اپنی
زبان مین علیحدہ علیحدہ نام رکھ لئے ہین یا بادشاہ سلامت نے خود ہی اپنی رعایا کی آسانی کیواسطے
جدا جدا نام بتا دئے ہین اب لطف یہ ہو کہ ہندوستان والا انگلستان والے سے ملتا ہو تو اپنے
بادشاہ کا نام لیتا ہے اور ان مین سے ہر ایک اپنے بادشاہ کی عظمت اور بڑائی بیان کرتا ہے
ایک کہتا ہے یہ بادشاہ کا نام ہے - دوسرا کہتا ہے نہین یہ ہے - دونون آپس

مین جھگڑتے ہین اگر دونون دونون زبان جانتے ہوتے تو فی الحقیقت سمجھ مین آجاتا کہ ایک ہی بادشاہ کے دو نام ہین بوجہ اس کے کہ ایک کی زبان دوسرا نہین جانتا خواہ مخواہ لڑتے ہین تو مجھکو اندیشہ ہوا کہ اختلاف کہین میرے قصہ کو جھوٹا نہ کردے مین نے بادشاہ کا نام نہین لکھا اور لکھتا تو کہان تک وہ تو اس قدر زیادہ ہین کہ جن کا شمار قوت انسانی سے باہر ہے تو بس بادشاہ سلامت ہی ہین تو کھونگا پتہ دینے کے واسطے اتنا ہی کافی ہے زیادہ والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی الدھلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہفتم

عزیز دل وجانم قوت روح روانم مولوی سید فقیہ الدین صاحب عرف پیارے میان صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم!

اے بہ درماندگی پناہ ہمہ
قطرۂ ز آب رحمتِ تو بس است
خسروا ز تو پناہ می جوید

کرم تست عذر خواہِ ہمہ
شستن نامۂ سیاہِ ہمہ
اے پناہِ من و پناہِ ہمہ

ایک کارڈ آپ کا ملا۔ شیخ حمید اللہ مرحوم کا حال معلوم ہوا۔

عیب رندان مکن اے خواجہ کزین کہنہ رباط
کس ندانست کہ رحلت بچہ سال خواہد بود

کے علاوہ کرامات ومرات تجربہ ہوا ہو کہ حضرت پیرانِ عظام کا وہ کرم ہے جس کا بیان نہین ہو سکتا مین نے خود دیکھا ہے کہ اکثر ایسی جگہ خاتمہ بخیر ہوا ہو اور یہی اصل مقصد ہے میرے یارانِ طریقت مین ایک عورت مسماۃ عصمت بی سکنہٗ پنجاب جو اسم باسمے بھی تھی جس کے مکان مین مین موجود تھا وہ بیمار تھی بیماری کی تشدد مین جب کہ اس کی آنکھین بند تھین۔ اسنے مجھے پکار کر کہا کہ پیر سائین کوئی شاہ صاحب آئے ہین مین نے اس سے کہا کہ دریافت کرو کہ کہانسے آئے ہو اس نے باواز دریافت کیا

اور جواب دیا کہ دہلی سے آتا بتاتے ہین پھر مین نے کہا کہ دریافت کرو کہ نام کیا ہو اسنے باواز بلند پھر دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے اس کا جواب پاکر اسنے ہاتھ پھیلا کر اور غل مچا کر کہنا شروع کیا کہ یہ تو میرے شاہ کلیم اللہ رح ہین روحی فداہ۔ مجھکو یقین ہو گیا کہ اس کا آخری وقت ہے مگر مجھکو اس پر رشک ہوا اور یہ شعر ورد زبان تھا۔

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین
اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

اس کے مکان سے تو مین اسیوقت روانہ ہو گیا اور جاڑا لیکن وہ صبح تک رخصت ہو گئی ایسے ہی اور بہت سے واقعات ہین جن سے حضرات پیرانِ عظام کی دستگیری کا ایسے وقتون مین یقین کامل ہوتا ہے سچ ہے وہ جس صورت مین چاہے دستگیری کرے ایسے سخت موقع پر کیون نہ دستگیری ہوگی جبکہ ادنی ادنی باتون کا خیال ہے۔ اسی سفر بنگال مین چونکہ مین دودھ اور کدو کے علاوہ کچھ نہین کھاتا تھا ایک شخص کے ہان دعوت تھی اس کو دودھ نہین ملا۔ مولوی احمد جی صاحب چشتی کے طبقہ کے مرید نے جس نے مجھکو کبھی دیکھا بھی نہ تھا اس جگہ سے تین کوس پر مجھکو یہ کہتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ہمارے واسطے دودھ لاو چنانچہ وہ اسیوقت دودھ ہمراہ لیکر حاضر ہوا جسوقت کہ مجھکو ضرورت تھی مولانا صاحب کی خدمت مین سلام شوق عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہشتم

پیارے فقیہ الدین پیار سلمہٗ اللہ تعالے
نحمدہٗ ونصلے علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ لوا بسی ڈاک تحریر ہے۔ عزیزی سید محمد مہدی علیہ صاحب کو اللہ سبب مجھسے بیحد محبت اور عقیدت ہے مگر غلبۂ شوق ومحبت نے ظاہری الفاظ مین کچھ فرق ڈالدیا ہے دوسرے سلوک کی کیفیت ان سے زیادہ برداشت نہین ہوتی جذب کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ آپ لوگ مولوی ہین آپ کی تعلیم آسان نہین توحید اور کفر کا

مین جھگڑتے ہین اگر دونون دونون زبان جانتے ہوتے تو فی الحقیقت سمجھ مین آجاتا کہ ایک ہی بادشاہ کے دو نام ہین بوجہ اس کے کہ ایک کی زبان دوسرا نہین جانتا خواہ مخواہ لڑتے ہین تو مجھکو اندیشہ ہوا کہ اختلاف کہین میرے قصہ کو جھوٹا نہ کردے مین نے بادشاہ کا نام نہین لکھا اور لکھتا تو کہان تک وہ تو اس قدر زیادہ ہین کہ جن کا شمار قوت انسانی سے باہر ہے تو بس بادشاہ سلامت ہی ہین تو کھونگا پتہ دینے کے واسطے اتنا ہی کافی ہے زیادہ والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی الدھلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہفتم

عزیز دل وجانم قوت روح روانم مولوی سید فقیہ الدین صاحب عرف پیارے میان صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ؎

اے بہ درماندگی پناہ ہمہ	کرم تست عذر خواہ ہمہ
قطرۂ ز آب رحمتِ تو بس است	شستن نامۂ سیاہ ہمہ
خسروا ز تو پناہ می جوید	اے پناہِ من و پناہِ ہمہ

ایک کارڈ آپ کا ملا۔ شیخ حمید اللہ مرحوم کا حال معلوم ہوا۔

عیب رندان مکن اے خواجہ کزین کہنہ رباط	کس ندانست کہ رحلت بچہ سال خواہد بود

کے علاوہ کرامات و مراتب تجربہ ہوا ہے کہ حضرت پیران عظام کا وہ کرم ہے جس کا بیان نہین ہو سکتا مین نے خود دیکھا ہے کہ اکثر ایسی جگہ خاتمہ بخیر ہوا ہے اور یہی اصل مقصد ہے میرے یاران طریقت مین ایک عورت مسماۃ عصمت بی سکنۂ پنجاب جو اسم باسمے بھی تھی جس کے مکان مین مین موجود تھا وہ بیمار تھی بیماری کی تشدد مین جب کہ اس کی آنکھین بند تھین۔ اسنے مجھے پکار کر کہا کہ میرے سائین کوئی شاہ صاحب آئے ہین مین نے اس سے کہا کہ دریافت کرو کہ کہانسے آئے ہو اس نے باواز دریافت کیا

اور جواب دیا کہ دہلی سے آنا بتاتے ہین پھر مین نے کہا کہ دریافت کرو کہ نام کیا ہے اسنے باواز بلند پھر دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے اس کا جواب پاکر اسنے ہاتھ پھیلا کر اور غل مچا کر کہنا شروع کیا کہ یہ تو میرے شاہ کلیم اللہ رح ہین روحی فداہ۔ مجھکو یقین ہو گیا کہ اس کا آخری وقت ہے مگر مجھکو اس پر رشک ہوا اور یہ شعر ورد زبان تھا۔

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین	اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

اس کے مکان سے تو مین اسیوقت روانہ ہو گیا اور جا ٹھہرا لیکن وہ صبح تک رخصت ہو گئی ایسے ہی اور بہت سے واقعات ہین جن سے حضرات پیران عظام کی دستگیری کا ایسے وقتون مین یقین کامل ہوتا ہے سچ ہے وہ جس صورت مین چاہے دستگیری کرے ایسے سخت موقع پر کیون نہ دستگیری ہوگی جبکہ ادنی ادنی باتون کا خیال ہے۔ اسی سفر بنگال مین چونکہ مین دودھ اور کدو کے علاوہ کچھ نہین کھاتا تھا ایک شخص کے ہان دعوت تھی اس کو دودھ نہین ملا۔ مولوی احمد جی صاحب چشتی کے طبقہ کے مرید نے جس نے مجھکو کبھی دیکھا بھی نہ تھا اس جگہ سے تین کوس پر مجھکو یہ کہتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ہمارے واسطے دودھ لاؤ چنانچہ وہ اسیوقت دودھ ہمراہ لیکر حاضر ہوا جسوقت کہ مجھکو ضرورت تھی۔ مولانا صاحب کی خدمت مین سلام شوق عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہشتم

نحمدہٗ و نصلے علیہ

پیارے فقیہ الدین پیارے سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ لو ایسی ڈاک تحریر ہے۔ عزیزی سید محمد مہدی علیصاحب کو اللہ ب مجھسے بیحد محبت اور عقیدت ہے مگر غلبۂ شوق و محبت نے ظاہری الفاظ مین کچھ فرق ڈالدیا ہے دوسرے سلوک کی کیفیت ان سے زیادہ برداشت نہین ہوتی جذب کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ آپ لوگ مولوی ہین آپ کی تعلیم آسان نہین توحید اور کفر کا

مین جھگڑتے ہین اگر دونون دونون زبان جانتے ہوتے تو فی الحقیقت سمجھ مین آجاتا
کہ ایک ہی بادشاہ کے دو نام ہین بوجہ اس کے کہ ایک کی زبان دوسرا نہین جانتا
خواہ مخواہ لڑتے ہین تو مجھکو اندیشہ ہوا کہ اختلاف کہین میرے قصہ کو جھوٹا نہ کردے مین نے
بادشاہ کا نام نہین لکھا اور لکھتا تو کہان تک وہ تو اس قدر زیادہ ہین کہ جن کا شمار قوت
انسانی سے باہر ہے تو بس بادشاہ سلامت ہی ہین تو کھونگا پتہ دینے کے واسطے اتنا ہی
کافی ہے زیادہ والسلام و شوق ملاقات عاجز کلیمی الدھلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہفتم

عزیز دل و جانم قوت روح روانم مولوی سید فقیہ الدین صاحب عرف پیارے
میان صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم

اے بہ درماندگی پناہ ہمہ
قطرۂ ز آبِ رحمتِ تو بس است
خسرواز تو پناہ می جوید

کرم تست عذر خواہِ ہمہ
شستن نامۂ سیاہِ ہمہ
اے پناہِ من و پناہِ ہمہ

ایک کارڈ آپ کا ملا۔ شیخ حمید اللہ مرحوم کا حال معلوم ہوا۔

عیب رندان مکن اے خواجہ کزین کہنہ رباط
کس ندانست کہ رحلت بچہ سال خواہد بود

کے علاوہ کرامات و مرات تجربہ ہوا ہے کہ حضرت پیرانِ عظام کا وہ کرم ہے جس کا بیان
نہین ہو سکتا مین نے خود دیکھا ہے کہ اکثر ایسی جگہ خاتمہ بخیر ہوا ہے اور یہی اصل مقصد ہے
میرے یارانِ طریقت مین ایک عورت مسماۃ عصمت بی سکنہٗ پنجاب جو اسم باسمے
بھی تھی جس کے مکان مین مین موجود تھا وہ بیمار تھی بیماری کی تشدد مین جب کہ اس کی
آنکھین بند تھین۔ اسنے مجھے پکار کر کہا کہ میرے سائین کوئی شاہ صاحب آئے ہین
مین نے اس سے کہا کہ دریافت کرو کہ کہانسے آئے ہو اُس نے باواز دریافت کیا

اور جواب دیا کہ دہلی سے آنا بتاتے ہین پھر مین نے کہا کہ دریافت کرو کہ نام کیا ہے اُسنے باواز
بلند پھر دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے اُس کا جواب پا کر اُسنے ہاتھ پھیلا کر اور غل مچا کر
کہنا شروع کیا کہ یہ تو میرے شاہ کلیم اللہ رح ہین روحی فداہ۔ مجھکو یقین ہو گیا کہ اس کا آخری
وقت ہے مگر مجھ کو اُس پر رشک ہوا اور یہ شعر ورد زبان تھا۔

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین
اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالیِنم

اس کے مکان سے تو مین اُسیوقت روانہ ہو گیا اور جاڑا لیکن وہ صبح تک رخصت ہو گئی
ایسے ہی اور بہت سے واقعات ہین جن سے حضرات پیرانِ عظام کی دستگیری کا ایسے وقتون
مین یقین کامل ہوتا ہے سچ ہے وہ جس صورت مین چاہے دستگیری کرے ایسے سخت
موقع پر کیون نہ دستگیری ہو گی جبکہ ادنی ادنی باتون کا خیال ہے۔ اسی سفر بنگال مین
چونکہ مین دودھ اور کدو کے علاوہ کچھ نہین کھاتا تھا ایک شخص کے ہان دعوت تھی اس کو
دودھ نہین ملا۔ مولوی احمد جی صاحب چشتی کے طبقہ کے مرید نے جس نے مجھکو کبھی دیکھا
بھی نہ تھا اس جگہ سے تین کوس پر مجھکو یہ کہتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ہمارے واسطے
دودھ لاؤ چنانچہ وہ اُسیوقت دودھ ہمراہ لیکر حاضر ہوا جسوقت کہ مجھکو ضرورت تھی مولانا
صاحب کی خدمت مین سلام شوق عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہشتم

پیارے فقیہ الدین پیارسلہ اللہ تعالے
نحمدہٗ و نصلے علیہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ۔ لوالسپی ڈاک تحریر ہے۔ عزیزی سید محمد مہدی علی صاحب کو لاریب
مجھسے بیحد محبت اور عقیدت ہے مگر غلبۂ شوق و محبت نے ظاہری الفاظ مین کچھ فرق ڈالدیا ہے
دوسرے سلوک کی کیفیت ان سے زیادہ برداشت نہین ہوتی جذب کا اثر بڑھ
جاتا ہے۔ آپ لوگ مولوی ہین آپ کی تعلیم آسان نہین توحید اور کفر کا

فقر مین پورا پورا مقابلہ ہے اور مقابلہ مقابلہ سے ہوتا ہے تو تو مین مین لاٹھی جوتے کی
لڑائی نہین بلکہ وار پار کی لڑائی یا تو فقیر یا کافر یا ادھر یا اُدھر۔

شیخ کامل کی ضرورت ہے اور بیان شیخ کامل و واقف کار سے مراد لی گئی جو دوسرے کو
اسکی باریکیون سے آگاہ کر سکے۔ سید صاحب نے بوجہ زیادتی محبت اور خصوصیت کے
آپ کو الف۔ ب۔ ت۔ ث۔ بتادی حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جبتک لڑکا الف نہ یاد کرے
اور کچھ بتانا نہین چاہئے اور پھر غلبہ محبت اور جلدی مین کچھ اُلٹ پلٹ بھی ہو گیا جسکی تصحیح
کی ابھی ضرورت نہین مگر یہ ضرور ہوا کہ مجھکو شبہ ہو گیا کہ سید محمد مہدی علی صاحب کچھ
بھول تو نہین گئے اِن کو ضرور چند روز میرے پاس رہنا پڑیگا اب اگر آپ کو کچھ اس طرف
رجوع کرنا ہو تو جبتک چند روز صحبت مین نہ رہین گے۔ اِن اُمور کا سمجھنا خارج از قیاس ہے
آپ چونکہ مولوی ہین آپ کو پورے طور پر صاف طرح سے سمجھنا چاہئے کیونکہ خطرات آپ پر
زیادہ وارد ہون گے اس لئے کہ آپ کے خیالات بوجہ علمیت کے زیادہ وسیع ہین مین بہت
مختصر طور پر اس معاملہ کی نسبت چند سطور مین تحریر کرتا ہون کئی دفعہ اسکو پڑھکر سمجھ لیجئے
جس مسلمان پر یہ خطرات وارد ہونے لگین کہ اس علم ظاہری کے علاوہ کوئی اور علم بھی ہے
یا یون سمجھ مین آئے کہ ہم نور ایمان حاصل کرنیکی کوشش کرین۔ یا حلاوت ایمان ملے یا لطف
عبادت حاصل ہو یا ایسی کوئی بات ہو جس سے ایمان پختہ ہمارے قلب مین آ جائے یا اطمینان
قلب حاصل ہو یا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ کا مصداق ہو تو اسکو اسیطرح تلاش کرنی
چاہئے جیسے آپ نے شفیق اُستاد کی تلاش کی اور علم حاصل کیا اُسیطرح کسی شخص کو جو اس کے
علم کے اندر آ سکے احاطہ کی قید مین اس کو بتا سکے تلاش کرے اور ضرور اسکا شاگرد ہو تاکہ وہ
بھی پہلے اُستاد ظاہری کی طرح اس کو آمادہ اور شائق سمجھکر اسکے ساتھ محبت اور شفقت سے
پیش آئے اور سبق پڑھائے پھر وہ اُستاد جسکو پیر و مرشد کہتے ہین آول اول مجاہدہ بتائیگا
جو اس زمانہ مین بوجہ کمی ہمت اور طالب کا ذوق کرتا نہین جیسا تھے پھر شیخ رابطہ

بتائے گا۔ اسوقت عام طریقہ اس کا یہ قرار دیا گیا ہے کہ صورت شیخ ہر وقت اپنے سامنے
رکھو پاخانہ مین نماز مین ہر جگہ یہ تو عند الشرع شریف شرک ہے اور جسکو رابطہ شیخ بتایا
گیا ہے اس کے معنون سے بھی خلاف ہے مگر بوجہ ناواقفیت زیادہ یہی بتایا جاتا ہے
ہر وقت نہین بلکہ کسی وقت دن رات مین مقرر کرکے تنہا بیٹھین گھنٹہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ
چار گھنٹہ زبان کی نوک تالو سے لگا کر ناف سے سانس لے لفظ اللہ کے ساتھ سانس
کے اندر جانے مین کہے اللہ اور باہر نکلنے مین کہے ہو مگر اللہ اور ہو دونون خیال کے ساتھ
زبان سے نہین اور سانس روک روک کے نشست مین اپنی آنکھ بند کرکے بیٹھین شیخ کو یعنی پیر کو یعنی اُستاد کو
سمجھے کہ وہ بیٹھا ہے مین نہین ہون اور اُسکے جواز کی سند ہر ایک جاہل مسلمان جانتا ہے پھر
اس کے بعد چلتے پھرتے ہر وقت مین اپنے آپ کو محو کرے اور صورت مرشد کی قایم کرے
اب رہی نماز تو آپ۔ الف۔ ب۔ ت سیکھتے ہین نماز یعنی وہ نماز آپ پر فرض نہین جب
آپ بالغ ہو جائینگے تو وہ نماز آپ پر فرض ہوگی یعنی جب منی آپ مین سے بالکل نکل جائیگی
تو آپ بالغ ہون گے تو نماز بھی آپ کو خود بخود آ جائے گی اور انشاء اللہ تعالےٰ سمجھا بھی
دیا جائیگا۔ اب رہا یہ کہ صورت شیخ آتی ہے مین اسکو نکالتا ہون آپ بڑا ظلم کرتے
ہین انصاف کیجئے تمام احکام شریعت اختیار پر ہین نہ کہ اضطرار پر آپ نماز مین بلاتے نہین
اور اگر اضطرار سے آ جائے تو آپ کا اختیار نہین جب اختیار نہین تو شرع شریف کا حکم
نہین ہان اس کو اس بے اختیاری مین کیا تو سنئے جب آپ کا اختیار اُس صورت
کے آنے مین نہین تو سمجھ مین کیا اختیار ہے مگر بہر حال ہے تو شیخ کی صورت۔

شیخ کی صورت سے سوا سنئے اما م ہمارے آگے کھڑا ہوتا ہے تو نماز مین کچھ نقصان نہین آتا
اور ہمارے اختیار سے باہر ایک لطیف شئے بغیر سایہ اور جسم کی شکل ہمارے سامنے آتی ہو
جس سے ہمارا قلب نرم ہوتا ہے رقت کی آمد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دل رجوع
ہوتا ہے تو وہ پھر کیون حرام ہوگی مگر ہان اِن تعریفون کے ساتھ ہیں اگر آپ اسکو

فقر مین پورا پورا مقابلہ ہے اور مقابلہ مقاتلہ سے ہوتا ہے تو تو مین مین لاٹھی جوتے کی
لڑائی نہین بلکہ وار پار کی لڑائی یا تو فقیر یا کافر یا ادھر یا اُدھر۔

شیخ کامل کی ضرورت ہے اور بیان شیخ کامل و واقف کار سے مراد لی گئی جو دوسرے کو
اسکی باریکیون سے آگاہ کر سکے۔ سید صاحب نے بوجہ زیادتی محبت اور خصوصیت کے
آپ کو الف۔ ب۔ ت۔ ث۔ بتا دی حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جبتک لڑکا الف نہ یاد کرے
اور کچھ بتانا نہین چاہئے اور پھر غلبہ محبت اور جلدی مین کچھ اُلٹ پلٹ بھی ہو گیا جسکی تشریح
کی ابھی ضرورت نہین مگر یہ ضرور ہوا کہ مجھکو شبہ ہو گیا کہ سید محمد مہدی علی صاحب کچھ
بھول تو نہین گئے اِن کو ضرور چند روز میرے پاس رہنا پڑیگا اب اگر آپ کو کچھ اس طرف
رجوع کرنا ہو تو جبتک چند روز صحبت مین نہ رہین گے۔ اِن امور کا سمجھنا خارج از قیاس ہے
آپ چونکہ مولوی ہین آپ کو پورے طور پر صاف طرح سے سمجھنا چاہئے کیونکہ خطرات آپ پر
زیادہ وارد ہون گے اس لئے کہ آپ کے خیالات بوجہ علمیت کے زیادہ وسیع ہین مین بہت
مختصر طور پر اس معاملہ کی نسبت چند سطور مین تحریر کرتا ہون کئی دفعہ اسکو پڑھکر سمجھ لیجئے
جس مسلمان پر یہ خطرات وارد ہونے لگین کہ اس علم ظاہری کے علاوہ کوئی اور علم بھی ہے
یا یون سمجھ مین آئے کہ ہم نور ایمان حاصل کرنیکی کوشش کرین۔ یا حلاوت ایمان ملے یا لطف
عبادت حاصل ہو یا ایسی کوئی بات ہو جس سے ایمان پختہ ہمارے قلب مین آ کے یا اطمینان
قلب حاصل ہو یا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ کا مصداق ہو تو اسکو اسیطرح تلاش کرنی
چاہئے جیسے آپ نے شفیق اُستاد کی تلاش کی اور علم حاصل کیا اُسیطرح کسی شخص کو جو اس کے
علم کے اندر آسکے احاطہ کی قید مین اس کو بتا سکے تلاش کرے اور ضرور اسکا شاگرد ہو تاکہ وہ
بھی پہلے اُستاد ظاہری کی طرح اس کو آمادہ اور شائق سمجھکر اسکے ساتھ محبت اور شفقت سے
پیش آئے اور سبق پڑھائے پھر وہ اُستاد جسکو پیر و مرشد کہتے ہین اول اول مجاہدہ بتائیگا
جو اس زمانہ مین بوجہ کمی ہمت اور طالب کا ذوق کرتا نہین چاہتے پھر شیخ رابطہ

بتائے گا۔ اسوقت عام طریقہ اس کا یہ قرار دیا گیا ہے کہ صورت شیخ ہر وقت اپنے سامنے
رکھو یا خانہ مین نماز مین ہر جگہ یہ تو عند الشرع شریف شرک ہے اور جسکو رابطہ شیخ بتایا
گیا ہے اس کے معنون سے بھی خلاف ہے مگر بوجہ ناواقفیت زیادہ یہی بتایا جاتا ہے
ہر وقت نہین بلکہ کسی وقت دن رات مین مقرر کرکے تنہا بیٹھین گھنٹہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ
چار گھنٹہ زبان کی نوک تالو سے لگا کر ناف سے سانس لے لفظ اللہ کے ساتھ سانس
کے اندر جاتے مین کہے اللہ اور باہر نکلنے مین کہے ہو مگر اللہ اور ہو دونون خیال کے ساتھ
زبان سے نہین اور سانس روک روک کے نشست مین اپنی آنکھ بند کرکے بیٹھین شیخ کو یعنی پیر کو یعنی اُستاد کو
سمجھے کہ وہ بیٹھا ہے مین نہین ہون اور اُسکے جواز کی سند ہر ایک جاہل مسلمان جانتا ہے پھر
اس کے بعد چلتے پھرتے ہر وقت مین اپنے آپ کو محو کرے اور صورت مرشد کی قایم کرے
اب رہی نماز تو آپ۔ الف۔ ب۔ ت سیکھتے ہین نماز یعنی وہ نماز آپ پر فرض نہین جب
آپ بالغ ہو جائینگے تو وہ نماز آپ پر فرض ہوگی یعنی جب منی آپ مین سے بالکل نکلجائیگی
تو آپ بالغ ہون گے تو نماز بھی آپ کو خود بخود آجائے گی اور انشاء اللہ تعالے سمجھا بھی
دیا جائیگا۔ اب رہا یہ کہ صورت شیخ آتی ہے مین اسکو نکالتا ہون آپ بڑا ظلم کرتے
ہین انصاف کیجئے تمام احکام شریعت اختیار پر ہین نہ کہ اضطرار پر آپ نماز مین بلاتے نہین
اور اگر اضطرار سے آجائے تو آپ کا اختیار نہین جب اختیار نہین تو شرع شریف کا حکم
نہین ہان اس کو اس بے اختیاری مین کیا تو سنئے جب آپ کا اختیار اُس صورت
کے آنے مین نہین تو سمجھ مین کیا اختیار ہے مگر بہر حال ہے تو شیخ کی صورت۔

شیخ کی صورت سے موٹا سنڈا امام ہمارے آگے کھڑا ہوتا ہے تو نماز مین کچھ نقصان نہین آتا
اور ہمارے اختیار سے باہر ایک لطیف شے بغیر سایہ اور جسم کی شکل ہمارے سامنے آتی ہو
جس سے ہمارا قلب نرم ہوتا ہے رقت کی آمد ہوتی ہے اللہ تعالی کی طرف دل رجوع
ہوتا ہے تو وہ پھر کیون حرام ہوگی مگر ہان ان تعریفون کے ساتھ ہین اگر آپ اسکو

فقر میں پورا پورا مقابلہ ہے اور مقابلہ مقاتلہ سے ہوتا ہے تو تو مین مین لاٹھی جوتے کی لڑائی نہین بلکہ وار پار کی لڑائی یا تو فقیر یا کافر یا ادھر یا اُدھر۔

شیخ کامل کی ضرورت ہے اور یہان شیخ کامل واقف کار سے مراد لی گئی جو دوسرے کو اسکی باریکیون سے آگاہ کر سکے۔ سید صاحب نے بوجہ زیادتی محبت اور خصوصیت کے آپ کو الف۔ ب۔ ت۔ ث۔ بتادی حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جبتک لڑکا الف نہ یاد کرے اور کچھ بتانا نہین چاہئے اور پھر غلبہ محبت اور جلدی مین کچھ اُلٹ پلٹ بھی ہو گیا جسکی تشریح کی ابھی ضرورت نہین مگر یہ ضرور ہوا کہ مجھکو شبہ ہو گیا کہ سید محمد مہدی علی صاحب کچھ بھول تو نہین گئے ان کو ضرور چند روز میرے پاس رہنا پڑیگا اب اگر آپ کو کچھ اس طرف رجوع کرنا ہو تو جبتک چند روز صحبت مین نہ رہین گے۔ ان امور کا سمجھنا خارج از قیاس ہے آپ چونکہ مولوی ہین آپ کو پورے طور پر صاف طرح سے سمجھنا چاہئے کیونکہ خطرات آپ پر زیادہ وارد ہون گے اس لئے کہ آپ کے خیالات بوجہ علمیت کے زیادہ وسیع ہین مین بہت مختصر طور پر اس معاملہ کی نسبت چند سطور مین تحریر کرتا ہون کئی دفعہ اسکو پڑھکر سمجھ لیجئے جس مسلمان پر یہ خطرات وارد ہونے لگین کہ اس علم ظاہری کے علاوہ کوئی اور علم بھی ہے یا یون سمجھ مین آئے کہ ہم نور ایمان حاصل کرنیکی کوشش کرین۔ یا حلاوت ایمان ملے یا لطف عبادت حاصل ہو یا ایسی کوئی بات ہو جس سے ایمان پختہ ہمارے قلب مین آ جائے یا اطمینان قلب حاصل ہو یا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْن کا مصداق ہو تو اسکو اسیطرح تلاش کرنی چاہئے جیسے آپ نے شفیق اُستاد کی تلاش کی اور علم حاصل کیا اُسیطرح کسی شخص کو جو اس کے علم کے اندر آ سکے احاطہ کی قید مین اس کو بتا سکے تلاش کرے اور ضرور اسکا شاگرد ہو تا کہ وہ بھی پہلے اُستاد ظاہری کی طرح اس کو آمادہ اور شائق سمجھکر اسکے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئے اور سبق پڑھائے پھر وہ اُستاد جسکو پیر و مرشد کہتے ہین اول اول مجاہدہ بتائیگا جو اس زمانہ مین بوجہ کمی ہمت اور طالب کا ذوب کرتا نہین جیسا تھے پھر شیخ رابطہ

بتائے گا۔ اسوقت عام طریقہ اس کا یہ قرار دیا گیا ہے کہ صورت شیخ ہر وقت اپنے سامنے رکھو پاخانہ مین نماز مین ہر جگہ یہ تو عند الشرع شریف شرک ہے اور جسکو رابطہ شیخ بتایا گیا ہے اس کے معنون سے بھی خلاف ہے مگر بوجہ ناواقفیت زیادہ یہی بتایا جاتا ہے ہر وقت نہین بلکہ کسی وقت دن رات مین مقرر کر کے تنہا بیٹھین گھنٹہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ چار گھنٹہ زبان کی نوک تالو سے لگا کر ناف سے سانس لے لفظ اللہ کے ساتھ سانس کے اندر جانے مین کہے اللہ اور باہر نکلنے مین کہے ہو مگر اللہ اور ہو دونون خیال کے ساتھ زبان سے نہین اور سانس روک روک کے نشست مین اپنی آنکھ بند کر کے بیٹھین شیخ کو یعنی پیر کو یعنی اُستاد کو سمجھے کہ وہ بیٹھا ہے مین نہین ہون اور اُسکے جواز کی سند ہر ایک جاہل مسلمان جانتا ہے پھر اس کے بعد چلتے پھرتے ہر وقت مین اپنے آپ کو محو کرے اور صورت مرشد کی قایم کرے اب رہی نماز تو آپ۔ الف۔ ب۔ ت سیکھتے ہین نماز یعنی وہ نماز آپ پر فرض نہین جب آپ بالغ ہو جائینگے تو وہ نماز آپ پر فرض ہو گی یعنی جب منی آپ مین سے بالکل نکلجائیگی تو آپ بالغ ہون گے تو نماز بھی آپ کو خود بخود آ جائے گی اور انشاء اللہ تعالے سمجھا بھی دیا جائیگا۔ اب رہا یہ کہ صورت شیخ آتی ہے مین اسکو نکالتا ہون آپ بڑا ظلم کرتے ہین انصاف کیجئے تمام احکام شریعت اختیار پر ہین نہ کہ اضطرار پر آپ نماز مین بلاتے نہین اور اگر اضطرار سے آ جائے تو آپ کا اختیار نہین جب اختیار نہین تو شرع شریف کا حکم نہین ہان اس کو اس بے اختیاری مین کیا تو سنئے جب آپ کا اختیار اس صورت کے آنے مین نہین تو سمجھ مین کیا اختیار ہے مگر بہر حال ہے تو شیخ کی صورت۔

شیخ کی صورت سے سوا سنڈا امام ہمارے آگے کھڑا ہوتا ہے تو نماز مین کچھ نقصان نہین آتا اور ہمارے اختیار سے باہر ایک لطیف شئے بغیر سایہ اور جسم کی شکل ہمارے سامنے آتی ہے جس سے ہمارا قلب نرم ہوتا ہے رقت کی آمد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دل رجوع ہوتا ہے تو وہ پھر کیون حرام ہو گی مگر ہان ان تعریفون کے ساتھ ہیں اگر آپ اسکو

باطن مین تو بیشک نقصان کی بات ہے۔ شرک کی تعریف مین ضرور آجائیگا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رب العزت کے معاملہ کو ابھی رہنے دیجئے فقط مرشد سے منٹ لیجئے۔

اسکے بعد یہ دو سیڑھیان ہین اور جو کچھ شرع نے بتایا ہو ان دونون کو آپ وہی سمجھتے ہین اور تعلیم فقیر مین جبتک صحبت نہو کچھ نہین ہوتا۔ مین نے لکھ تو ضرور دیا ہو مگر مجھکو ہرگز امید نہین کہ آپکی تسلی ہوجائیگی روبرو بفضلہ تعالیٰ ضرور آپ مطمئین ہوجائینگے۔ واللہ اعلم بالصواب ؂ فقط

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۵ء

مکتوب نہم

مولانا سید فقیہ الدین صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم آپکا کارڈ بھی آگیا دوسرا کل پہنچا مشرح اور مفصل جواب یہ ہے ؎

چو یوسف کسے در صلاح و تمیز
بسے سال باید کہ گردد عزیز

اول چار ماہ تک زمین کو درست کیا جاتا ہو ہل برابر چلائے جاتے ہین پھر انہو گزمین بیج ڈالا جاتا ہو پانی دیا جاتا ہو جانورون سے حفاظت کیجاتی ہو چھ ماہ تک انتظار کیا جاتا ہو پھر کاٹا جاتا ہے بہت سی مشقتون کے بعد گندم گھر پر لائے جاتے ہین پھر انکو پیسکر آٹا گوندھا جاتا ہو آگ جلاکر توا گرم کیا روٹی پکی یہان تک کہ نوالا حلق مین ڈالا اب بھی کچھ کام نہین چلا جبتک کہ منہ نہ ہلایا جائے جب منہ چلایا گیا تو نیچے اترا اس قدر تکالیف اٹھاکر روٹی کھائی۔ اس سے وہ نتیجہ نکلا کہ جسکے انجام سے خود نفرت آئی تو بس جسکا انجام خوش آئندہ اور تازگی روح کا باعث ہو انمین اسقدر جلدی محنت تو چوبیس گھنٹہ مین ایک گھنٹہ بھی کامل نہین اگر من اولہٖ الی آخرہٖ تمام روز شب ساڑھے چار مہینہ اسکو کوئی شخص آپ جیسا کرے تو مین رقت اور لطف اور مزہ سب کا ذمہ دار ہون مگر ہائے اسقدر طلب کہان میرے پیارے میان مین نے والدین اور گھر بار لطف دنیاوی مزہ دار کھانا ملنا جلنا سب ترک کردیا۔ تو چھ ماہ بعد اسقدر اثر ہوا کہ رقت ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھی۔

محبت اور شوق ہر وقت سمندر کی لہر کیطرح رہتا تھا اول تو یہ کمی ہو کہ آپنے اپنے تئین کسی سلسلہ منسلک نہین کیا۔ فقط آپکے پیر انیور کٹرہ آنیکی وجہ سو مجھکو آپسے تھوڑا سا تعلق ہو جو کچھ اب ہو رہا ہے تھوڑی سی محبت کا نتیجہ ہے ؎

چو پرسند تا کہ سعد از عشق او حاصل چہ داری
کفر کافر را و دین دیندار را

بلا ستہائے گوناگون جراحتہائے مرہم
ذرہ دردے دل عطار را ؎

محبت سے فقط درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو اسکے مقابلہ مین نہ کوئی جنت آسکتی ہے اور نہ حور۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسقدر آپ پر فضل کیا ہو کہ دل لگنے لگا تو اسکو بیش از بیش سمجھئے اور اسوقت کو جبتک کہ آپ پا بجولان ہون غنیمت سمجھئے مین تین نغمہ اس سے بھاگ کر مفقود الخبر ہوا تھا اس لئے کہ ؎

در راہ خدا کہ رہ زنانند
آن راہ زنان ہمین زنانند

خیر اور رامپور جس جگہ آپ جائینگے وہ لطف آنا غیر ممکن ہے۔ اب محافل ومجالس اکثر پیران عظام کیواسطے نہین کیجاتین بلکہ انبار رشد اور اعزاز و نام بڑھانیکے واسطے کیجاتی ہین تاکہ اسنام سے روپیہ جمع ہوجائے تو جب یہ نیت ہو تو کسطرح پیران عظام کے احکام پر عمل در آمد ہو جو کچھ آپنے کٹرہ مین دیکھا وہ بالکل اس سے دور ہو تین سو روپیہ کا مین اس عرس شریف مین قرضدار ہوا جو اسوقت آدھا بھی ادا نہ ہوا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہو اور تمام سال کوشش کرکے ادا کرتا ہون نیت المرء خیر من عملہ آپ تو خود جانتے ہین جیسی نیت عرس کرنیوالے کی ویسا اثر۔ اب آپ کہین گا نا سنین اور محنت کیجئے ہر کہ دعوی محنت کند و دل بہ محبت نہ دہد محبت است اس فقرے مین ایک شکل کے تین لفظ ہین تینون پر نقطہ نہین ہے آپ خود پڑھ لین اس سبق مین آپ جلدی نہ کرین اسکو آپ خوب یاد کرلین کیونکہ یہ قاعدہ ہے جب آپ قاعدہ اچھی طرح یاد کرلین گے تو پھر تمام سبق آسانی سے آجائین گے ؎

شود سالک ز بند خود رہا آہستہ آہستہ
پر واز دست خود رنگ حناب آہستہ آہستہ

باہمین تو بیشک نقصان کی بات ہے۔ شرک کی تعریف مین ضرور آجائیگا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رب العزت کے معاملہ کو ابھی رہنے دیجئے فقط مرشد سے منٹ لیجئے۔

اسکے بعد یہ دو سیڑھیان ہین اور جو کچھ شرع نے بتایا ہو ان دونون کو آپ وہی سمجھتے ہین اور تعلیم فقیر مین جبتک صحبت نہو کچھ نہین ہوتا۔ مین نے لکھ تو ضرور دیا ہو مگر مجھکو ہرگز امید نہین کہ آپکی تسلی ہوجائیگی روبرو بفضلہ تعالیٰ ضرور آپ مطمئن ہوجائینگے۔ واللہ اعلم بالصواب ۞ فقط عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۵ء

مکتوب نہم

مولانا سید فقیہہ الدین صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم آپکا کارڈ ابھی آگیا دوسرا کل پہنچا مشرح اور مفصل جواب یہ ہے ؎

چو یوسف کسے در صلاح و تمیز		بسے سال باید کہ گردد عزیز

اول چار ماہ تک زمین کو درست کیا جاتا ہو۔ ہل برابر چلائے جاتے ہین پھر ان مین گیہون بیج ڈالا جاتا ہو پانی دیا جاتا ہو جانورون سے حفاظت کیجاتی ہو چھ ماہ تک انتظار کیا جاتا ہو پھر کاٹا جاتا ہے بہت سی مشقتون کے بعد گندم گھر پر لائے جاتے ہین پھر انکو پیسکر آٹا گوندھا جاتا ہو آگ جلاکر توا گرم کیا روٹی پکی یہان تک کہ نوالا حلق مین ڈالا اب بھی کچھ کام نہین چلا جبتک کہ منہ نہ ہلایا جائے جب منہ چلایا گیا تو نیچے اترا اس قدر تکالیف اٹھاکر روٹی کھائی۔ اس سے وہ نتیجہ نکلا کہ جسکے انجام سے خود نفرت آئی تو بس جسکا انجام خوش آیندہ اور تازگی روح کا باعث ہو اسمین اسقدر جلدی محنت تو چوبیس گھنٹہ مین ایک گھنٹہ بھر بھی کامل نہین اگر من اولہٖ الیٰ آخرہٖ تمام روز و شب ساڑھے چار مہینہ اسکو کوئی شخص آپ جیسا کرے تو مین رقت اور لطف اور مزہ سب کا ذمہ دار ہون مگر ہائے اسقدر طلب کہان میرے پیارے میان مین نے والدین اور گھربار لطف دنیاوی فرہ دار کھانا ملنا جلنا سب ترک کردیا۔ تو چھ ماہ بعد اسقدر اثر ہوا کہ رقت ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھی۔

محبت اور شوق ہر وقت سمندر کی لہر کیطرح رہتا تھا اول تو یہ کمی ہو کہ آپنے اپنے تئین کسی سلسلہ منسلک نہین کیا۔ فقط آپکے پیرا نپور کٹرہ آنیکی وجہ سے مجھکو آپسے تھوڑا سا تعلق ہو جو کچھ اب ہو رہا ہے تھوڑی سی محبت کا نتیجہ ہے ؎

چو پسندت کہ سوداے عشق ادھا گل چہا داری کفر کافر را و دین دیندار را	؎	بلا استہاے گوناگون جراحتہاے بے مرہم ذرۂ دردے دل عطار را

محبت سے فقط درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو اسکے مقابلہ مین نہ کوئی جنت اسکتی ہے اور نہ حور۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسقدر آپ پر فضل کیا ہو کہ دل لگنے لگا تو اسکو بیش از بیش کیجئے اور اسوقت کو جبتک کہ آپ پابجولان ہون غنیمت سمجھئے مین تین دفعہ اس سے بھاگ کر مفقود الخبر ہوا تھا اس لئے کہ ؎

در راہ خدا کہ رہ زنانند | آن راہ زنان ہمین زنانند

جنیٹھ اور رامپور جس جگہ آپ جائین گے وہ لطف آنا غیر ممکن ہے۔ اب محافل و مجالس اکثر پیران عظام کیواسطے نہین کیجاتین بلکہ اپنا ارشاد اور اعزاز و نام بڑھانیکے واسطے کیجاتی ہین تاکہ انکا نام سے روپیہ جمع ہوجائے تو جب یہ نیت ہو تو کسطرح پیران عظام کے احکام پر عمل درآمد ہو جو کچھ آپنے کٹرہ مین دیکھا وہ بالکل اس سے دور ہو تین سو روپیہ کا مین اس عرس شریف مین قرضدار ہوا جو ابتک آدھا بھی ادا نہ ہوا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہو اور تمام سال کوشش کرکے ادا کرتا ہون نیت المرء خیر من عملہٖ آپ تو خود جانتے ہین جیسی نیت عرس کرنیوالے کی ویسا اثر۔ اب آپ کہین گا نا سنین اور محنت کیجئے ہر کہ دعویٰ محبت کند و دل بمحبت نہ دہد محبت است اس فقرے مین ایک شکل کے تین لفظ ہین تینون پر نقطہ نہین دیے آپ خود پڑھ لین اس سبق مین آپ جلدی نہ کرین اسکو آپ خوب یاد کرلین کیونکہ یہ قاعدہ ہے جب آپ قاعدہ اچھی طرح یاد کرلین گے تو پھر تمام سبق آسانی سے آجائین گے ؎

شود سالک ز بند خود رہا آہستہ آہستہ		پرواز دست خود رنگ حناب آہستہ آہستہ

بالمین تو بیشک نقصان کی بات ہے۔ شرک کی تعریف مین ضرور آجائیگا اور حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رب العزت کے معاملہ کو ابھی رہنے دیجئے فقط مرشد سے منٹ لیجئے۔
اسکے بعد یہ دو سیڑھیان ہین اور جو کچھ شرع نے بتایا ہو ان دونون کو آپ وہی سمجھتے ہین
اور تعلیم فقیر مین جبتک صحبت نہو کچھ نہین ہوتا۔ مین نے لکھو تو ضرور دیا ہو مگر مجھکو ہرگز امید نہین کہ
آپکی تسلی ہو جائیگی روبرو بفضلہ تعالیٰ ضرور آپ مطمئین ہو جائینگے۔ واللہ اعلم بالصواب ؛ فقط
عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۵ء

مکتوب نہم

مولانا سید فقیہہ الدین صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم آپکا کارڈ ابھی آگیا دوسرا کل پہنچا مشرح اور
مفصل جواب یہ ہے ؎

چو یوسف کسے در صلاح و تمیز | بسے سال باید کہ گردد عزیز

اول چار ماہ تک زمین کو درست کیا جاتا ہو۔ ہل برابر چلائے جاتے ہین پھر اسمین گیہون بیج ڈالا جاتا ہو
پانی دیا جاتا ہو جانورون سے حفاظت کیجاتی ہو چھ ماہ تک انتظار کیا جاتا ہو پھر کاٹا جاتا ہے بہت
سی مشقتون کے بعد گندم گھر پر لائے جاتے ہین پھر انکو پیسکر آٹا گوندھا جاتا ہو آگ جلاکر توا گرم
کیا روٹی پکی یہان تک کہ نوالا حلق مین ڈالا اب بھی کچھ کام نہین چلا جبتک کہ منہ نہ ہلایا جائے
جب منہ چلایا گیا تو نیچے اُترا اس قدر تکالیف اُٹھاکر روٹی کھائی۔ اس سے وہ نتیجہ نکلا کہ جسکے انجام سے
خود نفرت آئی تو بس جسکا انجام خوش آئیندہ اور تازگی روح کا باعث ہو اُسمین اسقدر جلدی محنت
تو چوبیس گھنٹہ مین ایک گھنٹہ بھر بھی کامل نہین اگر من اولہٖ الی آخرہٖ تمام روز شب ساڑھے
چار مہینہ اسکو کوئی شخص آپ جیسا کرے تو مین رقت اور لطف اور مزہ سب کا ذمہ دار ہون مگر ہائے
اسقدر طلب کہان میرے پیارے میان مین نے والدین اور گھر بار لطف دنیاوی مزہ دار کھانا
ملنا جلنا سب ترک کردیا۔ تو چھ ماہ بعد اسقدر اثر ہوا کہ رقت ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھی۔

محبت اور شوق ہر وقت سمندر کی لہر کیطرح رہتا تھا اول تو یہ کمی ہو کہ آپنے اپنے تئین کسی
سلسلہ منسلک نہین کیا۔ فقط آپکے پیرانِ پور کثرہ آنیکی وجہ سے مجھکو آپسے تھوڑا سا تعلق ہو جو کچھ
اب ہو رہا ہے تھوڑی سی محبت کا نتیجہ ہے ؎

چو پرسندت کہ سعد از عشق او حاصل چہا داری | ملامتہائے گوناگون جراحتہائے بے مرہم
کفر کافر را و دین دیندار را | ذرۂ دردے دل عطار را

محبت سے فقط درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو اسکے مقابلہ مین نہ کوئی جنت
اسکتی ہے اور نہ حور۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسقدر آپ پر فضل کیا ہو کہ دل لگنے لگا تو اسکو بیش از بیش
کیجئے اور اسوقت کو جبتک کہ آپ پا بجولان ہون غنیمت سمجھئے مین تین دفعہ اس سے بھاگ کر
مفقود الخبر ہوا تھا اس لئے کہ ؎

در راہِ خدا اگر رہ زنانند | آن راہ زنان ہمین زنانند

خیر دہلی اور رامپور جس جگہ آپ جائینگے وہ لطف آنا غیر ممکن ہے۔ اب محافل و مجالس اکثر
پیران عظام کیواسطے نہین کیجاتین بلکہ اظہار رشد اور اعزاز و نام بڑھانیکے واسطے کیجاتی ہین تاکہ اسنام
سے روپیہ جمع ہو جائے تو جب یہ نیت ہو تو کسطرح پیران عظام کے احکام پر عمل درآمد ہو جو کچھ
آپنے کثرہ مین دیکھا وہ بالکل اس سے دور ہو تین سو روپیہ کا مین اس عرس شریف مین قرضدار ہوا
جو ابتک آدھا بھی ادا نہ ہوا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہو اور تمام سال کوشش کرکے ادا کرتا ہون نیت
المرء خیر من عملہٖ آپ تو خود جانتے ہین جیسی نیت عرس کرنیوالے کی ویسا اثر۔ اب آپ کہین گانا
سنین اور محنت نہ کیجئے ہر کہ دعوی محبت کند و دل بہ محبت نہ دہد محبت است اس فقرے مین ایک
شکل کے تین لفظ ہین تینون پر نقطہ نہین دیئے آپ خود پڑھ لین اس سبق مین آپ جلدی
نہ کرین اسکو آپ خوب یاد کرلین کیونکہ یہ قاعدہ ہے جب آپ قاعدہ اچھی طرح یاد کرلین گے
تو پھر تمام سبق آسانی سے آجائینگے ؎

شود سالک از بند خود رہا آہستہ آہستہ | پر از دست خود رنگ حناب آہستہ آہستہ

دل از خلوت کند کسب صفا آہستہ آہستہ	صدف گوہر نماید قطرہ را آہستہ آہستہ
بصاحب مشربان یکبار نسبت کے شود پیدا	بدریا میتوان شد آشنا آہستہ آہستہ

زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ ؀

مکتوب دہم

ھُوَ الکُل

گرامی عزیز جانم مولانا احمد جی صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ ؀ السلام قبل الکلام۔

برخوردار ضیاء الدین سلمہٗ کی نسبت جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے ہر ایک باپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ ایسی ہی محبت ہونا چاہئے مگر خیال اسقدر ہوتا ہے کہ مکان پر آپکے اسقدر مدت تک رہا تو اسپر کچھ اثر نہوا اب دو تین مہینہ کے سفر مین رہکر اسپر کیا اثر ہو جائے گا۔ یہ ایک عجیب بات ہے اول اس کو آپ کا مرید ہونا چاہئے اسکے بعد محنت کرنی چاہیے ۔ جب سلک کرنے چاہئین جب کچھ اثر ہونے لگے اور آپ اسکو اجازت کے قابل دیکھ لین تو بجا اور درست ہوگا کہ آپ اسکو مریدون مین ہمراہ لیجائین ۔ لوگ اسکے ہاتھ پر بیعت کرین آپ کا اور میرا دل خوش ہو۔ ورنہ صورت موجودہ مین تو اسکے ساتھ بیدردی اور عداوت ہے ۔ کیونکہ وہ کامل پیرزادہ جدفروش ہو جائے گا اور یہی اپنا پیشہ کریگا اور تمام عمر کیواسطے بیکار ہو جائے گا۔ حب الشئی یعمی ویصم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درست فرمایا ہے کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کردیتی ہے ۔ آپنے اسکا انجام نہ سوچا بوجہ محبت کے اس امر کا ارادہ کیا اول تو آپ اسکا عقیدہ درست کرین آپکا مرید ہو آپ برس چھے مہینے اس کو [illegible] پاس رکھین اگر وہ اس قابل ہوگیا کہ صاحب اجازت ہو تو بہتر ورنہ اسکو نوکر رکھا دیا جائیگا پیشہ پیری مریدی کا اگرچہ اسوقت بالکل پیشہ ہوگیا ہے مگر پیشہ نفس کیواسطے اور دوسرے کیواسطے پیشہ ہونے مین تھوڑا سا فرق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے

یہ اسکا کرم ہے بغیر محنت و مشقت کے اور بغیر عقیدے کے کوئی شخص بنے بیٹھے کیواسطے وہی عزت چاہے تو اسکا خیال بیجا ہے آپ میری اس تحریر پر ناراض نہوں پیر کا قاعدہ ہی نہین کہ جو کچھ دل مین ہو اسکے خلاف زبان پر آوے زیادہ والسلام و شوق ؀ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؀

مکتوب یازدہم

ھُوَ الکُل

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ؀ سـ ۵

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کش را سخت گیر
اے کہ کردی ذات مرشد را قبول	ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
در بشر روپوش آمد آفتاب	فہم کن واللہ اعلم بالصواب

قوت روح و روانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام قبل الکلام ؀

محبت نامہ پہنچکر باعث سرور و کشف حالات ہوا اس خط سے معلوم ہوا کہ کوئی خط آیا دو ایک سوال مین کچھ بات چیت ہے جس سے کچھ لطف تو آیا مین نے خط کی پیشانی پر ایک آیت قرآن شریف کی لکھی ہے ۔ جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اور اتقا کیا ہے اللہ تعالے کی طرف وسیلہ پکڑو تو اگر یہ کہا جائے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو اللہ مخاطب ہے ایمان والون سے اور ایمان جب تک ہو ہی نہین سکتا جب تک کہ حضور کا وسیلہ نہ گروانا جائے تو ٹھیک نہین بیٹھتا پھر خیال ہوتا ہے اچھے کاموں کا وسیلہ ہوگا تو خدا مخاطب ہے متقی لوگون سے پھر اب کونسا وسیلہ رہا بس یہی پیری مریدی کا سلسلہ تو نص قطعی سے مرید ہونا فرض ہوا ۔ علاوہ اسکے بہت بڑی دلیل قرآن شریف سے دوسری جگہ ہے۔

[illegible] اس طرح ہے کہ ہر ایک چیز کے دو رخ ہوا کرتے مین ایک اس کا ظاہر ایک باطن ۔ اسی طرح ایک [illegible] شریف کا ظاہر ایک باطن ۔ اسی طرح علم کے بھی دو رخ ہین ۔ ایک علم ظاہری اور

دل از خلوت کند کسب صفا آہستہ آہستہ — صدف گوہر نماید قطرہ را آہستہ آہستہ
بصاحب مشربان یکبار نسبت کے شود پیدا — بدریا میتوان شد آشنا آہستہ آہستہ

زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ ؎

مکتوب دہم
ھُوَ الکُلُّ

گرامی عزیز جانم مولانا احمد جی صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ ؎ السلام قبل الکلام۔
برخوردار ضیاء الدین سلمہٗ کی نسبت جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے ہر ایک باپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ ایسی ہی محبت ہونا چاہئے مگر خیال اسقدر ہوتا ہے کہ مکان پر آپ کے اسقدر مدت تک رہا تو اسپر کچھ اثر نہوا اب دو تین مہینہ کے سفر مین رہ کر اسپر کیا اثر ہو جاوے گا۔ یہ ایک عجیب بات ہے اول اس کو آپ کا مرید ہونا چاہئے اسکے بعد محنت کرنی چاہئے جیسے کہ کرنی چاہئیں جب کچھ اثر ہونے لگے اور آپ اسکو اجازت کے قابل دیکھ لین تو بجا اور درست ہوگا کہ آپ اسکو مریدون مین ہمراہ لیجائین۔ لوگ اسکے ہاتھ پر بیعت کرین آپ کا اور میرا دل خوش ہو۔ ورنہ صورت موجودہ مین تو اسکے ساتھ بیدردی اور عداوت ہے۔ کیونکہ وہ کاہل پیرزادہ جد فروش ہو جاوے گا اور یہی اپنا پیشہ کریگا اور تمام عمر کیواسطے بیکار ہو جاوے گا۔ حبک الشئی یعمے ویصم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درست فرمایا ہے کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ آپنے اسکا انجام نہ سوچا بوجہ محبت کے اس امر کا ارادہ کیا اول تو آپ اسکا عقیدہ درست کرین آپ کا مرید ہو آپ برس چھ مہینے اس کو اپنے پاس رکھین اگر وہ اس قابل ہو گیا کہ صاحب اجازت ہو تو بہتر ورنہ اسکو نوکر رکھا دیا جائیگا پیشہ پیری مریدی کا اگرچہ اسوقت بالکل پیشہ ہو گیا ہے مگر اپنے نفس کیواسطے اور دوسرے کیواسطے پیشہ ہونے مین تھوڑا سا فرق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔

یہ اسکا کرم ہے بغیر محنت و شفقت کے اور بغیر عقیدے کے کوئی شخص نہ بنے بیٹے کیواسطے وہی عزت چاہے تو اسکا خیال بیجا ہے آپ میری اس تحریر پر ناراض نہوں یہ میرا قاعدہ ہی نہین کہ جو کچھ دل مین ہو اسکے خلاف زبان پر آوے زیادہ والسلام و شوق ؎ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؎

مکتوب یازدہم
ھُوَ الکُلُّ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَةَ ؎ ۵

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر — دامن آن نفس کش را سخت گیر
اے کہ کردی ذات مرشد را قبول — ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
در بشر روپوش آمد آفتاب — فہم کن واللہ اعلم بالصواب

قوت روح روانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام قبل الکلام ؎
محبت نامہ پہنچکر باعث سرور و کشف حالات ہوا اس خط سے معلوم ہوا کہ کوئی خط آیا دو ایک سوال مین کچھ بات چیت ہے جس سے کچھ لطف تو آیا مین نے خط کی پیشانی پر ایک آیت قرآن شریف کی لکھی ہے۔ جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ادر اتقا کیا ہے اللہ تعالےٰ کی طرف وسیلہ پکڑو تو اگر یہ کیا جاوے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو اللہ مخاطب ہے ایمان والون سے اور ایمان جب تک ہو ہی نہین سکتا جب تک کہ حضور کا وسیلہ نہ گروانا جاوے تو ٹھیک نہین بیٹھتا پھر خیال ہوتا ہے اچھے اچھے کامون کا وسیلہ ہوگا تو حسنہ مخاطب ہے متقی لوگون سے پھر اب کونسا وسیلہ رہا بس یہی پیری مریدی کا سلسلہ تو نص قطعی سے مرید ہونا فرض ہوا۔ علاوہ اسکے بہت بڑی دلیل قرآن شریف سے دوسری جگہ ہے۔
[illegible] اس طرح ہے کہ ہر ایک چیز کے دو رخ ہوا کرتے ہین ایک اس کا ظاہر ایک باطن۔ اسی طرح ایک [illegible] شریف کا ظاہر اور ایک باطن۔ اسی طرح علم کے بھی دو رخ ہین۔ ایک علم ظاہری اور

دل از خلوت کند کسب صفا آہستہ آہستہ	صدف گوہر نماید قطرہ را آہستہ آہستہ
بصاحب مشربان یکبار نسبت کے شود پیدا	بدریا میتوان شد آشنا آہستہ آہستہ

زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ ؂

مکتوب دہم

ھو الکل

گرامی عزیز جانم مولانا احمد جی صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ ؂ السلام قبل الکلام۔
برخوردار ضیاء الدین سلمہٗ کی نسبت جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے ہر ایک باپ کو اپنے
بیٹے کے ساتھ ایسی ہی محبت ہونا چاہئے مگر خیال اسقدر ہوتا ہے کہ مکان پر آپ کے اسقدر
مدت تک رہا تو اسپر کچھ اثر نہوا اب دو تین مہینہ کے سفر مین رہ کر اسپر کیا اثر ہو جاوے گا۔
یہ ایک عجیب بات ہے اول اس کو آپ کا مرید ہونا چاہئے اسکے بعد محنت کرنی چاہئے جیسے کہ
کرنے چاہئیں جب کچھ اثر ہونے لگے اور آپ اسکو اجازت کے قابل دیکھ لین تو بجا اور درست
ہوگا کہ آپ اسکو مریدون مین ہمراہ لیجائین۔ لوگ اسکے ہاتھ پر بیعت کرین آپ کا اور میرا دل
خوش ہو۔ ورنہ صورت موجودہ مین تو اسکے ساتھ بیہودگی اور عداوت ہے۔ کیونکہ وہ کاہل
پیرزادہ جدفروش ہو جاوے گا اور یہی اپنا پیشہ کریگا اور تمام عمر کیواسطے بیکار ہو جاوے گا۔
حب الشئ یعمی ویصم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درست فرمایا ہے کہ کسی چیز کی
محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ آپنے اسکا انجام نہ سوچا بوجہ محبت کے اس امر کا ارادہ کیا
اول تو آپ اسکا عقیدہ درست کرین آپکا مرید ہو آپ برس چھ مہینے اس کو [illegible]
پاس رکھین اگر وہ اس قابل ہوگیا کہ صاحب اجازت ہو تو بہتر ورنہ اسکو نوکر رکھا دیا جائیگا پیشہ
پیری مریدی کا اگرچہ اسوقت بالکل پیشہ ہوگیا ہے مگر اپنے نفس کیواسطے اور دوسرے کیواسطے
پیشہ ہونے مین تھوڑا سا فرق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے

یہ اسکا کرم ہے بغیر محنت و شفقت کے اور بغیر عقیدے کے کوئی شخص اپنے بیٹے کیواسطے وہی عزت
چاہے تو اسکا خیال بیجا ہے آپ میری اس تحریر پر ناراض نہوں یہ فقیر کا قاعدہ ہی نہین کہ جو کچھ دل
مین ہو اسکے خلاف زبان پر آوے زیادہ والسلام و شوق ؂ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؂

مکتوب یازدہم

ھو الکل

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ؂ ع

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کش را سخت گیر
اے کہ کردی ذات مرشد را قبول	ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
در بشر روپوش آمد آفتاب	فہم کن واللہ اعلم بالصواب

قوت روح روانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام قبل الکلام ؂
محبت نامہ پہنچکر باعث سرور و کشف حالات ہوا اس خط سے معلوم ہوا کہ کوئی خط آیا ہو اور ایک سوال
مین کچھ بات چیت ہے جس سے کچھ لطف تو آیا مین نے خط کی پیشانی پر ایک آیت قرآن شریف کی
لکھی ہے۔ جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اور اتقا کیا ہے اللہ تعالے
کی طرف وسیلہ پکڑو۔ اگر یہ کیا جائے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو اللہ
مخاطب ہے ایمان والون سے اور ایمان جب تک ہو ہی نہین سکتا جب تک کہ حضور کا وسیلہ
نہ کروانا جائے تو ٹھیک نہین بیٹھتا پھر خیال ہوتا ہے اچھے کامون کا وسیلہ ہوگا تو خدا
مخاطب ہے متقی لوگون سے پھر اب کونسا وسیلہ رہا بس یہی پیری مریدی کا سلسلہ تو نص قطعی
سے مرید ہونا فرض ہوا۔ علاوہ اسکے بہت بڑی دلیل قرآن شریف سے دوسری جگہ ہے۔
[illegible] اس طرح ہے کہ ہر ایک چیز کے دو رخ ہوا کرتے ہین ایک اس کا ظاہر ایک باطن۔ اسی طرح ایک
[illegible] شریف کا ظاہر اور ایک بطن۔ اسی طرح علم کے بھی دو رخ ہین۔ ایک علم ظاہری اور

ایک باطنی جس کا ثبوت قرآن شریف سے اس طرح ہو کہ سورۂ کہف مین حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور نبی بھی اُلو العزم۔
پھر بھی ان کو دوسرے علم کے سیکھنے کیواسطے ایک شخص کی ضرورت ہوئی جو باطن کا علم جانتا ہو
جسکو علم سینہ کہتے ہین۔ چنانچہ وہ تلاش مین روانہ ہوئے اور اُنکو وہ صاحب ملے۔ مگر چونکہ احکام
ظاہری یعنی شرع جسکے وہ مالک کئے گئے تھے اُن پر غالب تھا۔ اسوجہ سے علم باطنی کی جسکو وہ
سمجھ نہ سکتے تھے تاب نہ لاسکے اور ہر دفعہ سوال کر بیٹھے کہ ایسا کیون کیا۔ اگر وہ خاموش رہتے
تو بہت سے ایسے بھید منکشف ہوجاتے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
العِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ ۔ علم دو ہین علم بدنون کا یعنی حقیقۃ
الاشیا اور علم دینی جب تک کہ ماہیت اشیا معلوم نہ ہو حلال و حرام کی تمیز نہین کرسکتا۔
اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔ مین شہر علم ہون اور اسکا دروازہ علی ہین تو کوئی بتاسکتا ہے
کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کوئی فقہ کا مدرسہ تھا
یا حدیث شریف یا قرآن شریف یا طب کی کوئی یونیورسٹی تھی جسکے آپ شہر ہین اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ دروازہ۔ ہان تھا جسکے آپ آفتاب جسکے آپ ماہتاب ہین جس کی انسان کو سخت
ضرورت ہے وہ کونسا علم۔ علم عرفان حضرت رب العزۃ تو اس کی کیا ضرورت ہوتی ہے
اور کس کام آتا ہے ؎

عکس روئے خویش را بنگر در آب و گل		شکر کن گر بندہ بر لطف و بر احسان ما

تاج خلافت رکھکر حضرت انسان کو دنیا مین حکومت کرنیکے واسطے بھیجا تو انسان کو چاہیے تھا کہ
اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرتا اور اچھی طرح غور کرتا کہ مجھ مین کون کونسی ایسی عجائب چیزین
ہین کہ جنکی وجہ سے تمام عالم پر میری حکومت ہے جسکو مین سنتا ہون جسکو مین دیکھتا ہون وہ
سب کچھ میرے واسطے بنایا گیا ہے۔ آسمان و زمین آفتاب و مہتاب آب و آتش۔ جبرائیل
میکائیل اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام غرض کہ جو کچھ ہے وہ سب حضرت انسان کیواسطے۔ مگر

مگر یہ ایسا ناشکرا ہے کہ اسکو اپنی کچھ قدر نہ ہوئی نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کی اور نہ اپنے آپکو
اسنے جانا اگر فقط اپنے آپ کو جان لیتا تو ضرور اس کو اپنے بادشاہ کی عظمت کا کچھ نہ کچھ پتہ لگتا
یہ تو اگر اس قدر ایرے غیرے جھگڑیان مین مصروف ہوا کہ نہ اسنے اپنی قدر کی نہ اپنے آپکو
جانا پھر بادشاہ کو کیا جانتا۔ تو بس اس شناخت کے واسطے پیر کرنیکی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اب یہ
طلب ہی نہ رہی اسکو بیکار محض اور فعل عبث تصور کرلیا گیا ؎

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال	مرحبا اے طوطی شکر مقال
مرحبا اے بلبل باغ کہن	از گل رعنا بگو با ما سخن
در زمان ہفت آسمان طے کنی	مرکب حرص و ہوا را پے کنی
یافت قالب طینت پاکی ز تو	شد پریشان آدم خاکی ز تو
دم بدم روشن کنی در دل چراغ	نفس از عشق سازی سینہ داغ
از تو روشن کوکب ایمان من	پردہ بردار از رخ جانان من

بفرض محال اگر کسی کو طلب ہوئی بھی تو اسکو اس زمانہ پُر محن مین اول ہی اول نہایت
دشواریون کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کتابون مین پیرون کے حالات درج ہین۔ وہ کہان انکے
خلاف اور بالکل خلاف۔ آنکھون کے سامنے آتیہے اور زیادہ طبیعت پریشان ہوتی ہے۔
تو اگر کسی کو طلب بھی ہو تو اسکو ایک امر کا خیال رکھنا چاہیئے یعنی بزرگون سے عقیدت تو کیسا
ملتا رہے اور اپنے قلب کے خیالات کو یعنی وسوسون کو خیال مین رکھے کہ ان کی صحبت سے
کوئی اثر اسکے قلب پر ہوتا ہے جتنی دیر ان کے حضور مین بیٹھے اتنی دیر کا اندازہ کرے کہ کس
قسم کے وسوسۂ قلب پر طاری ہوئے اگر دنیا کے خیالات مین کوئی فرق انکی صحبت نے ڈالا
تو معلوم ہوا کہ ضرور صاحب اثر ہین۔
اگر قسمت سے کوئی ایسا مل جائے کہ جتنی دیر اس کی صحبت میسر ہو اُتنی دیر کیواسطے
تمام دنیاوی خیالات محو ہوجاوین تو پھر اور کیا چاہئے مگر اب ایسے حضرات کہان لیجئے آپنے

ایک باطنی جس کا ثبوت قرآن شریف سے اس طرح ہو کہ سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور نبی بھی اُلو العزم ۔
پھر بھی ان کو دوسرے علم کے سیکھنے کیواسطے ایک شخص کی ضرورت ہوئی جو باطن کا علم جانتا ہو
جسکو علم سینہ کہتے ہیں چنانچہ وہ تلاش میں روانہ ہوئے اور اُنکو وہ صاحب ملے ۔ مگر چونکہ احکام
ظاہری یعنی شرع جسکے وہ مالک کئے گئے تھے اُن پر غالب تھا ۔ اسوجہ سے علمِ باطنی کی جسکو وہ
سمجھ نہ سکتے تھے تاب نہ لاسکے اور ہر دفعہ سوال کر بیٹھے کہ ایسا کیوں کیا ۔ اگر وہ خاموش رہتے
تو بہت سے ایسے بھید منکشف ہوجاتے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
العِلمُ عِلمانِ عِلمُ الأبدانِ وعِلمُ الأدیانِ ۔ علم دو ہیں علم بدنوں کا یعنی حقیقت
الاشیاء اور علم دینی جب تک کہ ماہیت اشیاء معلوم نہ ہو حلال و حرام کی تمیز نہیں کرسکتا ۔
أنَا مَدِینَةُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا ۔ میں شہر علم ہوں اور اسکا دروازہ علی ہیں تو کوئی بتا سکتا ہے
کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں کوئی فقہ کا مدرسہ تھا
یا حدیث شریف یا قرآن شریف یا طب کی کوئی یونیورسٹی تھی جسکے آپ شہر ہیں اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ دروازہ ۔ ہاں تھا جسکے آپ آفتاب جسکے آپ ماہتاب ہیں جس کی انسان کو سخت
ضرورت ہے وہ کونسا علم ۔ علم عرفان حضرت رب العزۃ تو اس کی کیا ضرورت ہوتی ہے
اور کس کام آتا ہے ؎

عکسِ روئے خویش را بینم در آب و گل
شکر کن گر بندہ بر لطف و بر احسانِ ما

تاجِ خلافت رکھکر حضرت انسان کو دنیا میں حکومت کرنیکے واسطے بھیجا تو انسان کو چاہیے تھا کہ
اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرتا اور اچھی طرح غور کرتا کہ مجھ میں کون کونسی ایسی عجائب چیزیں
ہیں کہ جنکی وجہ سے تمام عالم پر میری حکومت ہے جسکو میں سنتا ہوں جسکو میں دیکھتا ہوں وہ
سب کچھ میرے واسطے بنایا گیا ہے ۔ آسمان و زمین آفتاب و مہتاب آب و آتش ۔ جبرائیل
میکائیل اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام غرض کہ جو کچھ ہے وہ سب حضرت انسان کیواسطے مگر

مگر یہ ایسا ناشکرا ہے کہ اسکو اپنی کچھ قدر نہ ہوئی نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کی اور نہ اپنے آپکو
اسنے جانا اگر فقط اپنے آپ کو جان لیتا تو ضرور اس کو اپنے بادشاہ کی عظمت کا کچھ نہ کچھ پتہ لگتا
یہ تو اگر اس قدر اپنے غیر سے چھپکلیاں میں مصروف ہوا کہ نہ اسنے اپنی قدر کی نہ اپنے آپ کو
جانا پھر بادشاہ کو کیا جانتا آخر بس اس شناخت کے واسطے پیر کرنیکی ضرورت ہوا کرتی تھی ۔ اب یہ
طلب ہی نہ رہی اسکو بیکار محض اور فعل عبث تصور کرلیا گیا ؎

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال
مرحبا اے طوطی شکر مقال

مرحبا اے بلبل باغ کہن
از گل رعنا بگو با ما سخن

در زمان ہفت آسمان طے کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی

یافت قالب طینت پاکی زتو
شد پریشان آدم خاکی زتو

دم بدم روشن کنی در دل چراغ
از نفس از عشق سازی سینہ داغ

از تو روشن کو کب ایمان من
پردہ ہا بردار از رخ جان من

بفرض محال اگر کسی کو طلب ہوئی بھی تو اسکو اس زمانہ پُر محن میں اول ہی اول نہایت
دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے ۔ جو کتابوں میں پیروں کے حالات درج ہیں ۔ وہ کہاں اُنکے
خلاف اور بالکل خلاف ۔ آنکھوں کے سامنے آئیسے اور زیادہ طبیعت پریشان ہوتی ہے ۔
تو اگر کسی کو طلب بھی ہو تو اسکو ایک امر کا خیال رکھنا چاہئے یعنی بزرگوں سے عقیدت کیسا
ملتا رہے اور اپنے قلب کے خیالات کو یعنی وسوسوں کو خیال میں رکھے کہ ان کی صحبت سے
کوئی اثر اسکے قلب پر ہوتا ہے جتنی دیر ان کے حضور میں بیٹھے اتنی دیر کا اندازہ کرے کہ کس
قسم کے وسوسۂ قلب پر طاری ہوئے اگر دنیا کے خیالات میں کوئی فرق انکی صحبت نے ڈالا
تو معلوم ہوا کہ ضرور صاحب اثر ہیں ۔
اگر قسمت سے کوئی ایسا مل جائے کہ جتنی دیر اس کی صحبت میسر ہوئی اتنی دیر کیواسطے
تمام دنیاوی خیالات محو ہوجاویں تو پھر اور کیا چاہئے مگر اب ایسے حضرات کہاں لیجئے آپنے

ایک باطنی جس کا ثبوت قرآن شریف سے اس طرح ہو کہ سورہ کہف مین حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور نبی بھی اُلو العزم۔
پھر بھی ان کو دوسرے علم کے سیکھنے کیواسطے ایک شخص کی ضرورت ہوئی جو باطن کا علم جانتا ہو
جسکو علم سینہ کہتے ہین۔ چنانچہ وہ تلاش مین روانہ ہوئے اور اُنکو وہ صاحب ملے۔ مگر چونکہ احکام
ظاہری یعنی شریعت جسکے وہ مالک کئے گئے تھے اُن پر غالب تھا۔ اسوجہ سے علم باطنی کی جسکو وہ
سمجھ نہ سکتے تھے تاب نہ لاسکے اور ہر دفعہ سوال کر بیٹھے کہ ایسا کیون کیا۔ اگر وہ خاموش رہتے
تو بہت سے ایسے بھید منکشف ہوجاتے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان ۔ علم دو ہین علم بدنون کا یعنی حقیقتہ
الاشیاء اور علم دینی جب تک کہ ماہیت اشیاء معلوم نہ ہو حلال و حرام کی تمیز نہین کرسکتا۔
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا۔ مین شہر علم ہون اور اسکا دروازہ علی ہین تو کوئی بتا سکتا ہے
کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کوئی فقہ کا مدرسہ تھا
یا حدیث شریف یا قرآن شریف یا طب کی کوئی یونیورسٹی تھی جسکے آپ شہر ہین اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ دروازہ۔ ہان تھا جسکے آپ آفتاب جسکے آپ ماہتاب ہین جس کی انسان کو سخت
ضرورت ہے وہ کونسا علم۔ علم عرفان حضرت رب العزۃ تو اُس کی کیا ضرورت ہوتی ہے
اور کس کام آتا ہے ؎

عکس روئے خویش را بنمود در آب و گل
شکر کن گر بندۂ بر لطف و بر احسان ما

تاج خلافت رکھکر حضرت انسان کو دنیا مین حکومت کرنیکے واسطے بھیجا تو انسان کو چاہئے تھا کہ
اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرتا اور اچھی طرح غور کرتا کہ مجھ مین کون کون سی ایسی عجائب چیزین
ہین کہ جنکی وجہ سے تمام عالم پر میری حکومت ہے جسکو مین سنتا ہون جسکو مین دیکھتا ہون وہ
سب کچھ میرے واسطے بنایا گیا ہے۔ آسمان و زمین آفتاب و مہتاب آب و آتش۔ جبرائیل
میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام غرض کہ جو کچھ ہے وہ سب حضرت انسان کیواسطے مگر

مگر یہ ایسا ناشکرا ہے کہ اسکو اپنی کچھ قدر نہ ہوئی نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کی اور نہ اپنے آپکو
اسنے جانا اگر فقط اپنے آپ کو جان لیتا تو ضرور اس کو اپنے بادشاہ کی عظمت کا کچھ نہ کچھ پتہ لگتا
یہ تو اگر اس قدر اپنے غیر سے چہلیان مین مصروف ہوا کہ نہ اس نے اپنی قدر کی نہ اپنے آپکو
جانا پھر بادشاہ کو کیا جانتا آخر بس اس شناخت کے واسطے پیر کرنیکی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اب یہ
طلب ہی نہ رہی اسکو بیکار محض اور فعل عبث تصور کرلیا گیا ؎

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال
مرحبا اے طوطی شکر مقال
مرحبا اے بلبل باغ کہن
از گل رعنا بگو با ما سخن
در زمان ہفت آسمان طے کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی
یافت قالب طینت پاکی ز تو
شد پریشان آدم خاکی ز تو
دم بدم روشن کنی در دل چراغ
نفس را از عشق سازی سینہ داغ
از تو روشن گو کعب ایمان من
پردہ را بردار از رخ جان من

بفرض محال اگر کسی کو طلب ہوئی بھی تو اسکو اس زمانہ پر فتن مین اول ہی اول نہایت
دشواریون کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کتابون مین پیرون کے حالات درج ہین۔ وہ کہان انکے
خلاف اور بالکل خلاف۔ آنکھون کے سامنے آنیسے اور زیادہ طبیعت پریشان ہوتی ہے۔
تو اگر کسی کو طلب بھی ہو تو اسکو ایک امر کا خیال رکھنا چاہئے یعنی بزرگون سے عقیدت کیساتھ
ملتا رہے اور اپنے قلب کے خیالات کو یعنی وسوسون کو خیال مین رکھے کہ ان کی صحبت سے
کوئی اثر اسکے قلب پر ہوتا ہے جتنی دیر ان کے حضور مین بیٹھے اتنی دیر کا اندازہ کرے کہ کس
قسم کے وسوسے قلب پر طاری ہوئے اگر دنیا کے خیالات مین کوئی فرق انکی صحبت نے ڈالا
تو معلوم ہوا کہ ضرور صاحب اثر ہین۔
اگر قسمت سے کوئی ایسا مل جائے کہ جتنی دیر اس کی صحبت میسر ہو اتنی دیر کیواسطے
تمام دنیاوی خیالات محو ہوجاوین تو پھر اور کیا چاہئے مگر اب ایسے حضرات کہان لیجئے آپنے

توفقط اس قدر سوال کیا تھا کہ مرید کیوں ہوئے ہیں۔ میں تو ایسا آدمی ہوں جس سے ذرا بھی
محبت ہوگئی اس سے بکواس شروع کردی۔ بجائے پیری مریدی کی تو یہ شان تھی جو میں نے بیان
کی۔ مگر ایک دوسرے قسم کی بھی پیری مریدی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ کسی پیر کو تلاش کرو جو بی جنت کا پٹہ
لکھ دے اور دوزخ خان سے نجات دلوا دے اگرچہ کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ آقا سے ڈرتے نہیں اور
آقا کے غلام سے ڈرے جیسا یہ بندہ ہے۔ ویسے ہی میاں دوزخ خان بلکہ یہ سب سے افضل ہے
باعث ایجاد عالم حضرت انسان ہیں خواہ وہ کام اور کچھ کریں۔ مگر شان نزول آپ کی ہی جانیے
تو اس امید اور خوف کے لالچ پر اب کوئی پرہیزگار آدمی ڈھونڈھا۔ اس سے کوئی ورد وظائف
دریافت کئے اور کچھ کرتے رہے۔ تیسری قسم کی پیری مریدی بھی سن لیجئے۔ سقہ۔ دھوبی۔ بھنگی
میراثی حجام۔ وغیرہ کو روپیہ دو روپیہ چار روپیہ سالانہ دیا کرتے تھے۔ اور ان کے ذمہ جو کام تھا
لیتے تھے۔ خیال ہوا کہ ایک پیر بھی کرلیں ساتھ ہی داموں وہ بھی آجاویگا۔ اس پر ان سب سے
زیادہ گٹھری لاد دینگے۔ پیر کرلیا۔ اور جو کچھ دنیا کے کام ہوئے اس سے لینے شروع کردئے
اگر کوئی کام ہوگیا۔ واہ پیر۔ اور اگر نہ ہوا تو اور دیکھ لیا تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی۔ بس اب
اس قسم کی پیری مریدی کا زیادہ رواج ہے اگر آپ کسی کے مرید نہیں ہوئے ہو اور پیر کی تلاش ہو تو
اگر مذکورہ بالا پہلی قسم کا پیر کہیں مل جائے تو مجھکو بھی اطلاع دیجئے گا۔ میں بھی ضرور مرید ہونگا
مجھکو پھر اندیشہ ہے کہ خط طویل ہوجاتا ہے اور ابھی آپ کی ایک بات کا جواب پورا نہیں ہوا
کہیں آپ گھبرا نہ جائیں میں تو قلم برداشتہ لکھ رہا ہوں۔ ہاں تو مذکورہ بالا پہلی قسم کی پیری
مریدی میں مرید کو کیا کرنا ہوتا ہے جو کچھ پیر کہے وہ دھیان گیان کرنا ہوتا ہے جس سے دنیا کے
کاموں میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ خیالات کی صفائی جسکو قلب کی صفائی کہتے ہیں۔ پیر وہ
صفائی کراتا ہے یہ بات خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ خدمت کیسی ہاتھ پاؤں کی روپیہ پیسہ
کی نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً میری آیات کو تھوڑے
داموں کے مقابلہ میں فروخت نہ کرو اس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے داموں میں

فروخت کردینا نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آیات کے مقابلہ میں ہر دو عالم تھوڑے سے
دام ہیں۔ اگر کچھ قیمت رکھتا ہو تو یعنی اس کا نفس تو جو کوئی شخص اپنے آپ کو فروخت
کردیتا ہے اور خدمت میں منہمک ہوجاتا ہے اس کیواسطے وہی آیات ثمناً کثیرا
ہوجاتی ہیں۔ اب رہی دوسرے نمبر کی پیری مریدی اس میں بھی لپسوائی جاتی ہے۔ یعنی محنت
درود وظائف سب کچھ ہوتا ہے۔ اب رہی تیسرے قسم کی پیری مریدی۔ اس میں تو صاحب
زیادہ روپیہ کا صرف ہے جس قدر روپیہ زیادہ پیر کو دوگے اسی قدر پیر زیادہ راضی رہے گا
تو اب آپ سمجھ لیں۔ کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔ مجھکو کیا خبر ہے کہ آپ کس قسم کی پیری مریدی کا ارادہ
رکھتے ہیں ہاں تو ایک طرح اور باقی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی پیر سے کچھ حاصل ہوجائے
پیر خود محبت کرے یہ شاذ و نادر ہوتا ہے اور اسکو محبت ہوئی بھی تو ہمیشہ تو اس کا وہ خیال
رہا نہیں کرتا اس کے محبت کے وقت کی قدر کرنی چاہئے لو اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں
بہت بڑا طول طویل خط ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة۔ مجھکو تعجب ہے کہ مسلمانوں نے دو اور تین
اور چار عام طرح پر کیوں نکاح جائز رکھے ہیں۔ ایک بیوی کا حکم ہو کیونکہ دو اور تین اور چار کیواسطے
شرط رکھی گئی ہے۔ انصاف کی اور انصاف ہونا ممکن سا۔ جسوقت دوسرے کا خیال آیا
اسیوقت سے انصاف نے بوریا بدھنا باندھا۔ علاوہ اسکے حضور سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تو خوب جانتا ہے میں اپنی بیویوں میں انصاف کرتا ہوں مگر
قلب میرا عائشہ کیطرف ہے اور وہ تیرے اختیار میں ہے۔ تو اب فرمائیے کون انصاف کریگا
اور کس کو ہوسکتا ہے۔ اب رہی اولاد بیشک اگر قسمت میں ہے تو اسی موجودہ بیوی سے بھی
ممکن ہے۔ آپ مشرح لکھیں کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ کی بیوی کی کتنی عمر ہے کوئی بیماری تو دونوں
میں سے کسی کو نہیں ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ میں لکھونگا کہ کیا ہونا چاہئے۔ ضرور والدین کی
اطاعت فرض ہے مگر ایسے ہی جھگڑوں میں والدین خفا ہوکر رخصت ہوجاتے ہیں اور اولاد کو

تو فقط اس قدر سوال کیا تھا کہ مرید کیون ہوتے ہین۔ مین تو بکواسی آدمی ہون جس سے ذرا بھی
محبت ہوگئی اس سے بکواس شروع کر دی۔ بھائی پیری مریدی کی تو یہ شان تھی جو مین نے بیان
کی۔ مگر ایک دوسرے قسم کی بھی پیری مریدی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ کسی پیر کو تلاش کرو جو بی جنت کا پٹہ
لکھدے اور دوزخ خان سے نجات دلوادے اگرچہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا کہ آقا سے ڈرے نہین اور
آقا کے غلام سے ڈرے جیسا یہ بندہ ہے۔ ویسی ہی میان دوزخ خان بلکہ یہ سب سے افضل ہے
باعث ایجاد عالم حضرت انسان مین خواہ وہ کام اور کچھ کرین۔ مگر شان نزول آپ کی یہی ہے
تو اس اُمید اور خوف کے لالچ پر اب کوئی پرہیزگار آدمی ڈھونڈھا۔ اس سے کوئی ورد وظائف
دریافت کئے اور کچھ کرتے رہے۔ تیسری قسم کی پیری مُریدی بھی سُن لیجئے۔ سقہ۔ دھوبی۔ بھنگی
میراثی۔ حجام۔ وغیرہ کو روپیہ دو روپیہ چار روپیہ سالانہ دیا کرتے تھے۔ اور اُن کے ذمہ جو کام تھا
لیتے تھے۔ خیال ہوا کہ ایک پیر بھی کر لین ساتھ ہی داموں وہ بھی آجاویگا۔ اُس پر اُن سب سے
زیادہ گٹھری لادو ینگے۔ پیر کر لیا۔ اور جو کچھ دنیا کے کام ہوئے اُس سے لینے شروع کر دئے
اگر کوئی کام ہوگیا۔ واہ پیر۔ اور اگر نہ ہوا تو اور دیکھ لیا تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی۔ بس اب
اس قسم کی پیری مریدی کا زیادہ رواج ہے اگر آپ کسی کے مرید نہین ہوئے ہو اور پیر کی تلاش ہو تو
اگر مذکورہ بالا پہلی قسم کا پیر کہین مل جائے تو مجھکو بھی اطلاع دیجئے گا۔ مین بھی ضرور مرید ہونگا
مجھکو پھر اندیشہ ہے کہ خط طویل ہوجاتا ہے اور ابھی آپ کی ایک بات کا جواب پورا نہین ہوا
کہین آپ گھبرا نہ جائین مین تو قلم برداشتہ لکھ رہا ہون۔ ہان تو مذکورہ بالا پہلی قسم کی پیری
مریدی مین مرید کو کیا کرنا ہوتا ہے جو کچھ پیر کہے وہ دھیان گیان کرنا ہوتا ہے جس سے دنیا کے
کامون مین کوئی حرج واقع نہین ہوتا۔ خیالات کی صفائی جسکو قلب کی صفائی کہتے ہین۔ پیر وہ
صفائی کرتا ہے یہ بات خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ خدمت کیسی ہاتھ پاؤن کی روپیہ پیسہ
کی نہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا میری آیات کو تھوڑے
داموں کے مقابلہ مین فروخت نہ کرو اس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے داموں مین

فروخت کر دینا نہین نہین ہرگز نہین۔ اللہ تعالی کے آیات کے مقابلہ مین ہر دو عالم تھوڑے
دام ہین۔ اگر کچھ قیمت رکھتا ہے تو یہ یعنی اس کا نفس تو جو کوئی شخص اپنے آپ کو فروخت
کر دیتا ہے اور خدمت مین منہمک ہوجاتا ہے اس کیواسطے وہی آیات ثَمَنًا كَثِيرًا
ہوجاتی ہین۔ اب رہی دوسرے نمبر کی پیری مریدی اُس مین بھی لپسوائی جاتی ہے۔ یعنی محنت
درود وظائف سب کچھ ہوتا ہے۔ اب رہی تیسرے قسم کی پیری مریدی۔ اس مین تو صاحب
زیادہ روپیہ کا صرف ہے جس قدر روپیہ زیادہ پیر کو دوگے اُسی قدر پیر زیادہ راضی رہے گا
تو اب آپ سمجھ لین۔ کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔ مجھکو کیا خبر ہے کہ آپ کس قسم کی پیری مریدی کا ارادہ
رکھتے ہین ہان تو ایک طرح اور باقی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی پیر سے کچھ حاصل ہو جائے
پیر خود محبت کرے یہ شاذ و نادر ہوتا ہے اور اُسکو محبت ہوئی بھی تو ہمیشہ تو اُس کا وہ خیال
رہا نہین کرتا اُس کے محبت کے وقت کی قدر کرنی چاہئے لو اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون
بہت بڑا طول طویل خط ہوگیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً مجھکو تعجب ہے کہ مسلمانون نے دو اور تین
اور چار عام طرح پر کیون نکاح جائز رکھے ہین۔ ایک بیوی کا حکم ہو کیونکہ دو اور تین اور چار کیواسطے
شرط رکھی گئی ہے۔ انصاف کی اور انصاف ہونا ناممکن سا۔ جسوقت دوسرے کا خیال آیا
اُسیوقت سے انصاف نے بوریا بدھنا باندھا۔ علاوہ اسکے حضور سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تو خوب جانتا ہے مین اپنی بیویون مین انصاف کرتا ہون مگر
قلب میرا عائشہ کی طرف ہے اور وہ تیرے اختیار مین ہے۔ تو اب فرمائے کون انصاف کر سکیگا
اور کس کو ہو سکتا ہے۔ اب رہی اولاد بیشک اگر قسمت مین ہے تو اسی موجودہ بیوی سے بھی
ممکن ہے۔ آپ مشرح لکھین کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ کی بیوی کی کتنی عمر ہے کوئی بیماری تو دونون
مین سے کسی کو نہین ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالی مین لکھونگا کہ کیا ہونا چاہئے۔ ضرور والدین کی
اطاعت فرض ہے مگر ایسے ہی جھگڑون مین والدین خفا ہو کر رخصت ہوجاتے ہین اور اولاد کو

تو فقط اس قدر سوال کیا تھا کہ مرید کیوں ہوگئے ہیں۔ میں تو بکواسی آدمی ہوں جس سے ذرا بھی محبت ہوگئی اس سے بکواس شروع کردی۔ بھائی پیری مریدی کی تو یہ شان تھی جو میں نے بیان کی۔ مگر ایک دوسرے قسم کی بھی پیری مریدی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ کسی پیر کو تلاش کرو جو بہی جنت کا پٹہ لکھدے اور دوزخ خان سے نجات دلوادے اگرچہ کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ آقا سے ڈرے نہیں اور آقا کے غلام سے ڈرے جیسا یہ بندہ ہے۔ ویسی ہی میاں دوزخ خان بلکہ یہ سب سے افضل ہے باعث ایجاد عالم حضرت انسان ہیں خواہ وہ کام اور کچھ کریں۔ مگر شان نزول آپ کی ہی ہے تو اس امید اور خوف کے لالچ پر اب کوئی پرہیزگار آدمی ڈھونڈھا۔ اس سے کوئی درد وظایف دریافت کئے اور کچھ کرتے رہے۔ تیسری قسم کی پیری مریدی بھی سُن لیجئے۔ سقہ۔ دھوبی۔ بھنگی میراثی حجام۔ وغیرہ کو روپیہ دو روپیہ چار روپیہ سالانہ دیا کرتے تھے۔ اور اُن کے ذمہ جو کام تھا لیتے تھے۔ خیال ہوا کہ ایک پیر بھی کر لیں ساتھ ہی داموں وہ بھی آجاویگا۔ اس پر اُن سب سے زیادہ گٹھری لادو دینگے۔ پیر کر لیا۔ اور جو کچھ دنیا کے کام ہوئے اُس سے لینے شروع کردئے اگر کوئی کام ہوگیا۔ واہ پیر۔ اور اگر نہ ہوا تو اور دیکھ لیا تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی۔ بس اب اس قسم کی پیری مریدی کا زیادہ رواج ہے اگر آپ کسی کے مرید نہیں ہوئے ہو اور پیر کی تلاش ہو تو اگر مذکورہ بالا پہلی قسم کا پیر کہیں مل جائے تو مجھکو بھی اطلاع دیجئے گا۔ میں بھی ضرور مرید ہونگا مجھکو پھر اندیشہ ہے کہ خط طویل ہوجاتا ہے اور ابھی آپ کی ایک بات کا جواب پورا نہیں ہوا کہیں آپ گھبرا نہ جائیں میں تو قلم برداشتہ لکھ رہا ہوں۔ ہاں تو مذکورہ بالا پہلی قسم کی پیری مریدی میں مرید کو کیا کرنا ہوتا ہے جو کچھ پیر کہے وہ دھیان گیان کرنا ہوتا ہے جس سے دنیا کے کاموں میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ خیالات کی صفائی جسکو قلب کی صفائی کہتے ہیں۔ پیر وہ صفائی کراتا ہے یہ بات خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ خدمت کیسی ہاتھ پاؤں کی روپیہ پیسہ کی نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا میری آیات کو تھوڑے داموں کے مقابلہ میں فروخت نہ کرو اس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے داموں میں

فروخت کردینا نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آیات کے مقابلہ میں ہر دو عالم تھوڑے سے دام ہیں۔ اگر کچھ قیمت رکھتا ہو تو یہ یعنی اس کا نفس تو جو کوئی شخص اپنے آپ کو فروخت کردیتا ہے اور خدمت میں منہمک ہوجاتا ہے اس کیواسطے وہی آیات ثَمَنًا كَثِيرًا ہوجاتی ہیں۔ اب رہی دوسرے نمبر کی پیری مریدی اُس میں چکی پسوائی جاتی ہے۔ یعنی محنت درود وظایف سب کچھ ہوتا ہے۔ اب رہی تیسرے قسم کی پیری مریدی۔ اس میں تو صاحب زیادہ روپیہ کا صرف ہے جس قدر روپیہ زیادہ پیر کو دوگے اُسی قدر پیر زیادہ راضی رہے گا تو اب آپ سمجھ لیں۔ کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔ مجھکو کیا خبر ہے کہ آپ کس قسم کی پیری مریدی کا ارادہ رکھتے ہیں ہاں تو ایک طرح اور باقی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی پیر سے کچھ حاصل ہوجائے پیر خود محبت کرے یہ شاذ و نادر ہوتا ہے اور اُسکو محبت ہوئی بھی تو ہمیشہ تو اُس کا وہ خیال رہا نہیں کرتا اُس کے محبت کے وقت کی قدر کرنی چاہئے لو اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں بہت بڑا طول طویل خط ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً مجھکو تعجب ہے کہ مسلمانوں نے دو اور تین اور چار عام طرح پر کیوں نکاح جائز رکھے ہیں۔ ایک بیوی کا حکم ہو کیونکہ دو اور تین اور چار کیواسطے شرط رکھی گئی ہے۔ انصاف کی اور انصاف ہونا ممکن سا۔ جسوقت دوسرے کا خیال آیا اُسیوقت سے انصاف نے بوریا بدھنا باندھا۔ علاوہ اسکے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تو خوب جانتا ہے میں اپنی بیویوں میں انصاف کرتا ہوں مگر قلب میرا عائشہ کی طرف ہے اور وہ تیرے اختیار میں ہے۔ تو اب فرمائے کون انصاف کریگا اور کس کو ہو سکے ہے۔ اب رہی اولاد بیشک اگر قسمت میں ہے تو اسی موجودہ بیوی سے بھی ممکن ہے۔ آپ شرح لکھیں کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ کی بیوی کی کتنی عمر ہے کوئی بیماری تو دونوں میں سے کسی کو نہیں ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ میں لکھونگا کہ کیا ہونا چاہئے۔ ضرور والدین کی اطاعت فرض ہے مگر ایسے ہی جھگڑوں میں والدین خفا ہو کر خفت ہوجاتے ہیں اور اولاد کو

بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی خوشی کرکے چلتے ہوئے۔ اور در گلویم سنت پیغمبر است اس قسم کی اطاعت جس سے مواخذہ اُخروی اسکے ذمہ ہوتا ہو ہرگز جائز نہیں۔ والدین کو تو مواخذہ قیامت سے بچانا چاہیے مگر اب مسلمانون مین اولاد کی عاقبت کا بالکل خیال نہین رہا اور یہی ادبار ہے۔ ہان صاحب جیب مین خط نہ رکھا کیجئے کیونکہ اکثر خطوط مین آیات واحادیث ہوا کرتے ہین اور عظمت قرآن شریف جو ایک آیت کی ہو وہی سارے قرآن شریف کی ہے۔ بھلا دیکھیے تو آپ اور آپ کی جیب کہان کہان جا اور بیٹھ جاتی ہے تو آیات قرآنی بھی وہان چلے جاوینگے دنیا مین تکلیف اور آرام کس امر کا ہے لوگون نے دو وضعی لفظ مقرر کر لئے ہین اور دونون کی ایک بڑی عظیم الشان فہرست بنالی ہے ایک کے نیچے غمون کی اسم وار فہرست اور ان کی طرح طرح کے نام گھڑ لئے ہین اور ایک کے نیچے خوشیون کی فہرست اور ان کے قسم قسم کے نام ایجاد کر لئے ہین ورنہ فی الحقیقت دونون ہیچ ہے۔ اگر کوئی مر گیا تو کیا نئی بات ہوئی ہر اسیواسطے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی پیدا ہو تو کیا عجیب حرکت ہوئی شادی اور غمی دونون ہم وزن ہو جاوین تو پھر دنیا مین تکلیف ہی کیا باقی رہی۔ دنیا اس کیواسطے جنت ہو گئی۔ زیادہ والسلام شوق ؎

عاجز کلیمی دہلوی غفر لہٗ

مکتوب دوازدہم

ھُوَ الکل

عزیز دل وجانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَ قَلبِی لَدَیکُم آپ کے کارڈ کے جواب مین جی چاہتا ہے کہ ایک بڑا طولانی خط لکھون مگر وقت مدد نہین دیتا مجبور ہون مسجد کا حجرہ بنوا رہا ہون تعمیر خانقاہ شروع ہے اور کیا کیا کام ہین مگر خیر کچھ تو لکھنا شروع کرتا ہون نہ اس وجہ سے کہ مین اسلام کا دلدادہ ہون نہ اس باعث سے کہ دنیا کے تمام مذاہب مین جنکر مین نے اس کی

غلامی اختیار کی ہے اسلئے کہ مین اسلام کے بانی اور ان کے جانشینون کو دنیا کے اعلیٰ انسانو سے بدرجہا برتر سمجھتا ہون۔ نہین بلکہ مین اسلام کے ہر ایک حکم کو تمام دنیا کے انسانون کیواسطے اس لئے بہتر سمجھتا ہون کہ دنیا مین اگر کوئی چیز قابل قدر ہے جس سے انسان انسان ہو سکتا ہو تو وہ ہمدردی ہے اور اسلام کے ہر ایک طریقہ سے ہر ایک گوشہ سے ہر ایک رکن سے خواہ خاص ہو خواہ عام اسلام کے ہر ایک اُصول سے ہر ایک فروغ سے ہمدردی ٹپکتی ہے اسلام تو وہی ہے جو پہلے تھا مگر اسکے عامل اسکے حاکم ظاہری اب وہ نہین رہے اسوجہ سے کایا پلٹ سی ہو گئی ہائے یہ وہ اسلام نہین نہ اسکا رنگ و روپ وہ ہے نہ اسکی خوشبو وہ ہے۔ افسوس افسوس ہزار افسوس جس اسلام نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ اپنی گرہ سے نہ دینے والے کلمہ گویون پر پہلی خلافت مین شمشیر نکالی تھی اب اس مین چار آنہ فی صدی سود کے مسئلہ کی تحقیقات ہو رہی ہے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

میرے پیارے ابھی آپ کسی مولوی سے دریافت نہ کرین کسی حدیث شریف کو مشکوٰۃ اور بخاری اور صحیح مسلم سے نہ نکالین فقط زکوٰۃ کے فرض ہونے پر عقل سے قیاس کرین کہ حکم ہمارے واسطے یہ ہے تاکہ جب ہمارے پاس ہماری ضرورتون سے زاید سو روپیہ سال بھر رہے یا سو روپیہ کا سونے چاندی کا اسباب رہے تو ہم کو ڈھائی روپیہ غریب ضرورتمندون کو دینے ہونگے۔ کہان تو یہ حکم اور کہان یہ اندھیر کہ جب ہمارے پاس سو روپیہ ہون تو ہم ایک ضرورتمند سے ایک روپیہ لیکر اس کے پاس امانت رکھوا دین ایک تو جان جوکھون کی چیز جو تمام دنیا سے بُرا بنانیوالی ہے ہم کو اسکی چوکی داری نکرنی پڑی پھر الٹی اس سے ایک مقررہ رقم بھی لین اور وہ دعوٰی جو اسلام کی ہمدردی کا تھا جو زکوٰۃ فطرہ قربانی وغیرہ سے اسلام نے ثابت کیا وہ کہان گیا۔ سود کا مسئلہ تو تحقیقات کے قابل ہی نہین قرآن شریف حدیث شریف عقل شریف یا سب اسکو مکروہ حرام ناجائز بتاوینگے اگر زکوٰۃ کو فرض مانا جائے تو سود دیا جس کا منافع نام رکھا گیا ہے کسیطرح جائز ہو نہین سکتا آپ کسی مسلمان اور عیسائی

بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی خوشی کرکے چلتے ہوئے۔ اور درگلوئم سنت پیغمبر است اس قسم کی اطاعت جس سے مواخذہ اُخروی اُسکے ذمہ ہوتا ہو ہرگز جائز نہین۔ والدین کو تو مواخذہ قیامت سے بچانا چاہیے مگر اب مسلمانون مین اولاد کی عاقبت کا بالکل خیال نہین رہا اور یہی ادبار ہے۔ ہان صاحب جیب مین خط نہ رکھا کیجئے کیونکہ اکثر خطوط مین آیات واحادیث ہوا کرتے ہین اور عظمت قرآن شریف جو ایک آیت کی ہو وہی سارے قرآن شریف کی ہے۔ بھلا دیکھئے تو آپ اور آپ کی جیب کہان کہان جا اور بیٹھا جاتی ہے تو آیات قرآنی بھی وہان چلے جاوینگے دنیا مین تکلیف اور آرام کس امر کا ہے لوگون نے دو وضعی لفظ مقرر کر لئے ہین اور دونون کی ایک بڑی عظیم الشان فہرست بنالی ہے ایک کے نیچے غمون کی اسم وار فہرست اور ان کی طرح طرح کے نام گھڑ لئے ہین اور ایک کے نیچے خوشیون کی فہرست اور ان کے قسم قسم کے نام ایجاد کر لئے ہین ورنہ فی الحقیقت دونون ہیچ ہے۔ اگر کوئی مر گیا تو کیا نئی بات ہوئی جو اسیواسطے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی پیدا ہو تو کیا عجیب حرکت ہوئی شادی اور غمی دونون ہم وزن ہو جائین تو پھر دنیا مین تکلیف ہی کیا باقی رہی۔ دنیا اس کیواسطے جنت ہو گئی۔ زیادہ والسلام شوق ؎

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

ھُوَ الْکُل

عزیز دل وجانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہٗ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَقَلْبِیْ لَکَ یَحْمَدُ آپ کے کارڈ کے جواب مین جی چاہتا ہے کہ ایک بڑا طولانی خط لکھون مگر وقت مدد نہین دیتا مجبور ہون مسجد کا حجرہ بنوا رہا ہون تعمیر خانقاہ شروع ہے اور کیا کیا کام ہین مگر خیر کچھ تو لکھنا شروع کرتا ہون نہ اس وجہ سے کہ مین اسلام کا دلدادہ ہون نہ اس باعث سے کہ دنیا کے تمام مذاہب مین چنکہ مین نے اس کی

غلامی اختیار کی ہے اسلئے کہ مین اسلام کے بانی اور ان کے جانشینون کو دنیا کے اعلیٰ انسانون سے بدرجہا برتر سمجھتا ہون۔ نہین بلکہ مین اسلام کے ہر ایک حکم کو تمام دنیا کے انسانون کیواسطے اس لئے بہتر سمجھتا ہون کہ دنیا مین اگر کوئی چیز قابل قدر ہے جس سے انسان انسان ہو سکتا ہے تو وہ ہمدردی ہے اور اسلام کے ہر ایک طریقہ سے ہر ایک گوشہ سے ہر ایک رکن سے خواہ خاص ہو خواہ عام اسلام کے ہر ایک اُصول سے ہر ایک فروغ سے ہمدردی ٹپکتی ہے اسلام تو وہی ہے جو پہلے تھا مگر اسکے عامل اسکے حاکم ظاہری اب وہ نہین رہے اسوجہ سے کایاپلٹ سی ہو گئی ہائے یہ وہ اسلام نہین نہ اسکا رنگ و روپ وہ ہے نہ اسکی خوشبو وہ ہے۔ افسوس افسوس ہزار افسوس جب اسلام نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ اپنی گرہ سے نہ دینے والے کلمہ گویون پر پہلی خلافت مین شمشیر نکالی تھی اب اس مین چار آنہ فی صدی سود کے مسئلہ کی تحقیقات ہونے لگی ہے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

میرے پیارے ابھی آپ کسی مولوی سے دریافت نہ کرین کسی حدیث شریف کو مشکوٰۃ اور بخاری اور صحیح مسلم سے نہ نکالین فقط زکوٰۃ کے فرض ہونے پر عقل سے قیاس کرین کہ حکم ہمارے واسطے یہ ہے تاکہ جب ہمارے پاس ہماری ضرورتون سے زاید سو روپیہ سال بھر رہے یا سو روپیہ کا سونے چاندی کا اسباب رہے تو ہم کو ڈھائی روپیہ غریب ضرورتمندون کو دینے ہون گے۔ کہان تو یہ حکم اور کہان یہ اندھیر کہ جب ہمارے پاس سو روپیہ ہون تو ہم ایک ضرورتمند سے ایک روپیہ لیکر اس کے پاس امانت رکھوا دین ایک تو جان جوکھون کی چیز جو تمام دنیا سے بُرا بنانیوالی ہے ہم کو اسکی چوکیداری نہ کرنی پڑی پھر الٹی اس سے ایک مقررہ رقم بھی لین اور وہ دعویٰ جو اسلام کی ہمدردی کا تھا جو زکوٰۃ فطرہ قربانی وغیرہ سے اسلام نے ثابت کیا وہ کہان گیا۔ سود کا مسئلہ تو تحقیقات کے قابل ہی نہین قرآن شریف حدیث شریف عقل شریف سب اسکو مکروہ حرام ناجائز بتا دینگے اگر زکوٰۃ کو فرض مانا جائے تو سود یا جس کا منافع نام رکھا گیا ہے کسطرح جائز ہو نہین سکتا آپ کسی مسلمان اور عیسائی

بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی خوشی کرکے چلتے ہوئے۔ اور در گلویم سنت پیغمبر است اس قسم کی اطاعت
جس سے مواخذہ اُخروی اُسکے ذمہ ہوتا ہو ہرگز جائز نہین ۔ والدین کو تو مواخذہ قیامت سے
بچانا چاہیئے مگر اب مسلمانون مین اولاد کی عاقبت کا بالکل خیال نہین رہا اور یہی ادبار ہے۔ ہان
صاحب جیب مین خط نہ رکھا کیجئے کیونکہ اکثر خطوط مین آیات واحادیث ہوا کرتے ہین اور عظمت قرآن
شریف جو ایک آیت کی ہو وہی سارے قرآن شریف کی ہے۔ بھلا دیکھئے تو آپ اور آپ کی
جیب کہان کہان جا اور بیجا جاتی ہے تو آیات قرآنی بھی وہان چلے جاوین گے دنیا مین تکلیف
اور آرام کس امر کا ہے لوگون نے دو وضعی لفظ مقرر کر لئے ہین اور دونون کی ایک بڑی
عظیم الشان فہرست بنالی ہے ایک کے نیچے غمون کی اسم وار فہرست اور ان کی طرح طرح
کے نام گھڑ لئے ہین اور ایک کے نیچے خوشیون کی فہرست اور ان کے قسم قسم کے نام ایجاد
کر لئے ہین ورنہ فی الحقیقت دونون ہیچ ہے۔ اگر کوئی مر گیا تو کیا نئی بات ہوئی ہوا سیواسطے
پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی پیدا ہو تو کیا عجیب حرکت ہوئی شادی اور غمی دونون ہم وزن ہوجائین تو
پھر دنیا مین تکلیف ہی کیا باقی رہی۔ دنیا اس کیواسطے جنت ہوگئی۔ زیادہ والسلام شوق ؛

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

ھُوَالکل

عزیز دل وجانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہٗ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ
آپ کے کارڈ کے جواب مین جی چاہتا ہے کہ ایک بڑا طولانی خط لکھون مگر وقت مدد
نہین دیتا مجبور ہون مسجد کا حجرہ بنوا رہا ہون تعمیر خانقاہ شروع ہے اور کیا کیا کام
ہین مگر خیر کچھ تو لکھنا شروع کرتا ہون نہ اس وجہ سے کہ مین اسلام کا دلدادہ
ہون نہ اِس باعث سے کہ دنیا کے تمام مذاہب مین چنگیزمین نے اس کی

غلامی اختیار کی ہے اسلئے کہ مین اسلام کے بانی اور ان کے جانشینون کو دنیا کے اعلٰی انسانون
سے بدرجہا برتر سمجھتا ہون۔ نہین بلکہ مین اسلام کے ہر ایک حکم کو تمام دنیا کے انسانون کیواسطے
اس لئے بہتر سمجھتا ہون کہ دنیا مین اگر کوئی چیز قابل قدر ہے جس سے انسان انسان ہوسکتا ہے
تو وہ ہمدردی ہے اور اسلام کے ہر ایک طریقہ سے ہر ایک گوشہ سے ہر ایک رکن سے خواہ خاص
ہو خواہ عام اسلام کے ہر ایک اُصول سے ہر ایک فروغ سے ہمدردی ٹپکتی ہے اسلام تو وہی ہے
جو پہلے تھا مگر اسکے عامل اسکے حاکم ظاہری اب وہ نہین رہے اسوجہ سے کایا پلٹ سی ہوگئی
ہائے یہ وہ اسلام نہین نہ اسکا رنگ وروپ وہ ہے نہ اسکی خوشبو وہ ہو۔ افسوس افسوس
ہزار افسوس جس اسلام نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ اپنی گرہ سے نہ دینے والے کلمہ گویون پر پہلی
خلافت مین شمشیر نکالی تھی اب اس مین چار آنہ فی صدی سود کے مسئلہ کی تحقیقات ہونے لگی ہے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

میرے پیارے ابھی آپ کسی مولوی سے دریافت نہ کرین کسی حدیث شریف کو مشکوٰۃ اور بخاری
اور صحیح مسلم سے نہ نکالین فقط زکوٰۃ کے فرض ہونے پر عقل سے قیاس کرین کہ حکم ہمارے واسطے
یہ ہے تاکہ جب ہمارے پاس ہماری ضرورتون سے زاید سو روپیہ سال بھر رہے یا سو روپیہ کا
سونے چاندی کا اسباب رہے تو ہم کو ڈھائی روپیہ غریب ضرورتمندون کو دینے ہون گے۔
کہان تو یہ حکم اور کہان یہ اندھیر کہ جب ہمارے پاس سو روپیہ ہون تو ہم ایک ضرورتمند سے
ایک روپیہ لیکر اس کے پاس امانت رکھوا دین ایک تو جان جوکھون کی چیز جو تمام دنیا سے
بڑا ابنانیوالی ہے ہم کو اسکی چوکی داری نہ کرنی پڑی پھر الٹی اس سے ایک مقررہ رقم بھی
لین اور وہ دعوٰی جو اسلام کی ہمدردی کا تھا جو زکوٰۃ فطرہ قربانی وغیرہ سے اسلام نے
ثابت کیا وہ کہان گیا۔ سود کا مسئلہ تو تحقیقات کے قابل ہی نہین قرآن شریف حدیث
شریف عقل شریف یا سبب اسکو مکروہ حرام ناجائز بتا دین گے اگر زکوٰۃ کو فرض مانا جائے تو
سود یا جس کا منافع نام رکھا گیا ہے کسیطرح جائز ہو نہین سکتا آپ کسی مسلمان اور عیسائی

کے بھکانے مین نہ آئین اور ہرگز کسی بنک سے ایک پیسہ بھی نہ لین اور نہایت جوانمردی سے ڈٹے رہین ہانی
روپیہ سیکڑہ رجب کے مہینہ برابر دے جائین مین نے اپنی اتنی عمر مین تجربہ پیدا کیا ہے کہ زکوۃ
دینے والیکا مال ضایع نہین ہوتا۔ چوری گیا ہوا مال واپس ملتے مین نے دیکھا ہے اور اگر ایسا نہو
تو بھی کیا ڈر ہے کون ساتھ لیگیا ہے ہان جسنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اسکو صرف کیا وہ ضرور
ساتھ لے گیا آپ ضرور ایسے مسائل مجھ جاہل سے دریافت کیا کرین اگرچہ مین نے صرف و
نحو بھی نہین پڑھی مگر لفضلہ تعالیٰ اسلام کی عظمت نے میرے دل مین گھر کر لیا ہے اور یہی دعا ہے
کہ اسکی عظمت روز افزون ہو اور فی الحقیقت اسلام ہی ایسی چیز ہے کہ جسکو پسند اور قبول
کرنا چاہیے ۔ والسلام تم الکلام۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ۔

مکتوب سیزدہم

عزیز جانم حافظ یوسف علی خان صاحب سلمہٗ ۔ السلام علیکم ۔

دھن رے دھنی اپنی دُھن
تیری روئی مین چار بُنولے
روئی کو دھن کے سوت بنا کے
اچھی تو جب ہی دھنکی جائے
تیرا پیا تو مہا گُنی ہے
جو تو چاہے ہر کو فند یلا

غیر کی دھن کا پاپ نہ چُن
سب سے پہلے اِن کو چُن
پاگ پیارے پی کی بن
سگری تانت نہ بجے تُن تن
کرلے تو بھی کوئی گُن
آنکھ کان کرلے سُن

باز عاشق شدم و دل بہ جوانی دادم
خواجہ را گو کہ بیاید بہ مبارک بادم

آج پانچ روز سے باہر کے قوالوں نے حیران کر رکھا ہے رات بھر گانا سنتا ہون دو دو
ٹوپی اور چادر خرید چکا ہون اور پھر ننگا بیٹھا ہون۔ بالکل دم لینے نہین دیتے اور وہ
صاحب جو کچھ کر رہے ہین اُس کا کیا بیان کرون مقدمہ اور کسی کام سے مجھکو دہلی مین

نہین روکا پکڑا اِس بات تو یہ ہے جو کچھ ہو وہ ہو۔ آخر اپریل تک مین گھر سے بیفکر ہون مرنے والے
کو مین روک نہین سکتا مگر افسوس جلال آباد کی حالت پر ضرور ہوا مین شاہ صاحب کو تحریر کر چکا
ہون اور آج پھر لکھتا ہون ۔ والسلام عاجز کلیمی غفرلہٗ ۔

مکتوب چہاردہم

عرس شریف حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبر سنکر لکھا گیا۔ صاحبزادہ صاحب
خواجہ حسن نظامی سلمہٗ ۔ السلام علیکم میرا خط اور کارڈ معلوم ہوتا ہے کہ دونون داخل دفتر ہو گئے
ورنہ کچھ نہ کچھ تو جواب آتا مجھکو ایک سچے واقعہ کی خبر ملی ہے دل چاہتا ہے کہ آپ کو بھی سناؤ ن
ایک عالی نسب والا حسب بچہ یتیم ہوگیا والدہ صاحبہ نے نہایت جانفشانی اور تکلیف اٹھاکر
اُس دریتیم کو پالا اور پرورش کیا۔ ظاہری علم سے فارغ التحصیل بھی کردیا مگر بچہ ہوش سنبھالتے
ہی ایک بےمثل صورت پر عاشق ہوگیا۔ بچہ کی خواہش تھی کہ اس سے میرا عقد ہو جائے ۔ رشتہ کنبہ
والے لوگ سب چاہتے تھے کہ کسی جگہ اور شادی کردی جائے مگر مستقل مزاج بچہ اپنے ارادہ اور
عزم بالجزم سے ہرگز کسی وقت باز نہ رہا اور وہ ایک انوکھی صورت تھی جس کا ملنا دشوار ہو گیا تھا
یہان تک کہ بچہ جوان ہوگیا اور جوانی بھی ڈھلنے لگی ۔ آخر جو ینیدہ یابندہ اپنی مراد کے پہنچنے کے
دن آ گئے شب بستم ربیع الثانی عروسی قرار پائی ہے چونکہ والدین کا سایہ سر پر نہین رہا۔
قریبی رشتہ دارون مین بھائی بہن کی اولاد ہے مگر افسوس ہے کہ کسیکو اس طرف توجہ نہین نہ
کوئی دولھا بنانے کی فکر کرتا ہے نہ ان لوگون کو کوئی پوچھتا ہے جو اس عظیم الشان انوکھے
دولھا کے براتی ہین جن تقریب کے رشتہ دارون سے اُمید تھی کہ آئے گئی کی خاطر تواضع کرینگے
کیونکہ دولھا میان نے ۔ تاریخ مقرر ہونیسے پیشتر اپنے عزیزون کو دکھا دیا تھا کہ اس طرح
مہمانون کی خاطرداری کیا کرتے ہین وہ رشتہ دار تو ایسے لالچ مین پھنسے کہ بجائے مہمانون
اور براتیون کی خاطر تواضع کے پچھاور کے پھول لوٹنے لگے جس کو دیکھو جھولی باندھے ہوئے

کے بھگانے مین نہ آئین اور ہرگز کسی بنک سے ایک پیسہ بھی نہ لین اور نہایت جوانمردی سے ڈٹے رہین حاتی
روپیہ سیکڑہ رجب کے مہینہ برابر دیے جائین مین نے اپنی اتنی عمر مین تجربہ پیدا کیا ہی کہ زکوٰۃ
دینے والیکا مال ضایع نہین ہوتا۔ چوری گیا ہوا مال واپس ملتے مین نے دیکھا ہو اور اگر ایسا نہو
تو بھی کیا ڈر ہے کون ساتھ لیا ہے گیا ہان جسنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اسکو صرف کیا وہ ضرور
ساتھ لے گیا آپ ضرور ایسے مسائل مجھ جاہل سے دریافت کیا کرین اگرچہ مین نے صرف و
نحو بھی نہین پڑھی مگر بفضلہ تعالیٰ اسلام کی عظمت نے میرے دل مین گھر کر لیا ہو اور یہی دعا ہے
کہ اسکی عظمت روز افزون ہو اور فی الحقیقت اسلام ہی ایسی چیز ہے کہ جسکو پسند اور قبول
کرنا چاہئے ٭ والسلام تم الکلام۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب سیزدہم

عزیز جانم حافظ یوسف علی خان صاحب سلمہٗ ٭ السلام علیکم ٭

دھن رے دھنی اپنی دُھن
تیری روئی مین چار نُولے
روئی کو دھن کے سوت بنا کے
اچھی تو جب ہی دھنکی جائے
تیرا پیا تو مہا گنی ہے
جو تو چاہے ہر کو نہ بدا

غیر کی دھن کا پاپ نہ پُن
سب سے پہلے اِن کو چُن
پاگ پیارے پی کی بُن
سگری تانت نبجے تُن تُن
کر لے تو بھی کوئی گُن
آنکھ کان کر لے سُن

باز عاشق شدم و دل بہ جوانی دادم
خواجہ را گو کہ بیاید بہ مُبارک بادم

آج پانچ روز سے باہر کے قوالوں نے حیران کر رکھا ہے رات بھر گانا سنتا ہون دو دو
ٹوپی اور چادر خرید چکا ہون اور پھر ننگا بیٹھا ہون۔ بالکل دم لینے نہین دیتے اور وہ
صاحب جو کچھ کر رہے ہین اُس کا کیا بیان کرون مقدمہ اور کسی کام تے مجھکو دہلی مین

نہین روکا پکڑا اس بات تو یہ ہے جو کچھ ہو وہ ہو۔ آخر اپریل تک مین گھر سے بفکر ہون مرنے والے
کو مین روک نہین سکتا مگر افسوس جلال آباد کی حالت پر ضرور ہوا مین شاہ صاحب کو تحریر کر چکا
ہون اور آج پھر لکھتا ہون ٭ والسلام عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب چہاردہم

عرس شریف حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبر سنکر لکھا گیا۔ صاحبزادہ صاحب
خواجہ حسن نظامی سلمہٗ۔ السلام علیکم میرا خط اور کارڈ معلوم ہوتا ہے کہ دونون داخل دفتر ہو گئے
ورنہ کچھ نہ کچھ تو جواب آتا مجھکو ایک سچے واقعہ کی خبر ملی ہے دل چاہتا ہے کہ آپ کو بھی سناؤن
ایک عالی نسب والا حسب بچہ یتیم ہو گیا والدہ صاحبہ نے نہایت جانفشانی اور تکلیف اٹھاکر
اُس دُریتیم کو پالا اور پرورش کیا۔ ظاہری علم سے فارغ التحصیل بھی کر دیا مگر بچہ ہوش سنبھالتے
ہی ایک بیمثل صورت پر عاشق ہو گیا۔ بچہ کی خواہش تھی کہ اس سے میرا عقد ہو جائے۔ رشتہ کُنبہ
والے لوگ سب چاہتے تھے کہ کسی جگہ اور شادی کر دیجائے مگر مستقل مزاج بچہ اپنے ارادہ اور
عزم بالجزم سے ہرگز کسی وقت باز نہ رہا اور وہ ایک انوکھی صورت تھی جس کا ملنا دشوار ہو گیا تھا
یہان تک کہ بچہ جوان ہو گیا اور جوانی بھی ڈھلنے لگی۔ آخر جو نیدہ یابندہ اپنی مراد کے پہنچنے کے
دن آ گئے شب بستم ربیع الثانی عروسی قرار پائی ہے چونکہ والدین کا سایہ سر پر نہین رہا
قریبی رشتہ دارون مین بھائی بہن کی اولاد ہو مگر افسوس ہے کہ کسیکو اس طرف توجہ نہین نہ
کوئی دولھا بنانے کی فکر کرتا ہو نہ ان لوگون کو کوئی پوچھتا ہے جو اس عظیم الشان انوکھے
دولھا کے براتی ہین جن تقریب کے رشتہ دارون سے اُمید تھی کہ آئے گئی کی خاطر تواضع کرینگے
کیونکہ دولھا میان نے۔ تاریخ مقرر ہونیسے پیشتر اپنے عزیزون کو دکھا دیا تھا کہ اس طرح
مہمانون کی خاطر داری کیا کرتے ہین وہ رشتہ دار تو ایسے لالچ مین پھنسے کہ بجائے مہمانون
اور براتیون کی خاطر تواضع کے نچھاور کے پھول لوٹنے لگے جس کو دیکھو جھولی باندھے ہوئے

کے ہبکانے مین نہ آئین اور ہرگز کسی بنک سے ایک پیسہ بھی نہ لین اور نہایت جوانمردی سے ڈھائی
سو روپیہ سیکڑہ رجب کے مہینہ برابر دے جائین مین نے اپنی اتنی عمر مین تجربہ پیدا کیا ہی کہ زکوٰۃ
دینے والیکا مال ضایع نہین ہوتا۔ چوری گیا ہوا مال واپس ملتے مین نے دیکھا ہو اور اگر ایسا نہو
تو بھی کیا ڈر ہے کون ساتھ گیا ہے گیا ہان جسنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اسکو صرف کیا وہ ضرور
ساتھ لے گیا آپ ضرور ایسے مسائل مجھ جاہل سے دریافت کیا کرین اگرچہ مین نے صرف و
نحو بھی نہین پڑھی مگر لفضلہ تعالیٰ اسلام کی عظمت نے میرے دلمین گھر کر لیا ہو اور یہی دعا ہے
کہ اسکی عظمت روز افزون ہو اور فی الحقیقت اسلام ہی ایسی چیز ہے کہ جسکو پسند اور قبول
کرنا چاہیے ٭ والسلام تم الکلام۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب سیزدہم

عزیز جانم حافظ یوسف علی خان صاحب سلمہٗ ٭ السلام علیکم ٭

دھن رے دہنی اپنی دُھن
تیری روئی مین چار بُولے
روئی کو دھن کے سوت بنا کے
اچھی تو جب ہی دھنکی جاے
تیرا پیا تو مہا گُنی ہے
جو تو چاہے ہر کو ملیدا

غیر کی دہن کا پاپ نہ چُن
سب سے پہلے اِن کو چُن
پاگ پیارے پی کی بن
سگری تانت نبجے تُن تن
کر لے تو بھی کوئی گُن
آنکھ کان کر لے سُن

باز عاشق شدم و دل بہ جوانی دادم
خواجہ را گو کہ بیاید بہ مُبارک بادم

آج پانچ روز سے باہر کے قوالوں نے حیران کر رکھا ہے رات بھر گانا سنتا ہون دو دو
ٹوپی اور چادر خرید چکا ہون اور پھر ننگا بیٹھا ہون۔ بالکل دم لینے نہین دیتے اور وہ
صاحب جو کچھ کر رہے ہین اُس کا کیا بیان کرون مقدمہ اور کسی کام نے مجھکو دلی مین

نہین روکا پکڑا بس بات تو یہ ہے جو کچھ ہو وہ ہو۔ آخر اپریل تک مین گھر سے بیفکر ہون مرنیوالے
کو مین روک نہین سکتا مگر افسوس جلال آباد کی حالت پر ضرور ہوا مین شاہ صاحب کو تحریر کر چکا
ہون اور آج پھر لکھتا ہون ٭ والسلام عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب چہاردہم

عرس شریف حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبر سنکر لکھا گیا۔ صاحبزادہ صاحب
خواجہ حسن نظامی سلمہٗ۔ السلام علیکم میرا خط اور کارڈ معلوم ہوتا ہے کہ دونون داخل دفتر ہو گئے
ورنہ کچھ نہ کچھ تو جواب آتا مجھکو ایک سچے واقعہ کی خبر ملی ہے دل چاہتا ہے کہ آپ کو بھی سناؤن
ایک عالی نسب والاحسب بچہ یتیم ہو گیا والدہ صاحبہ نے نہایت جانفشانی اور تکلیف اٹھاکر
اُس دریتیم کو پالا اور پرورش کیا۔ ظاہری علم سے فارغ التحصیل بھی کر دیا مگر بچہ ہوش سنبھالتے
ہی ایک بیمثل صورت پر عاشق ہو گیا۔ بچہ کی خواہش تھی کہ اس سے میرا عقد ہو جائے۔ رشتہ کُنبہ
والے لوگ سبت چاہتے تھے کہ کسی جگہ اور شادی کر دیجائے مگر مستقل مزاج بچہ اپنے ارادہ اور
عزم بالجزم سے ہرگز کسی وقت باز نہ رہا اور وہ ایک انوکھی صورت تھی جس کا ملنا دشوار ہو گیا تھا
یہان تک کہ بچہ جوان ہو گیا اور جوانی بھی ڈھلنے لگی۔ آخر جوئندہ یابندہ اپنی مراد کے پہنچنے کے
دن آ گئے شب بیجدہم ربیع الثانی عروسی قرار پائی ہے چونکہ والدین کا سایہ سر پر نہین رہا۔
قریبی رشتہ دارون مین بھائی بہن کی اولاد ہو مگر افسوس ہے کہ کسیکو اس طرف توجہ نہین نہ
کوئی دولھا بنانے کی فکر کرتا ہو نہ ان لوگون کو کوئی پوچھتا ہے جو اس عظیم الشان انوکھے
دولھا کے براتی ہین جن قریب کے رشتہ دارون سے اُمید تھی کہ آے گئی کی خاطر تواضع کرینگے
کیونکہ دولھا میان نے۔ تاریخ مقرر ہونیسے پیشتر اپنے عزیزون کو دکھا دیا تھا کہ اس طرح
مہمانون کی خاطرداری کیا کرتے ہین وہ رشتہ دار تو ایسے لالچ مین پھنسے کہ بجاے مہمانون
اور براتیون کی خاطر تواضع کے نچھاور کے پھول لوٹنے لگے جس کو دیکھو جھولی باندھے ہوئے

پھول لوٹ رہا ہے اب خاطر داری کون کرے براتی بیچارے سخت پریشان ہین یا اسقدر ہو
برات مین آئے تھے دوطھا نوشہ ہین دستور ہے کہ دولھا کے رشتہ دار براتیون کی خاطر تواضع
کیا کرتے ہین سو رشتہ دار تو ہین گئے پھول لوٹنے والے اب جائین کہان مگر دولھا ایسا رسیلا او
خوشخو صاحب جاذب ہے کہ وہ محبت والی کشش سے کسی کو علیحدہ ہونے بھی نہین دیتا اور
براتی بھی کسی کی خاطر تواضع کی پرواہ نہ کرکے فقط دولھا کے فدائی ہین۔ اب دیکھئے اس برات
اور ولیمہ اور مہمانداری سے فرصت پاکر دولھا اپنے عزیز رشتہ دارون کو اپنا عزیز رشتہ دار بھی
سمجھتا ہے۔ یا کس طرح پیش آتا ہے۔ مولانا اسحاق کی تاریخ ۱۶ ربیع الثانی ہے انشاء اللہ تعالےٰ
مین تو سابق ہی سے حاضر ہونگا اگر آپ کو بھی ایسے دولھا کی عروسی مین شرکت کرنی ہو تو وہین
کہین ملاقات ہو جائیگی زیادہ والسلام شوق ۞ عاجز کلیمی غفرلہٗ ۞

مکتوب پانژدہم

ھو الکل

شیخ الاسلامی سلمہٗ اللہ تعالیٰ السلام قبل الکلام ۞

سوا دو مہینے کے بعد مین سفر سے واپس آیا تو ملنے والے آنے جانے والے اور مہمانون کی
وہ کثرت ہوئی کہ رات دن فرصت نہین ہوتی اور آپ نے لفافہ والے خط کے جواب کی خواہش
کی ہے اسوجہ سے کہ مین طول طویل مضمون لکھون گورنر جنرل ہند کے نائب میر منشی کلکتہ سے
آئے اور وہ بھی ان ہی دنون مین مرید ہوگئے ہر ایک شخص کی جداگانہ خواہش کیوجہ سے دماغ
ٹھیک نہین دہلی شریف سے بھاوجی بہن وغیرہ جو مرید ہین آئی ہوئی ہین اور ابھی آنیوالے
ہین۔ الغرض نہایت عدیم الفرصت ہون نہ اندر زنانہ مکان مین آرام اور نہ موقع ملتا ہے اور نہ
باہر مردانہ مکان مین جو آپنے دریافت کرنا چاہا ہے اسکی بابت ایک دفعہ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ
مین پہلے ہی تحریر کرچکا ہون خیر آپکی مرضی جو میرے حیران ہی کرینگی ہے تو لیجئے دوبارہ

لکھتا ہون عاشقان حضرت رب العزت نے مارین کھا کھا کر بھی اپنے معشوق حقیقی کے عاشق
بڑھانیکی کوشش کی ہے جنکے قصے قرآن شریف مین موجود ہین بلکہ مذاہب حقہ کے علاوہ
مذاہب باطلہ بھی یہی چاہتے ہین کہ ہمارا گروہ بڑھے ہر ایک مرید اپنے پیر بھائی زیادہ ہونیکی
خواہش کرتا ہے۔ رقابت کے معنی میرے سمجھ مین نہین آئے رقابت تو اس وقت ہوتی
جب کوئی نفسانی غرض دو شخصون کی ایک کی طرف ہو ورنہ رقابت کیسی عبد الرحمن مرحوم
قوال کا بیٹا بشیر الدین جو اسوقت حیدر آباد مین موجود ہے مجھکو ایک وقت مین اس سے
محبت ہوگئی اور میری محبت ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہے مین اسکی وجہ سے دو مہینے تک
دہلی رہا جس روز اور جسوقت وہ حیدر آباد کیطرف روانہ ہوا مین بیران پور کڑہ روانہ ہوگیا
مجھ کو معلوم نہ تھا کہ برادر امام صاحب آستانۂ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے
محبت رکھتے ہین جب معلوم ہوگیا تو اس کو تاکید کرتا رہا کہ وہان بھی ہو آیا کرو مگر وہ میرے
پاس رات اور دن رہتا تھا یہان تک کہ مین اسکو کیہ مین بٹھا کر خود وہان تک لیگیا یہ میرا
اپنا تجربہ ہے رقابت کے کیا معنی شعر

صنم مین کوئی گر خدا چاہتا ہے	
ہر اک تیرا بندہ ہوا چاہتا ہے	

انسان تو انسان بلبل کو دیکھو وہ گلاب پر عاشق ہے مگر رقابت نہین قوت قلب اور
چشم معشوق کسی کو کسی کام کا نہین رکھتی ماں باپ سے علٰحدہ کرتی ہے پھر کوئی کیا رقیب
ہوگا۔ مولوی صاحب اس بارہ مین مجھ سے زیادہ اس زمانہ مین کم کسی کو تجربہ ہوگا میرا یہ
حال ہے سہ

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر	ہمین تو موت ہی آئے شباب کے بدلے

مگر سیر العشق ہمیشہ آنی ہوتا ہے مکانی نہین ہوتا ہزار دن سے محبت ہوئی ہے بلکہ ایک آدھ
مرتبہ ایک وقت مین دو دو سے اور کبھی دو دو سال کسی سے بھی نہین جیسے آج کل

پھول لوٹ رہا ہے اب خاطرداری کون کرے براتی بیچارے سخت پریشان ہین یا اسد ہم
برات مین آئے تھے دولھا نوشہ ہین دستور ہے کہ دولھا کے رشتہ دار براتیون کی خاطر تواضع
کیا کرتے ہین سو رشتہ دار تو ہین گئے۔ پھول لوٹنے والے اب جائین کہان مگر دولھا ایسا رسیلا او
خوشخو صاحب جذب ہے کہ وہ محبت والی کشش سے کسی کو علیحدہ ہونے بھی نہین دیتا اور
براتی بھی کسی کی خاطر تواضع کی پرواہ نہ کرکے فقط دولھا کے فدائی ہین۔ اب دیکھئے اس برات
اور ولیمہ اور مہمانداری سے فرصت پاکر دولھا اپنے عزیز رشتہ دارون کو اپنا عزیز رشتہ دار بھی
سمجھتا ہے۔ یا کس طرح پیش آتا ہے۔ مولانا ساحق کی تاریخ ۱۶ ربیع الثانی ہے انشاء اللہ تعالے
مین تو ساحق ہی سے حاضر ہونگا اگر آپ کو بھی ایسے دولھا کی عروسی مین شرکت کرنی ہو تو وہین
کہین ملاقات ہوجائیگی زیادہ والسلام شوق ٭ عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب پانزدہم

ھو الکل

شیخ الاسلامی سلمہ اللہ تعالیٰ السلام قبل الکلام ٭

سوا دو مہینے کے بعد مین سفر سے واپس آیا تو ملنے والے آنے جانے والے اور مہمانون کی
وہ کثرت ہوئی کہ رات دن فرصت نہین ہوتی اور آپ نے لفافہ والے خط کے جواب کی خواہش
کی ہے اسوجہ سے کہ مین طول طویل مضمون لکھون گورنر جنرل ہند کے نائب میر منشی کلکتہ سے
آئے اور وہ بھی ان ہی دنون مین مرید ہوگئے ہر ایک شخص کی جداگانہ خواہش کیوجہ سے دماغ
ٹھیک نہین دہلی شریف سے بھابھی بہن وغیرہ جو مرید ہین آئی ہوئی ہین اور ابھی آنیوالے
ہین۔ الغرض نہایت عدیم الفرصت ہون نہ اندر زنانہ مکانات مین آرام اور نہ موقع ملتا ہے اور نہ
باہر مردانہ مکان مین جو آپنے دریافت کرنا چاہا ہے اسکی بابت ایک دفعہ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ
مین پہلے ہی تحریر کرچکا ہون خیر آپکی مرضی جو میرے حیران ہی کرینگی ہے تو لیجئے دوبارہ

لکھتا ہون عاشقان حضرت رب العزت نے مارین کھا کھا کر بھی اپنے معشوق حقیقی کے عاشق
بڑھانیکی کوشش کی ہے جنکے قصے قرآن شریف مین موجود ہین بلکہ مذاہب حقہ کے علاوہ
مذاہب باطلہ بھی یہی چاہتے ہین کہ ہمارا گروہ بڑھے ہر ایک مرید اپنے پیر بھائی زیادہ ہونیکی
خواہش کرتا ہے۔ رقابت کے معنی میرے سمجھ مین نہین آئے رقابت تو اس وقت ہوتی
جب کوئی نفسانی غرض دو شخصون کی ایک کی طرف ہو ورنہ رقابت کیسی عبدالرحمٰن مرحوم
قوال کا بیٹا بشیر الدین جو اسوقت حیدرآباد مین موجود ہے مجھکو ایک وقت مین اس سے
محبت ہوگئی اور میری محبت ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہے مین اسکی وجہ سے دو مہینے تک
دہلی رہا جس روز اور جسوقت وہ حیدرآباد کیطرف روانہ ہوا مین بیلن پور کٹرہ روانہ ہوگیا
مجھ کو معلوم نہ تھا کہ برادر امام صاحب آستانہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے
محبت رکھتے ہین جب معلوم ہوگیا تو اس کو تاکید کرتا رہا کہ وہان بھی ہو آیا کرو مگر وہ میرے
پاس رات اور دن رہتا تھا یہان تک کہ مین اسکو کیہ مین بٹھا کر خود وہان تک لیگیا یہ میرا
اپنا تجربہ ہے رقابت کے کیا معنی شعر

صنم مین کوئی گر خدا چاہتا ہے
پھر اک تیرا بندہ ہوا چاہتا ہے

انسان تو انسان بلبل کو دیکھو وہ گلاب پر عاشق ہے مگر رقابت نہین قوت قلب اور
چشم معشوق کسی کو کسی کام کا نہین رکھتی ماں باپ سے علیحدہ کرتی ہے پھر کوئی کیا رقیب
ہوگا۔ مولوی صاحب اس بارہ مین مجھ سے زیادہ اس زمانہ مین کم کسی کو تجربہ ہوگا میرا
حال یہ ہے ؎

سنبھلا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر
ہمین تو موت ہی آئے شباب کے بدلے

مگر سیر العشق ہمیشہ آنی ہوتا ہے مکانی نہین ہوتا ہزار دن سے محبت ہوتی ہے بلکہ ایک آدھ
مرتبہ ایک وقت مین دو دو سے اور کبھی دو دو سال کسی سے بھی نہین جیسے آج کل

پھول لوٹ رہا ہے اب خاطرداری کون کرے براتی بیچارے سخت پریشان ہین یا اسدرجہ برات مین آئے تھے دولھا نوشہ ہین دستور ہے کہ دولھا کے رشتہ دار براتیون کی خاطر تواضع کیا کرتے ہین سو رشتہ دار تو ہین گئے۔ پھول لوٹنے والے اب جائین کہان مگر دولھا الیسا سیلانی خوشخو صاحب جذب ہے کہ وہ محبت والی کشش سے کسی کو علیحدہ ہونے بھی نہین دیتا اور براتی بھی کسی کی خاطر تواضع کی پرواہ نہ کرکے فقط دولھا کے فدائی ہین۔ اب دیکھئے اس برات اور ولیمہ اور مہمانداری سے فرصت پاکر دولھا اپنے عزیز رشتہ دارون کو اپنا عزیز رشتہ دار بھی سمجھتا ہے۔ یا کس طرح پیش آتا ہے۔ مولانا ساحق کی تاریخ ۱۷ ربیع الثانی ہے انشاء اللہ تعالے مین تو سابق ہی سے حاضر ہونگا اگر آپ کو بھی ایسے دولھا کی عروسی مین شرکت کرنی ہو تو وہین کہین ملاقات ہو جائیگی زیادہ والسلام شوق ٭ عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب پانزدہم

ھُوالکل

شیخ الاسلامی سلمہٗ اللہ تعالیٰ السلام قبل الکلام ٭

سوا دو مہینے کے بعد مین سفر سے واپس آیا تو ملنے والے آنے جانے والے اور مہمانون کی وہ کثرت ہوئی کہ رات دن فرصت نہین ہوتی اور آپ نے لفافہ والے خط کے جواب کی خواہش کی ہے اسوجہ سے کہ مین طول طویل مضمون لکھون گورنر جنرل ہند کے نائب میر منشی کلکتہ سے آئے اور وہ بھی ان ہی دنون مین مرید ہو گئے ہر ایک شخص کی جداگانہ خواہش کیوجہ سے دماغ ٹھیک نہین دہلی شریف سے بھانجی بہن وغیرہ جو مرید ہین آئی ہوئی ہین اور ابھی آنیوالے ہین۔ الغرض نہایت عدیم الفرصت ہون نہ اندر زنانہ مکان مین آرام اور نہ موقع ملتا ہے اور نہ باہر مردانہ مکان مین جو آپنے دریافت کرنا چاہا ہے اسکی بابتہ ایک دفعہ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ مین پہلے ہی تحریر کرچکا ہون خیر آپکی مرضی جو میرے حیران ہی کرنیکی ہے تو لیجئے دوبارہ

لکھتا ہون عاشقان حضرت رب العزت نے مارین کھاکھاکر بھی اپنے معشوق حقیقی کے عاشق بڑھانیکی کوشش کی ہے جنکے قصے قرآن شریف مین موجود ہین بلکہ مذاہب حقہ کے علاوہ مذاہب باطلہ بھی یہی چاہتے ہین کہ ہمارا گروہ بڑھے ہر ایک مرید اپنے پیر بھائی زیادہ ہونیکی خواہش کرتا ہے۔ رقابت کے معنی میرے سمجھ مین نہین آئے رقابت تو اس وقت ہوتی جب کوئی نفسانی غرض دو شخصون کی ایک کی طرف ہو ورنہ رقابت کیسی عبدالرحمن مرحوم قوال کا بیٹا بشیرالدین جو اسوقت حیدر آباد مین موجود ہے مجھکو ایک وقت مین اس سے محبت ہو گئی اور میری محبت ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہے مین اسکی وجہ سے دو مہینے تک دہلی رہا جس روز اور جسوقت وہ حیدر آباد کیطرف روانہ ہوا مین بیلران پور کٹرہ روانہ ہو گیا مجھکو معلوم نہ تھا کہ برادر امام صاحب آستانہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے محبت رکھتے ہین جب معلوم ہو گیا تو اس کو تاکید کرتا رہا کہ وہان بھی ہو آیا کرو مگر وہ میرے پاس رات اور دن رہتا تھا یہانتک کہ مین اسکو کیہ مین بٹھاکر خود وہان تک لیگیا یہ میرا اپنا تجربہ ہے رقابت کے کیا معنی شعر

	صنم مین کوئی گر خدا چاہتا ہے ہر اک تیرا بندہ ہوا چاہتا ہے	

انسان تو انسان بلبل کو دیکھو وہ گلاب پر عاشق ہے مگر رقابت نہین قوت قلب اور چشم معشوق کسی کو کسی کام کا نہین رکھتی ماں باپ سے علٰحدہ کرتی ہے پھر کوئی کیا رقیب ہوگا۔ مولوی صاحب اس بارہ مین مجھ سے زیادہ اس زمانہ مین کم کسی کو تجربہ ہوگا میرا حال یہ ہے ؎

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر		ہمین تو موت ہی آئے شباب کے بدلے

مگر سیر العشق ہمیشہ آنی ہوتا ہے مکانی نہین ہوتا ہزار دن سے محبت ہوئی ہے بلکہ ایک آدھ مرتبہ ایک وقت مین دو دو سے اور کبھی دو دو سال کسی سے بھی نہین جیسے آج کل

مگر جتنے دنوں تک جس کی محبت رہی (غایت میعاد میری محبت کی چھ ماہ سے زیادہ نہیں رہی) ورنہ ایک ایک دن کی بھی ہوئی اتنی مدت تک وہ کسی کا نہیں رہا ہزاروں دفعہ تجربہ کیا گیا ہے اور جس قدر علیحدگی اختیار کی اسی قدر دونوں طرف آگ زیادہ ہوئی اور کام اچھا بنا۔ میں تو نزدیکی میں کمی کرتا ہوں جب وہ بات جاتی رہتی ہے آپ نے ادب کے ساتھ حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے قصے پیش کرکے حملے تو مجھ پر بہت سے گئے مگر میں ان حملوں کو لطائف الحیل کے جادوں سے روکتا رہا۔ مولانا جو بات مجھ میں نقص کی ہوگی میں اپنی اولاد میں اس کا رواج دینا ہرگز نہیں چاہونگا۔ میں حقہ پیتا ہوں مگر برخوردار سلمہٗ کو پینے نہیں دیتا۔ اسی طرح جو بات مجھ میں نقص کی ہوگی وہ میں آپ میں ہرگز نہیں چاہونگا میرا وقت پورا ہو چکا ہے میرے سلسلے کی ترقی میری ذات سے اب ماضی ہوگئی۔ میرے خلفاء پر اس کا ہونا نہ ہونا جا پڑا۔ اب میرے سلسلہ کی ترقی میرے خلفاء کے سلسلے کی ترقی پر منحصر ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ میرے خلفاء حدود شرعی سے ایک قدم بھی باہر رکھیں۔ اسی احاطہ میں وہ جئیں اور اسی میں مریں میری عمر زبان کاری میں ختم ہوئی شعر

من نکردم شما حذر بکنید

کا مضمون ہے مولانا وہ کام کرو جس میں سلسلہ کی ترقی ہو افسوس آپ کا ایک مرید بھی مجھکو خط نہیں لکھتا۔ مجھکو نہایت تعجب ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے مریدوں کی لیاقت دریافت کروں اور دیکھوں انھوں نے آپ کے ساتھ کیا تعلق پیدا کیا ہے آپ تاکید کرکے ان لوگوں سے علی الخصوص جو طالب ہیں اور فنافی الرسول کا شغل سیکھنا چاہتے ہیں ایک ایک خط لکھوا ئیے مولوی احمد جی صاحب کے ایک مرید نے آپ کی تعریف میری زبان سے سنکر بنگال سے آپ کو خط لکھا اس پر بھی آپ کو یہ خیال نہ ہوا کہ آپ بھی اپنے مریدوں سے مجھکو یا مولوی احمد جی صاحب کو خط لکھواتے۔ مولانا اسلام کا کام آپس میں محبت پیدا کردینا ہے کوشش کرنی چاہیئے کہ عالم میں اتفاق اور محبت قایم ہو اور سب ایک ہی کو چاہیں۔ دوئی کا لفظ جہان سے اٹھ جائے۔ زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ حامد محمود سلمہٗ کا سلام:

مکتوب ہشتم

از کلکتہ گورنمنٹ ہوس معرفت غلام محی الدین صاحب

گرامی عزیزم مولوی شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہٗ۔ السلام علیکم۔

آپ کی عدم شرکت عرس شریف کا افسوس اور رنج ہوا نہایت پر کیفیت تھا در و دیوار کو حالت تھی پندرہ منٹ تک گنٹھی قوال بیہوش پڑا رہا۔ آپ کے سب خطوط دیکھے۔ طریق نقشبندیہ میں گو آپ منتہی مانے جاتے ہیں مگر حضرات چشتیہ مبتدیوں میں آپکا شمار کر سکتے ہیں یہ نعمت عشق عالی حوصلہ لوگوں کو ملا کرتی ہے جو امتحان میں خام نکلتے ہیں ان سے واپس لیکر اُلٹا اور جرمانہ کیا جاتا ہے۔ ؎

سر بہ غم عشق بوالہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار	این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

عشق کسی سے ہو نسبت عشق پیر و مرشد سے ترقی پکڑتی ہے اور اگر ایسا ظہور میں نہ آئے تو وسوسۂ نفسانی ہے اور اسی وجہ سے تو مبتدی کیواسطے بات کرنیکا بھی حکم نہیں دست بوسی پائے بوسی سے نوبت بہ رخسارہ بوسی پہنچتی ہے۔ یہ امر بالکل قطعاً ممنوع ہے اور ان لوگوں کو جو صاحب اجازت ہیں نہایت احتیاط لازم ہے تاکہ اجرائے سلسلہ میں نقصان نہ آئے اچھا مانا کہ دل بیچین ہے آنسو نکلتے ہیں اور کیا کیا ہوتا ہے کیا درد یہ بُرا معلوم ہوتا ہے کیا اس سے تکلیف ہوتی ہے اگر تکلیف وہ ہے تو اُسکا جاتا رہنا ہر ایک مبتدی اور منتہی کے پیر و مرشد کے قبضہ میں دیا گیا ہے درخواست کیجئے اور اگر اچھا معلوم ہوتا ہے تو جوں جوں علیحدگی اختیار کیجئے گا ترقی ہوگی اور مولوی صاحب سُن لو۔ ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند	لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

مگر جتنے دنون تک جس کی محبت رہی (غایت میعاد میری محبت کی چھ ماہ سے زیادہ مین نہ رہی) ورنہ ایک ایک دن کی بھی ہوئی اتنی مدت تک وہ کسی کا نہین رہا ہزارون دفعہ تجربہ کیا گیا ہے اور جس قدر علیحدگی اختیار کی اسی قدر دونون طرف آگ زیادہ ہوئی اور کام اچھا بنا۔ مین تو نزدیکی مین کمی کرتا ہون جب وہ بات جاتی رہتی ہے آپ نے ادب کے ساتھ حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے قصے پیش کرکے حملے تو مجھپر بہت سے کئے مگر مین ان حملون کو لطائف الحیل کے جادون سے روکتا رہا۔ مولانا جو بات مجھ مین نقص کی ہوگی مین اپنی اولاد مین اس کا رواج دینا ہرگز نہین چاہونگا۔ مین حقہ پیتا ہون مگر برخوردار سلمہ کو پینے نہین دیتا۔ اسی طرح جو بات مجھ مین نقص کی ہوگی وہ مین آپ مین ہرگز نہین چاہونگا میرا وقت پورا ہوچکا ہے میرے سلسلے کی ترقی میری ذات سے اب ماضی ہوگئی۔ میرے خلفار پر اس کا ہونا نہ ہونا جا پڑا۔ اب میرے سلسلہ کی ترقی میرے خلفار کے سلسلے کی ترقی پر منحصر ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا کہ میرے خلفار حدود شرعی سے ایک قدم بھی باہر رکھین۔ اسی احاطہ مین وہ جئین اور اسی مین مرین میری عمر زبان کاری مین ختم ہوئی شعر

من نکردم شما حذر بکنید

کا مضمون ہے مولانا وہ کام کرو جس مین سلسلہ کی ترقی ہو افسوس آپ کا ایک مرید بھی مجھکو خط نہین لکھتا مجھکو نہایت تعجب ہے مین چاہتا ہون کہ آپ کے مریدون کی لیاقت دریافت کرون اور دیکھون انھون نے آپ کے ساتھ کیا تعلق پیدا کیا ہے آپ تاکید کرکے ان لوگون سے علی الخصوص جو طالب ہین اور فنافی الرسول کا شغل سیکھنا چاہتے ہین ایک ایک خط لکھوائیے مولوی احمد جی صاحب کے ایک مرید نے آپ کی تعریف میری زبان سے سنکر بنگالی سے آپ کو خط لکھا اس پر بھی آپ کو یہ خیال نہ ہوا کہ آپ بھی اپنے مریدون سے مجھکو یا مولوی احمد جی صاحب کو خط لکھواتے۔ مولانا اسلام کا کام آپس مین محبت پیدا کردینا ہے کوشش کرنی چاہئے کہ عالم مین اتفاق اور محبت قایم ہو اور سب ایک ہی کو چاہین

کا لفظ جہان سے اٹھ جائے زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہ حامد محمود سلمہ کا سلام :

مکتوب ہشتدہم

از کلکتہ گورنمنٹ ہوس معرفت غلام محی الدین صاحب

گرامی عزیزم مولوی شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہ ۔ السلام علیکم ۔

آپ کی عدم شرکت عرس شریف کا افسوس اور رنج ہوا نہایت پر کیفیت تھا در و دیوار کو حالت تھی پندرہ منٹ تک گنتھی قوال بیہوش پڑا رہا۔ آپکے سب خطوط دیکھے۔ طریق نقشبندیہ مین گو آپ منتہی مانے جاتے ہین مگر حضرات چشتیہ مبتدیون مین آپکا شمار کرسکتے ہین یہ نعمت عشق عالی حوصلہ لوگون کو ملا کرتی ہے جو امتحان مین خام نکلتے ہین ان سے واپس لیکر الٹا اور جرمانہ کیا جاتا ہے : ؎

سر مدغم عشق بوالہوس را ندہند
سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار
این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

عشق کسی سے ہو نسبت عشق پیر و مرشد سے ترقی پکڑتی ہے اور اگر ایسا خود بخود مین نہ آئے تو وسوسۂ نفسانی ہے اور اسی وجہ سے تو مبتدی کیواسطے بات کرنیکا بھی حکم نہین دست بوسی پائے بوسی سے نوبت بہ رخسارہ بوسی پہنچتی ہے۔ یہ امر بالکل قطعاً ممنوع ہے اور ان لوگون کو جو صاحب اجازت ہین نہایت احتیاط لازم ہے تاکہ اجرائے سلسلہ مین نقصان نہ آئے اچھا مانا کہ دل بیچین ہے آنسو نکلتے ہین اور کیا کیا ہوتا ہے کیا درد یہ برا معلوم ہوتا ہے کیا اس سے تکلیف ہوتی ہے اگر تکلیف وہ ہے تو اسکا جاتا رہنا ہر ایک مبتدی اور منتہی کے پیر و مرشد کے قبضہ مین دیا گیا ہے درخواست کیجئے اور اگر اچھا معلوم ہوتا ہے تو جون جون علیحدگی اختیار کیجئے گا ترقی ہوگی اور مولوی صاحب سن لو ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

مگر جتنے دنوں تک جس کی محبت رہی (رعایت میعاد میری محبت کی چھ ماہ سے زیادہ نہیں ٹھہری) ورنہ ایک ایک دن کی بھی ہوئی اتنی مدت تک وہ کسی کا نہیں رہا ہزار دن دفعہ تجربہ کیا گیا ہے اور جس قدر علیحدگی اختیار کی اسی قدر دونوں طرف آگ زیادہ ہوئی اور کام اچھا بنا۔ مین تو نزدیکی مین کمی کرتا ہون جب وہ بات جاتی رہتی ہے آپ نے ادب کے ساتھ حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے قصے پیش کر کے حملے تو مجھپر بہت سے کئے مگر مین ان حملون کو لطائف الحیل کے جامون سے روکتا رہا۔ مولانا جو بات مجھ مین نقص کی ہوگی مین اپنی اولاد مین اس کا رواج دینا ہرگز نہین چاہونگا۔ مین حقہ پیتا ہون مگر برخوردار سلمہٗ کو پینے نہین دیتا۔ اسی طرح جو بات مجھ مین نقص کی ہوگی وہ مین آپ مین ہرگز نہین چاہونگا میرا وقت پورا ہوچکا ہے میرے سلسلے کی ترقی میری ذات سے اب ماضی ہوگئی۔ میرے خلفاء پر اس کا ہونا نہ ہونا جا پڑا۔ اب میرے سلسلہ کی ترقی میرے خلفاء کے سلسلے کی ترقی پر منحصر ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا کہ میرے خلفاء حدود شرعی سے ایک قدم بھی باہر رکھین۔ اسی احاطہ مین وہ جئین اور اسی مین مرین میری عمر زبان کاری مین ختم ہوئی شعر

من نکردم شما حذر بکنید

کا مضمون ہے مولانا وہ کام کر جس مین سلسلہ کی ترقی ہو افسوس آپ کا ایک مرید بھی مجھکو خط نہین لکھتا مجھکو نہایت تعجب ہے مین چاہتا ہون کہ آپ کے مریدون کی لیاقت دریافت کرون اور دیکھون انھون نے آپ کے ساتھ کیا تعلق پیدا کیا ہے آپ تاکید کر کے ان لوگون سے علی الخصوص جو طالب ہین اور فنافی الرسول کا شغل سیکھنا چاہتے ہین ایک ایک خط لکھوائیے مولوی احمد جی صاحب کے ایک مرید نے آپ کی تعریف میری زبان سے سنکر بنگالی سے آپ کو خط لکھا اس پر بھی آپ کو یہ خیال نہ ہوا کہ آپ بھی اپنے مریدون سے مجھکو یا مولوی احمد جی صاحب کو خط لکھواتے۔ مولانا اسلام کا کام آپس مین محبت پیدا کردینی ہے کوشش کرنی چاہیے کہ عالم مین اتفاق اور محبت قایم ہو اور سب ایک ہی کو چاہین

کا لفظ جہان سے اٹھ جاوے زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ حامد محمود سلمہٗ کا سلام :

مکتوب ہشتادم

از کلکتہ گورنمنٹ ہوس معرفت غلام محی الدین صاحب

گرامی عزیزم مولوی شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہٗ ۔ السلام علیکم۔

آپ کی عدم شرکت عرس شریف کا افسوس اور رنج ہوا نہایت پر کیفیت تھا در و دیوار کو حالت تھی پندرہ منٹ تک گنٹھی قوال بیہوش پڑا رہا۔ آپکے سب خطوط دیکھے۔ طریق نقشبندیہ مین گو آپ منتہی مانے جاتے ہین مگر حضرات چشتیہ متبدیون مین آپکا شمار کرسکتے ہین یہ نعمت عشق عالی حوصلہ لوگون کو ملا کرتی ہے جو امتحان مین خام نکلتے ہین ان سے واپس لیکر الٹا اور جرمانہ کیا جاتا ہے ؎

سر مدغم عشق بو الہوس را ندہند
سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار
این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

عشق کسی سے ہو نسبت عشق پیر و مرشد سے ترقی پکڑتی ہے اور اگر ایسا خود مین نہ آئے تو وسوسۂ نفسانی ہے اور اسی وجہ سے تو متبدی کیواسطے بات کرنیکا بھی حکم نہین دست بوسی پائے بوسی سے نوبت بہ رخسارہ بوسی پہنچتی ہے۔ یہ امر بالکل قطعاً ممنوع ہے اور ان لوگون کو جو صاحب اجازت ہین نہایت احتیاط لازم ہے تاکہ اجرائے سلسلہ مین نقصان نہ آئے اچھا مانا کہ دل بیچین ہے آنسو نکلتے ہین اور کیا کیا ہوتا ہے کیا درد یہ برا معلوم ہوتا ہے کیا اس سے تکلیف ہوتی ہے اگر تکلیف وہ ہے تو اسکا جاتا رہنا ہر ایک متبدی اور منتہی کے پیر و مرشد کے قبضہ مین دیا گیا ہے درخواست کیجئے اور اگر اچھا معلوم ہوتا ہے تو جون جون علیحدگی اختیار کیجئے گا ترقی ہوگی اور مولوی صاحب سُن لو ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز — مردار بود ہر آنچہ او را نکشند

مولوی صاحب غل نہ مچاؤ جو کچھ بتایا گیا ہے اسکو خوب دھوم دھام سے کرو بہتر تو یہ تھا کہ آپ ایسے وقت مین کم سے کم چالیس روز میرے پاس رہتے چودہ برس آپ نے پیری کی کونسی پیری جسمین عزت کی بو آتی ہو آجکل عزت کھونے کی حضرت سبحانہ تعالیٰ نے ابتدا شروع کی ہو اپنی بر سر بازار طرفان عشق * میر سرداری کلاہ دو نے دیگر ست * سے محبت کرکے

عاشقان خواجگان چشت را — از قدم تا سر نشانے دیگر ست

کا ہاتھ پکڑا ہو ذرہ سنبھل کر ہوشیار ہو کر چلئے۔ چودہ برس کے عمر قبضے اور ریکا شغلے سب ڈوبے جاتے ہین ان کو ڈوبنے دیجئے نہین نہین بلکہ ڈبو دیجئے عشق کی ہر ایک آن ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے اس کو آپ اپنے پاس آنے کی کم اجازت دیجئے اور تنہائی بالکل مین ناپسند کرتا ہون اگر آپ احتیاط کرینگے تو پارس ہاتھ آگیا ہے آپ کندن ہوئے جاتے ہین ورنہ خدانخواستہ زیادہ ہونیکا اندیشہ ہے میرا خط مولانا نادرالدین والدنیا کو دکھا دیجئے وہ فتوے دین گے بجا ہے یا بیجا ہر ایک اللہ تعالےٰ کا چاہنے والا اس کے چاہنے والون کی ترقی اور زیادتی چاہتا ہے پھر اگر عشق صادق ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اپنے معشوق مجازی کو اورون کی نظرون سے پوشیدہ کیا جاوے یہ بھی خطرہ ہو اسکو آپ پاس نہ آنے دیجئے اور انکے پاس بھیجا کیجئے مین عرس شریف کے چوتھے روز کلکتہ آگیا ہون پتہ اوپر تحریر ہے اس پتہ سے خط بھیجئے مین جس جگہ ہونگا انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو ملجاویگا مولوی احمد جی صاحب اور انکے ایک خلیفہ مولوی نصیرالدین احمد میرے ہمراہ ہین آپ نے اگر کی بتیان نہ بھیجین اس محبت کیوقت مین پیرومرشد کی محبت مین کمی واقع ہو تو عشق نہین سمجھا جاویگا زیادہ والسلام مولوی صاحب اور شہزادہ صاحب کو سلام فقط

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہفتدہم

من لذت درد تو بدرمان نہ فروشم — کفر سر زلف تو بایمان نہ فروشم

مولا السلام علیکم ایک خط پرسون بھیجا ہے پھر بھی آج لکھنے کو دل چاہا اسوقت کی آپ کو بہت قدر کرنی چاہیے آخر آپ مجبور رہین گے تو ہوگا کیا درد کی ترقی ہوگی ہے

جان جائے پر نہ جائے درد دل — کفر کا فر را و دین دیندار را
ہر گھڑی خالق بڑھائے درد دل — ذرہ دردے دل عطار را

درد فراق مین زیادہ ہوتا ہے تو فراق ہی اچھا ہے۔ فراق اچھا یا وصل۔ میرے نزدیک فراق اچھا کیونکہ فراق کا آخر وصل ہے اور وصل کا انجام فراق ہے

ساقیا یک جرعہ از راہ کرم — تا کند شق پردہ پندار را
بر بہای ریز از جام قدم — ہم بچشم یار بینید یار را

ذات کے سوا جو وہم ہو سب خطرات ہین کیا دست بوسی کیا پابوسی دیدہ بوسی سے مطلب کیا ہے مین نے کسی شخص کو عینک بوسی کرتے نہین دیکھا بلکہ آنکھون پر لگاتے دیکھا

این عشق مجاز ما در چشم حقیقت مین — ہم عینک بینائی ہم قطرہ در زینہ

آپ کو شغل حقیقت الاشیا کا بتایا گیا ہے اسکو آپ کیجئے اور آج کل رات دن کیجئے تاکہ یہ محبت بالا کی طرف منتقل ہو جائے مجھکو نہایت اندیشہ آپ کی طرف سے ہو گیا ہے۔ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیۡ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ کو ذرا ملاحظہ فرما لیجئے پھر اگر بفرض محال نفس کی شرارتون سے بکرم تعالیٰ بچ بھی گیا تو زبان خلایق سے بچنا ناممکن ہے۔ اجرائے سلسلہ مین تنہائی ایسے موقع مین زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے اسکو تنہائی مین ایک منٹ بھی پاس نہ بیٹھنے دیجئے یہ وقت آپ کے حوصلہ کے امتحان کا ہے حیدرآباد مین اور لوگ بھی اسکے خواہان ہین اور یہ ممکن نہین کہ سب پاک خیال ہون بلکہ ایک بھی پاک خیال نہو گا برا اسکا اور نام بدنام کرنیوالے سبب آپ کی شہرت

گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود ہر انچہ او را نکشند

مولوی صاحب غل نہ مچاؤ جو کچھ بتایا گیا ہے اسکو خوب دھوم دھام سے کرو بہتر تو یہ تھا کہ آپ ایسے وقت مین کم سے کم چالیس روز میرے پاس رہتے چودہ برس آپ نے پیری کی کونسی پیری جسمین عزت کی بو آتی ہو آجکل عزت کھونے کی حضرت سبحانہٗ تعالیٰ نے ابتدا شروع کی ہو انچہ برسر بازار طرفان عشق ؏ میر سرداری دو نے دیگرست ؏ سے محبت کر کے

عاشقان خواجگان چشت را
از قدم تا سر نشانے دیگرست

کا ہاتھ پکڑا ہو ذرہ سنبھل کر ہوشیار ہو کر چلئے چودہ برس کے مراقبے اور انکا شغلے سب ڈوبے جاتے ہین ان کو ڈوبنے دیجئے نہین نہین بلکہ ڈبو دیجئے عشق کی ہر ایک آن ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے اس کو آپ اپنے پاس آنیکی کم اجازت دیجئے اور تنہائی بالکل مین ناپسند کرتا ہون اگر آپ احتیاط کرینگے تو پارس ہاتھ آگیا ہے آپ کندن ہوئے جاتے ہین ورنہ خدانخواستہ برباد ہونیکا اندیشہ ہے میرا خط مولانا نادر الدین والدنیا کو دکھا دیجئے وہ فتوے دینگے بجا ہے یا بیجا ہر ایک اللہ تعالےٰ کا چاہنے والا اس کے چاہنے والون کی ترقی اور زیادتی چاہتا ہے پھر اگر عشق صادق ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اپنے معشوق مجازی کو اورون کی نظرون سے پوشیدہ کیا جاوے یہ بھی خطرہ ہو اسکو آپ پاس نہ آنے دیجئے اور اُنکے پاس بھیجا کیجئے مین عرس شریف کے چوتھے روز کلکتہ آگیا ہون پتہ اوپر تحریر ہے اس پتہ سے خط بھیجئے مین جس جگہ ہونگا انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو ملجاویگا مولوی احمد جی صاحب اور انکے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد میرے ہمراہ ہین آپ نے اگر کی بتیان نہ بھیجین اس محبت کیوقت مین پیر و مرشد کی محبت مین کمی واقع ہو تو عشق نہین سمجھا جاویگا زیادہ والسلام مولوی صاحب اور شہزادہ صاحب کو سلام فقط

(عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب ہشتدہم

من لذت درد تو بدرمان نہ فروشم
کفر سر زلف تو بایمان نہ فروشم

مولا السلام علیکم ایک خط پرسون بھیجا ہے پھر بھی آج لکھنے کو دل چاہا اسوقت کی آپکو نہایت قدر کرنی چاہیئے آخر آپ مجبور رہینگے تو ہوگا کیا درد کی ترقی ہوگی ؎

جان جائے پر نہ جائے درد دل
ہر گھڑی خالق بڑھائے درد دل
کفر کافر را و دین دیندار را
ذرۂ دردے دل عطار را

درد فراق مین زیادہ ہوتا ہے تو فراق ہی اچھا ہے۔ فراق اچھا یا وصل۔ میرے نزدیک فراق اچھا کیونکہ فراق کا آخر وصل ہے اور وصل کا انجام فراق ؎

ساقیا یکجرعہ از راہ کرم
بر بہای ریز از جام قدم
تا کند شق پردۂ پندار را
ہم بچشم یار بینید یار را

ذات کے سوا جو وہم ہو سب خطرات ہین کیا دست بوسی کیا پابوسی دیدہ بوسی سے مطلب کیا ہے مین نے کسی شخص کو عینک بوسی کرتے نہین دیکھا بلکہ آنکھون پر لگاتے دیکھا

این عشق مجاز ما در چشم حقیقت مین
ہم عینک بینائی ہم قطرۂ وزینہ

آپ کو شغل حقیقت الاشیاء کا بتایا گیا ہے اسکو آپ کیجئے اور آج کل رات دن کیجئے تاکہ یہ محبت بالا کی طرف منتقل ہو جائے مجھکو نہایت اندیشہ آپ کی طرف سے ہو گیا ہے۔ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي کو ذرا ملاحظہ فرما لیجئے پھر اگر بفرض محال نفس کی شرارتون سے بکرمہ تعالیٰ بچ بھی گیا تو زبانِ خلائق سے بچنا ناممکن ہو۔ اجراے سلسلہ مین تنہائی ایسے موقع مین زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے اُسکو تنہائی مین ایک منٹ بھی پاس نہ بیٹھنے دیجئے یہ وقت آپکے حوصلہ کے امتحان کا ہے حیدرآباد مین اور لوگ بھی اسکے خواہان ہین اور ممکن نہین کہ سب پاک خیال ہون بلکہ ایک بھی پاک خیال نہو گا بوالہوس اور بدنام کرنیوالے حبیب آپکی شہرت

گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز		مردار بود ہر آنچہ او را نکشند	

مولوی صاحب غل نہ مچاؤ جو کچھ بتایا گیا ہے اسکو خوب دھوم دھام سے کرو بہتر تو یہ تھا
کہ آپ ایسے وقت مین کم سے کم چالیس روز میرے پاس رہتے چودہ برس آپ نے
پیری کی کونسی پیری جسمین عونت کی بو آتی ہو آجکل عونت کھونے کی حضرت سبحانہٗ تعالیٰ نے
ابتدا شروع کی ہو اپنی بر سر بازار طرفان عشق ست میر سرداری کلاہ دو نے دیگر ست سے محبت کرکے

عاشقان خواجگان چشت را		از قدم تا سر نشانے دیگر ست	

کا ہاتھ پکڑا ہو ذرہ سنبھل کر ہوشیار ہو کر چلئے۔ چودہ برس کے عرقچے اور بکا شغلے سب ڈوبے
جاتے ہین ان کو ڈوبنے دیجئے نہین نہین بلکہ ڈبو دیجئے عشق کی ہر ایک آن ہزار سالہ عبادت سے
افضل ہے اس کو آپ اپنے پاس آنیکی کم اجازت دیجئے اور تنہائی بالکل مین ناپسند کرتا ہون
اگر آپ احتیاط کرینگے تو پارس ہاتھ آگیا ہے آپ کندن ہوئے جاتے ہین ورنہ خدانخواستہ
برباد ہونیکا اندیشہ ہے میرا خط مولانا نادر الدین والدنیا کو دکھا دیجئے وہ فتوے دین گے
بجا ہے یا بیجا ہر ایک اللہ تعالےٰ کا چاہنے والا اس کے چاہنے والون کی ترقی اور
زیادتی چاہتا ہے پھر اگر عشق صادق ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اپنے
معشوق مجازی کو اورون کی نظرون سے پوشیدہ کیا جاوے یہ بھی خطرہ ہو اسکو آپ
پاس نہ آنے دیجئے اور انکے پاس بھیجا کیجئے مین عرس شریف کے چوتھے روز کلکتہ آگیا ہون
پتہ اوپر تحریر ہے اس پتہ سے خط بھیجئے مین جس جگہ ہونگا انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو ملجاویگا مولوی
احمد جی صاحب اور انکے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد میرے ہمراہ ہین آپ نے
اگر کی بتیان نہ بھیجین اس محبت کیوقت مین پیرو مرشد کی محبت مین کمی واقع ہو تو عشق
نہین سمجھا جاویگا زیادہ والسلام مولوی صاحب اور شہزادہ صاحب کو سلام فقط

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہفتدہم

من لذت درد تو بدرمان نہ فروشم		کفر سر زلف تو بایمان نہ فروشم	

مولا السلام علیکم، ایک خط پرسون بھیجا ہے پھر بھی آج لکھنے کو دل چاہا اسوقت کی آپ کو نہایت
قدر کرنی چاہیے آخر آپ مجبور رہین گے تو ہوگا کیا درد کی ترقی ہوگی ؎

جان جائے پر نہ جائے درد دل کفر کافرا و دین دیندار را		ہر گھڑی خالق بڑھائے درد دل ذرۂ دردے دل عطار را	

درد فراق مین زیادہ ہوتا ہے تو فراق ہی اچھا ہے۔ فراق اچھا یا وصل۔ میرے
نزدیک فراق اچھا کیونکہ فراق کا آخر وصل ہے اور وصل کا انجام فراق ؎

ساقیا یک جرعہ از راہ کرم تا کند شق پردۂ پندار را		بر بہای ریز از جام قدم ہم بچشم یار بینند یار را	

ذات کے سوا جو وہم ہو سب خطرات مین کیا دست بوسی کیا پابوسی دیدہ بوسی سے
مطلب کیا ہے مین نے کسی شخص کو عینک بوسی کرتے نہین دیکھا بلکہ آنکھون پر لگاتے دیکھا

این عشق مجاز ما در چشم حقیقت مین		ہم عینک بینائی ہم قطرۂ ورینہ	

آپ کو شغل حقیقت الاشیاء کا بتایا گیا ہے اسکو آپ کیجئے اور آج کل رات دن کیجئے تاکہ یہ محبت
بالا کی طرف منتقل ہو جائے مجھکو نہایت اندیشہ آپ کی طرف سے ہو گیا ہے۔ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ کو ذرا ملاحظہ فرما لیجئے پھر اگر بفرض محال نفس کی
شرارتون سے بکرم تعالیٰ بچ بھی گیا تو زبان خلائق سے بچنا ناممکن ہو۔ ابرائے سلسلہ مین تنہائی
ایسے موقع مین زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے اُسکو تنہائی مین ایک منٹ بھی پاس نہ بیٹھنے دیجئے
یہ وقت آپکے حوصلہ کے امتحان کا ہے حیدرآباد مین اور لوگ بھی اسکے خواہان ہین اور یہ ممکن نہین
کہ سب پاک خیال ہون بلکہ ایک بھی پاک خیال نہوگا بوالہوس اور نام بدنام کرنیوالے سب آپ کی شہرت

ہو گی تو کم سے کم وہی لوگ آپ کیطرف بھی ویسا ہی خیال کرین گے اور جون جون آپکی شہرت اس نام کے ساتھ ہو گی آپ کو حیدرآباد مین رہنا دشوار ہو جائیگا اور پھر اس کا اثر باہر کے مریدین پر بھی پڑے بغیر نرہے گا۔

آخر آپ اسکو سمجھے کیا ہین عینک سے زیادہ اسکی کوئی وقعت نہین تو اگر آپ پاس دام ہون گے تو بازار مین بہت سی عینکین فروخت ہوتی ہین لیجئے عشق ہونا چاہئے حسن سے عالم الامال ہے خاص جگہ اٹکے رہنا سالک کا کام نہین مولوی صاحب ہوشیار ہو جائے ✤

همچو مجنون عشق داری در مجاز — همچو لیلی رُخ نمائی در نیاز

گاہ چون شیرین خوری خون جگر — گر زنی چون کوہکن تیشہ بسر

ای حقیقت دان گذر کن از مجاز — چند باشی در مقام حرص و آز

چند چینی لالہ و نسرین و ورد — چند بینی رنگ سرخ و رنگ زرد

چند در کثرت نمائی خویش را — یک زمان در خانۂ وحدت بیا

آشنا شو همچنان با یار خویش — تا کہ خود را گم کنی در کار خویش

تا توئی کے یار گردد یار تو — چون بنا شئی یار باشد یار تو

هیچ میدانی کہ اصل عشق چیست — عشق را از حسن جانان زندگیست

حسن جانان چون نظر در خویش کرد — گشت شیدا عشق را در پیش کرد

ای کہ گشتی واقف از اسرار عشق — نہ قدم مردانہ اندر کار عشق

سر بر آور زیر پائے عشق نہ — بعد از ان سر در ہوائے عشق نہ

عشق بازی نیست کار بوالہوس — خام طبعان حاضر اند ہیچو مگس

گر کنی جان را تو بر جانان نثار — در عوض یک جان دہد صد جان نگار

کشتگان عشق را جان دگر — ہر زمان از غیب احسانے دگر

تا توانی اے دلا در عشق کوش — این حکایت راز عاشق دار گوش

ای خنک جانی کہ خود را باختہ — سوختہ خود را و با حق ساختہ

خرم آنکس کو قمار عشق باخت — خویش را بسپرد و با جانان نباخت

مولانا شیخ احمد جی صاحب معہ اپنے ایک خلیفہ مولوی نصیرالدین احمد بنگالی کے میرے ہمراہ اسوقت کلکتہ مین ہین اور انشاءاللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ہم سب یہان سے رخصت ہونگے آپکو دونون سلام کہتے ہین دعا جز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب ہیجدہم

مکرمی مولانا شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم مین نے آپسے انکسار سے نہین کہا تھا کہ مین نے صرف و نحو بھی نہین پڑھی صحیح بات ہے مین تو واقعی ایک جاہل شخص ہون پھر بھلا آپ کے سوالات کے جواب مجھسے کیونکر ہو سکینگے اور آپکا اطمینان مجھسے کیونکر ہوگا۔

خیر دو ایک باتین لکھ دیتا ہون کیونکہ کتاب اللہ سے زیادہ حجت ختم کرنیوالا اور حاکم کوئی نہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس برس کے مجاہدہ کے بعد رَبِّ اَرِنِی کہا تھا جواب لَنْ تَرَانِی پایا۔

آپ لن کو خوب جانتے ہین ذات مطلق تو بڑی چیز ہے محض اسکی تجلی سے بیہوش ہو کر گر پڑے پھر لَاتُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا بڑے وعدہ کا دن اور امید کا بھی آپ کو معلوم ہے تو اس مین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فرمایا ہے بغیر صحبت کے خط و کتابت سے یہ باتین طے نہین ہو سکتین۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جو کچھ میرے حضرت روحی فداہٗ نے تحریر فرمایا ہے وہ آنکھین بند کر کے مشاہدہ ہوتا ہے یا کھولکر اگر کوئی کسی شخص کو کپڑے پہنے دیکھے تو وہ بھی بصیر کہلائے گا کہ اعمیٰ یا فقط اسکی ذات کو دیکھے وہی بصیر کہلاوے گا جو کچھ اس کی ذات کے ساتھ ہے اس کو بھی دیکھنے سے بصیر ہو سکتا ہے یا نہین کہ اعمیٰ مولانا معراج شریف کا ذکر نہایت مختلف فیہ ہے اس مین طرح طرح کی گفتگو ہے سے ملا گوید کہ بر فلک شد احمد — سرد گوید فلک بہ احمد در شد

ہو گی تو کم سے کم وہی لوگ آپ کیطرف بھی ویساہی خیال کرین گے اور جون جون آپکی شہرت
اس نام کے ساتھ ہو گی آپ کو حیدر آباد مین رہنا دشوار ہو جائیگا اور پھر اس کا اثر باہر کے
مریدین پر بھی پڑے بغیر نرہے گا۔

آخر آپ اسکو سمجھے کیا ہین عینک سے زیادہ اسکی کوئی وقعت نہین تو اگر آپ پاس
دام ہون گے تو بازار مین بہت سی عینکین فروخت ہوتی ہین لیجئے عشق ہونا چاہئے حسن سے
عالم لاامال ہے خاص جگہ اتک رہنا سالک کا کام نہین مولوی صاحب ہوشیار ہو جائے ٭

همچو مجنون عشق داری در مجاز
همچو لیلی رخ نمائی در نیاز

گاه چون شیرین خوری خون جگر
گر زنی چون کوهکن تیشہ بسر

ای حقیقت دان گذر کن از مجاز
چند باشی در مقام حرص و آز

چند چینی لالہ و نسرین و ورد
چند بینی رنگ سرخ و رنگ زرد

چند در کثرت نمائی خویش را
یک زمان در خانۂ وحدت بیا

آشنا شو همچنان با یار خویش
تاکہ خود را گم کنی در کار خویش

تا توئی کے یار گردد یار تو
چون بنا سنجی یار باشد یار تو

هیچ میدانی که اصل عشق چیست
عشق را از حسن جانان زندگی است

حسن جانان چون نظر در خویش کرد
گشت شیدا عشق را در پیش کرد

ایکه گشتی واقف از اسرار عشق
نہ قدم مردانہ اندر کار عشق

سر بر آور زیر پاے عشق نہ
بعد از ان سر در هواے عشق نہ

عشق بازی نیست کار بوالہوس
خام طبعان حاضر اند هیچ مگس

گر کنی جان را تو بر جانان نثار
در عوض یک جان دهد صد جان نگار

کشتگان عشق را جان دگر
هر زمان از غیب احسانے دگر

تا توانی اے دلا در عشق کوش
این حکایت راز عاشق دار گوش

ای خنک جانی کہ خود را باختہ
سوختہ خود را او باحق ساختہ

خرم آنکس کو قمار عشق باخت
خویش را بسپرد و با جانان نباخت

مولانا شیخ احمد جی صاحب معہ اپنے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد بنگالی کے میرے
ہمراہ اسوقت کلکتہ مین ہین اور انشاء اللہ تعالی جمعہ کے روز ہم سب یہان سے رخصت
ہونگے آپکو دونون سلام کہتے ہین دعاجو کلیمی غفرلہ

مکتوب ہیجدہم

مکرمی مولانا شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم مین نے آپ سے انکسار سے
نہین کہا تھا کہ مین نے صرف و نحو بھی نہین پڑھی صحیح بات ہے مین تو واقعی ایک جاہل شخص ہون
پھر بھلا آپ کے سوالات کے جواب مجھسے کیونکر ہوسکینگے اور آپکا اطمینان مجھسے کیونکر ہوگا۔
خیر دو ایک باتین لکھ دیتا ہون کیونکر کتاب اللہ سے زیادہ حجت ختم کرنیوالا اور حاکم کوئی نہین حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے دس برس کے مجاہدہ کے بعد رَبِّ اَرِنِی کہا تھا جواب لَن تَرَانِی پایا۔
آپ لن کو خوب جانتے ہین ذات مطلق تو بڑی چیز ہے محض اسکی تجلی سے بیہوش ہو کر گر پڑے
پھر لاتدرکہ الابصار بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا بڑے وعدہ کا دن اور امید کا بھی
آپکو معلوم ہے تو اس مین یَومَ یُکشَفُ عَن سَاق فرمایا ہے بغیر صحبت کے خط و
کتابت سے یہ باتین طے نہین ہوسکتین۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جو کچھ میرے
حضرت روحی فداہ نے تحریر فرمایا ہے وہ آنکھین بند کرکے مشاہدہ ہوتا ہے یا کھول کر
اگر کوئی کسی شخص کو کپڑے پہنے دیکھے تو وہ بھی بصیر کہلائے گا کہ اعمیٰ یا فقط اسکی ذات
کو دیکھے وہی بصیر کہلاوے گا جو کچھ اس کی ذات کے ساتھ ہے اس کو بھی دیکھنے سے
بصیر ہوسکتا ہے یا نہین کہ اعمیٰ مولانا معراج شریف کا ذکر نہایت مختلف فیہ ہے اس مین
طرح طرح کی گفتگو ہے سے ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ٭ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد

ہوگی تو کم سے کم وہی لوگ آپ کیطرف بھی ویساہی خیال کرین گے اور جون جون آپکی شہرت
اس نام کے ساتھ ہوگی آپ کو حیدرآباد مین رہنا دشوار ہوجائیگا اور پھر اس کا اثر باہر کے
مریدین پر بھی پڑے بغیر نرہے گا۔

آخر آپ اسکو سمجھے کیا ہین عینک سے زیادہ اسکی کوئی وقعت نہین تو اگر آپ پاس
دام ہون گے تو بازار مین بہت سی عینکین فروخت ہوتی ہین لیجئے عشق ہونا چاہیئے حسن سے
عالم بالامال ہے خاص جگہ انکے رہنا سالک کا کام نہین مولوی صاحب ہوشیار ہوجائے ✦

ہمچو مجنون عشق داری در مجاز / ہمچو لیلیٰ رخ نمائی در نیاز
گاہ چون شیرین خوری خون جگر / گر زنی چون کوہکن تیشہ بسر
ای حقیقت دان گذر کن از مجاز / چند باشی در مقام حرص و آز
چند چینی لالہ و نسرین و ورد / چند بینی رنگ سرخ و رنگ زرد
چند در کثرت نمائی خویش را / یک زمان در خانۂ وحدت بیا
آشنا شو ہمچنان با یار خویش / تا کہ خود را گم کنی در کار خویش
تا توئی کے یار گردد یار تو / چون بنا سازی یار باشد یار تو
ہیچ میدانی کہ اصل عشق چیست / عشق را از حسن جانان زندگیست
حسن جانان چون نظر در خویش کرد / گشت شیدا عشق را در پیش کرد
ایکہ گشتی واقف از اسرار عشق / نہ قدم مردانہ اندر کار عشق
سر بر آور زیر پائے عشق نہ / بعد ازان سر در ہوائے عشق نہ
عشق بازی نیست کار بوالہوس / خام طبعان حاضر اند ہمچو مگس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار / در عوض یک جان دہد صد جان نگار
کشتگان عشق را جان دگر / ہر زمان از غیب احسانے دگر
تا توانی اے دلا در عشق کوش / این حکایت راز عاشق دار گوش

ای خنک جانی کہ خود را باختہ / سوختہ خود را و باحق ساختہ
خرم آنکس کو قمار عشق باخت / خویش را بسپرد و با جانان نباخت

مولانا شیخ احمد جی صاحب معہ اپنے ایک خلیفہ مولوی نصیرالدین احمد بنگالی کے میرے
ہمراہ اسوقت کلکتہ مین ہین اور انشاءاللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ہم سب یہان سے رخصت
ہونگے آپکو دونون سلام کہتے ہین دعاجو کلیمی غفرلہٗ

مکتوب ہیجدہم

مکرمی مولانا شاہ آسی بخش صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم مین نے آپسے انکسار سے
نہین کہا تھا کہ مین نے صرف و نحو بھی نہین پڑھی صحیح بات ہے مین تو واقعی ایک جاہل شخص ہون
پھر بھلا آپ کے سوالات کے جواب مجھسے کیونکر ہوسکینگے اور آپکا اطمینان مجھسے کیونکر ہوگا۔
خیر دو ایک باتین لکھ دیتا ہون کیونکہ کتاب اللہ سے زیادہ حجت ختم کرنیوالا اور حاکم کوئی نہین حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے دس برس کے مجاہدہ کے بعد رَبِّ أَرِنِي کہا تھا جواب لَن تَرَانِي پایا۔
آپ لن کو خوب جانتے ہین ذات مطلق تو بڑی چیز ہے محض اسکی تجلی سے بیہوش ہوکر گر پڑے
پھر لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا بڑے وعدہ کا دن اور امید کا بھی
آپ کو معلوم ہے تو اس مین يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ فرمایا ہے بغیر صحبت کے خط و
کتابت سے یہ باتین طے نہین ہوسکتین۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جو کچھ میرے
حضرت روحی فداہ نے تحریر فرمایا ہے وہ آنکھین بند کرکے مشاہدہ ہوتا ہے یا کھول کر
اگر کوئی کسی شخص کو کپڑے پہنے دیکھے تو وہ بھی بصیر کہلائے گا کہ اعمیٰ یا فقط اسکی ذات
کو دیکھے وہی بصیر کہلاوے گا جو کچھ اس کی ذات کے ساتھ ہے اس کو بھی دیکھنے سے
بصیر ہوسکتا ہے یا نہین کہ اعمیٰ مولانا معراج شریف کا ذکر نہایت مختلف فیہ ہے اس مین
طرح طرح کی گفتگو ہے سہ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ٭ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد

آپ کو کوئی حدیث معتبر جس مین اختلاف ہنو ذاتِ مطلق کو ایک شکل مین دیکھنے کی معلوم ہوگی زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ +

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تجلی ہاست حق اور لقاب ذاتِ انسانی + شہود غیب اگر خواہی جو ابنجاست امکانی
اے حضرت برقع پوش قربان راہِ تست دلم جان فدائے تو +

طاق ابروے تو چون قبلہ و من بسجود
قاصد رسید نامہ رسید و خبر رسید
تن پاکت کہ زیر پیرہن است
اندر آ و میان جان بہ نشین

شکر ایزد کہ ہستم بہ نماز سے عجبے
در حیرتم کہ جان بگدامی کنم نثار
وحدہ لاشریک لہٗ گرچہ تن است
کہ تو جانی و جانِ من بدن است

سو شعبان کو آپ کی خدمت مین لکھا ۱۰ شعبان کو وہان سے چلا ۲ کو ہزارہ پہنچا چھے روز ضلع راول پنڈی مین رہ کر آج تیسرے روز سے پشاور مین ہون سوائے اسکے کہ ہے

اے خیال حسن یار آہستہ رو
منتظر شو سالکان لنگ را

اور مجھ سے اسوقت کیا ہوسکتا ہے بھلا ملاحظہ فرمایئے مین کہان کا رہنے والا آپ کے قریب کا رہنے والا آپ سے کس قدر دور پڑا ہون تقدیر نے یہ سب کچھ کیا میری درخواست یہی تھی کہ مجھکو حضور اپنے سے جدا کرین آپ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے۔ آپ کو تلاش کرتا پھرتا ہون راستہ پر خطر ہے شیر بھیڑیے کا ڈر ہے۔ تمام جنگل کوہستان کے خار میرے پاؤن مین لگ گئے کوئی ساتھی نہین تنہا ہون آپ رحم کرین کرم کرین اور مل جائین تو آپ کے اختیار مین ہے میرا کوئی اختیار نہین مفلس ہون تلاش ہون ریل کا کرایہ تک نہین مکان جو میرے رہنے کا تھا اُس پر دشمنون کا قبضہ ہے ورنہ اس کو فروخت کرکے آپ تک پہنچ جاتا اگر آپ ایک دفعہ برقع اٹھا کر صورت دکھا دین تو تمام رنج وغم جدائی اور تکلیف سفر دور ہو جائین ہے

چون نمائی عارض گل رنگ را
بار دیگر سر برون کن از نقاب
ازطرب در چرخ آری سنگ را
از براے عاشقان و تنگ را

افسوس ہے کہ آپ میرے گھر کے قریب رہتے ہین اور مین آپکی تلاش مین مارا مارا پھرتا ہون

آنچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد
در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

اب مین جب پھر اپنی گھر کیطرف رجوع کرونگا تو پھر آپ کی توجہ سے آپ کو دیکھونگا۔

صورت از بے صورتی آمد برون
باز شد انا الیہ راجعون

عاجز کلیمی غفرلہٗ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ

نمی دانم دلم دیوانہ کیست
بگوشم ہر زبان افسانہ کیست

یار غمگسار شاہ عباس علی خان صاحب چشتی زید فی عشقہٗ السلام قبل الکلام۔
ایک وہ ہین کہ اُن کا مطلوب اُنکے قریب ہے جب چاہا دیکھ لیا ایک مین مصیبت کا مارا چارون طرف پھرتا ہون آجتک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مطلوب کون ہے کیسا ہے کہان ہے۔
ہائے افسوس دن گذرے جاتے ہین وقت نہین رہا۔ کوئی دم باقی ہے پھر بھی تو یہی حسرت اور ارمان رہیگا۔ اس کا نام ہی معلوم ہو جاتا یا قیام گاہ ہی ملجاتی تو اس جگہ کو سجدہ کیا کرتا حسرت وارمان ساتھ لیجانے کے سوا اور کچھ نہ ملا ہے بر لب آب نشین و گذر عمر ببین سالک اگر ایک جگہ قیام کرے تو سالک نہین۔ کس کی تلاش کے مزے لوٹے گا ہجر کس کا ہوگا کبھی ہجر کبھی وصل کبھی تلاش یہ کارخانہ برابر جاری رہنے سے ہر وقت نیا لطف ملتا رہیگا۔ اور مین تو کسی مین بھی نہین ہے

گر نہ بیند یار نقش دل سوگوار ما را
مگر آن حبیب دلکش کہ ربود دل و تنم
تو طبیب می شناسد نہ فسون گرے دوا را
بہ فسونگری در آید بکند علاج ما را

سیّان آؤ نگریا ہماری
سونی پڑی ہے نگریا ہماری

آپ کو کوئی حدیث معتبر جس مین اختلاف ہنو ذات مطلق کو ایک شکل مین دیکھنے کی معلوم ہوگی زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تجلی ہاست حق اور لقا نجات انسانی ٭ شود محجوب اگر خواہی جو ب انجا ست اسکانی

اے حضرت برقع پوش قربان رایست دلم جان فدائے تو ٭

طاق ابروے تو چون قبلہ و من بہ سجود
قاصد رسید نامہ رسید و خبر رسید
تن پاک کہ زیر پیرہن است
اندر آدمیان جان بہ نشین

شکر کند کہ ہستم بہ نماز سے عجب
در حیرتم کہ جان بگدامی کنم نثار
وحدہٗ لاشریک گرچہ تن است
کہ تو جانی وجان من بدن است

سو شعبان کو آپ کی خدمت مین لکھا ہ شعبان کو وہان سے چلا ۹ کو ہزارہ پہنچا چھے روز ضلع راولپنڈی مین رہ کر آج تیسلے روز ہو کہ پشاور مین ہون سوائے اسکے کہ ــہ

اے خیال حسن یار آہستہ رو
منتظر شو سالکان لنگ را

اور مجھ سے اسوقت کیا ہو سکتا ہے بھلا ملاحظہ فرمایئے مین کہان کا رہنے والا آپ کے قریب کا رہنے والا آپ سے کس قدر دور پڑا ہون تقدیر نے یہ سب کچھ کیا میری درخواست نہتی کہ مجھکو حضور اپنے سے جدا کرین آپ مجھ سے پوشیدہ ہوگئے۔ آپ کو تلاش کرتا پھرتا ہون راستہ پر خطر ہے شیر بھیڑیئے کا ڈر ہے۔ تمام جنگل کوہستان کے خار میرے پاؤن مین لگ گئے کوئی ساتھی نہین تنہا ہون آپ رحم کرین کرم کرین اور مل جائین تو آپ کے اختیار مین ہے میرا کوئی اختیار نہین مفلس ہون تلاش ہون ریل کا کرایہ تک نہین مکان جو میرے رہنے کا تھا اُس پر دشمنون کا قبضہ ہے ورنہ اس کو فروخت کرکے آپ تک پہنچ جاتا اگر آپ ایک دفعہ برقع اٹھا کر صورت دکھا دین تو تمام رنج وغم جدائی اور تکلیف سفر دور ہوجائین ــہ

چون نمائی عارض گل رنگ را
بار دیگر سر برون کن از نقاب

از طرب در چرخ آری سنگ را
از برائے عاشقان وتنگ را

افسوس ہے کہ آپ میرے گھر کے قریب رہتے ہین اور مین آپ کی تلاش مین مارا مارا پھرتا ہون

انچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد
در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

اب مین جب پھر اپنی گھر کی طرف رجوع کرونگا تو پھر آپ کی توجہ سے آپ کو دیکھونگا۔

صورت از بے صورتی آمد برون
باز شد انا الیہ راجعون

عاجز کلیمی غفرلہٗ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ

نمی دانم دلم دیوانہ کیست
بگوشم ہر زبان افسانہ کیست

یار غمگسار شاہ عباس علی خان صاحب چشتی زید فی عشقہٖ ٭ السلام قبل الکلام۔
ایک وہ ہین کہ اُن کا مطلوب اُنکے قریب ہے جب چاہا دیکھ لیا ایک مین مصیبت کا مارا چارون طرف پھرتا ہون آجتک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مطلوب کون ہے کیسا ہے کہان ہے۔
ہائے افسوس دن گذرے جاتے ہین وقت نہین رہا۔ کوئی دم باقی ہے پھر بھی تو یہی حسرت اور ارمان رہیگا۔ اس کا نام ہی معلوم ہوجاتا یا قیام گاہ ہی ملجاتی تو اس جگہ کو سجدہ کیا کرتا حسرت ویاس ساتھ لیجانے کے سوا اور کچھ نہ ملا ــہ بر لب آب نشین وگذر عمر بہ بین سالک اگر ایک جگہ قیام کرے تو سالک نہین۔ کس کی تلاش کے مزے لوٹے گا ہجر کس کا ہوگا کبھی ہجر کبھی وصل کبھی تلاش یہ کارخانہ برابر جاری رہنے سے ہر وقت نیا لطف ملتا رہیگا۔ اور مین تو کسی مین بھی نہین ــہ

بگزید یار عشقش دل سوگوار ما را
مگر آن حبیب کش کہ ربود دل زدستم

تو طبیب می شناسد بہ فسون گرے دوا را
بہ فسونگری در آید بکند علاج ما را

سیان آؤ نگر یا ہماری
سونی پڑی ہر بھر یا ہماری

آپ کو کوئی حدیث معتبر جس مین اختلاف ہو ذاتِ مطلق کو ایک شکل مین دیکھنے کی معلوم ہوگی زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ ۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تجلی ہاست حق را در نقابِ ذاتِ انسانی ٭ شود محجوب اگر خواہی جو بانجاست امکانی

اے حضرت برقع پوش قربان رایت دلم جان فدائے تو ۔

طاق ابروے تو چون قبلہ و من بسجود
شکر للہ کہ ہستم بہ نمازے عجبے
قاصد رسید نامہ رسید و خبر رسید
در حریم تو گر جان بکند امی کنم نثار
تن پاکت کہ زیر پیرہن است
وحدہ لاشریک گرچہ تن است
اندر آ در میان جان بہ نشین
کہ تو جانی و جان من بدن است

سو شعبان کو آپ کی خدمت مین لکھا ۸ شعبان کو وہان سے چلا ۹ کو ہزارہ پہنچا چھٹے روز ضلع راول پنڈی مین رہ کر آج تیسرے روز ہو کہ پشاور مین ہون سوائے اسکے کہ سے

اے خیالِ حسنِ یار آہستہ رو
منتظر شو سالکانِ لنگ را

اور مجھ سے اسوقت کیا ہو سکتا ہے بھلا ملاحظہ فرمایئے مین کہان کا رہنے والا آپ کے قریب کا رہنے والا آپ سے کس قدر دور پڑا ہون تقدیر نے یہ سب کچھ کیا میری درخواست یہی تھی کہ مجھکو حضور اپنے سے جدا کرین آپ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے ۔ آپ کو تلاش کرتا پھرتا ہون راستہ پرخطر ہے شیر بھیڑیے کا ڈر ہے ۔ تمام جنگل کوہستان کے خار میرے پاؤن مین لگ گئے کوئی ساتھی نہین تنہا ہون آپ رحم کرین کرم کرین اور مل جائین تو آپ کے اختیار مین ہے میرا کوئی اختیار نہین مفلس ہون تلاش ہون ریل کا کرایہ تک نہین مکان جو میرے رہنے کا تھا اُس پر دشمنون کا قبضہ ہے ورنہ اس کو فروخت کرکے آپ تک پہنچ جاتا اگر آپ ایک دفعہ برقع اٹھا کر صورت دکھا دین تو تمام رنج و غم جدائی اور تکلیف سفر دور ہو جائین سے

چون نمائی عارضِ گل رنگ را
از طرب در چرخ آری سنگ را
بار دیگر سر برون کن از نقاب
از براے عاشقان و تنگ را

افسوس ہے کہ آپ میرے گھر کے قریب رہتے ہین اور مین آپکی تلاش مین مارا مارا پھرتا ہون

آنچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد
در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

اب مین جب پھر اپنی گھر کیطرف رجوع کرونگا تو پھر آپ کی توجہ سے آپ کو دیکھونگا ۔

صورت از بے صورتی آمد برون
باز شد انا الیہ راجعون

عاجز کلیمی غفرلہٗ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ

نمی دانم دلم دیوانہ کیست
بگوشم ہر زمان افسانہ کیست

یار غمگسار شاہ عباس علی خان صاحب چشتی زید فی عشقہ ٭ السلام قبل الکلام ۔
ایک وہ ہین کہ اُن کا مطلوب اُنکے قریب ہے جب چاہا دیکھ لیا ایک مین مصیبت کا مارا چارون طرف پھرتا ہون آجتک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مطلوب کون ہے کیسا ہے کہان ہے ۔
ہائے افسوس دن گذرے جاتے ہین وقت نہین رہا ۔ کوئی دم باقی ہے پھر بھی تو یہی حسرت اور ارمان رہیگا ۔ اس کا نام ہی معلوم ہوجاتا یا قیامگاہ ہی ملجاتی تو اس جگہ کو سجدہ کیا کرتا حسرت ولوات ساتھ لیجانے کے سوا اور کچھ نہ ملا سے بر لبِ آب نشین و گذر عمر ببین سالک اگر ایک جگہ قیام کرے تو سالک نہین ۔ کس کی تلاش سے فرسے لوٹے گا ہجر کس کا ہوگا کبھی ہجر کبھی وصل کبھی تلاش یہ کارخانہ برابر جاری رہنے سے ہر وقت نیا لطف ملتا رہیگا ۔ اور مین تو کسی مین بھی نہین سے

بگزید مار عشقش دل سوگوار ما را
نہ طبیب می شناسد نہ فسون گرے دوا را
مگر آن حبیب ما کش کہ ربود دل ز دستم
بفسونگری در آید بکند علاج ما را

سیان آؤ نگریا ہماری
سونی پڑی ہے سجریا ہماری

اس سیج کو آگ لگا دوں کیا کروں جس سیج پر مطلوب نہ ہو اسکا نہ ہونا بہتر زیادہ کیا لکھوں والسلام شوق

عاجز کلیمی غفرلہٗ

تبصرہ

بعض اوقات حضرت خواجہ مدظلہ پر جذبۂ توحید غالب ہوتا ہے اور کیفیت عشقی نمایاں تر اور محبت کا پر زور استیلا ہوتا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ عقل زایل ہو جاتی ہے یا کوئی حرکت وضعداری اور آداب شرعی کے خلاف صادر ہوتی ہو نہیں نہیں بلکہ جملہ آداب و احکام شرعی کی پابندی بجمعیت تمام فرماتے ہیں واقع میں آپ پر ایک عجیب حال وارد ہوتا ہے مگر مغلوب الحال نہیں ہو جاتے۔ سکر کو حال آپ کے چہرہ کے رنگ سے اور آنکھوں کی چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کوئی بات آپ کی زبان مبارک سے خلاف آداب نہیں نکلتی جسکو عشق کی نعمت دیجاتی ہے جو صاحب درد ہوتا ہے اسکو آپ اپنی درد و دکھ کی داستان باوقات مناسب بلباس اشعار و حکایات سناتے ہیں ایسی اوقات میں ایک عجیب کیفیت طاری رہتی ہے جسکی تشریح معرض بیان میں نہیں آسکتی ذوق و حال کی باتیں وہی سمجھتا ہے اور اسی کا دل جانتا ہے جو صاحب ذوق و وجدان ہوتا ہے ہر ع جلوہ جو اس نے دکھایا میرا دل جانتا ہے +

بیشتر ایسی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ حاضری کی کوئی ممانعت نہیں ہوتی۔ ہر شخص مرید غیر مرید داخل مجلس ہوتا ہے حضرت پیر و مرشد اپنی زبان سے در افشانی فرماتے ہیں سامعین سے ہر شخص اپنی حوصلہ اور ظرف کے مطابق لطف اٹھاتا ہے کسی کے سینہ سے نعرہائے درد انگیز بلند ہوتے ہیں کسی کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں کوئی تڑپ جاتا ہے ٭

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم	بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

کا عالم طاری رہتا ہے۔ استیلاء حضرت عشق کے مبارک اوقات میں سکر و حال کا اثر منتشر ہوتا ہے بات تو ایک ہی ہوتی ہے سبکو حسب حوصلہ لطف ملتا ہے مولانا جامی قدس سرہٗ السامی نے

لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن ابن صباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے والد پیشہ رنگریزی کا کیا کرتے تھے بیٹے نے رنگریزی چھوڑ دی اور صوفیوں کے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُن کے باپ نے تاکید کی اور خود کسی کام پر گئے جب واپس ہوئے تو صباغی کا کام کچھ بھی نہیں ہوا تھا باپ خفا ہوئے تو ابن صباغ نے تمام کپڑے لوگوں کے ایک ہی رنگ کے برتن میں ڈبو دئے حالانکہ ہر شخص نے علیحدہ رنگ چاہا تھا باپ اور بھی زیادہ برہم ہوئے مگر ابن صباغ رح نے اُس ظرف سے کپڑے نکالے تو باپ نے حیرت سے دیکھا کہ ہر یکے را آن رنگ شدہ بود کہ صاحبش خواستہ بود۔ باپ متحیر ہوئے چنانچہ حضرت خواجہ مدظلہ کی باتوں سے بھی ایسی مجلسوں میں سامعین شوقین اہل طلب کے دل ایک ہی تغارہ رنگ میں ڈبو دئے جاتے ہیں اور جب واپسی ہوتی ہے تو ہر شخص اپنے نکھرے ہوئے رنگ میں ڈوبا ہوا نکلتا ہے ایسے عقل افروز و دل ویوادہ سوز اوقات میں آپ کے قلم مبارک سے جو مضامین مکاتیب کے لباس میں جلوہ گر ہوتے ہیں وہ ایک لطف خاص رکھتی ہیں اگرچہ اس مجموعہ میں کوئی مکتوب ایسا نہیں کہ وہ تنبیہ و تادیب تعلیم و تربیت طلبا اور عشق و محبت توحید و عرفان سے خالی ہو۔ تاہم بعض تحریرات آپکے بالتخصیص ایسی ہیں کہ جوش محبت و عشق میں از سرتا پا ڈوبی ہوئی ہیں نمونہ کے طور پر چند ایسی تحریرات بھی بمعیت رقاع دیگر یہاں درج کئے جاتے ہیں جو اسکوچہ سے نابلد ہوگا وہ تو غالباً انہیں بیکار سمجھے گا مگر یقین ہے کہ اہل دل کو لطف بے اندازہ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی مبتدی بھی ہو تو بہ توفیق الٰہی اُنکے دل میں ایک تحریک تو پیدا ہو جائے گی جو اسکو مقصد حقیقی کیطرف رجوع کرے گی ٭

اس سیج کو آگ لگا دوں کیا کروں جس سیج پر مطلوب ہو اسکا ہونا بہتر زیادہ کیا لکھوں والسلام شوق
عاجز کلیمی غفرلہ

تبصرہ

بعض اوقات حضرت خواجہ مدظلہ پر جذبۂ توحید غالب ہوتا ہے اور کیفیت عشقی نمایاں تر اور محبت کا پر زور استیلا ہوتا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ عقل زائل ہو جاتی ہے یا کوئی حرکت وضعداری اور آداب شرعی کے خلاف صادر ہوتی ہو نہیں نہیں بلکہ جملہ آداب و احکام شرعی کی پابندی بجمعیت تمام فرماتے ہیں واقع میں آپ پر ایک عجیب حال وارد ہوتا ہے مگر مغلوب الحال نہیں ہو جاتے۔ سکر و حال آپ کے چہرہ کے رنگ سے اور آنکھوں کی چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کوئی بات آپ کی زبان مبارک سے خلاف آداب نہیں نکلتی جسکو عشق کی نعمت دیجاتی ہے جو صاحب درد ہوتا ہے اسکو آپ اپنی درد دکھ کی داستان باوقات مناسب بلباس اشعار و حکایات سناتے ہیں ایسی اوقات میں ایک عجیب کیفیت طاری رہتی ہے جسکی تشریح معرض بیان میں نہیں آسکتی ذوق و حال کی باتیں وہی سمجھتا ہے اور اسی کا دل جانتا ہے جو صاحب ذوق و وجدان ہوتا ہے ہر ہیچ جلوہ جو اس نے دکھایا میرا دل جانتا ہے +

بیشتر ایسی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں حاضری کی کوئی ممانعت نہیں ہوتی ہر شخص مرید غیر مرید داخل مجلس ہوتا ہے حضرت پیر و مرشد اپنی زبان سے درافشانی فرماتے ہیں سامعین سے ہر شخص اپنی حوصلہ اور ظرف کے مطابق لطف اٹھاتا ہے کسی کے سینہ سے نعرہائے درد انگیز بلند ہوتے ہیں کسی کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں کوئی تڑپ جاتا ہے +

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم	بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

کا عالم طاری رہتا ہے۔ استیلا حضرت عشق کے مبارک اوقات میں سکر و حال کا اثر منتشر ہوتا ہے بات تو ایک ہی ہوتی ہے سبکو حسب حوصلہ لطف ملتا ہے مولانا جامی قدس سرہ السامی نے

لکھا ہے کہ شیخ ابو الحسن ابن صباغ رحمۃ اللہ تعالی کے والد پیشہ رنگریزی کا کیا کرتے تھے بیٹے نے رنگریزی چھوڑ دی اور صوفیوں کے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُن کے باپ نے تاکید کی اور خود کسی کام پر گئے جب واپس ہوئے تو صباغی کا کام کچھ بھی نہیں ہوا تھا باپ خفا ہوئے تو ابن صباغ نے تمام کپڑے لوگوں کے ایک ہی رنگ کے برتن میں ڈبو دیے حالانکہ ہر شخص نے علیحدہ رنگ چاہا تھا باپ اور بھی زیادہ برہم ہوئے مگر ابن صباغ رح نے اُس ظرف سے کپڑے نکالے تو باپ نے حیرت سے دیکھا کہ ہر یکے را آن رنگ شدہ بود کہ صاحبش خواستہ بود۔ باپ متحیر ہوئے چنانچہ حضرت خواجہ مدظلہ کی باتوں سے بھی ایسی مجلسوں میں سامعین شوقین اہل طلب کے دل ایک ہی تغارہ رنگ میں ڈبو دیے جاتے ہیں اور جب واپسی ہوتی ہے تو ہر شخص اپنے نکھرے ہوئے رنگ میں ڈوبا ہوا نکلتا ہے ایسے عقل افروز و دل و دیواد سوز اوقات میں آپ کے قلم مبارک سے جو مضامین مکاتیب کے لباس میں جلوہ گر ہوتے ہیں وہ ایک لطف خاص رکھتی ہیں اگرچہ اس مجموعہ میں کوئی مکتوب ایسا نہیں کہ وہ تنبیہ و تادیب تعلیم و تربیت طلبا اور عشق و محبت توحید و عرفان سے خالی ہو۔ تاہم بعض تحریرات آپکے بالتخصیص ایسی ہیں کہ جوش محبت و عشق میں از سر تا پا ڈوبی ہوئی ہیں نمونہ کے طور پر چند ایسی تحریرات بھی بمعیت رقاع دیگر یہاں درج کیے جاتے ہیں جو اسکوچہ سے نابلد ہوگا وہ تو غالبا انہیں بیکار سمجھے گا مگر یقین ہے کہ اہل دل کو لطف بے اندازہ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی مبتدی بھی ہو تو بہ توفیق الٰہی اُنکے دل میں ایک تحریک تو پیدا ہو جائے گی جو اُسکو مقصد حقیقی کیطرف رجوع کرے گی +

اس سیج کو آگ لگا دوں کیا کروں جس سیج پر مطلوب نہ ہو اسکا نہ ہونا بہتر زیادہ کیا لکھوں والسلام شوق

عاجز کلیمی غفرلہٗ

تبصرہ

بعض اوقات حضرت خواجہ مدظلہ پر جذبۂ توحید غالب ہوتا ہے اور کیفیت عشقی نمایاں تر اور محبت کا پر زور استیلا ہوتا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ عقل زائل ہو جاتی ہے یا کوئی حرکت وضعداری اور آداب شرعی کے خلاف صادر ہوتی ہو نہیں نہیں بلکہ جملہ آداب واحکام شرعی کی پابندی بجمعیت تمام فرماتے ہیں واقع میں آپ پر ایک عجیب حال وارد ہوتا ہے مگر مغلوب الحال نہیں ہو جاتے۔ سکر کا حال آپ کے چہرہ کے رنگ سے اور آنکھوں کی چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کوئی بات آپ کی زبان مبارک سے خلاف آداب نہیں نکلتی جسکو عشق کی نعمت دیجاتی ہے جو صاحب درد ہوتا ہے اسکو آپ اپنی درد و دکھ کی داستان باوقات مناسب بلباس اشعار و حکایات سناتے ہیں ایسی اوقات میں ایک عجیب کیفیت طاری رہتی ہے جسکی تشریح معرض بیان میں نہیں آسکتی ذوق وحال کی باتیں وہی سمجھتا ہے اور اسی کا دل جانتا ہے جو صاحب ذوق و وجدان ہوتا ہے ہر جگہ جلوہ جو اس نے دکھایا ہے دل جانتا ہے +

بیشتر ایسی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ حاضری کی کوئی ممانعت نہیں ہوتی۔ ہر شخص مرید غیر مرید داخل مجلس ہوتا ہے حضرت پیر و مرشد اپنی زبان سے درافشانی فرماتے ہیں سامعین سے ہر شخص اپنی حوصلہ اور ظرف کے مطابق لطف اٹھاتا ہے کسی کے سینہ سے نعرہائے درد انگیز بلند ہوتے ہیں کسی کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں کوئی تڑپ جاتا ہے ؎

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

کا عالم طاری رہتا ہے۔ استیلاء حضرت عشق کے مبارک اوقات میں سکر و حال کا اثر مشتہر ہوتا ہے بات تو ایک ہی ہوتی ہے سبکو حسب حوصلہ لطف ملتا ہے مولانا جامی قدس سرہ السامی نے

لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن ابن صباغ رحمۃ اللہ تعالی کے والد پیشہ رنگریزی کا کیا کرتے تھے بیٹے نے رنگریزی چھوڑ دی اور صوفیوں کے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُن کے باپ نے تاکید کی اور خود کسی کام پر گئے جب واپس ہوئے تو صباغی کا کام کچھ بھی نہیں ہوا تھا باپ خفا ہوئے تو ابن صباغ نے تمام کپڑے لوگوں کے ایک ہی رنگ کے برتن میں ڈبو دئے حالانکہ ہر شخص نے علیحدہ رنگ چاہا تھا باپ اور بھی زیادہ برہم ہوئے مگر ابن صباغ رح نے اُس ظرف سے کپڑے نکالے تو باپ نے حیرت سے دیکھا کہ ہر یکے را آن رنگ شدہ بود کہ صاحبش خواستہ بود۔ باپ متحیر ہوئے چنانچہ حضرت خواجہ مدظلہ کی باتوں سے بھی ایسی مجلسوں میں سامعین شوقین اہل طلب کے دل ایک ہی تغارۂ رنگ میں ڈبو دئے جاتے ہیں اور جب واپسی ہوتی ہے تو ہر شخص اپنے نکھرے ہوئے رنگ میں ڈوبا ہوا نکلتا ہے ایسے عقل افروز و دل و دیدہ سوز اوقات میں آپ کے قلم مبارک سے جو مضامین مکاتیب کے لباس میں جلوہ گر ہوتے ہیں وہ ایک لطف خاص رکھتی ہیں اگرچہ اس مجموعہ میں کوئی مکتوب ایسا نہیں کہ وہ تنبیہ و تادیب تعلیم و تربیت طلبا اور عشق و محبت توحید و عرفان سے خالی ہو۔ تاہم بعض تحریرات آپکے بالتخصیص ایسی ہیں کہ جوش محبت و عشق میں از سرتا پا ڈوبی ہوئی ہیں نمونہ کے طور پر چند ایسی تحریرات بھی بمعیت رقاع دیگر یہاں درج کئے جاتے ہیں جو اسکوچہ سے نابلد ہوگا وہ تو غالبًا انہیں بیکار سمجھے گا مگر یقین ہے کہ اہل دل کو لطف بے اندازہ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی مبتدی بھی ہو تو بہ توفیق الٰہی اُنکے دل میں ایک تحریک تو پیدا ہو جائے گی جو اُسکو مقصد حقیقی کیطرف رجوع کرے گی +

مکتوب اول

گوری دھیری چلو گگریا چھلک جاے

پیارے انصار بھیا۔ السلام علیکم۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس کی محبت ہی۔ کون مقناطیسی اثر رکھتا ہے جسکے دیدار کی آرزو ہے۔ کسکا اشتیاق ہے۔ کون بیچین کر رہا ہے۔ کسکی باتین سننے کو دل چھتا ہے*

نمی دانم کہ دل دیوانہ کیست

بگوشم بر زبان افسانہ کیست

اتنا پتہ لگتا ہے کہ میرا دل ہر وقت حیدرآباد حیدرآباد کرتا ہے۔ جس سے مین بات کرتا ہون حیدرآباد کا ذکر ضرور آجاتا ہی۔ کوئی خاص قوت خیال مین نہین آتی جسکی طرف مین خصوصیت سے رجوع کرتا اور اسکو خط لکھکر بھڑاس نکالتا یہ تو ایک مجموعی قوت ہی یا ایک پلٹن ہی یا ایک رسالہ ہی یا ایک فوج ہی۔ جسنے چارون طرف سے مجھکو گھیر رکھا ہی۔ کوئی جگہ اس کے محاصرہ سے نکل جانے کی نظر نہین آتی میرے ظاہری جسم پر مذہب کی قید لگی ہوئی ہو اور مذہب بھی کون مذہب پاک اسلام جسمین بیوی بچون کی خبرگیری اُن مین رہنا فرض بتا دیا ہی*

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ

فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

ورنہ مین سالہا سال حیدرآباد مین رہکر تلاش کرتا کہ آخر وہ کون ستمگر ظالم ہے جس نے بوڑھے سفید ریش کو اسطرف سے دل برداشتہ کر رکھا ہو اسکو تسخیر کا عمل کس نے سکھایا کونسا کالا اور چلتا ہوا عمل حاصل کیا اور کس سے حاصل کیا جو تیر بہدف ہی۔ اور وہ بوڑھے اور جوان مین تفریق نہین کرتا ہے

عاشقی را چہ جوان چہ پیر مرد | عشق در ہر دل کہ شد تاثیر کرد

آپ حیدرآباد مین اشیطہ جرائم کی خوب تحقیق کرنی جانتی ہین۔ ذرا مہربانی کرکے تحقیقات کیجیے

کہ حیدرآباد مین مجھ بوڑھے کو کس نے سیندھی پلائی یا افیون کھلائی یا شراب کا خم میرے حلق مین الٹ دیا جسکے اثر سے میری یہ حالت ہے اور اگر آپکیلے اس تحقیقات مین ناکامیاب ہوتی معلوم ہون تو ایک ایک نقل اس خط کی حسب ذیل حضرات کو دیدیجیے*

رشید و صفدر و اسمٰعیل۔ یہ حضرات بھی غور کرین اور مجھکو علٰحدہ علٰحدہ اپنی راے اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دین کہ آخر وہ کون ہو اور اسکا کیا مطلب مجھ بوڑھے کو ستانے مین ہے اور مجھکو اُسکے جواب مین کیا کرنا چاہیے۔ فونوگراف کے چند شعر تحریر کرتا ہون۔

جب سے اُس ظالم سے اُلفت ہو گئی | کیا کہین جو دل کی حالت ہو گئی
حوصلے دل کے نکل جائین گے سب | یار کی جس دن عنایت ہو گئی
آپ نے تصویر بھیجی شکر ہے | دل کے بہلانے کی صورت ہو گئی

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ

موسومہ جناب شہزادہ میرزا امیر الملک بہادر تیموری اودی

صبا بتا تپیدن چیست زخم کارے داری | یار بر سر آمد وقت جانفشانیہا ست

حضرت آداب بجا لاتا ہون۔ واہ سبحان اللہ کیا آپ ہین۔ خوب مد و دیرہے ہین۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا خط آنا چاہتا تھا۔ واہ کیا مضمون ہے۔ جگر کے پار ہوا جاتا ہے۔ کیا وعظ ہے مولوی کرامت اللہ خانصاحب اس سے سبق لین آج فرصت اور روزہ کا دن ہے مقدمہ کے خارج ہونیکا کچھ ملال نہوا سنئے ہے

دیکھیے عکس کو مین عکس دیکھے اِن کو | ہے یہی بحث یہ تکرار ہے آئینہ مین

آپکی وہ ورقہ کتاب کے بعد مین تو برابر تاکیدی خط لکھ رہا ہون کہ یہ کام نہ کرو وہ کام نہ کرو شاہزادہ صاحب کی بغیر مرضی کچھ نہ کرو۔ اب مین کیا کرون ہے

مکتوب اول

گوری دھیری چلو گگریا چھلک جائے

پیارے انصار بھیا۔ السلام علیکم۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس کی محبت ہو۔ کون متقضا طلیسی اثر رکھتا ہے جسکے دیدار کی آرزو ہے۔ کسکا اشتیاق ہے۔ کون بیچین کر رہا ہے۔ کسکی باتین سننے کو دل چھتا ہے۔

نمی دانم کہ دل دیوانۂ کیست
بگوشم بر زبان افسانۂ کیست

اتنا پتہ لگتا ہے کہ میرا دل ہر وقت حیدرآباد حیدرآباد کرتا ہے۔ جس سے مین بات کرتا ہون حیدرآباد کا ذکر ضرور آجاتا ہو۔ کوئی خاص قوت خیال مین نہین آتی جسکی طرف مین خصوصیت سے رجوع کرتا اور اُسکو خط لکھکر پھر اس نکالتا۔ یہ تو ایک مجموعی قوت ہو یا ایک پلٹن ہو یا ایک رسالہ ہو یا ایک فوج ہو۔ جسنے چارون طرف سے مجھکو گھیر رکھا ہو۔ کوئی جگہ اُس کے محاصرہ سے نکل جانے کی نظر نہین آتی میرے ظاہری جسم پر مذہب کی قید لگی ہوئی ہو اور مذہب بھی کون مذہب پاک اسلام جسمین بیوی بچون کی خبرگیری اُن مین رہنا فرض بتا دیا ہو۔

اے کہ باسلسلۂ زلف دراز آمدہ
فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

ورنہ مین سالہا سے سال حیدرآباد مین رہکر تلاش کرتا کہ آخر وہ کون ستمگر ظالم ہے جس نے بوڑھے سفید ریش کو اسطرف سے دل برداشتہ کر رکھا ہو اُسکو تسخیر کا عمل کس نے سکھایا کونسا کالا اور چلتا ہوا عمل حاصل کیا اور کس سے حاصل کیا جو تیر بہدف ہو۔ اور وہ بوڑھے اور جوان مین تفریق نہین کرتا۔

عاشقی را چہ جوان چہ پیر مرد	عشق در ہر دل کہ شد تاثیر کرد

آپ حیدرآباد مین شیطہ جرایم کی خوب تحقیق کرنی جانتی ہین۔ ذرا مہربانی کرکے تحقیقات کیجیے کہ حیدرآباد مین مجھ بوڑھے کو کس نے سیندھی پلائی یا افیون کھلائی یا شراب کا خم میرے حلق مین الٹ دیا جسکے اثر سے میری یہ حالت ہے اور اگر اکیلے اس تحقیقات مین ناکامیاب ہوتی معلوم ہون تو ایک ایک نقل اس خط کی حسب ذیل حضرات کو دیدیجیے۔

رشید و صفدر و اسمٰعیل۔ یہ حضرات بھی غور کرین اور مجھکو علٰحدہ علٰحدہ اپنی رائے اور نتیجۂ تحقیقات سے اطلاع دین کہ آخر وہ کون ہو اور اُسکا کیا مطلب مجھ بوڑھے کو ستانے مین ہے اور مجھکو اُسکے جواب مین کیا کرنا چاہیے۔ نو لو گراف کے چند شعر تحریر کرتا ہون۔

جب سے اُس ظالم سے الفت ہوگئی	کیا کہین جو دل کی حالت ہوگئی
حوصلے دل کے نکل جائین گے سب	یار کی جس دن عنایت ہوگئی
آپ نے تصویر بھیجی شکر ہے	دل کے بہلانے کی صورت ہوگئی

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ نبیہ

موسومہ جناب شہزادہ میرزا امیر الملک بہادر تیموری اودی

صبا بآہ تپیدن چلیست زخم کارے داری	یار بر سر حسرت آمد وقت جانفشانیہاست

حضرت آداب بجالاتا ہون۔ واہ سبحان اللہ کیا آپ ہین۔ خوب امدودیر ہے ہین۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا خط آنا چاہتا تھا۔ واہ کیا مضمون ہے۔ جگر کے پار ہوا جاتا ہے۔ کیا وعظ ہے مولوی کرامت اللہ خانصاحب اس سے سبق لین آج فرصت اور روزہ کا دن ہے مقدمہ کے خارج ہونیکا کچھ ملال نہوا سنئے۔

دیکھیے عکس کو مین عکس دیکھے اِن کو	ہے یہی بحث یہ تکرار ہے آئینہ مین

آپکی وہ ورق کتاب کے بعد مین تو برابر تاکیدی خطوط لکھ رہا ہون کہ یہ کام نہ کرو وہ کام نہ کرو شاہزادہ صاحب کی بغیر مرضی کچھ نہ کرو۔ اب مین کیا کرون۔

مکتوب اول

گوری دھیری چلو گگریا جھلک جاے

پیارے انصار بھیا۔ السلام علیکم۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس کی محبت ہے۔ کون مقناطیسی اثر رکھتا ہے کسکے دیدار کی آرزو ہے۔ کسکا اشتیاق ہے۔ کون بیچین کر رہا ہے۔ کسکی باتین سننے کو دل چھٹتا ہے ؂

نمی دانم کہ دل دیوانہ کیست

بگوشم بر زبان افسانہ کیست

اتنا پتہ لگتا ہے کہ میرا دل ہر وقت حیدرآباد حیدرآباد کرتا ہے۔ جس سے مین بات کرتا ہون حیدرآباد کا ذکر ضرور آجاتا ہے۔ کوئی خاص قوت خیال مین نہین آتی جسکی طرف مین خصوصیت سے رجوع کرتا اور اسکو خط لکھکر بھڑاس نکالتا۔ یہ تو ایک مجموعی قوت ہے یا ایک پلٹن ہے یا ایک رسالہ ہے یا ایک فوج ہے۔ جسنے چارون طرف سے مجھکو گھیر رکھا ہے۔ کوئی جگہ اُس کے محاصرہ سے نکل جانے کی نظر نہین آتی۔ میرے ظاہری جسم پر مذہب کی قید لگی ہوئی ہے اور مذہب بھی کون مذہب پاک اسلام جسمین بیوی بچون کی خبر گیری اُن مین رہنا فرض بتا دیا ہے ؂

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ

فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

ورنہ مین سالہا سال حیدرآباد مین رہکر تلاش کرتا کہ آخر وہ کون ستمگر ظالم ہے جس نے بوڑھے سفید ریش کو اسطرف سے دل برداشتہ کر رکھا ہے۔ اسکو تسخیر کا عمل کس نے سکھایا کونسا کالا اور جلتا ہوا عمل حاصل کیا اور کس سے حاصل کیا جو تیر بہدف ہے۔ اور وہ بوڑھے اور جوان مین تفریق نہین کرتا ؎

عاشقی را چہ جوان چہ پیر مرد

عشق در ہر دل کہ شد تاثیر کرد

آپ حیدرآباد مین شیطہ جرایم کی خوب تحقیق کرنی جانتی ہین۔ ذرا مہربانی کرکے تحقیقات کیجیے

کہ حیدرآباد مین مجھ بوڑھے کو کس نے سیندھی پلائی یا افیون کھلائی یا شراب کا خم میرے حلق مین الٹ دیا جسکے اثر سے میری یہ حالت ہے اور اگر اکیلے اس تحقیقات مین ناکامیاب ہوتی معلوم ہون تو ایک ایک نقل اس خط کی حسب ذیل حضرات کو دیدیجیے ؂

رشید و صفدر و اسمٰعیل۔ یہ حضرات بھی غور کرین اور مجھکو علٰحدہ علٰحدہ اپنی راے اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دین کہ آخر وہ کون ہے اور اُسکا کیا مطلب مجھ بوڑھے کو ستانے مین ہے اور مجھکو اُسکے جواب مین کیا کرنا چاہیے۔ فوٹوگراف کے چند شعر تحریر کرتا ہون۔

جب سے اُس ظالم سے الفت ہوگئی

کیا کہین جو دل کی حالت ہوگئی

حوصلے دل کے نکل جائین گے سب

یار کی جس دن عنایت ہوگئی

آپ نے تصویر بھیجی شکر ہے

دل کے بہلانے کی صورت ہوگئی

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ

موسومہ جناب شہزادہ میرزا امیر الملک بہادر تیموری اوی

صبا بیا تپیدن چہ لیست زخم کارے داری

یار بر سر آمد وقت جانفشانیہا ست

حضرت آداب بجالاتا ہون۔ واہ سبحان اللہ کیا آپ ہین۔ خوب مد و دیرے ہین۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا خط آنا چاہتا تھا۔ واہ کیا مضمون ہے۔ جگر کے پار ہوا جاتا ہے۔ کیا وعظ ہے مولوی کرامت اللہ خانصاحب اس سے سبق لین آج فرصت اور روزہ کا دن ہے مقدمہ کے خارج ہونیکا کچھ ملال نہو اسلئے ؎

دیکھئے عکس کو مین عکس دیکھے اُن کو

ہے یہی بحث یہ تکرار ہے آئینہ مین

آپ کی وہ ورق کتاب کے بعد مین تو برابر تاکیدی خطوط لکھ رہا ہون کہ یہ کام نہ کرو وہ کام نہ کرو شاہزادہ صاحب کی بغیر مرضی کچھ نہ کرو۔ اب مین کیا کرون ؎

من لذتِ دردِ تو بدرمان نفروشم — کفرِ سرِ زلفِ تو بدرمان نفروشم

یہ بھی امداد طلب امر ہے کیونکہ کلیمی کے بالکل انتقال کرنے پر آپ جیسا دل سوز دوست اُس کی اولاد کے ساتھ کیا کریگا بس وہی کیجئے اور مجھکو ؎

پردہ بردار کہ شب تا بسحر منتظرم — مصلحت نیست کہ از دوست نہان باید بود

کا وظیفہ پڑھنے دیجئے۔ ملاحظہ ہو کہ کس وقت پر انھون نے پیٹ سے پاؤن نکالے وہ بھی مجبور ہین وہ خود تو کچھ ہین نہین کیسی زلف ہے اور آندھی چل رہی ہے زلف منہ پر چلی آتی ہے مین ہٹانا چاہتا ہون آندھی زور کی ہے میرا ہٹانا کام نہین دیتا آپ دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑکر زلف کو ہٹا دیجئے ؎

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ — فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

بس آپ زلف کو ہٹا دین گے میرا کام ہو جاوے گا ؎

دل دادگان حُسن سے پردہ نہ چاہئے — دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہئے

چھپ کہان گئے کوہ قاف مین پتال مین عرش معلی پر مندر مین مسجد مین سب غلط۔ پہلے کم تھا اب زیادہ ہے کُن کی آندھی مین زلف منہ پر آگئی جہان تھے وہین ہین پھر اسکا علاج

بہ پنہان نہ از خود بجائی رود — مگر ہمت شیخ جاکش برد

ایک ادنی سے ادنی حاکم یا کیسا ہو وہ معشوق کے پاؤن تک ہاتھ لیجانا کوئی ایسی ویسی بات تو ہے نہین اور پھر حضرت الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین والے۔ مجھکو تعجب ہے کہ اس روز کیون فرمایا کہ الیسَ اللّٰہ باحکم الحاکمین واللّٰہ ثم باللّٰہ الآن اِنّ اللّٰہ تعالیٰ احکم الحاکمین اوہ اوہ یہ بات اچھی نہین نام کسی کا نہ لو یا غیبت ہے یا بے ادبی دو حال سے خالی نہین۔ ہان تو وہان ہاتھ لیجانا پاؤن تو پاؤن منہ تک کیونکر ہو سکتا ہے ؎

ہر کہ او سر باخت اندر کوئے او — بنگرد صد بار جانان سوئے او

ہائے ہائے جان باختن آسان نیست انیمہ قول است از قول بہ فعل باید رسید تا حال گردد

وآل حال ما و شما با دا۔ ا کجا و آن نصیب کجا صد ہزار پردۂ دوئی کہ از ترخانہائے جلال انداختہ اند ازان بیرون شدن آسان نیست ؎

نیست آسان پنجہ بر زلف پریرویان زدن — خون دل می باید از دیدہ بدامان ریختن

ہر کہ این تفرقہ انداختہ ہم او اگر رہنموئی کند آسان است ورنہ از تہمت وہی بسیار دور می نماید آن تفرقہ انداز کافر کیش خانہ خراب کدام است عشق اگر باز بر سرِ رحم آید و رہبر شود البتہ سہل تر و آسان تر است ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما — اے طبیب جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما — اے تو افلاطون و جالینوس ما

این پیشکار و سر رشتہ دار اعلیحضرت دسترسی ندارد مقدمہ خارج کردن و فتح و شکست ہمہ در دست قدرت اوست۔ اگر این عشق خانہ خراب نبودے ہیچکس از عدم بوجود نیامدے ؎

یارب کجاست محرم رازے کہ یکزمان — دل شرح آن دہد کہ چہ گفت و چہا شنید

لیجئے فارسی ختم ہو گئی آپ نے خواب کی تعبیر مین محبت اور خانہ داری اور بیوی بچونکا خیال رکھا ہے کل کٹرہ سے خط آیا بلکہ تین خط آئے۔ ڈاکٹر محسن خان۔ ریاض علی۔ غلام احمد خان سب لکھتے ہین کہ تینون بچے اچھے ہین خاطر جمع رکھو۔ یہان تو خاطر جمع ہی ہے ہر مہینے خرچ کیواسطے اب تک بھیجے ہین خرچ کی طلب ہر کہان سے لاؤن وہان تو حکم ہے ومما رزقنٰہم ینفقون وہان تک پہنچا نہین اب کیا کرون سخت درماندہ ہون مین تو المدد المدد پکارتا ہون آپ ہون یا جو ہو مدد کے قابل جو ہو گا سُنے گا بھی اور مدد بھی کریگا اچھا تو یہی آپ بتا دین کہ کون مدد کر سکتا ہے آپ اُسی سے مدد کرا دیجئے مگر یہ یقین ہے کہ وہ ہر روز بندہ نوازی کرتے ہین بلکہ ہر لمحہ اور ہر آن اگر وہ بندہ نوازی نہ کرین تو پھر اُنکو آقا کون کہے جب ہی تمام دنیا کیا سب عالم ظہور اُنکو جپ رہا ہے شاہزادہ صاحب مین تو یہی جانتا ہون کہ مندر اور کلیسہ مین اور کسیکو نہین پکارا جاتا ہوگا آپ تو وہان جانے نہین دیتے ذرا وہان کی سیر تو کر آنے دو اُن لوگون کو دیکھئے اُن سے دریافت

من لذتِ دردِ تو بدرمان نفروشم ۔۔۔ کفرِ سرِ زلفِ تو بایمان نفروشم

یہ بھی امداد طلب امر ہے کیونکہ کلبی کے بالکل انتقال کرنے پر آپ جیسا دل سوز دوست اُس کی اولاد کے ساتھ کیا کریگا بس وہی کیجئے اور مجھکو ؎

پردہ بردار کہ شب تا بسحر منتظرم ۔۔۔ مصلحت نیست کہ از دوست نہان باشیم

کا وظیفہ پڑھنے دیجئے۔ ملاحظہ ہو کہ کس وقت پر انھون نے پیٹ سے پاؤن نکالے وہ بھی مجبور ہین وہ خود تو کچھ ہین نہین کیسی زلف ہے اور آندھی چل رہی ہے زلف منہ پر چلی آتی ہے مین ہٹانا چاہتا ہون آندھی زور کی ہے میرا ہٹانا کام نہین دیتا آپ دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر زلف کو ہٹا دیجئے ؎

اے کہ با سلسلۂ زلفِ دراز آمدۂ ۔۔۔ فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ

بس آپ زلف کو ہٹا دین گے میرا کام ہو جاوے گا ؎

دل دادگانِ حُسن سے پردہ نہ چاہئے ۔۔۔ دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہئے

چھپ کہان گئے کوہ قاف مین پتال مین عرشِ معلی پر مندر مین مسجد مین سب غلط۔ پہلے کہ تھا نہ اب زیادہ ہے کُن کی آندھی مین زلف منہ پر آگئی جہان تھے وہین ہین پھر اسکا علاج

بہ پیمانہ از خود نجنبانی رود ۔۔۔ مگر ہمت شیخ جاکش برد

ایک ادنی سے ادنی حاکم پا کیسا وہ معشوق کے پاؤن تک ہاتھ لیجانا کوئی ایسی ویسی بات تو ہے نہین اور پھر حضرت اَلَیسَ اللّٰہُ باحکم الحاکمین والے۔ مجھکو تعجب ہے کہ اس روز کیون فرمایا کہ اَلَیسَ اللّٰہُ باحکم الحاکمین واللہ ثم باللہ الآن اِنَّ اللّٰہ تعالٰی احکم الحاکمین اوہ اوہ یہ بات اچھی نہین نام کسی کا نہ لو یا غنیمت ہے یا بے ادبی دو حال سے خالی نہین۔ ہان تو وہان ہاتھ لیجانا پاؤن تو پاؤن منہ تک کیونکر ہو سکتا ہے ؎

ہر کہ او سر باخت اندر کوئے او ۔۔۔ بنگرد صد بار جانان سوئے او

ہائے ہائے جان باختن آسان نیست انچہ قول است از قول بفعل باید رسید تا حال گردد

و آن حال ما و شما باد۔ ما کجا و آن نصیب کجا صد ہزار پردۂ دوئی کہ از تر خانہائے جلال انداختہ اند از ان بیرون شدن آسان نیست ؎

نیست آسان پنجہ بر زلفِ پریرویان زدن ۔۔۔ خون دل می باید از دیدہ بدامان ریختن

ہر کہ این تفرقہ انداختہ ہم او اگر رہنمونی کند آسان است ورنہ از تہمت وہمی بسیار دور می نماید آن تفرقہ انداز کافر کیش خانہ خراب کدام است عشق اگر باز بر سر رحم آید و رہبر شود البتہ سہل تر و آسان تر است ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما ۔۔۔ اے طبیب جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما ۔۔۔ اے تو افلاطون و جالینوس ما

این چشمکار و سررشتہ وار اعلیحضرت دسترسی ندارد مقدمہ خارج کردن در فتح و شکست ہمہ در دست قدرت اوست۔ اگر این عشق خانہ خراب نبودے ہیچکس از عدم بوجود نیامدے ؎

یارب کجاست محرم رازے کہ یکزمان ۔۔۔ دل شرح آن دہد کہ چہ گفت و چہا شنید

لیجئے فارسی ختم ہو گئی آپنے خواب کی تعبیر مین محبت اور خانہ داری اور بیوی بچونکا خیال رکھا ہے علیگڑھ سے خط آیا بلکہ تین خط آئے۔ ڈاکٹر محسن خان۔ ریاض علی۔ غلام احمد خان سب لکھتے ہین کہ تینون بچے اچھے ہین خاطر جمع رکھو۔ یہان تو خاطر جمع ہی ہے ہزار (عہ صہ) خرچ کیواسطے اتبک بھیجے ہین خرچ کی طلب ہر کہان سے لاؤن وہان تو حکم ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون وہان تک پہنچا نہین اب کیا کرون سخت درماندہ ہون مین تو المدد المدد پکارتا ہون آپ ہون یا جو ہو مدد کے قابل جو ہوگا سُنے گا بھی اور مدد بھی کریگا اچھا تو یہی آپ بتا دین کہ کون مدد کر سکتا ہے آپ اُسی سے مدد کرا دیجئے مگر یہ یقین ہے کہ وہ ہر روز بندہ نوازی کرتے ہین بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن اگر وہ بندہ نوازی نہ کرین تو پھر اُنکو آقا کون کہے جب ہی تمام دنیا کیا سب عالم ظہور اُنکو جپ رہا ہے شاہزادہ صاحب مین تو یہی جانتا ہون کہ مندر اور کلیسہ مین اور کسیکو نہین پکارا جاتا ہوگا آپ تو وہان جانے نہین دیتے ذرا وہان کی سیر کر آنے دو اُن لوگون کو دیکھئے اُن سے دریافت

من لذتِ دردِ تو بدرمان نفروشم ۔ کفرِ سرِ زلفِ تو بدرمان نفروشم

یہ بھی امداد طلب امر ہے کیونکہ کلیمی کے بالکل انتقال کرنے پر آپ جیسا دل سوز دوست اُن کی اولاد کے ساتھ کیا کریگا بس وہی کیجئے اور مجھکو ؎

پردہ بردار کہ شب تا بسحر منتظرم ۔ مصلحت نیست کہ از دوست نہان باید بود

کا وظیفہ پڑھنے دیجئے۔ ملاحظہ ہو کہ کس وقت پر انھون نے پیٹ سے پاؤن نکالے وہ بھی مجبور ہین وہ خود تو کچھ ہین نہین کیسی زلف ہے اور آندھی چل رہی ہے زلف منہ پر چلی آتی ہے مین ہٹانا چاہتا ہون آندھی زور کی ہے میرا ہٹانا کام نہین دیتا آپ دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر زلف کو ہٹا دیجئے ؎

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ ۔ فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

بس آپ زلف کو ہٹا دینگے میرا کام ہو جاوے گا ؎

دل دادگان حُسن سے پردہ نہ چاہئے ۔ دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہئے

چھپ کہان گئے کوہ قاف مین پتال مین عرش معلی پر مندر مین مسجد مین سب غلط۔ پہلے کم تھا اب زیادہ ہے کُن کی آندھی مین زلف منہ پر آگئی جہان تھے وہین ہین پھر اسکا علاج

برنخیزند از خود نہ جامی رود ۔ مگر ہمت شیخ جامش برد

ایک ادنی سے ادنی حاکم یا کیسا ہو معشوق کے پاؤن تک ہاتھ لیجانا کوئی ایسی ویسی بات تو ہے نہین اور پھر حضرت الیسَ اللّٰہ باحکم الحاکمین والے۔ مجھکو تعجب ہے کہ اس روز کیون فرمایا کہ الیسَ اللّٰہ باحکم الحاکمین واللّٰہ ثم باللّٰہ الان اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ احکم الحاکمین اوہ اوہ یہ بات اچھی نہین نام کسی کا نہ لو یا غیبت ہے یا بے ادبی دو حال سے خالی نہین۔ ہان تو وہان ہاتھ لیجانا پاؤن تو پاؤن منہ تک کیونکر ہو سکتا ہے ؎

ہر کہ او سر باخت اندر کوئے او ۔ جگر و صد بار جانان سوئے او

ہائے ہائے جان باختن آسان نیست انچہ قول است از قول بہ فعل باید رسید تا حال گردد

و آن حال ماؤ شما با دا۔ اکجا و آن نصیب کجا صد ہزار پردۂ دوئی کہ از تہ خانہائے جلال انداختہ اند ازان بیرون شدن آسان نیست ؎

نیست آسان پنجہ بر زلف پریرویان زدن ۔ خون دل می باید از دیدہ بدامان ریختن

ہر کرا این تفرقہ انداختہ ہم او اگر رہنموئی کند آسان است ورنہ از تہمت وہمی بسیار دوری نماید آن تفرقہ انداز کافر کیش خانہ خراب کدام است عشق اگر یار بر سر رحم آید و رہبر شود البتہ سہل تر و آسان تر است ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما ۔ اے طبیب جملہ علتہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما ۔ اے تو افلاطون و جالینوس ما

این پیشکار و سر رشتہ دار اعلیحضرت دسترسی ندارد مقدرتیہ خارج کردن در فتح و شکست ہمہ در دست قدرت اوست۔ اگر این عشق خانہ خراب نبودے ہیچکس از عدم بوجود نیامدے ؎

یارب کجاست محرم رازے کہ یکزمان ۔ دل شرح آن دہد کہ چگفت و چہا شنید

لیجئے فارسی ختم ہوگئی آپنے خواب کی تعبیر مین محبت اور خانہ داری اور بیوی بچونکا خیال رکھا ہے کل کٹرہ سے خط آیا بلکہ تین خط آئے۔ ڈاکٹر محسن خان۔ ریاض علی۔ غلام احمد خان سب لکھتے ہین کہ تینون بچے اچھے ہین خاطر جمع رکھو۔ یہان تو خاطر جمع ہی ہے (۶۴ء) خرچ کیواسطے اتبک نہ بھیجے ہین خرچ کی طلب ہر کہان سے لاؤن وہان تو حکم ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون وہان تک پہنچا نہین اب کیا کرون سخت درماندہ ہون مین تو المدد والمدد پکارتا ہون آپ ہون یا جو ہو مدد کے قابل جو ہوگا سُنے گا بھی اور مدد بھی کریگا اچھا تو یہی آپ بتا دین کہ کون مدد کر سکتا ہے آپ اُسی سے مدد کرا دیجئے مگر یہ یقین ہے کہ وہ ہر روز بندہ نوازی کرتے ہین بلکہ ہر لمحہ اور ہر آن اگر وہ بندہ نوازی نہ کرین تو پھر اُنکو آقا کون کہے جب ہی تمام دنیا کیا سب عالم ظہور اُنکو جپ رہا ہے شاہزادہ صاحب ہین تو یہی جانتا ہون کہ مندر اور کلیسہ مین اور کسیکو نہین پکارا جاتا ہوگا آپ تو وہان جانے نہین دیتے ذرا وہان کی سیر کر آنے دو اُن لوگون کو دیکھئے اُن سے دریافت

کرتے شاید کچھ پتہ چل جاتا۔ چلو ہم تم دونون چلین ایک کو ایک سنبھالیگا سندر سندر کیون کہتا ہون
مین نے دیکھا نہین مسجد اور قبلۂ مسجد یہ دونون جگہ دیکھے ہوئے ہین آپ فرماتے ہین کہ مسجد کو
خالی پایا۔ نہین تو خالی تو نہین پایا چھوٹی سے چھوٹی مین دس پانچ نمازی تو ضرور دیکھے اور آپ کیا
دریافت کرتے ہین مگر ابو المساجد مین قفل لگا دیکھا دروازہ بند ہر وقت قفل لگا ہوا کبھی کبھی کھلتا ہے
وہ بھی سال بھر مین تین چار دفعہ وہان بھی ایک دفعہ اندر گیا تھا مگر زرید عار زیدہ شاید اندر کوئی ہوگا
مگر آپ سچ جانئے کوئی بھی نہ تھا اور اگر کوئی ہوتا تو اسپر قفل لگایا نہ جاتا میری سمجھ مین تو یہ بات
نہین آتی محض اقرب الیہ من حبل الورید کی ضمیر تو قریب کی تھی چلی گئی چار ہزار میل سے

نہ بے غمزہ و کرشمۂ و حیا بکی | کجا می نماید کجا میزند

اور پروالون کو ثم استوی علی العرش سے خوش کر دیا اور نیچے والون کو ایک جنگل سنگستان مین
پتہ بتا دیا اب پھر ڈھونڈھتے بدو علحدہ وجان کے دشمن تو طلبہ والے جدا ورق کر خواسے روپیہ کا خرچ
اور تکلیف الگ۔ وہان کوئی بات کا بھی پوچھنے والا نہین۔ مولویون کا دم دیکھو۔ میان تم وہان
جانیکے قابل تو ہو جاؤ جب حج مقبول ہوگا تو سب کچھ ہو۔ لیجئے کریم کے یہی معنی ہین ہمکو جو اپنا گھر
بتایا گیا تھا وہان جب پہنچے تو اتنی دور چلکر جانا دلیل رکھتا ہو محتاجگی کی اب رہا بھیک لینے کے قابل
تھے یا نہ تھے یہ تحقیقات کرنی کریم کا کام نہین کریم تو دینے سے کام رکھتا ہے وہ تو کریم ہے بر کریمان
کارہا دشوار نیست۔ جانماز پر قبلہ رو بیٹھا باوضو اپسے التجا کر رہا ہون کہ مین نے اپنی تمام عمر کا کفارہ
جو بالکل بدکرداری مین گزری دو باتون مین سوچا ہے یا تو شہادت صادقہ تو وہ بھلا مجھ جیسے
سیاہ کار کو کب مل سکتی ہے اور اس کا موقعہ کہان۔ اور رہا یہ بات تو سبیل اب تو یہی ہو جائے؂

زیادہ والسلام شوق فقط عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب سوم

ع کہ ہزارون آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

ع دید حسن خویش با چشم شہود | خود تجلی کرد در ملک وجود

کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

یار من باکمال رعنائے | خود تماشا و خود تماشائے

کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

عشق بازی بہ خویشتن دارد | غیرتش تاب غیر کے آرد

پیارے عزیز اللہ تعالی آپ کو آپ دکھائے۔

مدت کے بعد جلوے پایا حضور کو | ہر رنگ کا مین آپ ہی مین ورا کا یقین ہے

علم کے تین درجے ہین پڑھنا یاد کرنا عمل کرنا اسیطرح فقر کے بھی تین مدارج ہین اسکی تعلیم کے بھی تین
درجات ہین تعلیم سے واقف ہونا محنت کرنا حال وارد ہوتا چونکہ آپ کو تجربہ ہے اسوجہ سے
مین وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ پہلا درجہ النادر کالمعدوم ہے دوسرا اکسیر الایمان اب اس تعلیم
مین بعد بیعت اور فنا فی الشیخ تین درجے ہین۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ۔ بقاء باللہ۔ کمال بقا باللہ
حضرت بایزید بسطامی۔ حضرت جنید بغدادی کو حاصل ہوا کمال فنا فی اللہ حضرت منصور علیہ الرحمہ
کو کمال فنا فی الرسول حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز کو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ
اور کسی کو نہین مثال کے واسطے چار نام لکھدئے ورنہ فضلنا بعضھم علی بعض محتاج بیان
نہین ہان میرا عقیدہ ہے کہ اب ایسے نمونہ بھی نہین پیدا ہوتے کہ ان کے نام پاک زبان سے ادا کرین۔

کار پاکان بر مثال خود مگیر | گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
شیر آن باشد کہ مردم میخورد | شیر آن باشد کہ مردم می درد

واہ مولانا ہزار آفرین ہے آپ پر اور آپ کے کلام پر سیاہ تیتر کی بولی کو سننے والون نے
اپنے موافق بنا رکھا ہے ورنہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہی جانتا ہے۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان
سبحان تیری قدرت۔ رام لچھمن دسرت۔ لسن پیاز ادرک حضرت موسی کو علوئے مرتبت پر
ناز تھا اور یہ بھی سمجھ گئے تھے مین اسکا عاشق ہون اور یہ بھی یقین ہوگیا تھا کہ اسکو دیکھ سکتا ہون

کرتے شاید کچھ پتہ چل جاتا۔ چلو ہم تم دونون چلین ایک کو ایک سنبھالیگا مندر سندر کیون کہتا ہون
مین نے دیکھا نہین مسجد اور قبلہ مسجد یہ دونون جگہ دیکھے ہوئے ہین آپ فرماتے ہین کہ مسجد کو
خالی پایا۔ نہین تو خالی تو نہین پایا چھوٹی سے چھوٹی مین دس پانچ نمازی تو ضرور دیکھے اور آپ کیا
دریافت کرتے ہین مگر ابو المساجد مین قفل لگا دیکھا دروازہ بند ہر وقت قفل لگا ہوا کبھی کبھی کھلتا ہے
وہ بھی سال بھر مین تین چار دفعہ وہان بھی ایک دفعہ اندر گیا تھا مگر رزیدہ ارزیدہ شاید اندر کوئی ہو گا
مگر آپ سچ جانئے کوئی بھی نہ تھا اور اگر کوئی ہوتا تو اسپر قفل لگایا نہ جاتا میری سمجھ مین تو یہ بات
نہین آتی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی ضمیر تو قریب کی تھی چلی گئی چار ہزار میل سے

نسبتے غمزہ و کرشموئی و حیا بگی   کجا می نماید کجا میسزند

اوپر والون کو ثم استویٰ علی العرش سے خوش کر دیا اور نیچے والون کو ایک جنگل سنگستان مین
پتہ بتا دیا اب پھر ڈھونڈھتے بدو علحدہ وجان کے دشمن قرطبیہ والے جدا لوٹ کر خواسے روپیہ کا خرچ
اور تکلیف الگ۔ وہان کوئی بات کا بھی پوچھنے والا نہین۔ مولویون کا دم دیکھو۔ میان تم وہان
جانیکے قابل تو ہو جاؤ جب حج مقبول ہو گا تو سب کچھ ہو۔ لیجئے کریم کے یہی معنی ہین ہمکو جو اپنا گھر
بتایا گیا تھا وہان جب پہنچے تو اتنی دور چلکر جانا دلیل رکھتا ہو محتاجگی کی اب رہا بھیک لینے کے قابل
تھے یا نہ تھے تحقیقات کرنی کریم کا کام نہین کریم تو دینے سے کام رکھتا ہے وہ تو کریم ہے بر کریمان
کارہا دشوار نیست۔ جانماز پر قبلہ رو بیٹھا باوضو اپسے التجا کر رہا ہون کہ مین نے اپنی تمام عمر کا کفارہ
جو بالکل بدکرداری مین گزری دو باتون مین سوچا ہے یا تو شہادت صادقہ تو وہ بھلا مجھ جیسے
سیاہ کار کو کب مل سکتی ہے اور اس کا موقعہ کہان۔ اور رہا یہ بات تو سبل ب تو یہی ہو جائے۔
زیادہ والسلام شوق فقط عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب سوم

ع کہ ہزارون آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

سے دید حسن خویش با چشم شہود   خود تجلی کرد در ملک وجود
کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین
یار من باکمال رعنائے   خود تماشا و خود تماشائے
کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین
عشق بازی بہ خویشتن دارد   غیر کش تاب غیر کے آرد

پیارے عزیز اللہ تعالیٰ آپ کو آپ دکھائے۔

مدت کے بعد حلم لے پایا حضور کو   ہر ہر کا عین آپ مین ورا سکا عین آپ

علم کے تین درجے ہین پڑھنا یاد کرنا عمل کرنا اسیطرح فقر کے بھی تین مدارج ہین اسکی تعلیم کے بھی تین
درجات ہین تعلیم سے واقف ہونا محنت کرنا حال وارد ہونا چونکہ آپ کو تجربہ ہے اسوجہ سے
مین وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ پہلا درجہ النادر کالمعدوم ہے دوسرا اکسیر الکمان اب اس تعلیم
مین بعد بیعت اور فنا فی الشیخ تین درجے ہین۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ۔ بقاء باللہ۔ کمال بقا باللہ
حضرت بایزید بسطامی۔ حضرت جنید بغدادی کو حاصل ہوا کمال فنا فی اللہ حضرت منصور علیہ الرحمہ
کو کمال فنا فی الرسول حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز کو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ
اور کسی کو نہین مثال کے واسطے چار نام لکھدئے ورنہ فضلنا بعضھم علی بعض محتاج بیان
نہین ہان میرا عقیدہ ہے کہ اب ایسے نمونہ بھی نہین پیدا ہوتے کہ ان کے نام پاک زبان سے ادا کرین۔

کار پاکان برقیاس خود مگیر   گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
شیر آن باشد کہ مردم میخورد   شیر آن باشد کہ مردم می درد

واہ مولانا ہزار آفرین ہے آپ پر اور آپ کے کلام پر سیاہ تیتر کی بولی کو سننے والون نے
اپنے موافق بنا رکھا ہے ورنہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہی جانتا ہے تصنیف را مصنف نیکو کند بیان
سبحان تیری قدرت۔ رام لچھمن دسرت۔ لسن پیاز ادرک حضرت موسیٰ کو علوئے مرتبت پر
ناز تھا اور یہ بھی سمجھ گئے تھے مین اسکا عاشق ہون اور یہ بھی یقین ہو گیا تھا کہ اسکو دیکھ سکتا ہون

کرتے شاید کچھ پتہ چل جاتا۔ چلو ہم تم دونون چلین ایک کو ایک سنبھالیگا مندر سندر کیون کہتا ہون
مین نے دیکھا نہین مسجد اور قبلۂ مسجد یہ دونون جگہ دیکھے ہوئے ہین آپ فرماتے ہین کہ مسجد کو
خالی پایا۔ نہین تو خالی تو نہین پایا چھوٹی سے چھوٹی مین دس پانچ نمازی تو ضرور دیکھے اور آپ کیا
دریافت کرتے ہین مگر ابو المساجد مین قفل لگا دیکھا دروازہ بند ہر وقت قفل لگا ہوا کبھی کبھی کھلتا ہے
وہ بھی سال بھر مین تین چار دفعہ وہان بھی ایک دفعہ اندر گیا تھا مگر از دیدہ و از دیدہ شاید اندر کوئی ہوگا
مگر آپ سچ جانئے کوئی بھی نہ تھا اور اگر کوئی ہوتا تو اسپر قفل لگایا نہ جاتا میری سمجھ مین تو یہ بات
نہین آتی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی ضمیر تو قریب کی تھی چلی گئی چار ہزار میل سے

نیست غمزہ و کرشمہ و حیا بکی — کجا می نماید کجا می ستیزند

اور پر والون کو ثم استوی علی العرش سے خوش کر دیا اور نیچے والون کو ایک جنگل سنگستان مین
پتہ بتا دیا اب پھر ڈھونڈھتے بدو علحدہ وجان کے دشمن تو طلبیہ والے جدا اوق کرنے والے روپیہ کا خرچ
اور تکلیف الگ۔ وہان کوئی بات کا بھی پوچھنے والا نہین۔ مولویون کا دم دیکھو۔ میان تم وہان
جا سکنے قابل تو ہو جاؤ جب حج مقبول ہوگا تو سب کچھ ہو۔ لیجئے کریم کے یہی معنی ہین ہمکو جو اپنا گھر
بتایا گیا تھا وہان جب پہنچے تو اتنی دور چلکر جانا دلیل رکھتا ہو کہ محتاجگی کی اب رہا بھیک لینے کے قابل
تھے یا نہ تھے یہ تحقیقات کرنی کریم کا کلام نہین کریم تو دینے سے کام رکھتا ہے وہ تو کریم ہے بر کریمان
کارہا دشوار نیست۔ جانماز پر قبلہ رو بیٹھا باوضو اپسے التجا کر رہا ہون کہ مین نے اپنی تمام عمر کا کفارہ
جو بالکل بدکرداری مین گزری دو باتون مین سوچا ہے یا تو شہادت صادقہ تو وہ بھلا مجھ جیسے
سیاہ کار کو کب مل سکتی ہے اور اُس کا موقعہ کہان۔ اور یا یہ بات توسل اب تو یہی ہو جائے۔
زیادہ والسلام شوق فقط عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب سوم

ع کہ ہزارون آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

ع دید حسن خویش با چشم شہود — خود تجلی کرد در ملک وجود
کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین
یار من با کمال رعنائے — خود تماشا و خود تماشائے
کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین
عشق بازی بہ خویشتن دارد — غیرتش تاب غیر کے آرد

پیارے عزیز اللہ تعالی آپ کو آپ دکھائے۔

مدت کے بعد حلم لے پایا حضور کو — ہر ہر سکا مین آپ مین ورا سکا مین آپ

علم کے تین درجے ہین پڑھنا یاد کرنا عمل کرنا اسیطرح فقر کے بھی تین مدارج ہین اسکی تعلیم کے بھی تین
درجات ہین تعلیم سے واقف ہونا محنت کرنا حال وارد ہونا چونکہ آپ کو تجربہ ہے اسوجہ سے
مین وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ پہلا درجہ النادر کالمعدوم ہے دوسرا تیسرا کمان اب اس تعلیم
مین بعد بیعت اور فنا فی الشیخ تین درجے ہین۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ۔ بقاء باللہ۔ کمال بقا باللہ
حضرت بایزید بسطامی۔ حضرت جنید بغدادی کو حاصل ہوا کمال فنا فی اللہ حضرت منصور علیہ الرحمہ
کو کمال فنا فی الرسول حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز کو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ
اور کسی کو نہین مثال کے واسطے چار نام لکھدیے ورنہ فضلنا بعضھم علی بعض محتاج بیان
نہین ہان میرا عقیدہ ہے کہ اب ایسے مونہ بھی نہین پیدا ہوتے کہ ان کے نام پاک زبان سے ادا کرین۔

کار پاکان بر مثال خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
شیر آن باشد کہ مردم میخورد — شیر آن باشد کہ مردم می درد

واہ مولانا ہزار آفرین ہے آپ پر اور آپ کے کلام پر سیاہ تیتر کی بولی کو سننے والون نے
اپنے موافق بنا رکھا ہے ورنہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہی جانتا ہے تصنیف را مصنف نیکو کند بیان
سبحان تیری قدرت۔ رام لچھمن دسرت۔ لسن پیاز ادرک حضرت موسیٰ کو علوئے مرتبت پر
ناز تھا اور یہ بھی سمجھ گئے تھے مین اُسکا عاشق ہون اور یہ بھی یقین ہو گیا تھا کہ اُسکو دیکھ سکتا ہون

پکار اُٹھے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ بھلا کسی کی کیا مجال ہو کہ اُسکو دیکھ سکے ایک تجلی کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہو گئے جس کسی کو تجربہ ہوا ہو وہ یقین کامل کے ساتھ کہسکتا ہو کہ وہ تجلی آنوری چیز ہے جو آب و گل سے علیحدہ ہو کر ہو آب و گل والی تجلیون کے سامنے چار آنکھین نہین ہو سکتین بھائی وہ اپنے آپ کو آپ ہی دیکھنے کے لائق ہے عالم ظہور ہم سمجھے ہمارے واسطے ہو یہی شرک ہو یہی غلط فہمی ہے اس غلط فہمی نے برباد کر دیا اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اگر اس مصرعہ سے نکالدیا جائے تو سمجھنے والے کی سمجھ پر آفرین ہو مگر میرے نزدیک تو اس مصرعہ کا مطلب اس سے بھی آگے ہو ارشادات کلیمی کے پیشانی پر جو آیتہ لکھی ہے اس مصرعہ کا ترجمہ ہو سکتی ہو مصنف کی سمجھ سے مجھکو کام نہین حکیم کی آواز ہے جس جگہ سنائی دے کیونکہ ہستی کلام کلیم کی صفت سے ہے تحت و فوق مین کیا رکھا ہے اب نہین لکھا جاتا کردم اشارتے و مکرر نمی کنم ؞ عاجز کلیمی غفرلہٗ فقط

مکتوب چہارم

اُن کے جلوون کو کوئی کمت نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؞ السلام علیکم سفر کی کیفیت تو نقل خط مرزا صاحب سے معلوم ہوئی ہوگی ۔ اب سنئے ؞

چون رخصت راہ زبان حسن جمال نگر آ ۔۔۔ لاجرم ہر دم مرا تو دعائے دیگر آست

حال تو یہ ہو کہ آج کی ڈاک مین چودہ خط آئے رات کو ۴۲ طالب داخل سلسلہ ہوئے ۔ تین میل پیدل چلنا پڑا آج وہ کرشمہ ساقی نمی کند تقصیر ؞ کا لطف جداگانہ ہے آپ نے پڑھا ہوگا۔

بکوہستان اگر باران نبارد ۔۔۔ بسالے دجلہ گردد خشک رودے

نور کے ملنے والے کی دماغ مین خوشبو پہنچ جاتی ہو اگرچہ ۔ ڈیڑھ ہزار کوس کا فاصلہ ہو ماشا اللہ فرمائی

اس ام ۲ گھنٹے مین جواب نہ دون تو خرابی ہے ؎

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ ۔۔۔ فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ

مزہ تو اسی مین تھا کہ ؎

یک دست جام بادہ و دگر دست زلف یار ۔۔۔ رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

ہوتا مگر مجھ کم ظرف مین اتنی ہمت نہین بس بادہ ہو اور بادا کی آرزو ہے خواب اور تعبیرون نے تھکا دیا ؎

در وسر ارشاد زما دور کن اے پیر ۔۔۔ از پیر و مریدی و ارادت گزشتیم

کی مدت سے آرزو ہے مگر پوری نہین ہوتی ؎

مدتے شد کہ آتش شوق تو اندر جان ماست ۔۔۔ وین تمنا بین کہ دایم در دل ویران ماست

اب تو صبر نہین ہوتا دل گھبرا گیا آخر کہان تک زلف کی کھینچا تانی مین رہون ؎

عاشقانت ہر طرف در انتظار ۔۔۔ پردہ بردار و جمال خود نما

مگر لطف یہ کہ حضرت موسیٰ جو دیکھا کے بعد موسیٰ پھر نہ اُٹھے دیکھا اور کچھ نہ دکھائی دی ۔ یہ نہین کہ

خوب پردہ ہو کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین ۔۔۔ صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

بس اب تو ایک طرف ہونیکو دل چاہتا ہو ۔ یہ بڑے حوصلہ والون کا کام ہے دل بیار و دست بکار کسی کی رضائی میلی تھی اور میری اوجلی ہین نے کہا رضائی بدل لو جواب ہوا ۔ رضائی بدلکر کیا کیا جائے یہان تو بڑی چیز بدل رہے ہین ؎

گر نہ گردی طالبان را دستگیر ۔۔۔ طالبان ہرگز نہ گیرند دست پیر

جس زبان سے چاہی سنوا دی ۔ سمجھا دی ۔ کیسا پیر کہان کا مرید ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم ۔۔۔ این طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست

ہاتی ہاتی کا لالا ہاتی میری سمجھ تو آجکل خراب ہے مین تو یہ سمجھا کہ بخار مین کونین بیجاتی ہو کہ بخار کی گرمی کو اُس کی گرمی دبائے ۔ کالا لا گو را ہر چہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذات حق بود اے بیخبر

پکار اُٹھے رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ بھلا کسی کی کیا مجال ہو کہ اُسکو دیکھ سکے ایک تجلی کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہو گئے جس کسی کو تجربہ ہوا ہو وہ یقین کامل کے ساتھ کہسکتا ہو کہ وہ تجلی آور ہی چیز ہے جو آب و گل سے علٰحدہ ہو کر ہو آب و گل والی تجلیون کے سامنے چار آنکھین نہین ہو سکتین بھائی وہ اپنے آپ کو آپ ہی دیکھنے کے لائق ہے عالم ظہور ہم سمجھے ہمارے واسطے ہو یہی شرک ہو یہی غلط فہمی ہے اس غلط فہمی نے برباد کر دیا اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اگر اس مصرعہ سے نکالدیا جائے تو سمجھنے والے کی سمجھ پر آفرین ہو مگر میرے نزدیک تو اس مصرعہ کا مطلب اس سے بھی آگے ہو ارشادات کلیمی کے پیشانی پر جو آیۃ لکھی ہے اس مصرعہ کا ترجمہ ہو سکتی ہو مصنف کی سمجھ سے مجھکو کام نہین حکیم کی آواز ہے جس جگہ سنائی دے کیونکہ ہستی کلام کلیم کی صفت سے ہے تحت و فوق مین کیا رکھا ہے اب نہین لکھا جاتا کرد م اشارتے و کرر نمی کنم ۔ عاجز کلیمی غفر لہٗ فقط

مکتوب چہارم

اُن کے جلوون کو کوئی کہتا نہین
دل ہمارا مفت مین بد نام ہے

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ۔ السلام علیکم سفر کی کیفیت تو نقل خط مرزا صاحب سے معلوم ہوئی ہوگی ۔ اب سنئے ۔

چون رخصت راہ بر زبان حسن جہان تو گرا ۔۔۔ لاجرم ہر دم مرا با تو دعائے دیگر است

حال تو یہ ہو کہ آج کی ڈاک مین چودہ خط آئے رات کو ۲۴ طالب داخل سلسلہ ہوئے ۔ تین میل پیدل چلنا پڑا آج وے کرشمہ ساقی نمی کند تقصیر ۔ کا لطف جدا گانہ ہے آپ نے پڑھا ہو گا ۔

بکوہستان اگر باران نبارد ۔۔۔ بسالے دجلہ گردد خشک رودے

لوٹے کے ملنے والے کی دماغ مین خوشبو پہنچ جاتی ہے اگرچہ ۔ دو ہزار کوس کا فاصلہ ہو جواب فرمائی

اس ام ۲ گھنٹے مین جواب نہ دون تو خرابی ہے ۔

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ ۔۔۔ فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ

مزہ تو اسی مین تھا کہ ۔

یک دست جام بادہ و دگر دست زلف یار ۔۔۔ رقصے چنین میانۂ میدانم آرزو ست

ہوتا مگر مجھ کم ظرف مین اتنی ہمت نہین بس بادہ ہو اور بادہ کی آرزو ہے خواب اور تعبیرون نے تھکا دیا ۔

در وصیر ارشاد زما دور کن اے پیر ۔۔۔ از پیر و مریدی و ارادت گذشتیم

کی مدت سے آرزو ہے مگر پوری نہین ہوتی ۔

مدتے شد کاتش شوق تو اندر جان ماست ۔۔۔ وین تمنا مین کہ دایم در دل ویران ماست

اب تو صبر نہین ہوتا دل گھبرا گیا آخر کہان تک زلف کی کھینچا تانی مین رہون ۔

عاشقانت ہر طرف در انتظار ۔۔۔ پردہ بردار و جمال خود نما

مگر لطف یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد موسیٰ پھر نہ اُٹھے دیکھا اور کچھ نہ دکھائی دی ۔ یہ نہین کہ

خوب پردہ ہو کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین ۔۔۔ صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

بس اب تو ایک طرف ہونیکو دل چاہتا ہو ۔ یہ بڑے حوصلہ والون کا کام ہے دل بیار و دست بکار کسی کی رضائی میلی تھی اور میری اوجلی مین نے کہا رضائی بدل لو جواب ہوا ۔ رضائی بدلکر کیا کیا جائے یہان تو بڑی چیز بدل رہے ہین ۔

گر نگردی طالبان را دستگیر ۔۔۔ طالبان ہرگز نگیرند دست پیر

جس زبان سے چاہی سنوا دی ۔ سمجھا دی ۔ کیسا پیر کہان کا مرید ۔

گویم بہ زبان و بہ گوش بشنوم ۔۔۔ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم مدید نیست

باقی ہاتی کالا باقی میری سمجھ تو آجکل خراب ہے مین تو یہ سمجھا کہ بخار مین کونین بیجاتی ہو کہ بخار کی گرمی کو اس کی گرمی دبائے ۔ کالا گورا ہرچہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذات حق بود اے بیخبر

پکار اُٹھے رَبِّ اَرِنِیۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ بھلا کسی کی کیا مجال ہو کہ اُسکو دیکھ سکے ایک تجلی کی تاب
نہ لا سکے بیہوش ہو گئے جس کسی کو تجربہ ہوا ہو وہ یقین کامل کے ساتھ کہسکتا ہو کہ وہ تجلی اور ہی
چیز ہے جو آب و گل سے علیحدہ ہو کر ہو آب و گل والی تجلیون کے سامنے چار آنکھین نہین ہو سکتین
بھائی وہ اپنے آپ کو آپ ہی دیکھنے کے لائق ہے عالم ظہور ہم سمجھے ہمارے واسطے ہی یہی شرک
ہی یہی غلط فہمی ہے اس غلط فہمی نے برباد کر دیا اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اگر اس مصرعہ سے
نکالدیا جائے تو سمجھنے والے کی سمجھ پر آفرین ہو مگر میرے نزدیک تو اس مصرعہ کا مطلب
اس سے بھی آگے ہو ارشادات کلیمی کے پیشانی پر جو آیتہ لکھی ہے اس مصرعہ کا ترجمہ ہو سکتی ہو
مصنف کی سمجھ سے مجھکو کام نہین حکیم کی آواز ہے جس جگہ سنائی دے کیونکہ ہستی کلام کلیم کی
صفت سے ہے تحت و فوق مین کیا رکھا ہے اب نہین لکھا جاتا کہ دم اشارتے دیگر
نمی کنم ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ فقط

مکتوب چہارم

اُن کے جلوون کو کوئی کستا نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؛ السلام علیکم سفر کی کیفیت تو نقل خط مرزا صاحب سے
معلوم ہوئی ہوگی - اب سنئے ؛

چون رخت راہ بر زبان حسن جانان بگزرا | لاجرم ہر دم مرا تو دعائے دیگر آست

حال تو یہ ہو کہ آج کی ڈاک مین چودہ خط آئے رات کو ۲۴ طالب داخل سلسلہ ہوئے - تین میل
پیدل چلنا پڑا ج وہ کرشمہ ساقی نمی کند تقصیر ؛ کا لطف جداگانہ ہے آپ نے پڑھا ہوگا -

بکوہستان اگر باران نبارد | بسالے دجلہ گردد خشک رودے

نور کے ملنے والے کی دماغ مین خوشبو پہنچ جاتی ہے اگرچہ دو ہزار کوس کا فاصلہ ہو اب فرمائی

اس ام ۲ گھنٹے مین جواب نہ دون تو خرابی ہے ؎

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ | فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ

مزہ تو اسی مین تھا کہ ؎

یک دست جام بادہ و دگر دست زلف یار | رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

ہوتا مگر مجھ کم ظرف مین اتنی ہمت نہین بس بادہ ہو اور بادہ کی آرزو ہے - خواب اور تعبیرون نے
تھکا دیا ؎

در دسر ارشاد زما دور کن اے پیر | از پیر و مریدی و ارادت گذشتیم

کئی مدت سے آرزو ہے مگر پوری نہین ہوتی ؎

مدتے شد کہ آتش شوق تو اندر جان ماست | وین تمنا بین کہ دایم در دل ویران ماست

اب تو صبر نہین ہوتا دل گھبرا گیا آخر کہان تک زلف کی کھینچا تانی مین رہون ؎

عاشقانت ہر طرف در انتظار | پردہ بردار و جمال خود نما

مگر لطف یہ کہ حضرت موسیٰ جہد تھا کے بعد موسیٰ پھر نہ اُٹھے دیکھا اور کچھ نہ دکھائی دی - یہ نہین کہ

خوب پردہ ہو کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین | صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

بس اب تو ایک طرف ہونیکو دل چاہتا ہو - یہ بڑے حوصلہ والون کا کام ہے دل بیار و دست
بکار کسی کی رضائی میلی تھی اور میری اوجلی مین نے کہا رضائی بدل لو جواب ہوا - رضائی بدلکر
کیا کیا جائے یہان تو بڑی چیز بدل رہے ہین ؎

گر نہ گردی طالبان را دستگیر | طالبان ہرگز نہ گیرند دست پیر

جس زبان سے چاہی سنوا دی - سمجھا دی - کیسا پیر کہان کا مرید ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم | این طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست

اتی ہاتی کالا ہاتی میری سمجھ تو آجکل خراب ہے مین تو یہ سمجھا کہ بخار مین کونین بجاتی ہو کہ بخار کی
گرمی کو اس کی گرمی دبائے - کالا گورا ہر چہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذات حق بود اے بیخبر

بھی اب تو ناچنے کو جی چاہتا ہے لکھا نہین جاتا لیجئے خدا حافظ عاجز کلیمی فقط

مکتوب پنجم

عامیان بینند چرم و پوست　　عارفان بینند دستے دوست را

پیارے سرکار قربانت شوم ۔ قدمبوسی کی آرزو لاحاصل آستانہ بوسی کی تمنا پیش کرکے التماس ہے سرکار کا گرامی نامہ کل پھر نہین آیا۔ آخر دل جلون کو ستانے مین کسی کو کیا لطف آتا ہے اور اگر آتا ہے تو بسم اللہ کسی کو لطف آئے تو مین صبر کرلونگا زنانہ مکان کے دو منزلہ پر تھا پردہ گرا کے سب لوگ وہین بلائے جاتے تھے بخار کی شدت تھی کل پھر مجلس سماع تھی ساتوین روز مین بھی نیچے اترا آج کل بفضلہ تعالیٰ بغیر سماع حالت ہر وقت موجود ہے پھر قوالی مین کیا نوبت پہنچی ہوگی آپ اندازہ کرلین برسون سے یہ شعر مجھکو مزہ دیرہا تھا ؎

میرے دل کی آرزو نے مجھے خاک مین ملایا		نہ کچھ آپ سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے

میرے سرکار میرے رب العزت سے روح کہتی ہے رات کے سماع مین جن اشعار پر مجھکو حالت ہوئی حضور مین پیش کرتا ہون ؎

اب لذتِ زخم جگری پوچھتے کیا ہو　　جب تم ہو نمک پاش تو پھر کیون نہ مزا ہو
اُس زخم کے صدقہ جو ہو شمشیر نگہ کا　　قربان مین اُس درد کے تم جسکی دوا ہو
آکر ذرا دیکھو تو میرے دل کا تڑپنا　　تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
منم کہ روئے ترا بے نقاب می بینم　　منم کہ بے شب و روز آفتاب ہمی بینم
تو ئی کہ پردہ ز رخسارِ خود برافگندی　　کہ تا جمال ترا بے نقاب می بینم
این جلوہ گاہ حسنت جوشش بہار دارد　　ہر سو زمین ز خونم صد لالہ زار دارد

سب کی خدمت مین سلام و دعا و آداب کہدیجئے ۔ زیادہ حد ادب فقط
عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب ششم

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے　　کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

میرے سرکار قربانت شوم ۔

اے حسن بوسہ بپایش ز دست بے ادبیت　　پائے نازک نشود رنجہ بو سیدن تو

کہان آپ کے پاؤن کہان یہ لڑنا یا کہ منہ۔ پابوسی لکھنا تو بے ادبی ٹھہرا۔ اچھا آپ کی جوتیان اور میری آنکھین آپ کی چوکھٹ میرا سر آپ کے محل کے ٹڑکے اور لیجئو لیجئو کی صدا اور میرا تھی اسی آرزو مین حاضر ہوا تھا مگر ہائے افسوس کچھ نہ ہوا کیا اچھا وہ جمعہ تھا کہ جسدن مجھے امید ہوئی تھی مگر حضور کے رحم نے نہ ہونے دیا ؎

اے ترک چہ جائے رحمت اینجا　　تو تیر بزن کہ ما شکاریم

پیارے سرکار قربانت شوم کیا تم ہو واہ کیا تم ہو ع

کافر ہون جو اپنی تئین جانون کہ مین ہون		جو کچھ کہ ہے سو تو ہے اسلام بس یہی ہے

سرکار فدائے جان شیرین جان شیرین کیا ہوگا بجائے اس کے کہ حضور سے قریب ہوتا جاتا روز بروز دور ہوتا جاتا ہون ؎

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے		کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

کیا کرون اس پنجرے مین سے رہائی کی کوئی ترکیب بن نہین پڑتی فولادی تیلیون سے زیادہ قوت دار پنجرہ ہے۔ قربان بخاک درت ذرہ اشارہ سے پنجرہ کی کھڑکی کھول دیں آپ یقین جانئین جنگل مین جاؤن نہ پہاڑ پر نہ شہر مین نہ گاؤن مین نعلین مبارک پر قربان ہوجاؤنگا سوائے سرکار کے اسوقت کچھ دکھائی نہین دیتا ؎

جمالِ یار ز ہر شش جہت تماشہ کن　　خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

ایک بار نہین ہزار بار پیدا ہوکر ہزار بار قربان ہون مگر قربان ہونے نیت کب میسر ہوتی ہے ؎

بھئی اب تو ناچنے کو جی چاہتا ہے لکھا نہیں جاتا لیجئے خدا حافظ عاجز کلیمی فقط

مکتوب پنجم

عامیان بینند چرم و پوست عارفان بینند دستے دوست را

پیارے سرکار قربانت شوم۔ قدمبوسی کی آرزو لا حاصل آستانہ بوسی کی تمنا پیش کرکے التماس ہے سرکار کا گرامی نامہ کل پھر نہیں آیا۔ آخر دل جلوں کو ستانے میں کسی کو کیا لطف آتا ہے اور اگر آتا ہے تو بسم اللہ کسی کو لطف آئے تو میں صبر کرلونگا زنانہ مکان کے دو منزلہ پر تھا پردہ گراکے سب لوگ وہیں بلائے جاتے تھے بخار کی شدت تھی کل پھر مجلس سماع تھی ساتوین روز مین بھی نیچے اترا آج کل بفضلہ تعالیٰ بغیر سماع حالت ہر وقت موجود ہے پھر قوالی مین کیا نوبت پہنچی ہوگی آپ اندازہ کرلیں برسوں سے یہ شعر مجھکو فرہ دیریا تھا سہ

میرے دل کی آرزو نے مجھے خاک مین ملایا
نہ کچھ آپ سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے

میرے سرکار یہ رب العزت سے روح کہتی ہے رات کے سماع مین جن اشعار پر مجھکو حالت ہوئی حضور مین پیش کرتا ہون سہ

اب لذت زخم جگری پوچھتے کیا ہو
جب تم ہو نمک پاش تو پھر کیون نہ مزا ہو

اُس زخم کے صدقہ جو ہو شمشیر نگہ کا
قربان مین اُس درد کے تم جسکی دوا ہو

آکر ذرا دیکھو تو میرے دل کا تڑپنا
تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو

منم کہ روئے ترا بے نقاب می بینم
منم کہ بے شب و روز آفتاب می بینم

تو ئی کہ پردہ ز رخسار خود برافگندی
کہ تا جمال ترا بے نقاب می بینم

این جلوہ گاہ حسنت جوشش بہار دارد
ہر سو زمین ز خونم صد لالہ زار دارد

سب کی خدمت مین سلام و دعا و آداب کہدیجئے۔ زیادہ حد ادب فقط

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب ششم

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے
کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

میرے سرکار قربانت شوم۔

اے حسن بوسہ بیالیش ز دست بے ادبیت
پائے نازک نشود رنجہ ببوسیدن تو

کہاں آپ کے پاؤں کہاں یہ لڑیا کا منہ۔ پابوسی لکھنا تو بے ادبی ٹھہرا۔ اچھا آپ کی جوتیاں اور میری آنکھیں آپ کی چوکھٹ میرا سر آپ کے محل کے ٹکڑے اور بیجھو بیجھو کی صدا اور میرا تقیں اسی آرزو مین حاضر ہوا تھا مگر ہائے افسوس کچھ نہ ہوا کیا اچھا وہ جمعہ تھا کہ جسدن مجھے امید ہوئی تھی مگر حضور کے رحم نے نہونے دیا سہ

اے ترک چہ جائے رحمت اینجا
تو تیر بزن کہ ما شکاریم

پیارے سرکار قربانت شوم کیا تم ہو واہ کیا تم ہو ع

کافر ہون جو اپنی تئین جانون کہ مین ہون
جو کچھ کہ ہے سو تو ہے اسلام بس یہی ہے

سرکار فدا سے جان شیرین سجان شیرین کیا ہوگا بجائے اس کے کہ حضور سے قریب ہوتا جاتا روز بروز دور ہوتا جاتا ہون سہ

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دلسے
کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

کیا کرون اس پنجرے مین سے رہائی کی کوئی ترکیب بن نہین پڑتی فولادی تیلیوں سے زیادہ قوت دار پنجرہ ہے۔ قربان بخاک درت ذرہ اشارہ سے پنجرہ کی کھڑکی کھول دیںنا آپ یقین جانئیں جنگل مین جاؤن نہ پہاڑ پر نہ شہر مین نہ گاؤن مین نعلین مبارک پر قربان ہو جاؤنگا سوائے سرکار کے اسوقت کچھ دکھائی نہین دیتا سہ

جمال یار ز ہر شش جہت تماشہ کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

ایک بار نہیں ہزار بار پیدا ہو کر ہزار بار قربان مگر قربان ہونے نیت کب میسر ہوتی ہے سہ

بھی اب تو ناچنے کو جی چاہتا ہے لکھا نہین جاتا لیجئے خدا حافظ عاجز کلیمی فقط

مکتوب پنجم

عامیان بینند چرم و پوست　　عارفان بینند دست دوست را

پیارے سرکار قربانت شوم قدمبوسی کی آرزو لاحاصل آستانہ بوسی کی تمنا پیش کرکے التماس ہے سرکار کا گرامی نامہ کل پھر نہین آیا۔ آخر دل جلون کو ستانے مین کسی کو کیا لطف آتا ہے اور اگر آتا ہے تو بسم اللہ کسی کو لطف آئے تو مین صبر کر لونگا زنانہ مکان کے دو منزلہ پر تھا پردہ گرا کے سب لوگ وہین بلائے جاتے تھے بخار کی شدت تھی کل پھر مجلس سماع تھی ساتوین روز مین بھی نیچے اترا آج کل بفضلہ تعالی بغیر سماع حالت ہروقت موجود ہے پھر قوالی مین کیا نوبت پہنچی ہوگی آپ اندازہ کرلین برسون سے یہ شعر مجھکو مزہ دیرہا تھا ؎

میرے دل کی آرزو نے مجھے خاک مین ملایا　　نہ کچھ آپ سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے

میرے سرکار یہ رب العزت سے روح کہتی ہے رات کے سماع مین جن اشعار پر مجھکو حالت ہوئی حضور مین پیش کرتا ہون ؎

اب لذت زخم جگری پوچھتے کیا ہو　　جب تم ہو نمک پاش تو پھر کیون نہ مزا ہو
اس زخم کے صدقہ جو ہو شمشیر نگہ کا　　قربان مین اس درد کے تم جسکی دوا ہو
آکر ذرا دیکھو تو میرے دل کا تڑپنا　　تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
منم کہ روئے ترا بے نقاب می بینم　　منم کہ بے شب و روز آفتاب می بینم
توئی کہ پردہ ز رخسار خود برافگندی　　کہ تا جمال ترا بے نقاب می بینم
این جلوہ گاہ حسنت جوشش بہار دارد　　ہر سو زمین ز خونم صد لالہ زار دارد

سب کی خدمت مین سلام و دعا و آداب کہدیجئے۔ زیادہ حد ادب فقط

عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب ششم

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے　　کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

میرے سرکار قربانت شوم ؛

اے حسن بوسہ پایش ز دنت بے ادبیست　　پائے نازک نشود رنجہ بوسیدن تو

کہان آپ کے پاؤن کہان یہ لڑ یا ک منہ۔ پابوسی لکھنا تو بے ادبی ٹھہرا۔ اچھا آپ کی جوتیان اور میری آنکھین آپ کی چوکھٹ میرا سر آپ کے محلے کے لڑکے اور لیجیو لیجیو کی صدا اور میرا تھی اسی آرزو مین حاضر ہوا تھا مگر ہائے افسوس کچھ نہ ہوا کیا اچھا وہ جمعہ تھا کہ جسدن مجھے امید ہوئی تھی مگر حضور کے رحم نے نہ ہونے دیا ؎

اے ترک چہ جائے رحمت اینجا　　تو تیر بزن کہ ما شکاریم

پیارے سرکار قربانت شوم کیا تم ہو واہ کیا تم ہو ع

کافر ہون جو اپنی تئین جانون کہ مین ہون　　جو کچھ کہ ہے سو تو ہے اسلام بس یہی ہے

سرکار فدا ہے جان شیرین ہے جان شیرین کیا ہوگا بجائے اس کے کہ حضور سے قریب ہوتا جاتا روز بروز دور ہوتا جاتا ہون ؎

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے　　کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

کیا کرون اس پنجرے مین سے رہائی کی کوئی ترکیب بن نہین پڑتی فولادی تیلیون سے زیادہ قوت دار پنجرہ ہے۔ قربان بجاک درت ذرہ اشارہ سے پنجرہ کی کھڑکی کھول دینا آپ یقین جانئین جنگل مین جاؤن نہ پہاڑ پر نہ شہر مین نہ گاؤن مین نعلین مبارک پر قربان ہوجاؤنگا سوائے سرکار کے اسوقت کچھ دکھائی نہین دیتا ؎

جمال یار ز ہر شش جہت تماشہ کن　　خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

ایک بار نہین ہزار بار پیدا ہوکر ہزار بار قربان مگر قربان ہونیکے نیت کب میسر ہوتی ہے ؎

کردیم زخون دل آرایش کوئے تو | داری خبری یا نے ای محو خود آرائی

سرکار کو کیا غرض کہ ایک بیدل کا کسیوقت خیال کرین اگر حضور کسی وقت توجہ کرین تو غلام کو اپنے آقا پر ہر شش جہت مین قربان ہوتے دیکھ لین۔ او ہر جہت کیسی معاف کیجئے اسوقت کچھ نشہ ہے معلوم نہین کہ کیا بک رہا ہون مگر دیوانے کو سنا ہے کہ ہر جگہ معافی ہے کیسی جہت بس آپ ہی آپ ہے ؎

صبا ملنا تو کہہ دینا میری کھوئی ہوئے دل سے | کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے
جیتے جی چین سے سونے نہ دیا وہ تم ہو | مر کے بھی تم کو نہ بھولے وہ وفادار ہین ہم

تم تم تم تم تم تم

مکتوب ہفتم

کسی کو لکھون۔ کیا لکھون۔ القاب کوئی رہا نہین۔۔۔۔۔۔ دعا سلام آداب قدمبوسی سجدہ سب ختم ہو گئے کچھ باقی نہین رہا۔ مجھکو معلوم نہین کہ کیون مجھکو پیر کہا جاتا ہے بجائے نماز تہجد تہجد کے وقت لیٹا ہوا وظیفہ پڑھتا ہون اور وظیفہ کونسا یہ آج کا وظیفہ ہے۔

میری جان انتظار دید کب تک | میرے گھر آؤ یا مجھکو بلا لو
میری آرزوئے دل نے مجھے خاک مین ملا یا | نہ حضور سے شکایت نہ رقیب کا گلا ہے
منہ چھپاتا تھا تمھین پہلے ہی روز | اب کیا پردہ تو کیا پردہ کیا
دل دادگان حسن سے پردہ نہ چاہیئے | دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہیئے
بے مروت ناوک افگن آفرین صد آفرین | دل کا دل زخمی کیا پیکان کا پیکان لیچلا

جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی | وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
اگر تو ذرہ دیکھو میرے دل کا تڑپنا | تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
جب تلک رہے زندہ تب تک رہا پردہ | وقت مرگ آ پہنچا تو بے حجابی ہو

کیا لکھون ؎

بپایان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی | بصد دفتر نمی گنجد بیان حال مشتاقے

میرے غریب گھر پر جادو کیا گیا ہے۔ بیوی نے لکھا ہے سید تجھے یہان چلے آؤ اور مجھکو ساتھ لیکر چلو۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ صوفی سرمد صاحب کا فرمانا ہوگا ؎

سرمد اگرش وفاست خود می آید | گر آمدنش بجاست خود می آید
بیہودہ چرا در پے آن میگردی | بنشین اگر او خداست خود می آید

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب ہشتم

پیارے عزیز۔ زید فی عشقہ۔ السلام علیکم۔ کلیمی اور اُس کے محبوب کے معاملہ کو آپ خوب سمجھتے۔ اگرچہ اسوقت مین آپ کا وقت زیادہ لے رہا ہون مگر بفضلہ تعالیٰ آپ بھی اسوقت مزے مین ہین۔ کل کی رجسٹری کا جواب کل ہی لکھا تھا بیوقت ہوجانیکے باعث ہنوز موجود ہے دونون کا جواب آج انشاء اللہ چلا جائے گا۔ میرے محبوب میرے سرکار کی زبان ہندی ہے پورب کی بود و باش ہے۔ میرا حال سُن لیا کہ یہ شخص ہرجائی ہے یا آئینہ باز ارشاد ہوا مجھکو معلوم ہے کہ آپ کو مجھسے محبت نہین آپ نے جو کچھ دیکھا بہت جگہ دیکھا۔ اب مجھ مین وہی دیکھتے ہین پھر اور کسی مین دیکھینگے۔ آپ کے ہزارون آئینہ ہین مور تو تم ایک ہی ہو ہم کا نہ بھولنا ؎

ہمکا تم تو ایک ہی موہن | ہم جیسی تم ری کرور

یہ کہکر رونا شروع کر دیا اللہ اللہ کیا کہکر سمجھایا جائے کیونکر کوئی وعدہ کیا جائے۔ کون دیکھتا ہے کیا دیکھتا ہے ؎

یہ کہان کی حیرتین چھا گئیں یہ کہان چلے سے سما گئے + کہ جہان ادھر ان آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

گردیم زخوان دل آرایش کوے تو	داری خبری یا نے ای محو خود آرائی

سرکار کو کیا غرض کہ ایک بیدل کا کسیوقت خیال کرین اگر حضور کسی وقت توجہ کرین تو غلام کو اپنے آقا پر ہر شخص جہت مین قربان ہوتے دیکھ لین۔ اور ہر جہت کیسی معاف کیجیے اسوقت کچھ نشہ ہے معلوم نہین کہ کیا کیا بک رہا ہون مگر دیوانے کو سنا ہے کہ ہر جگہ معافی ہے کیسی جہت بس آپ ہی آپ ہے ؎

صبا ملنا تو کہدینا میری کھوئی ہوئے دل سے	کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے
جیتے جی چین سے سونے نہ دیا وہ تم ہو	مر کے بھی تم کو نہ بھولے وہ وفادار ہین ہم

تم تم تم تم تم تم

مکتوب ہفتم

کسی کو لکھون۔ کیا لکھون۔ القاب کوئی رہا نہین .... دُعا سلام آداب قدمبوسی سجدہ سب ختم ہوگئے کچھ باقی نہین رہا۔ مجھکو معلوم نہین کہ کیون مجھکو پیر کہا جاتا ہے بجائے نماز تہجد تہجد کے وقت لیٹا ہوا وظیفہ پڑھتا ہون اور وظیفہ کونسا یہ آج کا وظیفہ ہے۔

میری جان انتظار دید کب تک ۔۔۔ میرے گھر آؤ یا مجھکو بلا لو

میری آرزوے دل نے مجھے خاک مین ملا یا ۔۔۔ نہ حضور سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے

منہ چھپانا تھا تمھین پہلے ہی روز ۔۔۔ اب کیا پردہ تو کیا پردہ کیا

دل داوگان حسن سے پردہ نہ چاہیے ۔۔۔ دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہیے

بے مروت ناوک افگن آفرین صد آفرین ۔۔۔ دل کا دل زخمی کیا پیکان کا پیکان لیچلا

جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی	وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
اگر تو ذرہ دیکھو میرے دل کا تڑپنا	تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
جب تلک رہے زندہ تب تک رہا پردہ	وقت مرگ آپہنچا تو بے حجابی ہو

کیا لکھون ؎

بپایان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی	بصد دفتر نمی گنجد بیان حال مشتاقے

میرے غضب گھر پر جادو کیا گیا ہے۔ بیوی نے لکھا ہے سیدھے یہان چلے آؤ اور مجھکو ساتھ لیکر چلو۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ صوفی سرمد صاحب کا فرمانا ہوگا ؎

سرمد گرش وفاست خودی آید ۔۔۔ گر آمدنش بجاست خودی آید

بیہودہ چرا در پے آن میگردی ۔۔۔ بنشین اگر او خداست خودی آید

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب ہشتم

پیارے عزیز۔ زید فی عشقہ۔ السلام علیکم کلیمی اور اُس کے محبوب کے معاملہ کو آپ خوب سمجھتے۔ اگرچہ اسوقت مین آپ کا وقت زیادہ لے رہا ہون مگر بفضلہ تعالیٰ آپ بھی اسوقت فرصت مین ہین۔ کل کی رجسٹری کا جواب کل ہی لکھا تھا بیوقت ہوجانیکے باعث ہنوز موجود ہے دونون کا جواب آج انشاء اللہ چلا جائے گا۔ میرے محبوب میرے سرکار کی زبان ہندی ہو یورپ کی بود و باش میرا حال سُن لیا کہ یہ شخص ہرجائی ہے یا آئینہ باز۔ ارشاد ہوا مجھکو معلوم ہے کہ آپ کو مجھسے محبت نہین آپ نے جو کچھ دیکھا بہت جگہ دیکھا۔ اب مجھ مین وہی دیکھتے ہین پھر اور کسی مین دیکھینگے۔ آپ کے ہزارون آئینہ ہین مور تو تم ایک ہی ہو ہم کا نہ بھولنا ؎

ہمکا تم تو ایک ہی سو ہن ۔۔۔ ہم جیسی تم ری کرور

یہ کہکر رونا شروع کر دیا اللہ اللہ کیا کہکر سمجھایا جائے کیونکر کوئی وعدہ کیا جائے۔ کون دیکھتا ہے کیا دیکھتا ہے ؎

یہ کہان کی حیرتین چھا گئین یہ کہان جلوے سما گئے + کہ ہزار ہا ان آئینہ لگ گئی ہین نگاہ آئینہ ساز مین

کردیم زخوان دل آرایش کوے تو | داری خبری یا نے ای محو خود آرائی

سرکار کو کیا غرض کہ ایک بیدل کا کسیوقت خیال کرین اگر حضور کسی وقت توجہ کرین تو غلام کو اپنے آقا پر ہر شش جہت مین قربان ہوتے دیکھ لین - او ہر جہت کیسی معاف کیجئے اسوقت کچھ نشہ ہے معلوم نہین کہ کیا بک رہا ہون مگر دیوانے کو سنا ہے کہ ہر جگہ معافی ہے کیسی جہت بس آپ ہی آپ ہے

صبا ملنا تو کہدینا میری کھوئی ہوئے دل سے | کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے
جیتے جی چین سے سونے نہ دیا وہ تم ہو | مرکے بھی تم کو نہ بھولے وہ وفادار ہین ہم

تم تم تم تم تم تم

مکتوب ہفتم

کسی کو لکھون - کیا لکھون - القاب کوئی رہا نہین ...... دُعا سلام آداب قدمبوسی سجدہ سب ختم ہوگئے کچھ باقی نہین رہا - مجھکو معلوم نہین کہ کیون مجھکو پیر کہا جاتا ہے بجائے نماز تہجد تہجد کے وقت لیٹا ہوا وظیفہ پڑھتا ہون اور وظیفہ کونسا یہ آج کا وظیفہ ہے -

میری جان انتظار دید کب تک | میرے گھر آؤ یا مجھکو بلا لو
میری آرزوے دل نے مجھے خاک مین ملا یا | نہ حضور سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے
منہ چھپاتا تھا تمھین پہلے ہی روز | اب کیا پردہ تو کیا پردہ کیا
دل دادگان حُسن سے پردہ نہ چاہیے | دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہیے
بے مروت ناوک افگن آفرین صد آفرین | دل کا دل زخمی کیا پیکان کا پیکان لیچلا

جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی | وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
اگر تو ذرہ دیکھو میرے دل کا تڑپنا | تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
جب تلک رہے زندہ تب تک رہا پڑہ | وقت مرگ آپہنچا تو بے حجابی ہو

کیا لکھون ؛

بیابان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی | بصد دفتر نمی گنجد بیان حال مشتاقے

میرے غریب گھر پر جادو کیا گیا ہے - بیوی نے لکھا ہے سید تمھے یہان چلے آؤ اور مجھکو ساتھ لیکر چلو - مگر انشاء اللہ تعالیٰ صوفی سرمد صاحب کا فرمانا ہوگا

سرمد گر شش وفاست خود می آید | گر آمدنش بجاست خود می آید
بیہودہ چرا در پے آن میگردی | بنشین اگر او خداست خود می آید

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب ہشتم

پیارے عزیز - زید فی عشقہ - السلام علیکم - کلیمی اور اُس کے محبوب کے معاملہ کو آپ خوب سمجھتے - اگرچہ اسوقت مین آپ کا وقت زیادہ لے رہا ہون مگر بفضلہ تعالیٰ آپ بھی اسوقت مزے مین ہین - کل کی رجسٹری کا جواب کل ہی لکھا تھا بیوقت ہوجانیکے باعث ہنوز موجود ہے دونون کا جواب آج انشاء اللہ چلا جائے گا - میرے محبوب میرے سرکار کی زبان ہندی ہے یورب کی بود و باش ہے یہ حال سُن لیا کہ یہ شخص ہرجائی ہے یا آئینہ باز - ارشاد ہوا مجھکو معلوم ہے کہ آپ کو مجھسے محبت نہین آپ نے جو کچھ دیکھا بہت جگہ دیکھا - اب مجھ مین وہی دیکھتے ہین پھر اور کسی مین دیکھینگے - آپ کے ہزارون آئینہ ہین مور تو تم ایک ہی ہو ہم کا نہ بھولنا

ہمکا تم تو ایک ہی ہو ہن | ہم جیسی تم ری کرور

یہ کہکر رونا شروع کردیا اللہ اللہ کیا کہکر سمجھایا جائے کیونکر کوئی وعدہ کیا جائے - کون دیکھتا ہے کیا دیکھتا ہے

یہ کہان کی حیرتین چھا گئیں یہ کہان کے جلوے سما گئے + کہ ہزار ہا ان آئینہ لگ گئی ہین نگاہ آئینہ ساز مین

پیارے کوئی کافر کہے یا مؤمن۔ اپنا کام بن جائے۔ بس سب بھر پایا انشاء اللہ پھر ملین گے
زیادہ سلام و شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہ از کلیم نگر ؎

مکتوب نہم

شفیق حالم جناب تحصیلدار صاحب۔ السلام علیکم مجھکو معلوم ہوا ہے کہ آپ کو مجھسے ملنے کا اشتیاق
ہے۔ مجھ ایسے بیکار شخص سے ملکر آپ کیا کرین گے۔ ہان فقرا کی خدمت مین رُوسا حاضر ہوئے
ہین اور اُنسے دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کیا ہے مگر اب وہ فقرا کہان اور وہ عقیدتمند
رُوسا کہان۔ پھر بھی آپ کا غائبانہ اشتیاق معلوم کرنیکے بعد مین آپ کو ایک اپنا چشم دید
واقعہ لکھنے پر آمادہ ہون۔ سات سال کا عرصہ ہوا مین چند ہمراہیون کے ساتھ سفر حجاز کے
واسطے چلا۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک جس قدر قافلے گئے سوائے دو تین قافلون کے بدوون نے
سب کو لوٹا۔ اور بہت سے مسلمان بیت اللہ شریف کے مسافر زخمی ہوئے مارے گئے مجھکو
خیال ہوا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیان زیادہ کین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو ہر طرح حیران کیا تو شانِ جلالی نے جوش کھایا حکم ہوا کہ آج سے تم لوگ بادشاہ نہین ہوگے
وراثت الارض یرثها عبادی الصّالحون کا قطعی حکم صادر فرمایا اللہ تعالیٰ کا سچا کلام قیامت
تک وہی حکم رکھتا ہے جو پہلے تھا کسی وقت بدلنے والا نہین تمام دنیا مین کوئی بھی یہودی
بادشاہ نہین مگر صالحون کے معنی تفاسیر مین اور علماء وقت کی زبان پر مسلمان نیک بندہ
کے ہین مجھکو نہایت حیرت ہوئی کہ قرآن شریف کا حکم کیونکر خلاف ہو گیا دنیا مین عیسائی بادشاہ
ہین کیسے بادشاہ کہ تمام کو گھیرے ہوئے ہین اور جو مسلمان بادشاہ برائے نام ہین اُن کے
انتظام کی یہ حالت ہے کہ مسلمانون کے ساتھ بُرا سلوک ہو رہا ہے اور کوئی پُرسانِ حال نہین
تو صالحون کے معنی اور کچھ ہون گے مسلمان نیک بندہ کے معنی نہون گے یہان سے گئے
ہوئے علماء اور وہان کے علماء سے پوچھا گیا اور بہت تحقیق کی گئی مگر تسلی نہین ہوئی یہان

تک کہ واپسی کا موقع آگیا۔ عدن مین اسٹیمر نے ایک دن اور نصف شب قیام کیا۔ رات کے
تین بجے عدن سے اسٹیمر چلا ابھی ساحل کے قریب بندر کے حدود مین تھا کہ دفعتاً ایک آواز
مہیب ہوئی اسٹیمر تھم گیا سمندر مین سے اغثنی یا رسول اللہ کی آواز آنے لگی۔ اُس اسٹیمر کے
تہ پور مین ملازم ایک اوپر کے درجہ کی برابر رہتا بیان روشن کر رہا تھا جس سے سیاہی شب کی
دور ہو گئی گویا کہ روز روشن ہو گیا ایک بیچ کے درجہ مین تھا جو چھوٹی کشتی کو نیچے اتارنے مین
اور خلاصیون کو حکم دینے مین مصروف تھا قیس لفورؔ اُسی اتری ہوئی کشتی مین سوار ہو کر مع
تین یا چار خلاصیون کے روانہ ہوا ہم لوگ تازہ حج کئے ہوئے چلے آتے ہین سب کے سب
کھڑے دیکھ رہے تھے جس طرف سے یا رسول اللہ کی آواز آرہی ہے اُسیطرف وہ انگریز وہ
کشتی لیجاتا ہے یا رسول اللہ کہنے والے کو ہاتھ سے گھسیٹ کر کشتی مین لیتا ہے یہان تک کہ تیرہ
یا چودہ آدمی اُس نے کشتی مین لئے۔ اب وہ کشتی لئے ہوئے چارون طرف گشت لگا رہا ہے مگر
اُسکو یا رسول اللہ کی صدا انہین آتی سمندر مین سناٹا ہے ناچار وہ کشتی اسٹیمر کے پاس لایا سیڑھی
اُتار دی گئی تھی۔ حاجی لوگ اُس دروازہ اور سیڑھی کے سرے پر اس قدر ہجوم کئے ہوئے
تھے کہ اُن بیچارون کو اوپر اسٹیمر کے آنیکا موقع نہین ملتا تھا اور وہ سمندر کے پانی مین ڈوبے
کے باعث سردی سے بیتاب ہو رہے تھے آخر اُس انتظام کرنیوالے انگریز نے پہلے زبان سے
کہا آخر حاجیون کو دھکے دیکے راستہ صاف کیا اور اُن بیچارون کو اندر لیا وہ بیچارے سردی
سے کانپ رہے تھے کسی حاجی نے اپنی لوئی کمل یا لحاف اُن کو نہین دیا عیسائیون نے
اُن مسلمانون کو جنکی جان بچائی تھی اسٹیمر کے باورچیخانہ مین لیجا کر گرم کیا دریافت سے یہ بات
معلوم ہوئی کہ مسقط سے ایک بادبانی جہاز چاول بار کئے ہوئے آرہا تھا اُس مین روشنی
نہین تھی اس اسٹیمر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا غرق دریا ہو گیا اُس مین پچیس آدمی تھے جسقدر بچے
وہ بچا لئے گئے تھے باقی غرق۔ اس کا قصہ اور بھی باقی ہے مگر مجھکو صالحون کے معنی معلوم ہوگئے
صالح کے معنی ہین انسانی ہمدردی رکھنے والے کے جس مین انسانی ہمدردی نہین اُن کو

پیارے کوئی کافر کہے یا مومن۔ اپنا کام بن جائے۔ بس سب کچھ پایا انشاء اللہ پھر ملین گے
زیادہ سلام و شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ از کلیم نگر۔

مکتوب نہم

شفیق حالم جناب تحصیلدار صاحب۔ السلام علیکم مجھکو معلوم ہوا ہے کہ آپ کو مجھسے ملنے کا اشتیاق ہے۔ مجھ ایسے بیکار شخص سے ملکر آپ کیا کرین گے۔ ہان فقرا کی خدمت مین رُوسا حاضر ہوئے ہین اور اُنسے دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کیا ہے مگر اب وہ فقرا کہان اور وہ عقیدتمند رُوسا کہان۔ پھر بھی آپ کا غائبانہ اشتیاق معلوم کرنیکے بعد مین آپ کو ایک اپنا چشم دید واقعہ لکھنے پر آمادہ ہون۔ سات سال کا عرصہ ہوا مین چند ہمراہیون کے ساتھ سفر حجاز کے واسطے چلا۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک جس قدر قافلے گئے سوائے دو تین قافلون کے بدوون نے سب کو لوٹا۔ اور بہت سے مسلمان بیت اللہ شریف کے مسافر زخمی ہوئے مارے گئے مجھکو خیال ہوا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیان زیادہ کین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر طرح حیران کیا تو شانِ جلالی نے جوش کھایا حکم ہوا کہ آج سے تم لوگ بادشاہ نہین ہوگے و ان الارض یرثھا عبادی الصالحون کا قطعی حکم صادر فرمایا اللہ تعالیٰ کا سچا کلام قیامت تک وہی حکم رکھتا ہے جو پہلے تھا کسی وقت بدلنے والا نہین تمام دنیا مین کوئی بھی یہودی بادشاہ نہین مگر صالحون کے معنی تفاسیر مین اور علماء وقت کی زبان پر مسلمان نیک بندہ کے ہین مجھکو نہایت حیرت ہوئی کہ قرآن شریف کا حکم کیونکر خلاف ہو گیا دنیا مین عیسائی بادشاہ ہین کیسے بادشاہ کہ تمام کو گھیرے ہوئے ہین اور جو مسلمان بادشاہ برائے نام ہین اُن کے انتظام کی یہ حالت ہے کہ مسلمانون کے ساتھ بُرا سلوک ہو رہا ہے اور کوئی پُرسانِ حال نہین تو صالحون کے معنی اور کچھ ہون گے۔ مسلمان نیک بندہ کے معنی نہون گے یہان سے گئے ہوئے علماء اور وہان کے علماء سے پوچھا گیا اور بعید تحقیق کی گئی مگر تسلی نہین ہوئی یہان

تک کہ واپسی کا موقع آ گیا۔ عدن مین اسٹیمر نے ایک دن اور نصف شب قیام کیا۔ رات کے تین بجے عدن سے اسٹیمر چلا ابھی ساحل کے قریب بندر کے حدود مین تھا کہ دفعتاً ایک آواز مہیب ہوئی اسٹیمر ٹھہر گیا سمندر مین سے اغثنی یا رسول اللہ کی آواز آنے لگی۔ اُس اسٹیمر کے قریب مین لازم ایک اوپر کے درجہ کی برابر رہتا یہان روشن کر رہا تھا جس سے سیاہی شب کی دور ہو گئی گویا کہ روز روشن ہو گیا ایک بیچ کے درجہ مین تھا جو چھوٹی کشتی کو نیچے اتارنے مین اور خلاصیون کو حکم دینے مین مصروف تھا قیبر فوراً اُسی اُتری ہوئی کشتی مین سوار ہو کر مع تین یا چار خلاصیون کے روانہ ہوا۔ ہم لوگ تازہ حج کئے ہوئے چلے آتے ہین سب کے سب کھڑے دیکھ رہے تھے جس طرف سے یا رسول اللہ کی آواز آ رہی ہے اُسی طرف وہ انگریز وہ کشتی لیجاتا ہے یا رسول اللہ کہنے والے کو ہاتھ سے گھسیٹ کر کشتی مین لیتا ہے یہان تک کہ تیرہ یا چودہ آدمی اُس نے کشتی مین لئے۔ اب وہ کشتی لئے ہوئے چارون طرف گشت لگا رہا ہے مگر اُسکو یا رسول اللہ کی صدا نہین آتی سمندر مین سناٹا ہے ناچار وہ کشتی اسٹیمر کے پاس لایا سیڑھی اُتار دی گئی تھی۔ حاجی لوگ اُس دروازہ اور سیڑھی کے سرے پر اس قدر ہجوم کئے ہوئے تھے کہ اُن بیچارون کو اوپر اسٹیمر کے آنیکا موقع نہین ملتا تھا اور وہ سمندر کے پانی مین ڈوبنے کے باعث سردی سے بیتاب ہو رہے تھے آخر اُس انتظام کرنیوالے انگریز نے پہلے زبان سے کہا آخر حاجیون کو دھکے دیکے راستہ صاف کیا اور اُن بیچارون کو اندر لیا وہ بیچارے سردی سے کانپ رہے تھے کسی حاجی نے اپنی لوئی کمل یا لحاف اُن کو نہین دیا عیسائیون نے اُن مسلمانون کو جنکی جان بچائی تھی اسٹیمر کے باورچیخانہ مین لیجا کر گرم کیا دریافت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مسقط سے ایک بادبانی جہاز چاول بار کئے ہوئے آ رہا تھا اُس مین روشنی نہین تھی اس اسٹیمر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا غرق دریا ہو گیا اُس مین پچیس آدمی تھے جسقدر بچے وہ بچا لئے گئے تھے باقی غرق۔ اس کا قصہ اور بھی باقی ہے مگر مجھکو صالحون کے معنی معلوم ہوگئے صالح کے معنی ہین انسانی ہمدردی رکھنے والے کے جس مین انسانی ہمدردی نہین اُن کو

پیارے کوئی کافر کہے یا مومن۔ اپنا کام بن جائے۔ بس سب پھر پایا انشاء اللہ پھر ملین گے
زیادہ سلام وشوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ از کلیم نگر۔

مکتوب نہم

شفیق حالم جناب تحصیلدار صاحب۔ السلام علیکم مجھکو معلوم ہوا ہے کہ آپ کو مجھسے ملنے کا اشتیاق
ہے۔ مجھ ایسے بیکار شخص سے ملکر آپ کیا کرین گے۔ ہان فقراء کی خدمت مین رؤسا حاضر ہوتے
ہین اور اُنسے دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کیا ہے مگر اب وہ فقراء کہان اور وہ عقیدتمند
رؤسا کہان۔ پھر بھی آپ کا غائبانہ اشتیاق معلوم کرنیکے بعد مین آپ کو ایک اپنا چشم دید
واقعہ لکھنے پر آمادہ ہون۔ سات سال کا عرصہ ہوا مین چند ہمراہیون کے ساتھ سفر حجاز کے
واسطے چلا۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک جس قدر قافلے گئے سوائے دو تین قافلون کے بدوون نے
سب کو لوٹا۔ اور بہت سے مسلمان بیت اللہ شریف کے مسافر زخمی ہوئے مارے گئے مجھکو
خیال ہوا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیان زیادہ کین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو ہر طرح حیران کیا تو شان جلالی نے جوش کھایا حکم ہوا کہ آج سے تم لوگ بادشاہ نہین ہو گے
و ان الارض یرثھا عبادی الصالحون کا قطعی حکم صادر فرمایا اللہ تعالیٰ کا سچا کلام قیامت
تک وہی حکم رکھتا ہے جو پہلے تھا کسی وقت بدلنے والا نہین تمام دنیا مین کوئی بھی یہودی
بادشاہ نہین مگر صالحون کے معنی تفاسیر مین اور علماء وقت کی زبان پر مسلمان نیک بندہ
کے ہین مجھکو نہایت حیرت ہوئی کہ قرآن شریف کا حکم کیونکر خلاف ہو گیا دنیا مین عیسائی بادشاہ
مین کیسے بادشاہ کہ تمام کو گھیرے ہوئے ہین اور جو مسلمان بادشاہ برائے نام ہین اُن کے
انتظام کی یہ حالت ہے کہ مسلمانون کے ساتھ بُرا سلوک ہو رہا ہے اور کوئی پرسان حال نہین
تو صالحون کے معنی اور کچھ ہون گے مسلمان نیک بندہ کے معنی نہون گے یہان سے گئے
ہوئے علماء اور وہان کے علماء سے پوچھا گیا اور بہت تحقیق کی گئی مگر تسلی نہین ہوئی یہان

تک کہ واپسی کا موقع آگیا۔ عدن مین اسٹیمر نے ایک دن اور نصف شب قیام کیا۔ رات کے
تین بجے عدن سے اسٹیمر چلا ابھی ساحل کے قریب بندر کے حدود مین تھا کہ دفعتاً ایک آواز
مہیب ہوئی اسٹیمر ٹھہر گیا سمندر مین سے اغثنی یا رسول اللہ کی آواز آنے لگی۔ اُس اسٹیمر کے
تریور مین لازم ایک اوپر کے درجہ کی برابر رہتا بیان روشن کر رہا تھا جس سے سیاہی شب کی
دور ہو گئی گویا کہ روز روشن ہو گیا ایک بیچ کے درجہ مین تھا جو چھوٹی کشتی کو نیچے اتارنے مین
اور خلاصیون کو حکم دینے مین مصروف تھا قیمر فوراً اُسی اُتری ہوئی کشتی مین سوار ہو کر مع
تین یا چار خلاصیون کے روانہ ہوا ہم لوگ تازہ حج کئے ہوئے چلے آتے ہین سب کے سب
کھڑے دیکھ رہے تھے جس طرف سے یا رسول اللہ کی آواز آرہی ہے اُسی طرف وہ انگریز وہ
کشتی لیجاتا ہے یا رسول اللہ کہنے والے کو ہاتھ سے گھسیٹ کر کشتی مین لیتا ہے یہان تک کہ تیرہ
یا چودہ آدمی اُس نے کشتی مین لئے۔ اب وہ کشتی لئے ہوئے چارون طرف گشت لگا رہا ہے مگر
اُسکو یا رسول اللہ کی صدا نہین آتی سمندر مین سناٹا ہے ناچار وہ کشتی اسٹیمر کے پاس لایا سیڑھی
اُتار دی گئی تھی۔ حاجی لوگ اُس دروازہ اور سیڑھی کے سرے پر اس قدر ہجوم کئے ہوئے
تھے کہ اُن بیچارون کو اوپر اسٹیمر کے آنیکا موقع نہین ملتا تھا اور وہ سمندر کے پانی مین ڈوبنے
کے باعث سردی سے بیتاب ہو رہے تھے آخر اُس انتظام کرنیوالے انگریز نے پہلے زبان سے
کہا آخر حاجیون کو دھکے دیکے راستہ صاف کیا اور اُن بیچارون کو اندر لیا وہ بیچارے سردی
سے کانپ رہے تھے کسی حاجی نے اپنی لوئی کمل یا لحاف اُن کو نہین دیا عیسائیون نے
اُن مسلمانون کو جنکی جان بچائی تھی اسٹیمر کے باورچیخانہ مین لیجا کر گرم کیا دریافت سے یہ بات
معلوم ہوئی کہ مسقط سے ایک بادبانی جہاز چاول بار کئے ہوئے آرہا تھا اُس مین روشنی
نہین تھی اس اسٹیمر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا غرق دریا ہو گیا اُس مین پچیس آدمی تھے جسقدر بچے
وہ بچا لئے گئے تھے باقی غرق۔ اس کا قصہ اور بھی باقی ہے مگر مجھکو صالحون کے معنی معلوم ہو گئے
صالح کے معنی ہین انسانی ہمدردی رکھنے والے کے جس مین انسانی ہمدردی نہین اُن کو

اللہ تعالیٰ نے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل کا خطاب دیا ہے اسلام کے ہر ایک اصول اور
فروع سے اسلامی ہمدردی ٹپکتی ہے جس مین اسلامی ہمدردی نہین وہ ہرگز انسان نہین اور
نہ وہ مسلمان ہوسکتا ہے وہ ضرور برباد کردیا جائیگا جیساکہ ثمود اور عاد کی قومین برباد ہوئین مسلمانون
مین ہمدردی نہین اسوجہ سے اُن سے بادشاہت چھین لی گئی ہے جنھین ہمدردی کسیقدر ہے
اُنکو کچھہ نہ کچھہ حصہ حکومت کا مل جاتا ہے - آپ مین انسانی ہمدردی ہے اُس نے مجھکو بھی آپکا
مشتاق بنایا تھا مگر مین اُس معاہدہ سے مجبور ہون جو مجھہ سے لیا گیا ہے کہ ارباب دولت وثروت
سے ملاقات مین ابتدا نہ کیجائے ورنہ مین آپ سے ملتا اور فقط یہ کہتا کہ آپ مین جو انسانی ہمدردی
ہے اُسکی قدر کیجئے - جس مین یہ ہو اُس سے ظاہر و باطن پرہیز کرین وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے زیادہ
والسلام از ڈاکخانہ میران پور کٹرہ ضلع شاہجہان پور (عاجز کلیمی دہلوی) غفرلہٗ

مکتوب دہم

مائیم و تحیر و خموشی — آفاق ہمہ بگفتگو یست

پیارے عزیز - اللہ تعالیٰ کشایش روحانی و جسمانی مین ترقی دے -
مضمون تعزیت اور خطرہ نے خوش کیا خطرہ کا مضمون نہایت دلچسپ ہے آج صبح کے وقت
بیوی سے اُس مرحوم بچہ کا ذکر کیا اُنھون نے اُلکون سے اور حامد محمود سلمہٗ سے کہنے سے انکار کیا
آخر اس وقت بلاکر آپ کا خط دکھادیا جواب دیا کہ مجھکو اُس کے پیدا ہونے کی اسقدر خوشی نہین
ہوئی تھی کہ اب اُسکا غم پریشان کردے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی وہ سب بہتر اور اچھا ہے -
زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؛

مکتوب یازدہم

راحت جان حزین سلمہٗ - السلام علیکم وقلبی لدیکم - عرفانی قوت جب تک باقی ہے اور باقی رہیگی

قطرہ سے سمندر ہوکر قوت بھی باقی رہےگی نجبا رقبا ابدال اوتاد الغرض مقررہ اہل خدمت مین
سے جب کوئی لباس بدلتا ہے اس سے پہلے اُس کی جگہ دوسرا تجویز ہوجاتا ہے اگر ان مین سے
ایک کم ہوجائے تو بس قیامت آگئی - قرآن شریف مین اسم اعظم راتون مین لیلۃ القدر دنون
مین لمحہ اجابت آدمیون مین مقبول آدمی اسیوجہ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ تمام قرآن شریف
کی قدر ہو تمام راتون کی قدر ہو تمام اوقات کی قدر ہو تمام انسانون کی قدر ہو مجھکو کراۃ مراۃ اس
قوت کا تجربہ ہوا ہے مگر وہ ہرگز اختیاری نہین جسقدر اختیار ظاہری یا باطنی دیا گیا ہے وہ سب
برائے نام ہے ورنہ فی الحقیقت تمام پنکھون اور روشنی کے ہزارون چراغون کی باگ ایک بجلی
کی انجن مین ہے دم مین گل دم مین روشن - جبکہ آپ کو کسی نے ایک کاغذ عطا کیا جس کو حکمنامہ
کہہ سکتے ہین تو مجھکو اور آپ کو خواہ اسکی تمنا ہو یا نہ ہو اسکا فکر کرنا نہین چاہئے کوئی شخص دنیا
مین میرا اور آپ کا چاہنے والا اور ہمارے بہبود کا چاہنے والا اس ذات پاک سے زیادہ ہرگز نہین
ہوسکتا مجھکو نہایت وثوق کے ساتھہ کامل یقین ہے کہ وہ ذات پاک ہمارے واسطے بہتر کرتا ہے
اور کرےگا ہم اپنی وضع بد پر اڑے ہوئے مین کیا وہ اپنی وضع نیک سے ٹل جاوےگا ہرگز نہین
اُس ذات پاک سے بدظنی کسیطرح زیبا نہین صبر اور تحمل سے انجام کو دیکھنا چاہئے ہان پھر ضرور
اُس سے درخواست ہے کہ ہماری نیت درست رہے - ہائے ہائے نیت بھی ہمارے اختیار
مین نہین والسلام شوق - عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

آنکھون کے تارے آپ کو دل مین رکھون یا آنکھون مین جگہ دون پیار کرون سر کو بوسہ دون
آنکھون کو چومون حیران ہون کہ کیا قدر کرون آپ کا ایک تازہ خط ایک صاحب کے نام دیکھا
کسی بغیر وردی بے نفس شیخ وقت کے قلم کا ہے جو اپنے خاص ارادتمند کو نہایت دل سوزی
سے لکھہ رہا ہے مین نے مولوی میر انصار علی صاحب کو بھی دکھایا جس کو دیکھکر اُنھون نے بہت

اللہ تعالیٰ نے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل کا خطاب دیا ہے اسلام کے ہر ایک اصول اور
فروع سے اسلامی ہمدردی ٹپکتی ہے جس مین اسلامی ہمدردی نہین وہ ہرگز انسان نہین اور
نہ وہ مسلمان ہو سکتا ہے وہ ضرور برباد کر دیا جائیگا جیساکہ ثمود اور عاد کی قومین برباد ہوئین مسلمانون
مین ہمدردی نہین اسوجہ سے اُن سے بادشاہت چھین لی گئی ہے جسقدر ہمدردی کسیقدر رہ ہے
انکو کچھ نہ کچھ حصہ حکومت کا مِل جاتا ہے۔ آپ مین انسانی ہمدردی ہے اُس نے مجھکو بھی آپکا
مشتاق بنایا تھا مگر مین اُس معاہدہ سے مجبور ہون جو مجھ سے لیا گیا ہے کہ ارباب دولت وثروت
سے ملاقات مین ابتدا نہ کیجائے ورنہ مین آپ سے ملتا اور فقط یہ کہتا کہ آپ مین جو انسانی ہمدردی
ہے اُسکی قدر کیجئے۔ جس مین یہ ہنو اُس سے ظاہر و باطن پرہیز کرین وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے زیادہ
والسلام از ڈاکخانہ میران پور کٹرہ ضلع شاہجہان پور۔ عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب دہم

مائیم وتحیر و خموشی آفاق ہمہ گفتگو ہیت

پیارے عزیز۔ اللہ تعالیٰ آپکو ترقی دے۔ آسائش روحانی وجسمانی مین ترقی دے۔
مضمون تعزیت اور خطرہ نے خوش کیا خطرہ کا مضمون نہایت دلچسپ ہے آج صبح کے وقت
بیوی سے اُس مرحوم بچہ کا ذکر کیا اُنھون نے آنکھون سے اور حامد محمود سلمہٗ سے کہنے سے انکار کیا
آخر اس وقت بلاکر آپ کا خط دکھادیا جواب دیا کہ مجھکو اُس کے پیدا ہونے کی اسقدر خوشی نہین
ہوئی تھی کہ اب اُسکا غم پریشان کردے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی وہ سب بہتر اور اچھا ہے۔
زیادہ والسلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب یازدہم

راحتِ جان حزین سلمہٗ۔ السلام علیکم و قلبی لدیکم۔ عرفانی قوت جب تک باقی ہے اور باقی رہیگی

قطرہ سے سمندر ہو کر قوت بھی باقی رہے گی نجباء رقبا ابدال اوتاد الغرض مقررہ اہل خدمت مین
سے جب کوئی لباس بدلتا ہے اس سے پہلے اُس کی جگہ دوسرا تجویز ہو جاتا ہے اگر ان مین سے
ایک کم ہو جائے تو بس قیامت آگئی۔ قرآن شریف مین اسم اعظم راتون مین لیلۃ القدر دنون
مین لمحہ اجابت آدمیون مین مقبول آدمی اسیوجہ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ تمام قرآن شریف
کی قدر ہو تمام راتون کی قدر ہو تمام اوقات کی قدر ہو تمام انسانون کی قدر ہو مجھکو کراۃ مرۃ اس
قوت کا تجربہ ہوا ہے مگر وہ ہرگز اختیاری نہین جسقدر اختیار ظاہری یا باطنی دیا گیا ہے وہ سب
برائے نام ہے ورنہ فی الحقیقت تمام نگہون اور روشنی کے ہزارون چراغون کی باگ ایک بجلی
کی انجن مین ہے دم مین گل دم مین روشن۔ جبکہ آپ کو کسی نے ایک کاغذ عطا کیا جس کو حکمنامہ
کہہ سکتے ہین تو مجھکو اور آپ کو خواہ اسکی تمنا ہو یا نہ ہو اسکا فکر کرنا نہین چاہئے کوئی شخص دنیا
مین میرا اور آپ کا چاہنے والا اور ہمارے بہبود کا چاہنے والا اس ذات پاک سے زیادہ ہرگز نہین
ہو سکتا مجھکو نہایت وثوق کے ساتھ کامل یقین ہے کہ وہ ذات پاک ہمارے واسطے بہتر کرتا ہے
اور کرے گا ہم اپنی وضع بد پر اڑے ہوئے ہین کیا وہ اپنی وضع نیک سے ٹل جاوے گا ہرگز نہین
اُس ذات پاک سے بدظنی کسیطرح زیبا نہین صبر اور تحمل سے انجام کو دیکھنا چاہئے ہان پھر ضرور
اُس سے درخواست ہے کہ ہماری نیت درست رہے۔ ہائے ہائے نیت بھی ہمارے اختیار
مین نہین والسلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

آنکھون کے تارے آپ کو دل مین رکھون یا آنکھون مین جگہ دون پیار کرون سر کو بوسہ دون
آنکھون کو چومون حیران ہون کہ کیا قدر کرون آپ کا ایک تازہ خط ایک صاحب کے نام دیکھا
کسی بغیر وردی بے نفس شیخ وقت کے قلم کا ہے جو اپنے خاص ارادتمند کو نہایت دل سوزی
سے لکھ رہا ہے مین نے مولوی میر انصار علی صاحب کو بھی دکھایا جس کو دیکھکر اُنھون نے بہت

اللہ تعالیٰ نے اولئک کالانعام بل ہم اضل کا خطاب دیا ہے اسلام کے ہر ایک اصول اور فروع سے اسلامی ہمدردی ٹپکتی ہے جس مین اسلامی ہمدردی نہین وہ ہرگز انسان نہین اور نہ وہ مسلمان ہوسکتا ہے وہ ضرور برباد کردیا جائیگا جیسا کہ ثمود اور عاد کی قومین برباد ہوئین مسلمانون مین ہمدردی نہین اسوجہ سے اُن سے بادشاہت چھین لی گئی ہے جنمین ہمدردی کسیقدر ہے انکو کچھہ نہ کچھہ حصہ حکومت کامل جاتا ہے۔ آپ مین انسانی ہمدردی ہے اُس نے مجھکو بھی آپکا مشتاق بنایا تھا مگر مین اُس معاہدہ سے مجبور ہون جو مجھہ سے لیا گیا ہے کہ ارباب دولت وثروت سے ملاقات مین ابتدا نہ کیجائے ورنہ مین آپ سے ملتا اور فقط یہ کہنا کہ آپ مین جو انسانی ہمدردی ہے اُسکی قدر کیجئے۔ جس مین یہ نہو اُس سے ظاہر و باطن پرہیز کرین وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے زیادہ والسلام از ڈاکخانہ بیران پور کٹرہ ضلع شاہجہان پور۔ عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب دہم

مائیم تجرد و خموشی آفاق ہمہ گفتگو یست

پیارے عزیز۔ اللہ تعالیٰ کشایش روحانی و جسمانی مین ترقی دے۔

مضمون تعزیت اور خطرہ نے خوش کیا خطرہ کا مضمون نہایت دلچسپ ہے آج صبح کے وقت بیوی سے اُس مرحوم بچہ کا ذکر کیا اُنھون نے لکھون سے اور حامد محمود سلمٗہ سے کہنے سے انکار کیا آخر اس وقت بلاکر آپ کا خط دکھادیا جواب دیا کہ مجھکو اُس کے پیدا ہونے کی اسقدر خوشی نہین ہوئی تھی کہ اب اُسکا غم پریشان کردے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی وہ سب بہتر اور اچھا ہے۔ زیادہ والسلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب یازدہم

راحت جان حزین سلمٗہ۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم۔ عرفانی قوت جب تک باقی ہے اور باقی رہیگی

قطرہ سے سمندر ہوکر قوت بھی باقی رہے گی نُجَبار نُقَبا ابدال اوتاد الغرض مقررہ اہل خدمت مین سے جب کوئی لباس بدلتا ہے اس سے پہلے اُس کی جگہ دوسرا تجویز ہوجاتا ہے اگر ان مین سے ایک کم ہوجائے تو بس قیامت آگئی۔ قرآن شریف مین اسم اعظم راتون مین لیلۃ القدر دلون مین لمحہ اجابت آدمیون مین مقبول آدمی اسیوجہ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ تمام قرآن شریف کی قدر ہو تمام راتون کی قدر ہو تمام اوقات کی قدر ہو تمام انسانون کی قدر ہو مجھکو کرامات اس قوت کا تجربہ ہوا ہے مگر وہ ہرگز اختیاری نہین جسقدر اختیار ظاہری یا باطنی دیا گیا ہے وہ سب برائے نام ہے ورنہ فی الحقیقت تمام پتھون اور روشنی کے ہزارون چراغون کی باگ ایک بجلی کی انجن مین ہے دم مین گل دم مین روشن۔ جبکہ آپ کو کسی نے ایک کاغذ عطا کیا جس کو حکم نامہ کہہ سکتے ہین تو مجھکو اور آپ کو خواہ اسکی تمنا ہو یا نہ ہو اسکا فکر کرنا نہین چاہئے کوئی شخص دنیا مین میرا اور آپ کا چاہنے والا اور ہمارے بہبود کا چاہنے والا اس ذات پاک سے زیادہ ہرگز نہین ہوسکتا مجھکو نہایت وثوق کے ساتھہ کامل یقین ہے کہ وہ ذات پاک ہمارے واسطے بہتر کرتا ہے اور کرے گا ہم اپنی وضع بد پر اڑے ہوئے ہین کیا وہ اپنی وضع نیک سے ٹل جاوے گا ہرگز نہین اُس ذات پاک سے بدظنی کسیطرح زیبا نہین صبر اور تحمل سے انجام کو دیکھنا چاہئے ہان پھر ضرور اُس سے درخواست ہے کہ ہماری نیت درست رہے۔ ہائے ہائے نیت بھی ہمارے اختیار مین نہین والسلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

آنکھون کے تارے آپ کو دل مین رکھون یا آنکھون مین جگہ دون پیار کرون سر کو بوسہ دون آنکھون کو چومون حیران ہون کہ کیا قدر کرون آپ کا ایک تازہ خط ایک صاحب کے نام دیکھا کسی بغیر دردی بے نفس شیخ وقت کے قلم کا ہے جو اپنے خاص ارادتمند کو نہایت دل سوزی سے لکھہ رہا ہے مین نے مولوی میر انصار علی صاحب کو بھی دکھایا جس کو دیکھکر اُنھون نے بہت

تعریف کی۔ اگرچہ مجھکو کن برسرتا بوتم یک جلوہ رعنائی سے ابھی فرصت نہین مگر آپ کے خط نے بیحد لطف دیا۔ قضا و قدر نے جو کچھ لکھدیا ہی ہوتا رہا اور ہوتا رہےگا نا سمجھ لوگ خواہ مخواہ تکرار و حجت سے عزیز وقت ضایع کرتے ہین دوستون کی ملاقات کا لطف تو یہ ہے کہ ملنے سے روح تازہ ہو دنیا کے دلخراش جھگڑون کا جو قلب پر اثر ہوتا ہے اُس سے تھوڑی دیر کے واسطے امن ملے مجھکو ایسے دوست کی نہایت قدر ہے مین تو ایسے دوست کی ملاقات کو مقبول عبادت سمجھتا ہون۔ کن برسرتا بوتم کو ضرور آپ سمجھ گئے ہون گے اور اُسکا لطف بھی آپ کو اگر دن مین کم آیا تو رات مین زیادہ آئیگا قوال کی تکرار سے صوفی کو دو طرح سے لطف آتا ہے ایک تو یہ کہ ہر مرتبہ کے کہنے مین نئے مضمون کے یقین کے سبب درجہ طے ہو جاتے ہین دوسرا موقعہ

....

اُس سے زیادہ پر لطف ہرائی کا مضمون تکرار سے پر بت ہو جاتا ہے۔ اس شعر مین تابوت مین قسم کا ہے جو لکھنے کو دل نہین چاہتا اور آج آپ کو فرصت نہ ہوگی اگر ہو تو تشریف لائین مگر بارہ بجے سے ادھر زیادہ والسلام شوق :۔ عاجز کلیمی غفرلہ۔

مکتوب بنیر دہم

پیارے قربانت شوم :۔ السلام علیکم قلبی لدیکم :۔ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس وقت ایک اپنا حال تحریر کرون مگر اس مثال مین آپ پر مثال ثابت کرنا نہین ہے برا ماننے کی تو جگہ نہین لکھے دیتا ہون اگرچہ آپ کی صورت پر مین فریفتہ نہین ہوا ہون اور آپ کی صورت کسی طرح ہزار ہا سے بری بھی نہین اور آپ ضرور خوبصورت ہین مگر چونکہ اس پر مین فریفتہ نہین ہوا اسوجہ سے شعلہ رو کہنے مین مبالغہ ہے اور مجھکو مبالغہ آمیز عبارت سے عادتاً نفرت ہے مین آپکی سیرت آپکی لیاقت اور علی الخصوص آپ کی طلب اور خواہش اور آرزو پر ضرور مفتون ہون اور اسیر اپنی اُس عقیدت کو ظاہر کرتا ہون جو مجھکو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میری تمنا ہے

کہ میرا حشر اُنکی غلامون کی ادنیٰ صف مین ہو اُن کے عشق کا ذرہ مجھکو اس جہان مین ملے ہائے کیا لوگ تھے قربان اُن کی قدمون کی خاک پر ہزار ہا حور غلمان اُنپر سے صدقہ آپ مین سخاوت دیکھی بے مثل ہے اول تو آپ اپنی وسعت سے بہت زیادہ اور بیشک ہمت سے کم سخی مین دوسرے مین ہمیشہ کہا کرتا ہون کہ ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور اسنے پچھتر ہزار دیدیے تو وہ سخی نہین بہ نسبت اُس شخص کے جسکے پاس پانچ ہین اور پانچون دیدئے یہ شخص بیشک سخی ہے اور آپ پاس نہین ہوتے اور آپ دیتے ہین یہ درجہ بھی اس سے بڑھ گیا۔ پھر اور آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ کا دل دینے سے نہین پھرتا اور جس قدر آپ دینا چاہتے ہین اُس قدر بندوبست نہین ہو سکتا تو مین آپ کو ایک حدیث شریف کا مضمون سناتا ہون سُنئے +

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سچے دل سے دینا چاہے اور اس کا دل اسوقت کچھ پاس نہو نیسہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے موافق اُسکے نامۂ اعمال مین درج کر دیتا ہے۔ چنانچہ جسوقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سارا اور آدھا مال و اسباب پیش کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ تو کچھ نہ لیکے اور ان کا دل جلا جو نتیجہ اُس کا ہوا اُس سے ایک جہان واقف ہے آپ کی تیسری خبر کے جواب مین مجھکو اپنا بچپن کا شوق اور طلب کا وقت یاد آ گیا۔

اگر مین اپنی زیان کاری کی داستان لوگون پر ظاہر کرون تو خسر الدنیا ہونیکے علاوہ یہان رڈیونکا ٹوٹا ہو جاوے اور وہان کے واسطے ہزارون گواہ ہو جاوین تو اس داستان کو حضرت غفار الذنوب کی رحمت پر چھوڑ کر اپنی تیرہ چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھوڑا سا قصہ سناتا ہون ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا وہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کے آستانۂ مبارک مین چلہ کشی کرتے تھے گھر مین جب سو جاتے تھے تو کنڈی کھول کر بدخیال عورت کی طرح نکلجاتا تھا

تعریف کی۔ اگرچہ مجھکو کن برسرتا بوتم یک جلوہ رعنائی سے ابھی فرصت نہین مگر آپ کے خط نے بیحد لطف دیا۔ قضا و قدر نے جو کچھ لکھدیا ہی ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا نا سمجھ لوگ خواہ مخواہ تکرار و حجت سے عزیز وقت ضایع کرتے ہین دوستون کی ملاقات کا لطف تو یہ ہے کہ ملنے سے روح تازہ ہو دنیا کے دلخراش جھگڑون کا جو قلب پر اثر ہوتا ہے اُس سے تھوڑی دیر کے واسطے امن ملے مجھکو ایسے دوست کی نہایت قدر ہے مین تو ایسے دوست کی ملاقات کو مقبول عبادت سمجھتا ہون۔ کن برسرتا بوتم کو ضرور آپ سمجھ گئے ہون گے اور اُسکا لطف بھی آپ کو اگر دن مین کم آیا تو رات مین زیادہ آئیگا قوال کی تکرار سے صوفی کو دو طرح سے لطف آتا ہے ایک تو یہ کہ ہر مرتبہ کے کہنے مین نئے مضمون کے تیقن کے سبب درجہ طے ہو جاتے ہین دوسرا موقعہ

....

اُس سے زیادہ پر لطف دو رائی کا مضمون تکرار سے پر رب ہو جاتا ہے۔ اس شعر مین تابوت مین قسم کا ہے جو لکھنے کو دل نہین چاہتا اور آج آپ کو فرصت نہ ہوگی اگر ہو تو تشریف لائین مگر بارہ بجے سے ادھر زیادہ والسلام شوق :: عاجز کلیمی غفرلہٗ ۔

مکتوب نمبر دہم

پیارے قربانت شوم :: السلام علیکم و قلبی لدیکم :: بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس وقت ایک اپنا حال تحریر کرون مگر اس مثال مین آپ پر مثال ثابت کرنا نہین ہے برا ماننے کی تو جگہ نہین لکھے دیتا ہون اگرچہ آپ کی صورت پر مین فریفتہ نہین ہوا ہون اور آپ کی صورت کسی طرح ہزار ہا سے بُری بھی نہین اور آپ ضرور خوبصورت ہین مگر چونکہ اُس پر مین فریفتہ نہین ہوا اسوجہ سے شعلہ رو کہنے مین مبالغہ ہے اور مجھکو مبالغہ آمیز عبارت سے عادتاً نفرت ہے مین آپکی سیرت آپکی لیاقت اور علی الخصوص آپ کی طلب اور خواہش اور آرزو پر ضرور مفتون ہون اور اسیر اپنی اُس عقیدت کو ظاہر کرتا ہون جو مجھکو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میری تمنا ہر

کہ بروز حشر اُنکی غلامون کی ادنیٰ صف مین ہون سے عشق کا ذرہ مجھکو اس جہان مین ملے ہائے کیا لوگ تھے قربان اُن کی قدمون کی خاک پر ہزار ہا حور و غلمان اُنپر سے صدقہ آپ مین سخاوت دیکھی بے مثل ہے اول تو آپ اپنی وسعت سے بہت زیادہ اور بیشک ہمت سے کم سخی مین دوسرے مین ہمیشہ کہا کرتا ہون کہ ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور اُسنے پچھتر ہزار دیدیے تو وہ سخی نہین بہ نسبت اُس شخص کے جسکے پاس پانچ ہین اور پانچون دیدئے یہ شخص بیشک سخی ہے اور آپ پاس نہین ہوتے اور آپ دیتے ہین یہ درجہ بھی اس سے بڑھ گیا۔ پھر اور آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ کا دل دینے سے نہین بھرتا اور جس قدر آپ دینا چاہتے ہین اُس قدر ضرور بست نہین ہو سکتا تو مین آپ کو ایک حدیث شریف کا مضمون سناتا ہون سُنئے +

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سچے دل سے دینا چاہے اور اس کا دل سوقت کچھ پاس نہونیسے جلے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے موافق اُسکے نامۂ اعمال مین درج کر دیتا ہے۔ چنانچہ جسوقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سارا اور آدھا مال و اسباب پیش کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ تو کچھ نہ لیکے اور ان کا دل جلا جو نتیجہ اُس کا ہوا اُس سے ایک جہان واقف ہے آپ کی تیسری خبر کے جواب مین مجھکو اپنا بچپن کا شوق اور طلب کا وقت یاد آ گیا۔

اگر مین اپنی زیان کاری کی داستان لوگون پر ظاہر کرون تو خسر الدنیا ہو نیکے علاوہ یہان رد ہو نکا ٹوٹا ہو جاوے اور وہان کے واسطے ہزارون گواہ ہو جاوین تو اس داستان کو حضرت غفار الذنوب کی رحمت پر چھوڑ کر اپنی تیرہ چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھوڑا سا قصہ سناتا ہون ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا وہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کے آستانۂ مبارک مین چلہ کشی کرتے تھے گھر مین جب سو جاتے تھے تو کنڈی کھول کر بدخیال عورت کی طرح نکلجاتا تھا

تعریف کی۔ اگرچہ مجھکو کن برسرتا بوتم یک جلوہ رعنائی سے ابھی فرصت نہین مگر آپ کے خط نے بیحد لطف دیا۔ قضاو قدر نے جو کچھ لکھدیا ہی ہوتا رہا اور ہوتا رہےگا نا سمجھ لوگ خواہ مخواہ تکرار و حجت سے عزیز وقت ضایع کرتے ہین دوستون کی ملاقات کا لطف تو یہ ہے کہ ملنے سے روح تازہ ہو دنیا کے دلخراش جھگڑون کا جو قلب پر اثر ہوتا ہے اُس سے تھوڑی دیر کے واسطے امن ملے مجھکو ایسے دوست کی نہایت قدر ہے مین تو ایسے دوست کی ملاقات کو مقبول عبادت سمجھتا ہون۔ کن برسرتا بوتم کو ضرور آپ سمجھ گئے ہون گے اور اُسکا لطف بھی آپ کو اگر ون مین کم آیا تو رات مین زیادہ آئیگا قوال کی تکرار سے صوفی کو دو طرح سے لطف آتا ہے ایک تو یہ کہ ہر مرتبہ کے کہنے مین نئے مضمون کے یقین کے سبب درجہ طے ہوجاتے ہین دوسرا موقعہ

....

اُس سے زیادہ پر لطف جدائی کا مضمون تکرار سے پرت ہوجاتا ہے۔ اس شعر مین تابوت مین قسم کا ہے جو لکھنے کو دل نہین چاہتا اور آج آپ کو فرصت نہ ہوگی اگر ہو تو تشریف لائین مگر بارہ بجے سے ادھر زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب بنیر دہم

پیارے قربانت شوم ؛ السلام علیکم قلبی لدیکم ؛ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس وقت ایک اپنا حال تحریر کرون مگر اس مثال مین آپ پر مثال ثابت کرنا نہین ہے برا ماننے کی تو جگہ نہین لکھے دیتا ہون اگرچہ آپ کی صورت پر مین فریفتہ نہین ہوا ہون اور آپ کی صورت کسی طرح ہزار ہا سے بُری بھی نہین اور آپ ضرور خوبصورت ہین مگر چونکہ اُس پر مین فریفتہ نہین ہوا اسوجہ سے شعلہ رو کہنے مین مبالغہ ہے اور مجھکو مبالغہ آمیز عبارت سے عادتاً نفرت ہے مین آپکی سیرت آپکی لیاقت اور علی الخصوص آپ کی طلب اور خواہش اور آرزو پر ضرور مفتون ہون اور اسپر اپنی اُس عقیدت کو ظاہر کرتا ہون جو مجھکو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میری تمنا ہے

کہ بروز حشر اُنکی غلامون کی ادنیٰ صف مین ہون اُن کے عشق کا ذرہ مجھکو اس جہان مین مل جائے کیا لوگ تھے قربان اُن کی قدمون کی خاک پر ہزار ہا حور غلمان اُنپر سے صدقہ آپ مین سخاوت دیکھی بے مثل ہے اول تو آپ اپنی وسعت سے بہت زیادہ اور بیشک ہمت سے کم سخی ہین دوسرے مین ہمیشہ کہا کرتا ہون کہ ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور اسنے پچھتر ہزار دیدیے تو وہ سخی نہین بہ نسبت اُس شخص کے جسکے پاس پانچ ہین اور پانچون دیدئے یہ شخص بیشک سخی ہے اور آپ پاس نہین ہوتے اور آپ دیتے ہین یہ درجہ بھی اس سے بڑھ گیا۔ پھر اور آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ کا دل دینے سے نہین بھرتا اور جس قدر آپ دینا چاہتے ہین اُس قدر دستبرد نہین ہوسکتا تو مین آپ کو ایک حدیث شریف کا مضمون سناتا ہون سُنئے +

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سچے دل سے دینا چاہے اور اس کا دل اسوقت کچھ پاس نہو نیسے جلے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے موافق اُسکے نامۂ اعمال مین درج کردیتا ہے۔ چنانچہ جسوقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سارا اور آدھا مال واسباب پیش کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ تو کچھ نہ لیکے اور ان کا دل جلا جو نتیجہ اُس کا ہوا اُس سے ایک جہان واقف ہے آپ کی تیسری خبر کے جواب مین مجھکو اپنا بچپن کا شوق اور طلب کا وقت یاد آگیا۔

اگر مین اپنی زیان کاری کی داستان لوگون پر ظاہر کرون تو خسر الدنیا ہو نیکے علاوہ یہان رد ٹونکا ٹوٹا ہوجاوے اور وہان کے واسطے ہزارون گواہ ہوجاوین تو اس داستان کو حضرت غفار الذنوب کی رحمت پر چھوڑ کر اپنی تیرہ چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھوڑا سا قصہ سناتا ہون ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا وہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کے آستانۂ مبارک مین چلہ کشی کرتے تھے گھر مین جب سو جاتے تھے تو کنڈی کھول کر بدخیال عورت کی طرح نکلجاتا تھا

صبح کی نماز سے پہلے آجاتا تھا کسی کو خبر نہوتی تھی بیپ کے پتہ اُبال کر نمک ڈال کر اس کا سالن پکاتا تھا اور جَو کی روٹی سے کھاتا تھا پیپل مہادیو کو بھی کھایا ہے اور مہندی کے پتہ بھی کھائے ہین نمکین بغیر دودہ کی چاء سے جَو کی روٹی زیادہ کھائی ہے۔ یہ حال دیکھکر میری والدہ صاحبہ مرحومہ گو دیان پھیلا کر اُن بزرگ کو کوستی تھین ہائے جس نے میری بچہ کو خراب کیا وہ خراب ہوجائے۔ ہائے مین کہاؤن۔ گوشت روٹی یہ کھائے آلاپالا مین اُس کے جواب مین اُن کے فرزند یعنی اپنے بڑے بھائی حقیقی کو کوستا تھا تاکہ ان کا کوسنا نہ ہوجائے ؛

یہ ایک والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر ہوا پہلی شادی یعنی والدۂ حامد محمود سلمہٗ سے جب نکاح ہوا تو وہ باتین مجھ مین نہ تھین جو بیوی کو بُری معلوم ہوتین اِن بیوی کا حال آپ نے سن لیا ذرہ سی ضرب سر پر لگی گھبراگئین اور مجھسے کہا یہان سے چلو یہ مرید لوگ مار ڈالینگے آنکھ جاتی رہتی ہے تو کیا نہون سے دیکھتے ہین۔ پیارے آنکھون کے تارے بھیا مجھ ضعیف بوڑھی مین اول تو وہ قوت کہان کہ کسی کو خدانخواستہ یکطرفہ پاگل بنادون اور اگر کسی کے حسن ظن نے یہ جتادیا ہو تو اُن بے زبان حضرات کے کوسنے کو کون سنے اللہ تعالیٰ بامراد زندہ اور تندرست رکھے بیہوشی اور مستی وہی اچھی ہے جس مین ہوشیاری کا بھی دور رہے ؎

اس آیت شریف کے معنون مین لیقین کے معنی مجبوراً موت کے بتادی گئی ہین مگر مجھ جاہل کے اس آیت شریف کے معنون مین لیقین کے معنی یقین ہی کے ہین یعنی جب تک عبادت کرے کہ یقین آجائے اور اسکی تعریف یہ ہے اس کو اپنا آپ معلوم ہوجائے اور جب یہ معلوم معلوم ہوگا تو یہ اپنے آپ سے خارج ہوجائیگا اور جب خارج ہوا تو اس پر سے شرعی احکام اُٹھ گئے مگر یہ آنی ہوگا دوامی نہین دو مرے آن مین جبکہ اس کو ہوش ہوگا تو پھر واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین اس آیت شریف کا ایک دور رہے گا۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا سچا شعر ہوا ہے ؎ اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق مین شامل ؛ خواص اس برزخ کبرا مین ہے حرف مشدد کا آقا کے خزانہ مین ہزار ہا قسم کا مال ہے۔

یہ ممکن نہین کہ غلام کو اسمین سے کچھ نہ کچھ انعام نہ ملے ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے آپ کو بھی ملتا ہے اور مل گیا ہان اللہ تعالےٰ ظرف کی وسعت کو بڑھاتا رہے ایک وہ ہین کہ تین چلو مین مست ہوجاتے ہین ایک وہ ہین بوتلین چڑھائے جاتے ہین اور بدمست نہین ہوتے حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یا دوسرے حضرت کا کہ ہم نے شراب معرفت گھونٹ گھونٹ پی نہ تو وہ تھوری ہوئی اور نہ ہم سیراب ہوے مزہ تو یہ ہے کہ انتظار بنا رہے اب آتے ہین وہ آتے ہین کسی کی پاؤن کی آہٹ ہوئی اور اچک کر دیکھا اہا آپ کیا وہی ہین۔ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حتیٰ کہ آپ کو بھی اقرار نہ ہو مگر میرا دل تو آپ کی یک رنگ ہونے کی تصدیق کرتا ہے والسلام والشوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؛

مکتوب چہاردہم

دوش از مسجد سُوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یارانِ طریقت بعد ازین تدبیر ما
درخراباتِ مغان باپیر ہم منزل شویم
کین چنین رفت است درعہدِ ازل تقدیر ما

پیارے عزیز۔ ہوشیاری کے ساتھ بیخود و مست ہونا آپ کو نصیب ہو ؛

ہاتھ نیم سن ہے لکھنا تکلیف سے ہوتا ہے لفافہ پہنچا صبح سے علی آباد والے اور والیون نے پکڑ رکھا تھا اب چھوڑا ہے نماز ظہر ادا کرکے ہمت کرتا ہونکہ کچھ لکھون چھتیس برس کی ناز برداری کا جو کچھ افسوس ہو تھوڑا ہے مگر جیسا ہو دیکھیے کیسا بے اثر قلب لایا ہون جنے چھتیس ہزار برس یا اس سے زیادہ یہان تک ناز برداری کی کہ دیکھنے والے مجھ مین اور اُس مین مشکل سے تمیز کرتے ہین جب مین اُس سے جدا کیا گیا اور یہ جُدائی بھی فی الحقیقت بہری نادانستگی کی جدائی تھی مجھسے کہا تو یہ گیا تھا کہ ہم جاتے ہین تم ہمارے پیچھے پیچھے

صبح کی نماز سے پہلے آجاتا تھا کسی کو خبر نہوتی تھی نیپ کے پتے اُبال کر نمک ڈال کر اس کا سالن پکاتا تھا اور جو کی روٹی سے کھاتا تھا پیل مہادیو کو بھی کھایا ہے اور مہندی کے پتے بھی کھائے ہین نمکین بغیر دودہ کی چا ہے جو کی روٹی زیادہ کھائی ہے۔ یہ حال دیکھکر میری والدہ صاحبہ مرحومہ گو دیان پھیلا کر اُن بزرگ کو کوستی تھین ہائے جس نے میری بچہ کو خراب کیا وہ خراب ہوجائے۔ ہائے مین کہاؤن۔ گوشت روٹی یہ کھائے آلاپالا مین اُس کے جواب مین اُن کے فرزند یعنی اپنے بڑے بھائی حقیقی کو کوستا تھا تاکہ ان کا کوسنا نہ ہوجائے ؛

یہ ایک والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر ہوا پہلی شادی یعنی والدۂ حامد محمود سلمٗہ سے جب نکاح ہوا تو وہ باتین مجھ مین نہ تھین جو بیوی کو بُری معلوم ہوتین اِن بیوی کا حال آپ نے سن لیا ذرہ بھی ضرب سر پر لگی گھبرا گئین اور مجھسے کہا یہان سے چلو یہ مرید لوگ مار ڈالینگے آنکھ جاتی رہتی ہے تو کیا بھون سے دیکھتے ہین۔ پیارے آنکھون کے تارے بھیا مجھ ضعیف بوڑھی مین اول تو وہ قوت کہان کہ کسی کو خدانخواستہ یکطرفہ پاگل بنادون اور اگر کسی کے حسن ظن نے یہ جتادیا ہو تو اُن بے زبان حضرات کے کوسنے کو کون سنے اللہ تعالی بامراد زندہ اور تندرست رکھے بیہوشی اور مستی وہی اچھی ہے جس مین ہوشیاری کا بھی دور رہے ؛

اس آیت شریف کے معنون مین یقین کے معنی مجبوراً موت کے بتادی گئی ہین مگر مجھ جاہل کے اس آیت شریف کے معنون مین یقین کے معنی یقین ہی کے ہین یعنی جب تک عبادت کرے کہ یقین آجائے اور اسکی تعریف یہ ہے اس کو اپنا آپ معلوم ہوجائے اور جب یہ معلوم معلوم ہوگا تو یہ اپنے آپ سے خارج ہوجائیگا اور جب خارج ہوا تو اس پر سے شرعی احکام اُٹھ گئے مگر یہ آنی ہوگا دوامی نہین دوسرے آن مین جبکہ اس کو ہوش ہوگا تو پھر واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اس آیت شریف کا ایک دور رہے گا۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا سچا شعر ہوا ہے ۔ اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق مین شامل ؛ خواص اس برزخ کبرا مین ہے حرف مشدد کا آقا کے خزانہ مین ہزار ہا قسم کا مال ہے۔

یہ ممکن نہین کہ غلام کو اسمین سے کچھ نہ کچھ انعام نہ ملے ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے آپ کو بھی ملتا ہے اور مل گیا ہان اللہ تعالے ظرف کی وسعت کو بڑھاتا رہے ایک وہ ہین کہ تین چلو مین مست ہوجاتے ہین ایک وہ ہین تو ٹلین چڑھائے جاتے ہین اور بدمست نہین ہوتے حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یا دوسرے حضرت کا کہ ہم نے شراب معرفت گھونٹ گھونٹ پی نہ تو وہ تھوڑی ہوئی اور نہ ہم سیراب ہوے مزہ تو یہ ہے کہ انتظار بنا رہے اب آتے ہین وہ آتے ہین کسی کی پاؤن کی آہٹ ہوئی اور اچک کر دیکھا اہا ہا آپ کیا وہی ہین۔ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حتی کہ آپ کو بھی اقرار نہ ہو مگر میرا دل تو آپ کی یک رنگ ہونے کی تصدیق کرتا ہے والسلام وشوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؛

مکتوب چہاردہم

دوش از مسجد سُوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یارانِ طریقت بعد ازین تدبیر ما
در خراباتِ مغان با پیر ہم منزل شویم
کین چنین رفت است در عہد ازل تقدیر ما

پیارے عزیز۔ ہوشیاری کے ساتھ بیخود و مست ہونا آپ کو نصیب ہو ؛

ہاتھ نیم سن ہے لکھنا تکلیف سے ہوتا ہے لفافہ پہنچا صبح سے علی آباد والے اور والیون نے پکڑ رکھا تھا اب چھوڑا ہے نماز ظہر ادا کرکے ہمت کرتا ہون کہ کچھ لکھون۔ چھتیس برس کی ناز برداری کا جو کچھ افسوس ہو تھوڑا ہے مگر مجھکو دیکھئے کیسا بے اثر قلب لایا ہون جسنے چھتیس ہزار برس یا اس سے زیادہ یہان تک ناز برداری کی کہ دیکھنے والے مجھ مین اور اُس مین مشکل سے تمیز کرتے ہین جب مین اُس سے جدا کیا گیا اور یہ جُدائی بھی فی الحقیقت بہروپی نادانی تقیست کی جدائی تھی مجھسے کہا تو یہ گیا تھا کہ ہم جاتے ہین تم ہمارے پیچھے پیچھے

صبح کی نماز سے پہلے آجاتا تھا کسی کو خبر نہوتی تھی بیپ کے پتے اُبال کر نمک ڈال کر اس کا سالن پکاتا تھا اور جو کی روٹی سے کھاتا تھا پیل مہادیو کو بھی کھایا ہے اور مہندی کے پتے بھی کھائے ہین نمکین بغیر دودھ کی چا رسے جو کی روٹی زیادہ کھائی ہے۔ یہ حال دیکھکر میری والدہ صاحبہ مرحومہ گو دیان پھیلا کر اُن بزرگ کو کوستی تھین ہائے جس نے میری بچہ کو خراب کیا وہ خراب ہوجائے۔ ہائے مین کہان۔ گوشت روٹی یہ کھائے آلا پالا مین اُس کے جواب مین اُن کے فرزند یعنی اپنے بڑے بھائی حقیقی کو کوستا تھا تاکہ ان کا کوسنا نہ ہوجائے ؛۔

یہ ایک والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر ہوا پہلی شادی یعنی والدہ حامد محمود سلمٰہ سے جب نکاح ہوا تو وہ باتین مجھ مین نہ تھین جو بیوی کو بُری معلوم ہوتین اِن بیوی کا حال آپ نے سن لیا ذرہ بھی ضرب سر پر لگی گھبرا گئین اور مجھسے کہا یہان سے چلو یہ مرید لوگ مار ڈالینگے آنکھ جاتی رہتی ہے تو کیا نہون سے دیکھتے ہین۔ پیارے آنکھون کے تارے بھیا مجھ ضعیف بوڑھی مین اول تو وہ قوت کہان کہ کسی کو خدا نخواستہ یکطرفہ پاگل بنادون اور اگر کسی کے حسن ظن نے یہ جتادیا ہو تو اُن بے زبان حضرات کے کوسنے کو کون سنے اللہ تعالیٰ بامراد زندہ اور تندرست رکھے بیہوشی اور مستی وہی اچھی ہے جس مین ہوشیاری کا بھی دور رہے ؛۔

اس آیت شریف کے معنون مین یقین کے معنی مجبوراً موت کے بتادی گئی ہین مگر مجھ جاہل کے اس آیت شریف کے معنون مین یقین کے معنی یقین ہی کے ہین یعنی جب تک عبادت کرے کہ یقین آجائے اور اسکی تعریف یہ ہے اس کو اپنا آپ معلوم ہوجائے اور جب یہ معلوم معلوم ہوگا تو یہ اپنے آپ سے خارج ہوجائیگا اور جب خارج ہوا تو اس پر سے شرعی احکام اُٹھ گئے مگر یہ آنی ہوگا دوامی نہین دوسرے آن مین جبکہ اس کو ہوش ہوگا تو پھر واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اس آیت شریف کا ایک دور رہے گا۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا سچا شعر ہوا ہے ؎ اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق مین شامل ؛ خواص اس برزخ کبرا مین ہے حرف مشدد کا آقا کے خزانہ مین ہزار ہا قسم کا مال ہے۔

یہ ممکن نہین کہ غلام کو اسمین سے کچھ نہ کچھ انعام نہ ملے ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے آپ کو بھی ملتا ہے اور مل گیا ہان اللہ تعالےٰ ظرف کی وسعت کو بڑھاتا رہے ایک وہ ہین کہ تین چلوین مست ہوجاتے ہین ایک وہ ہین بوتلین چڑھائے جاتے ہین اور بدمست نہین ہوتے حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یا دوسرے حضرت کا کہ ہم نے شراب معرفت گھونٹ گھونٹ پی نہ تو وہ تھوڑی ہوئی اور نہ ہم سیراب ہوے مزہ تو یہ ہے کہ انتظار بنا رہے اب آتے ہین وہ آتے ہین کسی کی پاؤن کی آہٹ ہوئی اور اچک کر دیکھا اہا آپ کیا وہی ہین۔ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حتی کہ آپ کو بھی اقرار نہ ہو مگر میرا دل تو آپ کی یک رنگ ہونے کی تصدیق کرتا ہے والسلام و شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؛۔

مکتوب چہاردہم

دوش از مسجد سُوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما
در خرابات مغان با پیر ہم منزل شویم
کین چنین رفت است در عہد ازل تقدیر ما

پیارے عزیز۔ ہوشیاری کے ساتھ بیخود و مست ہونا آپ کو نصیب ہو ؛

ہاتھ نیم سن ہے لکھنا تکلیف سے ہوتا ہے لفافہ پہنچا صبح سے علی آباد والے اور والیون نے پکڑ رکھا تھا اب چھوڑا ہے نماز ظہر ادا کرکے ہمت کرتا ہون کہ کچھ لکھون۔ چھتیس برس کی ناز برداری کا جو کچھ افسوس ہو تھوڑا ہے مگر مجھکو دیکھیے کیسا بے اثر قلب لایا ہون جسنے چھتیس ہزار برس یا اس سے زیادہ یہان تک ناز برداری کی کہ دیکھنے والے حیرت مین اور اُس مین مشکل سے تمیز کرتے ہین جب مین اُس سے جدا کیا گیا اور یہ جُدائی بھی فی الحقیقت بہری نادانیت کی جدائی تھی مجھسے کہا تو یہ گیا تھا کہ ہم جاتے ہین تم ہمارے پیچھے پیچھے

آؤ بجائے اسکے کہ قدم بقدم چلتا اور اُسکو نہ چھوڑتا ذرہ سی غفلت مین ایک دو راہے مین
نقش قدم بھول گیا۔ حاجت خانہ مین پہنچا بجائے اس کے کہ حاجت سے فراغت پاکر طہارت
کرکے باہر نکل آتا۔ ایسی غفلت کی نیند کہ نجاست خانہ مین سوگیا تمام کپڑے نجاست مین
خراب ہوگئے نہ دوسرا جوڑا کپڑے کا ساتھ لایا تھا اور نہ پائیخانہ مین کوئی نل لگا ہوا ہے۔
اب بتائیے کیا کرون باہر کیونکر نکلون کپڑے کیونکر پاک کرون میرا آقا میرا محسن ایسا نہین جس سے
ہوائی جدائی ایک منٹ کیا ایک سکنڈ کی جدائی بھی ممکن ہو اگر ادب مانع نہوتا تو مین یقین کے
ساتھ لکھدیتا کہ وہ پائیخانہ مین ساتھ تھا مگر ہائے افسوس جس پر مین عاشق تھا جس کے غلام
فرمابردار ہونے کی ایک جماعت کثیر کے سامنے دعوی کیا تھا اُسکو بھلادیا اوسکے احسان
فراموش کردئے غلام ہوکر آقا کا دعوے کرنے لگا اب دیکھو کیا ہوتا ہے دود کی برف۔ تربوز۔ خربوزہ
فالودہ اس قدر پلائین پیٹ مین ٹھوسی گئین مضمون اور خبط خبط ہو تو کیا ہو۔ پہلے تو لباس تھا
نہین لباس نہ آپ سے پہنا ہے اور نہ آپ سے اُتارین گے۔ ترک لباس اپنے اختیار مین
نہین لباس پہنانیوالا جب اُتار دیگا آپ ترک لباس ہوجائیگا اور لباس پر لباس ہو اور بھی
بے اعتباری کا بشر ہے اللہ تعالی امتحان مین کامیابی نصیب کرے زیادہ والسلام علی من
تبع الہدیٰ ۔ عاجز کلیمی غفرلہ۔

مکتوب پانزدہم

آن کس است اہل بشارت کہ اشارت داند نکتہا ہست و لے محرم اسرار کجا
پیارے عزیز۔ السلام علیکم جب تک ٹوٹ کر نہ ملے اثر مترتب نہین ہوتا۔ ٹوٹ کر کیونکر ملنا ہوتا
ہے ایک طرف عقیدہ ہو کامل محبت ہو واصل۔ دوسرے طرف والدہ وہ صورت ہو یا والہ سیرت
اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو اچھی سمجھ عطا کی ہے و من یوت الحکمۃ
فقد اوتی خیرا کثیرا۔ فی الحقیقت دونون صفتین اُسکی مین مگر چشم ظاہر کو عموماً یہی یقین ہے

کہ ظاہر نے باطن کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ جمالش زنقاب آمد جلالش۔ اور اگر سمجھ آجائے تو نقاب جلال
بھی بشرط جمال ہوجاتا ہے۔ اکثر یہی دیکھا گیا کہ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو۔ مگر ایک بہادر کا
کلام مجھ کو نہایت پسند آیا۔

رحمٰن رحیم رحمت اللہ مائیم
شیطان رجیم لعنت اللہ مائیم
ہر نیک و بدیکہ در جہان میگذرد
واللہ مائیم ثم باللہ مائیم

کل ایک مولوی صاحب نے بذریعۂ خط دس سوال مجھکو بھیجے اُن مین ایک یہ بھی تھا
کہ آپ مجھکو ایک پرچہ لکھ بھیجین کہ قیامت کے روز مین تم کو ساتھ رکھونگا بس اس کو مین
اپنی قبر مین رکھونگا اور یہی مجھکو کافی ہے میری بیوی بچے اور سب کچھ آپ پر قربان مجھکو
جنت کی خواہش اس کے مقابلہ مین نہین۔ اچھی طرح تو یاد نہین کہ کیا کیا جواب دیا گیا
مختصر اور ماحصل یہ ہے کہ میرے نزدیک جیسا طالب دنیا ویسا ہی طالب جنت۔ جنت مین
اگر وعدۂ دیدار نہ ہو تو اس کو کیا فوقیت ہے اور دیدار دیکھنے والے کو کس جگہ دیدار نہین۔
آپ نے ہر ایک عبارت کو خوب سمجھا اور یہ آپ کی سمجھ میرے دل مین گھر کرتی جاتی ہے
اول تو مین نے چاہا تھا کہ میرے خطوط شایع ہون جب میرے یاران طریقت نے نہ مانا تو مین
نے یہ قید لگادی کہ سوائے یاران طریقت کے اور کسی کو نہ دئے جائین گرے
پرواز فطرت ما در دام بال میزد آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را
مست ہونے والا مست ہو بیخود ہونے والا بیخود ہو دیکھنے والا دیکھے مزہ لینے والا مزہ لے۔
ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۔

مشتغل بودم بقال اے دوستان
حال غالب گشت بر قال زبان

آؤ بجائے اسکے کہ قدم بقدم چلتا اور اُسکو نہ چھوڑتا ذرہ سی غفلت مین ایک دو راہے مین نقش قدم بھول گیا۔ حاجت خانہ مین پہنچا بجائے اس کے کہ حاجت سے فراغت پاکر طہارت کرکے باہر نکل آتا۔ ایسی غفلت کی نیند کہ نجاست خانہ مین سوگیا تمام کپڑے نجاست مین خراب ہوگئے نہ دوسرا جوڑا کپڑے کا ساتھ لایا تھا اور نہ پائیخانہ مین کوئی نل لگا ہوا ہے۔

اَب بتائیے کیا کرون باہر کیونکر نکلون کپڑے کیونکر پاک کرون میرا آقا بیر احسن ایسا نہین جس سے ہوائی جدائی ایک منٹ کیا ایک سکنڈ کی جدائی بھی ممکن ہو اگر ادب مانع ہوتا تو مین یقین کے ساتھ لکھدیتا کہ وہ پائیخانہ مین ساتھ تھا مگر ہائے افسوس جس پر مین عاشق تھا جس کے غلام فرمابردار ہونے کی ایک جماعت کثیر کے سامنے دعویٰ کیا تھا اُسکو بھلادیا او سکے احسان فراموش کردئے غلام ہوکر آقا کا دعوے کرنے لگا اب دیکھو کیا ہوتا ہے دودھ کی برف۔ تربوز۔ خربوزہ فالودہ اس قدر پلائین پیٹ مین ٹھوسی گئین مضمون اور خبط ہو تو کیا ہو۔ پہلے تو لباس تھا نہین لباس نہ آپ سے پہنا ہے اور نہ آپ سے اُتارین گے۔ ترک لباس اپنے اختیار مین نہین لباس پہنانیوالا جب اُتار دیگا آپ ترک لباس ہوجایئے گا اور لباس پر لباس ہوا اور بھی بے اعتباری کا بشر ہے اللہ تعالیٰ امتحان مین کامیابی نصیب کرے زیادہ والسلام علی من تبع الہدیٰ ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب پانزدہم

آن کس است اہل بشارت کہ اشارت داند   نکتہا ہست وبے محرم اسرار کجا

پیارے عزیز۔ السلام علیکم جب تک ٹوٹ کر نہ ملے اثر مترتب نہین ہوتا۔ ٹوٹ کر کیونکر ملنا ہوتا ہے ایک طرف عقیدہ ہو کامل محبت ہو واصل۔ دوسرے طرف والہ وہ صورت ہو یا والہ سیرت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو اچھی سمجھ عطا کی ہے ومَن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ فی الحقیقت دونون صفتین اُسکی مین مگر چشم ظاہر کو عموماً یہی یقین ہے

کہ ظاہر نے باطن کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ جمالش زنقاب آمد جلالش۔ اور اگر سمجھ آجائے تو نقاب جلال بھی بعض لئے جمال ہوجاتا ہے۔ اکثر یہی دیکھا گیا کہ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو۔ مگر ایک بہادر کا کلام مجھ کو نہایت پسند آیا ؎

رحمٰن رحیم رحمت اللہ مائیم
شیطان رجیم لعنت اللہ مائیم
ہر نیک وبدیکہ درجہان میگزرد
واللہ مائیم ثم باللہ مائیم

کل ایک مولوی صاحب نے بذریعۂ خط دس سوال مجھکو بھیجے اُن مین ایک یہ بھی تھا کہ آپ مجھکو ایک پرچہ لکھکر بھیجین کہ قیامت کے روز مین تم کو ساتھ رکھونگا بس اس کو مین اپنی قبر مین رکھوا دونگا اور یہی مجھکو کافی ہے میری بیوی بچے اور سب کچھ آپ پر قربان مجھکو جنت کی خواہش اس کے مقابلہ مین نہین۔ اچھی طرح تو یاد نہین کہ کیا کیا جواب دیا گیا مختصر اور ماحصل یہ ہے کہ میرے نزدیک جیسا طالب دنیا ویسا ہی طالب جنت۔ جنت مین اگر وعدۂ دیدار نہ ہو تو اس کو کیا فوقیت ہے اور دیدار دیکھنے والے کو کس جگہ دیدار نہین۔ آپ نے ہر ایک عبارت کو خوب سمجھا اور یہ آپ کی سمجھ میرے دل مین گھر کرتی جاتی ہے اول تو مین نے چاہا تھا کہ میرے خطوط شایع ہون جب میرے یاران طریقت نے نہ مانا تو مین نے یہ قید لگادی کہ سوائے یاران طریقت کے اور کسی کو نہ دئے جائین گر ؎

پرواز فطرت ما در دام بال میزد   آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا

مست ہونے والا مست ہو بیخود ہونے والا بیخود ہو دیکھنے والا دیکھے مزہ لینے والا مزہ لے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؛

مشتغل بودم بقال اے دوستان
حال غالب گشت بر قال زبان

آؤ بجائے اسکے کہ قدم بقدم چلتا اور اُسکو نہ چھوڑتا ذرہ سی غفلت مین ایک دورا ہے مین نقش قدم بھول گیا۔ حاجت خانہ مین پہنچا بجائے اس کے کہ حاجت سے فراغت پاکر طہارت کرکے باہر نکل آتا۔ ایسی غفلت کی نیند کہ نجاست خانہ مین سو گیا تمام کپڑے نجاست مین خراب ہو گئے نہ دوسرا جوڑا کپڑے کا ساتھ لایا تھا اور نہ پائیخانہ مین کوئی نل لگا ہوا ہے۔
اب بتائیے کیا کرون باہر کیونکر نکلون کپڑے کیونکر پاک کرون میرا آقا بیر احسن ایسا نہین جس سے ہوائی جدائی ایک منٹ کیا ایک سکنڈ کی جدائی بھی ممکن ہو اگر ادب مانع ہوتا تو مین یقین کے ساتھ لکھدیتا کہ وہ پائیخانہ مین ساتھ تھا مگر ہائے افسوس جس پر مین عاشق تھا جس کے غلام فرمابردار ہونے کی ایک جماعت کثیر کے سامنے دعویٰ کیا تھا اُسکو بھلا دیا اور اسکے احسان فراموش کردے غلام ہوکر آقا کا دعوے کرنے لگا اب دیکھیو کیا ہوتا ہے دو دو کی برف۔ تربوز، خربوزہ فالودہ اس قدر پلائین پیٹ مین ٹھوسی گئین مضمون اور خبط ہو گیا ہو۔ پہلے تو لباس تھا نہین لباس نہ آپ سے پہنا ہے اور نہ آپ سے اُتارین گے۔ ترک لباس اپنے اختیار مین نہین لباس پہنانیوالا جب اُتار دیگا آپ ترک لباس ہو جایئے گا اور لباس پہ لباس ہو اور بھی بے اعتباری کا بشر ہے اللہ تعالیٰ امتحان مین کامیابی نصیب کرے زیادہ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ ۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب پانزدہم

آن کس است اہل بشارت کہ اشارت داند ــــــ نکتہا ہست ولے محرم اسرار کجا

پیارے عزیز۔ السلام علیکم جب تک ٹوٹ کر نہ ملے اثر مترتب نہین ہوتا۔ ٹوٹ کر کیونکر ملنا ہوتا ہے ایک طرف عقیدہ ہو کامل محبت ہو واصل۔ دوسرے طرف والد و دُہ صورت ہو یا والہ سیرت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو اچھی سمجھ عطا کی ہے وَمَنْ یُوْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ فی الحقیقت دونون صفتین اُسکی ہین مگر چشم ظاہر کو عموماً یہی یقین ہے

کہ ظاہر نے باطن کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ جمالش زنقاب آمد جلالش۔ اور اگر سمجھ آجائے تو نقاب جلال بھی ہجر لہ جمال ہو جاتا ہے۔ اکثر یہی دیکھا گیا کہ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو۔ مگر ایک بہادر کا کلام مجھ کو نہایت پسند آیا۔

رحمٰن رحیم رحمت اللہ مائیم
شیطان رجیم لعنت اللہ مائیم
ہر نیک وبد یکہ در جہان میگزرد
واللہ مائیم ثم باللہ مائیم

کل ایک مولوی صاحب نے بذریعۂ خط دس سوال مجھکو بھیجے اُن مین ایک یہ بھی تھا کہ آپ مجھکو ایک پرچہ لکھ بھیجین کہ قیامت کے روز مین تم کو ساتھ رکھونگا بس اس کو مین اپنی قبر مین رکھوا دونگا اور یہی مجھکو کافی ہے میری بیوی بچے اور سب کچھ آپ پر قربان مجھکو جنت کی خواہش اس کے مقابلہ مین نہین۔ اچھی طرح تو یاد نہین کہ کیا کیا جواب دیا گیا مختصر اور ماحصل یہ ہے کہ میرے نزدیک جیسا طالب دنیا ویسا ہی طالب جنت۔ جنت مین اگر وعدۂ دیدار نہ ہو تو اس کو کیا فوقیت ہے اور دیدار دیکھنے والے کو کس جگہ دیدار نہین۔ آپ نے ہر ایک عبارت کو خوب سمجھا اور یہ آپ کی سمجھ میرے دل مین گھر کرتی جاتی ہے اول تو مین نے چاہا تھا کہ میرے خطوط شایع ہون جب میرے یاران طریقت نے منا تو مین نے یہ قید لگادی کہ سوائے یاران طریقت کے اور کسی کو نہ دئے جائین گے ؎

پرواز فطرت ما در دام بال میزند ــــــ آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا

مست ہونے والا مست ہو بیخود ہونے والا بیخود ہو دیکھنے والا دیکھے مزہ لینے والا مزہ لے۔
هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؛

مشتغل بودم بقال اے دوستان
حال غالب گشت برقال زبان

غیر حق می کو بم اندر زیر پا
الصلا اے پاکبازان الصلا

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب شانزدہم

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
چمکتی ہے بجلی گرجتے ہین بادل   تو کملی مین اپنے چھپا کملی والے

چاند سا مکھڑا پیارا ہے تو زلف بھی اُسی مکھڑے کا سنگار ہے اُسکی سیاہی اور روشنیون سے برتر ہے بادل مین سے نکلنا اور پوشیدہ ہونا برسات مین جو ہر مرتبہ لطف کو دوبالا کرتا ہے وہ مطلع صاف مین نہین۔ چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا ؎

یک دست جام بادہ و گردست زلف یار
رقص چنین میانہ میدانم آرزوست

کیا ندہ تھے آپ کے پاس موجود ہے میرا دل چاہتا ہے کہ یہ اردو کا شعر آپ اُس سنین مدت سے زلف اور رخسار کی تمیز اور جھگڑے مین پھنسے ہوئے ہین تھوڑی دیر کے واسطے ہم کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جس کا رخسار اُس کی زلف ہے ؎

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا

ہائے کیا مزہ کا وقت ہے کوئی کا نہ ہے پر کملیا ڈال کر آیا تھا۔ کملیا کے صدقہ ایک صاحب ایسے تشریف لائے کہ رفتہ رفتہ وہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا ؎

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
یک دست جام بادہ و گردست زلف یار
رقص چنین میانہ میدانم آرزوست

کس نے لکھا کس کو لکھا کس نے پڑھا کس نے سُنا۔ فقط (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہفتدہم

ھو الکل

آداب القاب سب غایب آپ نہایت خوش نصیب ہین یہ جو کام آپ سے لیا جا رہا ہے وہ لاجواب ہے۔ گیارہ پر جنازہ آیا وضو کر کے نیچے اُترا مسجد مین پاس جا کر بیٹھا کسکی میت نہ جنازہ کہنے کو دل چاہتا ہے نہ میت کیا اثر والی چیز ہے تعالی شانہٗ عما یقولون مین نے تمام عمر ایسے وقت مین یہ اثر نہین دیکھا اگر دوسری قوت جو برلئے نام دوسری قوت کہلائی جاتی ہے ہمراہ نہوتی تو نوبت بہ جامہ دریدن ہوتی۔ نماز کے بعد پھر بیٹھا برخوردار سلمہٗ پاس برابر بیٹھا رہا اُس سے پوچھا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ہان۔ بالآخر ڈیڑھ بجے یہ کہکر آیا ہون کہ جنازہ کو جس جگہ رکھا ہے بغیر میرے بلائے نہ اٹھانا یہ وہ ہین جنھون نے ع ہستیم شدہ غرق بحر لازوال حسن یار ؛ مین عمر گنوا دی اور کسیکو خبر نہین ہوئی کہ کون تھا کہان سے آیا کہان گیا مین قربان اُس بے نشان کے جسکے یہ سب نشان ہین جبتک گم نام نہو کیسے ہو نام ....
..................جب تک بے نشان نہو نشان کیسے ملے

تعالی شانہٗ عما یقولون۔ والسلام ؛
ہستیم شد غرق بحر لازوال حسن یار کا غلام (کلیمی غفرلہٗ)

غیر حق می کو بم اندر زیر پا
الصلا اے پاکبازان الصلا

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب شانزدہم

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
چمکتی ہے بجلی گرجتے ہین بادل   تو کملی مین اپنے چھپا کملی والے

چاند سا مکھڑا پیارا ہے تو زلف بھی اُسی مکھڑے کا سنگار ہے اُسکی سیاہی اور روشنیون سے برتر ہے بادل مین سے نکلنا اور پوشیدہ ہونا برسات مین جو ہر مرتبہ لطف کو دوبالا کرتا ہے وہ مطلع صاف مین نہین۔ چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا ؎

یک دست جام بادہ و گردست زلف یار
رقص چنین میانہ میدانم آرزوست

کیا ندہ نثے آپ کے پاس موجود ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ اردو کا شعر آپ اُس سے سنین مدت سے زلف اور رخسار کی تمیز اور جھگڑے مین پھنسے ہوئے ہین تھوڑی دیر کے واسطے ہم کو سمجھ لینا چاہیے کہ جس کا رخسار اُس کی زلف ہے ؎

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا

ہائے کیا مزہ کا وقت ہے کوئی کا ندہے پر کملیا ڈال کر آیا تھا۔ کملیا کے صدقہ ایک صاحب ایسے تشریف لائے کہ رفتہ رفتہ وہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا ؎

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
یک دستِ جام بادہ و گردست زلف یار
رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

کس نے لکھا کس کو لکھا کس نے پڑھا کس نے سُنا۔ فقط (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہفتدہم

ہو الکل

آداب القاب سب غایب آپ نہایت خوش نصیب ہین یہ جو کام آپ سے لیا جا رہا ہے وہ لاجواب ہے۔ گیارہ پر جنازہ آیا وضو کر کے نیچے اُترا مسجد مین پاس جا کر بیٹھا کسکی میت نہ جنازہ کہنے کو دل چاہتا ہے نہ میت کیا اثر والی چیز ہے تعالیٰ شانہٗ عما یقولون مین نے تمام عمر ایسے وقت مین یہ اثر نہین دیکھا اگر دوسری قوت جو برائے نام دوسری قوت کہلاتی جاتی ہے ہمراہ نہوتی تو نوبت بجامہ دریدن ہوتی۔ نماز کے بعد پھر بیٹھا برخوردار سلمہٗ پاس برابر بیٹھا رہا اُس سے پوچھا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ہان۔ بالآخر ڈیڑھ بجے یہ کہکر آیا ہون کہ جنازہ کو جس جگہ رکھا ہے بغیر میرے بلائے نہ اُٹھانا یہ وہ ہین جنہون نے ع ہستیم شدہ غرق بحر لازوال حُسن یار ؛ مین عمر گنوادی اور کسیکو خبر نہین ہوئی کہ کون تھا کہان سے آیا کہان گیا مین قربان اُس بے نشان کے جسکے یہ سب نشان ہین جبتک گم نام نہو کیسے ہو نام ......

.... جب تک بے نشان نہو نشان کیسے ملے

تعالیٰ شانہٗ عما یقولون۔ والسلام ؛
ہستیم شدہ غرق بحر لازوال حُسن یار کا غلام (کلیمی غفرلہٗ)

غیر حق می کو بم اندر زیر پا
الصلا اے پاکبازان الصلا

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب شانزدہم

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
چمکتی ہے بجلی گرجتے ہین بادل　　تو کملی مین اپنے چھپا کملی والے

چاند سا مکھڑا پیارا ہے تو زلف بھی اُسی مکھڑے کا سنگار ہے اُسکی سیاہی اور روشنیون سے برتر ہے بادل مین سے نکلنا اور پوشیدہ ہونا برسات مین جو ہر مرتبہ لطف کو دوبالا کرتا ہے وہ مطلع صاف مین نہین۔ چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا ؂

یک دست جام بادہ و گردست زلف یار
رقص چنین میانہ میدانم آرزوست

کیا نندہ نے آپ کے پاس موجود ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ اردو کا شعر آپ اُس سے سنین مدت سے زلف اور رخسار کی تمیز اور جھگڑے مین پھنسے ہوئے ہین تھوڑی دیر کے واسطے ہم کو سمجھ لینا چاہیے کہ جس کا رخسار اُس کی زلف ہے ؂

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا

ہائے کیا مزہ کا وقت ہے کوئی کا نہ ہے پر کملیا ڈال کر آیا تھا۔ کملیا کے صدقہ ایک صاحب ایسے تشریف لائے کہ رفتہ رفتہ وہ آنکھ سے اوجھل ہو گیا ؂

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
یک دستِ جام بادہ و گردست زلف یار
رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

کس نے لکھا کس کو لکھا کس نے پڑھا کس نے سُنا۔ فقط (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہفدہم

ھو الکل

آداب القاب سب غایب آپ نہایت خوش نصیب ہین یہ جو کام آپ سے لیا جا رہا ہے وہ لاجواب ہے۔ گیارہ پر جنازہ آیا وضو کرکے نیچے اُترا مسجد مین پاس جاکر بیٹھا کسکی میت نہ جنازہ کہنے کو دل چاہتا ہے نہ میت کیا اثر والی چیز ہے تعالی شانہ عما یقولون مین نے تمام عمر ایسے وقت مین یہ اثر نہین دیکھا اگر دوسری قوت جو برلئے نام دوسری قوت کہلائی جاتی ہے ہمراہ نہوتی تو نوبت بجامہ دریدن ہوتی۔ نماز کے بعد بھر بیٹھا برخوردار سلمہٗ پاس برابر بیٹھا رہا اُس سے پوچھا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ہان۔ بالآخر ڈیڑھ بجے یہ کہکر آیا ہون کہ جنازہ کو جس جگہ رکھا ہے بغیر میرے بلائے نہ اٹھانا یہ وہ ہین جنہون نے ؏ ہستیم شدہ غرق بحر لازوال حسن یار ؛ مین عمر گنوادی اور کسیکو خبر نہین ہوئی کہ کون تھا کہان سے آیا کہان گیا مین قربان اُس بے نشان کے جسکے یہ سب نشان ہین جبتک گم نام نہو کیسے ہو نام ....
.... جب تک بے نشان نہو نشان کیسے ملے

تعالی شانہ عما یقولون۔ والسلام ؛
ہستیم شد غرق بحر لازوالِ حسن یار کا غلام (کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہشتدہم

گرامی عزیز جانم سلمہٗ۔ السلام علیکم۔ ہزارون مسلمان ایسے ہین کہ بوڑھے ہوگئے اُن کو نماز آتی ہی نہین ہزارون ایسے ہین جنکو آتی ہے پڑھتی نہین ہزارون ایسے ہین جو زکوٰۃ نہین دیتی ہزارون ایسی ہین جو حج نہین کرتی اور مسئلہ یہ ہے کہ فقط ایک فرض کا تارک کافر ہے پھر آپکے دل مین کیون اِن مسلمانون کیطرف کفر کا خطرہ نہین آتا برخلاف اسکے ایک بت پرست بُت پرستی سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہونا چاہتا ہے آپ اُسکی دُم مین کفر کا دُم چھلا باندھے جاتے ہین۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ سب سے افضل و اعلیٰ توحید ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ شرک و بدعات کا کس قدر زور اسوقت مسلمانون مین ہے میرے نزدیک ان نام کے مسلمانون سے جو نماز روزہ سے بھاگنے والے ہین، وہ موحد اچھی ہین جنھون نے بت پرستی چھوڑی اپنی ان برو کو دیکھیو دوستون کی بُرائیان آپ کے نامۂ اعمال مین نہین لکھی جاوینگی۔

زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب نوازدہم

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم ✤ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست ✤ انصار بھائی اسوقت مجھکو ریل مین بیٹھے بیٹھے آپکے بیان کی بجلی کی روشنی کا خیال آگیا آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ روشنی ایک انجن کے ذریعہ سے قندیلون مین پہنچتی ہے ہر ایک قندیل ہر ایک چیز پر روشنی ڈالتی ہے اور ہر ایک کی نظر قندیل کی روشنی پر پڑتی ہے قندیل کا دعوے کہ میری روشنی ہے اور یہ دعوے سراسر غلط ہے انجن ہر شب اُسکو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ تیرا وصف نہین ہے مگر ہر شب یہی دعوے قندیل پیش کردیتی ہے اسیوجہ سے اسکو ہر روز روز بد دیکھنا پڑتا ہے اسیطرح تنگ نظرین قندیل کی روشنی کو قندیل کی اصلی ذاتی روشنی سمجھکر اسی کو روشنی والا

سمجھتے ہین حالانکہ روز اُن کو دکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی کے محتاج ہین ؎

گویم بہر زبان بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

لکھنؤ کا اسٹیشن ہے نہ سیاہی ہے نہ قلم نہ ٹکٹ۔ آج گیارہ بجے دن کے چلا ہون کل شام کو انشاء اللہ تعالیٰ پہنچونگا۔ پیارے رشید سے سلام کہدیجئے اور یہ بھی کہ بڑا دھوکا ہوا۔ اصل مین نہ زبان پر قبضہ تھا نہ کان پر ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

زیادہ والسلام و شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بستم

عزیز جانم سلمہٗ ✤ السلام علیکم مولوی عبدالرحیم صاحب کو چاہئے تھا کہ اس قسم کے سوالات کسی شیخ سے کرتے آپ سے کیون کئے۔ اسلام کے پاس تمام انتظام شرعی کیواسطے دو ہتیار ہین ایک کتاب اللہ ایک کتاب الرسول اِن دو لونکا بھی انتظام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پورا نہین ہوا تھا یہ دوایر وغیرہ کی تحقیقات اور ایجاد اسوقت کہان تھی اب رہے اشغال فنا فی الرسول وغیرہ یہ سب حضور کو حاصل تھے کیا آپ کو نہین بتایا گیا تھا اب خیال کیجئے آپ سے کہا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک بھی اُسی نور سے تھا۔ فنا فی الرسول حقیقت الاشیاء ظہور اول۔ اس شغل کے تین نام ہین اسکے بعد تحریر یہ تھا کہ کسی کے سوال اور جواب پر مرید راسخ العقیدہ کو متوجہ ہونا چاہیے بلکہ جو شیخ بتائے وہی کرنا چاہیئے اسکے علاوہ سب وسوسات ہین سب کو سلام کہدیجئے۔

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہشتدہم

گرامی عزیز جانم سلمٗہ۔ السلام علیکم۔ ہزارون مسلمان ایسے ہین کہ بوڑھے ہوگئے اُن کو نماز آتی ہی نہین ہزارون ایسے ہین جنکو آتی ہے پڑھتی نہین ہزارون ایسے ہین جو زکوۃ نہین دیتی ہزارون ایسی ہین جو حج نہین کرتی اور مسئلہ یہ ہے کہ فقط ایک فرض کا تارک کافر ہے پھر آپکے دل مین کیون اِن مسلمانون کیطرف کفر کا خطرہ نہین آتا برخلاف اسکے ایک بت پرست بُت پرستی سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالی کیطرف رجوع ہونا چاہتا ہے آپ اُسکی دُم مین کفر کا دُم چھلا باندہے جاتے ہین۔ نماز روزہ حج زکوۃ سب سے افضل و اعلےٰ توحید ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ شرک وبدعات کا کس قدر زور اسوقت مسلمانون مین ہے میرے نزدیک اِن نام کے مسلمانون سے جو نماز روزہ سے بھاگنے والے ہین وہ موحد اچھے ہین جنہون نے بت پرستی چھوڑی اپنی برادری کو دیکھیو دوستون کی بُرائیان آپ کے نامۂ اعمال مین نہین لکھی جاوینگی۔

زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب نوازدہم

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم ✣ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست ✣ انصار بھائی اسوقت مجھکو ریل مین بیٹھے بیٹھے آپ کے بیان کی بجلی کی روشنی کا خیال آگیا آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ روشنی ایک انجن کے ذریعہ سے قندیلون مین پہنچتی ہے ہر ایک قندیل ہر ایک چیز پر روشنی ڈالتی ہے اور ہر ایک کی نظر قندیل کی روشنی پر پڑتی ہے قندیل کا دعوے کہ میری روشنی ہے اور یہ دعوے سراسر غلط ہے انجن ہر شب اُسکو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ تیرا وصف نہین ہے مگر ہر شب یہی دعوے قندیل پیش کردیتی ہے اسیوجہ سے اُسکو ہر روز روز بد دیکھنا پڑتا ہے اسیطرح تنگ نظرین قندیل کی روشنی کو قندیل کی اصلی ذاتی روشنی سمجھکر اسی کو روشنی وا

سمجھتے ہین حالانکہ روز اُن کو دکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی کے محتاج ہین ؎

گویم بہر زبان بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

لکھنؤ کا اسٹیشن ہے نہ سیاہی ہے نہ قلم دُرست۔ آج گیارہ بجے دن کے چلا ہون کل شام کو انشاء اللہ تعالی پہنچونگا۔ پیارے رشید سے سلام کہدیجیے اور یہ بھی کہ بڑا دھوکا ہوا۔ اصل مین نہ زبان پر قبضہ تھا نہ کان پر ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

زیادہ والسلام و شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بستم

عزیز جانم سلمٗہ ✣ السلام علیکم مولوی عبدالرحیم صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس قسم کے سوالات کسی شیخ سے کرتے آپ سے کیون کئے۔ اسلام کے پاس تمام انتظام شرعی کیواسطے دو ہتیار ہین ایک کتاب اللہ ایک کتاب الرسول اِن دو کا کبھی انتظام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پورا نہین ہوا تھا یہ دوایر وغیرہ کی تحقیقات اور ایجاد اسوقت کہان تھی اب رہے اشغال فنا فی الرسول وغیرہ یہ سب حضور کو حاصل تھے کیا آپ کو نہین بتایا گیا تھا اب خیال کرلیجیے آپ سے کہا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک بھی اُسی نور سے تھا۔ فنا فی الرسول حقیقت الاشیاء ظہور اول۔ اس شغل کے تین نام ہین اسکے بعد تحریر یہ تھا کہ کسی کے سوال اور جواب پر مرید راسخ العقیدہ کو متوجہ ہونا چاہیے بلکہ جو شیخ تمام عمر بھی کرنا چاہیئے اسکے علاوہ سب وسوسات ہین سب کو سلام کہدیجیے۔

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہشتدہم

گرامی عزیز جانم سلمٗہ - السلام علیکم - ہزارون مسلمان ایسے ہین کہ بوڑھے ہوگئے اُن کو نماز آتی ہی نہین ہزارون ایسے ہین جنکو آتی ہے پڑھتی نہین ہزارون ایسے ہین جو زکوۃ نہین دیتی ہزارون ایسی ہین جو حج نہین کرتی اور مسئلہ یہ ہے کہ فقط ایک فرض کا تارک کافر ہے پھر آپکے دل مین کیون اِن مسلمانون کیطرف کفر کا خطرہ نہین آتا برخلاف اِسکے ایک بت پرست بُت پرستی سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہونا چاہتا ہے آپ اُسکی دُم مین کفر کا دُم چھلا باندہے جاتے ہین - نماز روزہ حج زکوۃ سب سے افضل و اعلےٰ توحید ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ شرک و بدعات کا کس قدر زور اسوقت مسلمانون مین ہے میرے نزدیک اِن نام کے مسلمانون سے جو نماز روزہ سے بھاگنے والے ہین وہ موحد اچھی ہین جنہون نے بت پرستی چھوڑی اپنی برو ان کو دیکھیو دوستون کی بُرائیان آپ کے نامۂ اعمال مین نہین لکھی جاوینگی ؎

زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب نوازدہم

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم ❊ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست ❊ انصار بھائی اسوقت مجھکو ریل مین بیٹھے بیٹھے آپ کے بیان کی بجلی کی روشنی کا خیال آگیا آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ روشنی ایک انجن کے ذریعہ سے قندیلون مین پہنچتی ہے ہر ایک قندیل ہر ایک چیز پر روشنی ڈالتی ہے اور ہر ایک کی نظر قندیل کی روشنی پر پڑتی ہے قندیل کا دعوے کہ میری روشنی ہے اور یہ دعوے سراسر غلط ہے انجن ہر شب اُسکو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ تیرا وصف نہین ہے مگر ہر شب یہی دعوے قندیل پیش کردیتی ہے اسیوجہ سے اسکو ہر روز زد و بد دیکھنا پڑتا ہو اسیطرح تنگ نظرین قندیل کی روشنی کو قندیل کی اصلی ذاتی روشنی سمجھکر اسی کو روشنی والا

سمجھتے ہین حالانکہ روز اُن کو دکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی کے محتاج ہین ؎

گویم بہر زبان بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

لکھنؤ کا اسٹیشن ہے نہ سیاہی ہے نہ قلم ٹکٹ - آج گیارہ بجے دن کے چلا ہون کل شام کو انشاء اللہ تعالیٰ پہنچونگا - پیارے رشید سے سلام کہدیجئے اور یہ بھی کہ بڑا دھوکا ہوا - اصل مین نہ زبان پر قبضہ تھا نہ کان پر ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

زیادہ والسلام و شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بستم

عزیز جانم سلمٗہ ❊ السلام علیکم مولوی عبد الرحیم صاحب کو چاہیے تھا کہ اس قسم کے سوالات کسی شیخ سے کرتے آپ سے کیون کئے - اسلام کے پاس تمام انتظام شرعی کیواسطے دو ہتیار ہین ایک کتاب اللہ ایک کتاب الرسول اِن دو کو نکالنا بھی انتظام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پورا نہین ہوا تھا یہ دوایر وغیرہ کی تحقیقات اور ایجاد اسوقت کہان تھی اب رہے اشغال فنافی الرسول وغیرہ یہ سب حضور کو حاصل تھے کیا آپ کو نہین بتایا گیا تھا اب خیال کیجئے آپ سے کہا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک بھی اُسی نور سے تھا - فنافی الرسول حقیقت الاشیا ظہور اول - اس شغل کے تین نام ہین اسکے بعد تحریر یہ تھا کہ کسی کے سوال اور جواب پر مرید راسخ العقیدہ کو متوجہ ہونا چاہیے بلکہ جو شیخ بتائے وہی کرنا چاہیے اسکے علاوہ سب وسوسات ہین سب کو سلام کہدیجئے ؎

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست ویکم

عزیز جانم سلمہٗ ٭ السلام علیکم آج آپ کے دو لفافہ وصول ہوئے میرے نزدیک دنیا مین وہ وقت بے بہا ہے جس مین یہ ہستی یاد نہ رہے اور یہ کیونکر میسر آتی ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

کا دور دورہ ہوتا ہے مجھ بوڑھے بیل کو کیا اثر ہوتا اور میری نظر مین کیا تاثیر ہوگی اللہ تعالی آپ کو سب قسم کے کمال عطا کرے اور آپ کی عمدہ حالت دیکھکر قربان ہون اسوقت کو غنیمت سمجھکر زیادہ ہجر کی خواستگاری اچھی ہے اور سچا عشق وہی ہے جس سے دوسری طرف خیال نہ رہے تصور مین ہو المقصود اور ہو الموجود ہو ظاہری صورت معشوق نہ آنے پائے زیادہ والسلام شوق ٭ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و دوم

جیتے رہو خوش رہو شاد رہو

پیارے انصار بھیا ٭ السلام علیکم آپ سلسلہ مین داخل ہوئے اور یہ مجھکو یقین ہو گیا کہ آپ سچے طالب ہین اور مدتون پیرون کے زیر مشق رہے ہین روپیہ بھی بہت سا خرچ کیا ہے اور پھر بھی آپ بتیداست ہین میرا قلب آپ کی طرف ٹوٹ کر رجوع ہو گیا۔ میرے آقا میرے والی میرے سرپرست جنکا قول ہے۔ بوعلی دگفتہ راطاعت بجز تو حید نیست میرے خیال کے ساتھ اور خیال بھی کونسا نازک رہتے ہین جو کچھ ہوتا ہے اُنکی طرف سے ہوتا ہے۔

اُن کی نعلین مبارک پر ہزار بار مین تصدق ہون۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ مین نازک مزاج ہون مگر بفضلہ تعالی ظالم نہین ہون میرا دل چاہتا ہے کہ وہ قصہ جو مجھکو یاد آیا تھا آپ کو لکھون اگرچہ مجھکو خطوط نویسی مین تکلیف ہوتی ہے۔ مگر گشتند از برائے دِلے بارہا۔ عرصہ بیس برس سے زائد ہوا مجھکو مولوی جمال الدین صاحب مرحوم خلیفۂ مولانا شمس الدین صاحب جو شاہ سلیمان صاحب کے خلیفہ تھے حسن ابدال لیگئے یہ صاحب ولایتی تھے غضب کے ذاکر شاغل چلہ کش مختی خلیفہ تھے مجھسے ہر روز کتنے کچھ ولواتے ایک دن مین اُن کے گھر سے دوسرے گانون گھوڑے پر سوار جاتا تھا فقط وہ ہمراہ تھے میرے ساتھ کے دو آدمی اور اسباب پیچھے جا چکا تھا یہ راستہ ناہموار کھڈ وغیرہ کا تھا مولوی صاحب نے ایک قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ ایک طالب علم ٹھان پڑھتا تھا مگر نہایت غبی تھا ایک مجذوب صاحب اُس پر مہربانی کرتے تھے روز اُنسے کہتا کہ میرا ذہن درست ہو جاوے مگر وہ کچھ نہ کہتے تھے ایک روز وہ طالب علم ایک چھری تیز کر کے لایا اور مجذوب کو پچھاڑ کر اُسکے سینہ پر بیٹھا اور چھری گلے پر رکھدی اور کہا یا تو مین مولوی ہو جاؤن ورنہ تجھکو ذبح کرتا ہون مجذوب صاحب نے کہا جا مولوی ہو گیا وہ مولوی ہو گیا۔ مولوی جمال الدین نے یہ قصہ ختم کرتے ہی دوڑ کر میرے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا دو ورنہ نہین تو اس کھڈ مین پھینکتا ہون میری آنکھون کے سامنے ایک بجلی چمکی اور معلوم ہوا کہ تو جو کچھ چاہے وہ ہو جائے مین نے ایک قہقہہ لگایا اور مولوی صاحب نے کہا۔ اِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ ٭ مولوی صاحب وہ مجذوب خام تھا مولوی صاحب پر کچھ رعب طاری ہوا اور باگ چھوڑدی دوسرے گانون تک مین ہنستا ہوا چلا گیا میزبان کے گھر پہنچا وہان کے دستور کے موافق کٹی بھنی ہوئی پیش ہوئی وہ صاف کی کہا اور لاؤ پھر آئی پھر صاف کی تین دفعہ کے بعد میزبان نے کہا اب مجھکو کہا لیجئے مین حاضر ہون مگر قہقہہ برابر جاری تھا مولوی صاحب کی بُری حالت تھی اُنہون نے کہا کہ اس ہنسی مین آگ کیون برستی ہے خیر مین تو دوسرے روز پشاور چلا گیا مولوی صاحب کا وظیفہ نماز ذکر شغل سب غایب ہو گیا۔ پشاور مین مین نے اُن کے

مکتوب بست و یکم

عزیز جانم سلمۂ ٭ السلام علیکم آج آپ کے دو لفافہ وصول ہوئے میرے نزدیک دنیا مین وہ وقت بے بہا ہے جس مین یہ ہستی یاد نہ رہے اور یہ کیونکر میسر آتی ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

کا دور دورہ ہوتا ہے مجھ بوڑھے بیل کو کیا اثر ہوتا اور میری نظر مین کیا تاثیر ہوگی اللہ تعالی آپ کو سب قسم کے کمال عطا کرے اور آپ کی عمدہ حالت دیکھکر قربان ہون اسوقت کو غنیمت سمجھکر زیادہ ہجر کی خواستگاری اچھی ہے اور سچا عشق وہی ہے جس سے دوسری طرف خیال نہ رہے تصور مین ہو المقصود اور ہو الموجود ہو ظاہری صورت معشوق نہ آنے پائے زیادہ و السلام شوق ٭ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و دوم

جیتے رہو خوش رہو شاد رہو

پیارے انصار بھیا ٭ السلام علیکم۔ آپ سلسلہ مین داخل ہوئے اور یہ مجھکو یقین ہو گیا کہ آپ سچے طالب ہین اور مدتون پیرون کے زیر مشق رہے ہین روپیہ بھی بہت سا خرچ کیا ہے اور پھر بھی آپ تہیدست ہین میرا قلب آپ کی طرف ٹوٹ کر رجوع ہو گیا۔ میرے آقا میرے والی میرے سرپرست جنکا قول ہے۔ بو علی دخستہ راطاعت بجز تو حید نیست میرے خیال کے ساتھ اور خیال بھی کونسا نازک رہتے ہین جو کچھ ہوتا ہے اُنکی طرف سے ہوتا ہے۔

اُن کی نعلین مبارک پر ہزار بار مین تصدق ہون۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ مین نازک مزاج ہون مگر بفضلہ تعالی ظالم نہین ہون میرا دل چاہتا ہے کہ وہ قصہ جو مجھکو یاد آیا تھا آپ کو لکھون اگرچہ مجھکو خطوط نویسی مین تکلیف ہوتی ہے۔ مگر گذشتہ از برائے دِلے بار ہا۔ عرصہ بیس برس سے زائد ہوا مجھکو مولوی جمال الدین صاحب مرحوم خلیفۂ مولانا شمس الدین صاحب جو شاہ سلیمان صاحب کے خلیفہ تھے حسن ابدال لیگئے یہ صاحب ولایتی تھے خاصے ذاکر شاغل چلہ کش مختی خلیفہ تھے مجھسے ہر روز کتنے کچھ ولواتے ایک دن مین اُن کے گھر سے دوسرے گانون گھوڑے پر سوار جاتا تھا فقط وہ ہمراہ تھے میرے ساتھ کے دو آدمی اور اسباب پیچھے جا چکا تھا یہ راستہ ناہموار کھڈ وغیرہ کا تھا مولوی صاحب نے ایک قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ ایک طالب علم ٹھان پڑھتا تھا مگر نہایت غبی تھا ایک مجذوب صاحب اُس پر مہربانی کرتے تھے روز اُنسے کہتا کہ میرا ذہن درست ہو جاوے مگر وہ کچھ نہ کہتے تھے ایک روز وہ طالب علم ایک چھری تیز کر کے لایا اور مجذوب کو پچھاڑ کر اُسکے سینہ پر بیٹھا اور چھری گلے پر رکھدی اور کہا یا تو مین مولوی ہو جاؤن ورنہ تجھکو ذبح کرتا ہون مجذوب صاحب نے کہا جا مولوی ہو گیا وہ مولوی ہو گیا۔ مولوی جمال الدین نے یہ قصہ ختم کرتے ہی دوڑ کر میرے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا دو ورنہ تو اس کھڈ مین پھینکتا ہون میری آنکھون کے سامنے ایک بجلی چمکی اور معلوم ہوا کہ تو جو کچھ چاہے وہ ہو جائے مین نے ایک قہقہہ لگایا اور مولوی صاحب نے کہا۔ اِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ٭ مولوی صاحب وہ مجذوب خام تھا مولوی صاحب پر کچھ رعب طاری ہوا اور باگ چھوڑ دی دوسرے گانون تک مین ہنستا ہوا چلا گیا میزبان کے گھر پہنچا وہان کے دستور کے موافق کچھ بھنی ہوئی پیش ہوئی وہ صاف کی کھا اور لاؤ پھر آئی پھر صاف کی تین دفعہ کے بعد میزبان نے کہا اب مجھکو کہا لیجئے مین حاضر ہون مگر قہقہہ برابر جاری تھا مولوی صاحب کی بُری حالت تھی اُنہون نے کہا کہ اس ہنسی مین آگ کیون برستی ہے خیر مین تو دوسرے روز پشاور چلا گیا مولوی صاحب کا وظیفہ نماز ذکر شغل سب غایب ہو گیا۔ پشاور مین مین نے اُن کے

مکتوب بست و یکم

عزیز جانم سلمہٗ :- السلام علیکم آج آپ کے دو لفافہ وصول ہوئے میرے نزدیک دنیا مین وہ وقت بے بہا ہے جس مین یہ ہستی یاد نہ رہے اور یہ کیونکر میسر آتی ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

کا دور دورہ ہوتا ہے مجھ بوڑھے بیل کو کیا اثر ہوتا اور میری نظر مین کیا تاثیر ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو سب قسم کے کمال عطا کرے اور آپ کی عمدہ حالت دیکھکر قربان ہون اسوقت کو غنیمت سمجھکر زیادہ ہجر کی خواستگاری اچھی ہے اور سچا عشق وہی ہے جس سے دوسری طرف خیال نہ رہے تصور مین ہو المقصود اور ہو الموجود ہو ظاہری صورت معشوق نہ آنے پائے زیادہ والسلام شوق :- (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و دوم

جیتے رہو خوش رہو شاد رہو

پیارے انصار بھیا :- السلام علیکم آپ سلسلہ مین داخل ہوئے اور یہ مجھکو یقین ہوگیا کہ آپ سچے طالب ہین اور مدتون پیرون کے زیر مشق رہے ہین روپیہ بھی بہت سا خرچ کیا ہے اور پھر بھی آپ تہیدست ہین میرا قلب آپ کی طرف ٹوٹ کر رجوع ہوگیا۔ میرے آقا میرے والی میرے سرپرست جنکا قول ہے۔ بوعلی دلخستہ را طاعت بجز توحید نیست میرے خیال کے ساتھ اور خیال بھی کونسا نازک رہتے ہین جو کچھ ہوتا ہے اُنکی طرف سے ہوتا ہے۔

اُن کی نعلین مبارک پر ہزار بار مین تصدق ہون۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ مین نازک مزاج ہون مگر بفضلہ تعالیٰ ظالم نہین ہون میرا دل چاہتا ہے کہ وہ قصہ جو مجھکو یاد آیا تھا آپ کو لکھون اگرچہ مجھکو خطوط نویسی مین تکلیف ہوتی ہے۔ مگر گشتند از برائے دِلے بارہا۔ عرصہ بیس برس سے زائد ہوا مجھکو مولوی جمال الدین صاحب مرحوم خلیفۂ مولانا شمس الدین صاحب جو شاہ سلیمان صاحب کے خلیفہ تھے حسن ابدال لیگئے یہ صاحب ولایتی تھے خاصے ذاکر شاغل چلہ کش مختی خلیفہ تھے مجھسے ہر روز کتنے کچھ ولواتے ایک دن مین اُن کے گھر سے دوسرے گانون گھوڑے پر سوار جاتا تھا فقط وہ ہمراہ تھے میرے ساتھ کے دو آدمی اور اسباب پیچھے جا چکا تھا یہ راستہ ناہموار کھڈہ وغیرہ کا تھا مولوی صاحب نے ایک قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ ایک طالب علم ٹھان پڑھتا تھا مگر نہایت غبی تھا ایک مجذوب صاحب اُس پر مہربانی کرتے تھے روز اُنسے کہتا کہ میرا ذہن درست ہوجاوے مگر وہ کچھ نہ کہتے تھے ایک روز وہ طالب علم ایک چھری تیز کر کے لایا اور مجذوب کو پچھاڑ کر اُسکے سینہ پر بیٹھا اور چھری گلے پر رکھدی اور کہا یا تو مین مولوی ہوجاؤن ورنہ تجھکو ذبح کرتا ہون مجذوب صاحب نے کہا جا مولوی ہوگیا وہ مولوی ہوگیا۔ مولوی جمال الدین نے یہ قصہ ختم کرتے ہی دوڑ کر میرے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا دو ورنہ نہین تو اس کھڈ مین پھینکتا ہون میری آنکھون کے سامنے ایک بجلی چمکی اور معلوم ہوا کہ تو جو کچھ چاہے وہ ہوجاوے مین نے ایک قہقہہ لگایا اور مولوی صاحب سے کہا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ :- مولوی صاحب وہ مجذوب خام تھا مولوی صاحب پر کچھ رعب طاری ہوا اور باگ چھوڑدی دوسرے گانون تک مین ہنستا ہوا چلا گیا میزبان کے گھر پہنچا وہان کے دستور کے موافق کٹی بھنی ہوئی پیش ہوئی وہ صاف کی کہا اور لاؤ پھر آئی پھر صاف کی تین دفعہ کے بعد میزبان نے کہا اب مجھکو کہا لیجئے مین حاضر ہون مگر قہقہہ برابر جاری تھا مولوی صاحب کی بُری حالت تھی اُنہون نے کہا کہ اس ہنسی مین آگ کیون برستی ہے خیر مین تو دوسرے روز پشاور چلا گیا مولوی صاحب کا وظیفہ نماز ذکر شغل سب غایب ہوگیا۔ پشاور مین مین نے اُن کے

پیرومرشد کو خواب مین یہ کہتے دیکھا کہ اب اُس کا قصور معاف کر دیجئے واپس آگرانکو اپنی طرف سے خلافت دی پھر اُن کا سلسلہ خاصہ چل نکلا افسوس ہے کہ اُن کا انتقال ہو گیا۔ یہ قصہ یاد آگیا تھا۔ انصار بھیا جو کچھ اسوقت آپ کو محبت عقیدت ہے وہ قابل اعتبار نہین ابھی تو مین آپ سے ٹوٹ کر لاہوا ہون جب آپ مجھسے ٹوٹ کر ملین گے وہ بات پختہ ہوگی مین ایک انار صد بیمار ہون اور ہون جوگی جس کی نیت کا اعتبار نہین اسوقت تک مجھکو حیدرآباد کی یاران طریقت اور پھر اُن مین سے چار پانچ بھید یاد آتے ہین اور اُن مین ہمہ تن مصروف ہون مجھکو معلوم نہین کہ یہ کب تک رہے گا اس موقع کو غنیمت سمجھکر وہ لوگ ٹوٹ کر ملین اور خوب محنت کرین فقط

(عاجز کلیمی دہلوی)

مکتوب بست و سوم

فَكَمْ مِنْ حَسَنَاتٍ مِنْ فَقِيرٍ لِحَبِيبٍ   مَا لِكُمْ مِنْ ذَلِكَ أَوِ الْأُخْرَى نَصِيبٌ

عزیز جانم۔ دعائے صحت روحانی و جسمانی کے بعد واضح ہو فقرا کے ملنے کا شوق یہ بتارہا ہے کہ آپ کچھ کرتے ہین اور ضرور ان حضرات سے آپ کو وہ راستہ ملا ہے فقرا کے پاس دنیا کی التجا لیکر امرا کا جانا اور اس زمانہ کے فقرا کا ضرورت دنیا کے واسطے اُمرا سے ملنا دونون بیکار معلوم ہوتے ہین وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ سے ثابت ہے راہ مولا بتانے کی طرف اشارہ ہے کیا وہ لوگ جو اُمرا سے ضرورت دنیا کے نکالنے کے واسطے ملتے ہین اُنھون نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا نہین پڑھا بس دونون مطالب دونون کے بیکار ہین ؎

مرا عہد لیست با جانان کہ تا جانان در بدن دارم

ہوا خواہان کویش را چو جانِ خویشتن دارم

۳۳۔ جمادی الاول روز پنجشنبہ کو آپ تھوڑی دیر مغرب سے پیشتر تشریف لاوین تو اس قسم کی باتین ہونی چاہیے جس سے مین اور آپ خوش ہون اور لطف ملاقات میسر ہو۔

ساقیا کچھ عواز بحر کرم   بر بہائے ریز از جام قدم

تا کند شوق پردہ پندار را   ہم بچشم یار بیند یار را

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و چہارم

عزیز جانم۔ السلام علیکم۔ بکر کو دوا لے کو اب آپ نیدر والون سے پڑوانا چاہتے ہین بہت اچھا ؎

پائے در زنجیر پیش دوستان   بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پہلے یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ دوزخ کیا ہے اور جنت کیا پھر اُس کے رہنے یا ہونیکی جگہ بھی خود بخود معلوم ہو جاوے گی۔ مخلوق اول جمال سے یا نور سے مخلوق دوئم جلال سے یا نار سے مخلوق سوئم کی حقیقت مشترک جلال اور جمال سے یا نور سے اور نار سے کیسی آگ اور کیسا دوزخ کہان کی جنت اِن دونون مین سے جس پاس جو غالب حقیقت ہوگی اُسکی صورت اُسکو دکھائی جاوے گی۔ اور اُسی مین اُسکو رہنا ہو گا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ۔ نہ آسمان مین نہ زمین مین سب ہمارے پاس ہے۔ مین تو ان علما کا قایل نہین ہون جو تاویلین کر کے آئے دن نیا مذہب پیدا کرتے چلے جاتے ہین اور میٹ نہین پھر تا اقطار السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے ہرگز نہین نکل سکتا مگر سلطان کی محبت مین الا بسلطان یعنی ساتھ سلطان کے تو جب سلطان کا ساتھ ہوا تو خود غائب سلطان رہ گیا اور وہ اقطار السموات والارض سے باہر ہے اللہ اکبر جیسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے آج معنی ہوئے اللہ اکبر کے معنی بھی آج آپ انشاء اللہ تعالیٰ سنین گے یہان رات دن چاند سورج ہے اُس عالم مین نہ رات نہ دن تعین کے ساتھ سب جھگڑے ہین لاتعین مین کیا رکھا ہے۔ جنھون نے روح کو کثافت جسم سے ماند نہین ہونے دیا اُن کے خواب کی دوسرے کو کیون خبر نہین ہوتی برابر ہوتی ہے بلکہ وہ تو بیداری مین سب کچھ دیکھتے

پیرومرشد کو خواب مین یہ کہتے دیکھا کہ اب اُس کا قصور معاف کر دیجئے واپس آگر اُنکو اپنی طرف سے
خلافت دی پھر اُن کا سلسلہ خاصہ چل نکلا افسوس ہے کہ اُن کا انتقال ہو گیا۔ یہ قصہ یاد آگیا تھا۔
انصار ہبیا جو کچھ اسوقت آپ کو محبت عقیدت ہے وہ قابل اعتبار نہین ابھی تو مین آپ سے ٹوٹ
کر لا ہوا ہون جب آپ مجھسے ٹوٹ کر ملین گے وہ بات پختہ ہوگی مین ایک انار صد بیمار ہون
اور ہون جوگی جس کی نیت کا اعتبار نہین اسوقت تک مجھکو حیدر آباد کی یاران طریقت اور بھی
اُن مین سے چار پانچ بعید یاد آتے ہین اور اُن مین ہمہ تن معروف ہون مجھکو معلوم نہین کہ یہ
کب تک رہے گا اس موقع کو غنیمت سمجھکر وہ لوگ ٹوٹ کر ملین اور خوب محنت کرین فقط

(عاجز کلیمی دہلوی)

مکتوب بست و سوم

فَكَم ثُمَّ مِن جَان مِن بَعْدِ الحَبِيب ۔ مَا لَكُم مِن ذَلِكَ الاُخْرَى نَصِيب

عزیز جانم۔ دعائے صحت روحانی و جسمانی کے بعد واضح ہو فقرا کے ملنے کا شوق یہ بتارہا ہے
کہ آپ کچھ کرتے ہین اور ضرور ان حضرات سے آپ کو وہ راستہ ملا ہے فقرا کے پاس دنیا کی
التجا لیکر امرا کا جانا اور اس زمانہ کے فقرا کا ضرورت دنیا کے واسطے اُمرا سے ملنا دونون بیکار معلوم
ہوتے ہین وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ سے ثابت ہے راہ مولا بتانے کی طرف اشارہ ہے
کیا وہ لوگ جو اُمرا سے ضرورت دنیا کے نکالنے کے واسطے ملتے ہین اُنھون نے وَمَا مِن
دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا نہین پڑھا بس دونون مطالب دونون کے بیکار ہین ؎

مرا عہد یست با جانان کہ تا جانان در بدن دارم
ہوا خواہان کویش را چو جان خویشتن دارم

۲۲۔ جمادی الاول روز پنجشنبہ کو آپ تھوڑی دیر مغرب سے پیشتر تشریف لاوین تو اس قسم کی باتین
ہونی چاہیے جس سے مین اور آپ خوش ہون اور لطف ملاقات میسر ہو۔

ساقیا کچھ عدا از بحر کرم ۔ بر بہائے ریز از جام قدم
تا کنند شق پردۂ پندار را ۔ ہم بچشم یار بینند یار را

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و چہارم

عزیز جانم۔ السلام علیکم۔ بکر کو دوا کے کو اب آپ بندر والون سے پڑوانا چاہتے ہین یہ بہت
اچھا ہے ؎

پائے در زنجیر پیش دوستان ۔ بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پہلے یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ دوزخ کیا ہے اور جنت کیا پھر اُس کے رہنے یا ہونے کی جگہ بھی خود
بخود معلوم ہو جاوے گی۔ مخلوق اول جمال سے یا نور سے مخلوق دویم جلال سے یا نار سے
مخلوق سویم کی حقیقت مشترک جلال اور جمال سے یا نور سے اور نار سے کیسی آگ اور کیسا دوزخ
کہان کی جنت ان دونون مین سے جس پاس جو غالب حقیقت ہوگی اُسکی صورت اُسکو
دکھائی جاوے گی۔ اور اُسی مین اُسکو رہنا ہوگا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ۔
نہ آسمان مین نہ زمین مین سب ہمارے پاس ہے۔ مین تو ان علما کا قایل نہین ہون جو نادانی
کرکے آئے دن نیا مذہب پیدا کرتے چلے جاتے ہین اور مٹتے نہین بھر تا اقطار السموات و الارض
سے ہرگز نہین نکل سکتا مگر سلطان کی محبت مین الا بسلطان یعنی ساتھ سلطان کے تو جب سلطان
کا ساتھ ہوا تو خود غائب سلطان رہ گیا اور وہ اقطار السموات و الارض سے باہر ہے اللہ اکبر
جیسے لا الٰہ الا اللہ کے آج معنی ہوئے اللہ اکبر کے معنی بھی آج آپ انشاء اللہ تعالیٰ سنین گے
یہان رات دن چاند سورج ہے اُس عالم مین نہ رات نہ دن تعین کے ساتھ سب جھگڑے
ہین لا تعین مین کیا رکھا ہے۔ جنھون نے روح کو کثافت جسم سے مانند نہین ہونے دیا اُن کے
خواب کی دوسرے کو کیون خبر نہین ہوتی برابر ہوتی ہے بلکہ وہ تو بیداری مین سب کچھ دے سکتے

پیرومرشد کو خواب مین یہ کہتے دیکھا کہ اب اُس کا قصور معاف کر دیجئے واپس آگر اُنکو اپنی طرف سے
خلافت دی پھر اُن کا سلسلہ خاصہ چل نکلا افسوس ہے کہ اُن کا انتقال ہوگیا۔ یہ قصہ یاد آگیا تھا۔
انصار ہبیا جو کچھ اسوقت آپ کو محبت عقیدت ہے وہ قابل اعتبار نہین ابھی تو مین آپ سے ٹوٹ
کر ملا ہوا ہون جب آپ مجھسے ٹوٹ کر ملین گے وہ بات پختہ ہوگی مین ایک انار صد بیمار ہون
اور ہون جوگی جس کی نیت کا اعتبار نہین اسوقت تک مجھکو حیدرآباد کی یاران طریقت اور پھر
اُن مین سے چار پانچ بعید یاد آتے ہین اور اُن مین ہمہ تن معروف ہون مجھکو معلوم نہین کہ یہ
کب تک رہے گا اس موقع کو غنیمت سمجھکر وہ لوگ ٹوٹ کر ملین اور خوب محنت کرین فقط

(عاجز کلیمی دہلوی)

مکتوب بست و سوم

فَلَرُبَّمَا كَانَ مِنْ بَعِيدِ الْحَبِيبِ مَا لَكُمْ مِنْ تَنَائِي الْإِدْنَى نَصِيبُ

عزیز جانم۔ دعائے صحت روحانی و جسمانی کے بعد واضح ہو فقرا کے ملنے کا شوق یہ بتارہا ہے
کہ آپ کچھہ کرتے ہین اور ضرور ان حضرات سے آپ کو وہ راستہ ملا ہے فقرا کے پاس دنیا کی
التجا لیکر امرا کا جانا اور اس زمانہ کے فقرا کا ضرورت دنیا کے واسطے اُمرا سے ملنا دونون بیکار معلوم
ہوتے ہین جو آمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ سے ثابت ہے راہ مولا بتانے کی طرف اشارہ ہے
کیا وہ لوگ جو اُمرا سے ضرورت دنیا کے نکالنے کے واسطے ملتے ہین اُنھون نے وَمَا مِنْ
دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا نہین پڑھا بس دونون مطالب دونون کے بیکار ہین ؎

مرا عہدیست با جانان کہ تا جان در بدن دارم
ہوا خواہان کویش را چو جان خویشتن دارم

۲۴۔ جمادی الاول روز پنجشنبہ کو آپ تھوڑی دیر مغرب سے پیشتر تشریف لاوین تو اس قسم کی تین
ہونی چاہیے جس سے مین اور آپ خوش ہون اور لطف ملاقات میسر ہو فقط

ساقیا کچھ عدا از بحر کرم بر بہائے ریزاز جام قدم
تا کند شوق پردہ پندار را ہم بچشم یار بیند یار را

(عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب بست و چہارم

عزیز جانم۔ السلام علیکم۔ بکر کو دوا سے کو اب آپ بندروالون سے پڑوانا چاہتے ہین بہت
اچھا ؎

پائے در زنجیر پیش دوستان بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پہلے یہ تحقیق کرنا چاہئے کہ دوزخ کیا ہے اور جنت کیا پھر اُس کے رہنے یا ہونیکی جگہ بھی خود
بخود معلوم ہوجاوے گی۔ مخلوق اول جمال سے یا نور سے مخلوق دوم جلال سے یا نار سے
مخلوق سوم کی حقیقت مشترک جلال اور جمال سے یا نور سے اور نار سے کیسی آگ اور کیسا دوزخ
کہان کی جنت ان دونون مین سے جس پاس جو غالب حقیقت ہوگی اُسکی صورت اُسکو
دکھائی جاوے گی۔ اور اسی مین اُسکو رہنا ہوگا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ۔
نہ آسمان مین نہ زمین مین سب ہمارے پاس ہر۔ مین تو ان علما کا قایل نہین ہون جو نادھن
کر کے آئے دن نیا مذہب پیدا کرتے چلے جاتے ہین اور میٹ نہین بھرتا اقطار السموات والارض
سے ہرگز نہین نکل سکتا مگر سلطان کی محبت مین الا بسلطان یعنی ساتھ سلطان کے تو جب سلطان
کا ساتھ ہوا تو خود غائب سلطان رہ گیا اور وہ اقطار السموات والارض سے باہر ہے اللہ اکبر
جیسے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے آج معنی ہوئے اللہ اکبر کے معنی بھی آج آپ انشاء اللہ تعالیٰ سنین گے
یہان رات دن چاند سورج ہے اُس عالم مین نہ رات نہ دن تعین کے ساتھ سب جھگڑے
ہین لاتعین مین کیا رکھا ہے۔ جنھون نے روح کو کثافت جسم سے مانند نہین ہونے دیا اُن کے
خواب کی دوسرے کو کیون خبر نہین ہوتی برابر ہوتی ہے بلکہ وہ تو بیداری مین سب کچھ دیکھتے

ہین - اور عوام کو اسوجہ سے نہین ہوتی کہ اُن کے آئینہ گرد آلود ہین ہوا اور پانی کے شائین اُنکے واسطے روشن و لیلین ہین - ہائے مجھکو تو یہ رونا ہے کہ کہان سے تسلی بخش جواب لاؤن سوال کے ساتھ جو جواب اُس وقت آیا لکھدیا - سوچنا سمجھنا تو علم والے کا کام ہے خط پڑھکر فوراً لکھنا شروع کر دیا کہ مُبادا صبح تک بھول نہ جاؤن اس سے زیادہ اور کوئی سمجھا دیگا - ساری رات پڑی ہے اور میرا محفوظ گھنٹہ باقی ہے تینون سوالون کا جواب تو لکھ چکا مگر مین آپ کا شکریہ ہی لکھنا بھول گیا واہ کیا خوبصورت آم بھیجے ہین اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ خوب سیرت نہین ہین مگر مین تو آنکھ کے مزے زیادہ لیتا ہون - آج وہ صاحب پھر تشریف لائے اور دوسرے چند مولوی صاحبان اور بہت لوگ مگر مجھکو تو علما سے باتین کرنے مین لطف آتا ہے - افسوس یہ ہے کہ مولوی صاحبان میرا مغز خالی کراتے ہین اور آپ خاموش بیٹھے رہتے ہین مجھکو تو اندیشہ ہے کہ کہین گروہ طفلون کا ہووے پیچھے یہ شور و غل ہو کہ لیجیو لیجیو - اور آگے آگے ہون رقص مین ہم بدست افشان و پائے کوبان نہ ہونے لگے اور مین اس کا مدت سے خواہشمند ہون مگر کانے کھدرے ہون - ہون سب خوبصورت ہندوستان مین ایک حاکم دیوانی ہوتا ہے اور ایک فوجداری یا ایک پولیس اور ایک ملٹری - آپ نے دیوانی کی سیر کی ہے فوجداری کی بھی سیر کر لیجیے - مین آپ کو یاد دلاتا ہون آپنے جرنیلی وردی پہنی تھی یا نہین جرنیلی وردی تو بخشے فوج ہی عطا فرماتے ہین مین ان بخشی صاحب کے صدقے اور ہزار جان سے قربان جسکو فوج مین بھرتی کر لیتے ہین اعلیٰ سے اعلیٰ قصور پر بھی نام نہین کاٹتے - کہ پروردہ کشتن ممنوع بود پر پورا عمل ہے اُس حکم نامہ کا ایک لفافہ تو ہو گیا - گیارہ بجے ہین نماز کا تقاضا ہے نماز عشا بلمبر قریب پہنچتے ہین - رات کے حالات کے خط کا انتظار کیجئے بغیر خط ارسال ہے والسلام

دشوق فقط دعا عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب بست و پنجم

گرامی عزیز جانم - السلام علیکم غمنامہ پہنچکر اور بھی زیادہ رنج و فکر کا باعث ہوا احباب کا تقاضہ ہے کہ باوجود اس قدر زیادہ محبت کے آپ کو تعزیت نامہ کیون نہین پہنچا - مین کیا جواب دون سوائے اسکے کہ لکھنا نہین آتا - جسوقت ایسی متوحش خبر کہین سے آتی ہے تو محبت اور لگاؤ کے موافق صدمہ اور رنج ضرور ہوتا ہے - ہان یہ بھی اس کے ساتھ ہے کہ جسطرح تعزیت خانہ مین دور پرے کی رشتہ دار زار قطار روکر ہمدردی کا ثبوت دیتی ہین اور تحقیقات پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور پرے کی رشتہ دار رونیوالیان اپنے اپنے مرنیوالون کو یاد کرکے روتی ہین اسی طرح مجھکو اپنی موت یاد آجاتی ہے اور وہ آگے نہین بڑھنے دیتی قاعدہ ہے کہ جب اپنا پیٹ بھر جاتا ہے تو ذوی القربا والیتٰمیٰ اور مساکین یاد آتے ہین اپنے مرگ کا ماتم ایسا سخت ہے کہ اُس سے مہلت ممکن نہین :؎

سینہ کوب بہ نفسم لذت غم از من پرس — من برگ خود گریبان ذوق ماتم از من پرس

باسٹھ سال ہوئے کہ میرا انتقال ہوا اور میرے اختیارات سلب کر لیے گئے - مین کیا تھا -

من کہ ملول گشتمے از نفس فرشتگان — قال و مقال عالمے میکشم از برائے تو

مین نہایت نازک اور پاک اور با اختیار تھا مگر دفعتاً مجھکو موت آگئی اب مین بے اختیار اس قدر ہون کہ دونون پاؤن زمین سے نہین اُٹھا سکتا اور کمزور ایسا ہون کہ مور ضعیف تو سہ منزلہ تک بغیر زردبان جا پہنچتی ہے مگر مین بغیر زینہ کے یک منزلہ پر بھی نہین چڑھ سکتا - میرے عزیز سے عزیز کو اگر حاکم جو میرا جیسا آدمی ہے پکڑ لے تو نہین چھڑا سکتا نہ حاکم سے باغی ہونے کی قوت اور نہ اُس کو بُرا کہہ سکنے کی قدرت - مجھکو یقین ہے کہ اس موت کے بعد پھر زندہ ضرور ہون گا اور صاحب موت و حیات مجھ سے دریافت کرے گا کہ تو مجھکو اپنا آقا سمجھتا تھا یا برابر والا یا دوست یا دشمن تو اپنی خواہش اور آرزو کے موافق

ہین - اور عوام کو اسوجہ سے نہین ہوتی کہ اُن کے آئینہ گرد آلودہ ہین ہوا اور پانی کے مثل ہین انکے واسطے روشن و لطیف ہین - ہائے مجھکو تو یہ رونا ہے کہ کہان سے تسلی بخش جواب لاؤن سوال کے ساتھ جو جواب اُس وقت آیا لکھدیا - سوچنا سمجھنا تو علم والے کا کام ہے خط پڑھکر فوراً لکھنا شروع کردیا کہ مُبادا صبح تک بھول نجاؤن اس سے زیادہ اور کوئی سمجھا دیگا - ساری رات پڑی ہے اور میرا محفوظ گھنٹہ باقی ہے تینون سوالون کا جواب تو لکھ چکا مگر مین آپ کا شکریہ ہی لکھنا بھول گیا واہ کیا خوبصورت آم بھیجے ہین اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ خوب سیرت نہین ہین مگر مین تو آنکھ کے مزے زیادہ لیتا ہون - آج وہ صاحب پھر تشریف لائے اور دوسرے چند مولوی صاحبان اور بہت لوگ مگر مجھکو تو علمارسے باتین کرنے مین لطف آتا ہے - افسوس یہ ہے کہ مولوی صاحبان میرا مغز خالی کراتے ہین اور آپ خاموش بیٹھے رہتے ہین مجھکو تو اندیشہ ہے کہ کہین گروہ طفلون کا ہووے پیچھے یہ شور و غل ہو کہ لیجو لیجو - اور آگے آگے ہون رقص مین ہم بدست افشان و پائے کوبان نہ ہونے لگے اور مین اس کا مدت سے خواہشمند ہون مگر کانے کھدرے ہون - ہون سب خوبصورت ہندوستان مین ایک حاکم دیوانی ہوتا ہے اور ایک فوجداری یا ایک پولیس اور ایک ملٹری - آپ نے دیوانی کی سیر کی ہے فوجداری کی بھی سیر کر لیجیے - مین آپ کو یاد دلاتا ہون آپنے جرنیلی وردی پہنی تھی یا نہین جرنیلی وردی تو بخشنے فوج ہی عطا فرماتے ہین مین اِن بخشی صاحب کے صدقے اور ہزار جان سے قربان جسکو فوج مین بھرتی کر لیتے ہین اعلیٰ سے اعلیٰ قصور پر بھی نام نہین کاٹتے - کہ پروردہ کشتن نمردی بود پر پورا عمل ہے اُس حکم نامہ کا ایک لفافہ تو ہو گیا - گیارہ بجے ہین نماز کا تقاضا ہے نماز کیبعد خوب پھیلتے ہین - رات کے حالات کے خط کا انتظار کئے بغیر خط ارسال ہے والسلام

دشوق فقط دعا خر کلیمی غفرلہٗ

مکتوب بست و پنجم

گرامی عزیز جانم - السلام علیکم غمنامہ پہنچکر اور بھی زیادہ رنج و فکر کا باعث ہوا احباب کا تقاضہ ہے کہ باوجود اِس قدر زیادہ محبت کے آپ کو تعزیت نامہ کیون نہین پہنچا - مین کیا جواب دون سوائے اسکے کہ لکھنا نہین آتا - جسوقت ایسی متوحش خبر کہین سے آتی ہے تو محبت اور لگاؤ کے موافق صدمہ اور رنج ضرور ہوتا ہے - ہان یہ بھی اس کے ساتھ ہے کہ جسطرح تعزیت خانہ مین دور پرے کی رشتہ دار زار قطار رو کر ہمدردی کا ثبوت دیتی ہین اور تحقیقات پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور پرے کی رشتہ دار رونیوالیان اپنے اپنے مرنیوالون کو یاد کر کے روتی ہین اسی طرح مجھکو اپنی موت یاد آجاتی ہے اور وہ آگے نہین بڑھنے دیتی قاعدہ ہے کہ جب اپنا پیٹ بھر جاتا ہے تو ذوی القربا والیتٰمیٰ اور مساکین یاد آتے ہین اپنے مرگ کا ماتم ایسا سخت ہے کہ اُس سے مہلت ممکن نہین :-

سینہ کوبیم بنفس لذتِ غم از من پرس   من بمرگ خود گریان ذوقِ ماتم از من پرس

باسٹھ سال ہوئے کہ میرا انتقال ہوا اور میرے اختیارات سلب کر لئے گئے - مین کیا تھا -

من کہ ملول گشتمے از نفسِ فرشتگان   قال و مقالِ عالمے میکشم از برائے تو

مین نہایت نازک اور پاک اور با اختیار تھا مگر دفعتاً مجھکو موت آگئی اب مین بے اختیار اِس قدر ہون کہ دونون پاؤن زمین سے نہین اُٹھا سکتا اور کمزور ایسا ہون کہ مور ضعیف تو سہ منزلہ تک بغیر نردبان جا پہنچتی ہے مگر مین بغیر زینہ کے یک منزلہ پر بھی نہین چڑھ سکتا - میرے عزیز سے عزیز کو اگر حاکم جو میرا جیسا آدمی ہے پکڑے تو نہین چھڑا سکتا نہ حاکم سے باغی ہونے کی قوت اور نہ اُس کو بُرا کہہ سکنے کی قدرت - مجھکو یقین ہے کہ اس موت کے بعد پھر زندہ ضرور ہون گا اور صاحب موت و حیات مجھ سے دریافت کرے گا کہ تو مجھکو اپنا آقا سمجھتا تھا یا برابر والا یا دوست یا دشمن تو اپنی خواہش اور آرزو کے موافق

ہین ۔اور عوام کو اسوجہ سے نہین ہوتی کہ اُن کے آئینہ گرد آلود ہین ہوا اور پانی کے شائین اُنکے
واسطے روشن و لیلین ہین۔ ہائے مجھکو تو یہ رونا ہے کہ کہان سے تسلی بخش جواب لاؤن سوال
کے ساتھ جو جواب اُس وقت آیا لکھدیا۔ سوچنا سمجھنا تو علم والے کا کام ہے خط پڑھکر فوراً لکھنا
شروع کردیا کہ مبادا صبح تک بھول نہ جاؤن اس سے زیادہ اور کوئی سمجھا دیگا۔ ساری رات
پڑی ہے اور میرا محفوظ گھنٹہ باقی ہے تینون سوالون کا جواب تو لکھ چکا مگر مین آپ کا شکریہ
ہی لکھنا بھول گیا واہ کیا خوبصورت آم بھیجے ہین اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ خوب سیرت
نہین ہین مگر مین تو آنکھ کے مزے زیادہ لیتا ہون۔ آج وہ صاحب پھر تشریف لائے اور دوسرے
چند مولوی صاحبان اور بہت لوگ مگر مجھکو تو علماء سے باتین کرنے مین لطف آتا ہے۔ افسوس
یہ ہے کہ مولوی صاحبان میرا مغز خالی کراتے ہین اور آپ خاموش بیٹھے رہتے ہین مجھکو
تو اندیشہ ہے کہ کہین گروہ طفلون کا ہووے پیچھے یہ شور و غل ہو کہ لیجو لیجو۔ اور آگے آگے
ہون رقص مین ہم بدست افشان و پائے کوبان نہ ہونے لگے اور مین اس کا مدت سے خواہشمند
ہون مگر کانے کھدرے ہون۔ ہون سب خوبصورت ہندوستان مین ایک حاکم دیوانی ہوتا
ہے اور ایک فوجداری یا ایک پولیس اور ایک ملٹری۔ آپ نے دیوانی کی سیر کی ہے فوجداری
کی بھی سیر کر لیجیے۔ مین آپ کو یاد دلاتا ہون آپنے جرنیلی وردی پہنی تھی یا نہین جرنیلی وردی
تو بخشئے فوج ہی عطا فرماتے ہین مین ان بخشی صاحب کے صدقے اور ہزار جان سے قربان جسکو
فوج مین بھرتی کر لیتے ہین اعلیٰ سے اعلیٰ قصور پر بھی نام نہین کاٹتے۔ کہ پروردہ کشتن مزدوری
بود پر پورا عمل ہے اُس حکم نامہ کا ایک لفافہ تو ہو گیا۔ گیارہ بجے ہین نماز کا تقاضا ہے نماز کیلیان
خوب ہی خوب پھبتے ہین۔ رات کے حالات کے خط کا انتظار کئے بغیر خط ارسال ہے والسلام
دشوق مقتظر دعا عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب بست و پنجم

گرامی عزیز جانم۔ السلام علیکم غمنامہ پہنچکر اور بھی زیادہ رنج و فکر کا باعث ہوا احباب کا تقاضہ
ہے کہ باوجود اس قدر زیادہ محبت کے آپ کو تعزیت نامہ کیون نہین پہنچا۔ مین کیا جواب
دون سوائے اسکے کہ لکھنا نہین آتا۔ جسوقت ایسی متوحش خبر کہین سے آتی ہے تو محبت
اور لگاؤ کے موافق صدمہ اور رنج ضرور ہوتا ہے۔ ہان یہ بھی اس کے ساتھ ہے کہ جسطرح
تعزیت خانہ مین دور پرے کی رشتہ دار زار قطار رو کر ہمدردی کا ثبوت دیتی ہین اور تحقیقات
پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور پرے کی رشتہ دار رونیوالیان اپنے اپنے مرنیوالون کو یاد کرکے
روتی ہین اسی طرح مجھکو اپنی موت یاد آجاتی ہے اور وہ آگے نہین بڑھنے دیتی قاعدہ ہے
کہ جب اپنا پیٹ بھر جاتا ہے تو ذوی القربا والیتمیٰ اور مساکین یاد آتے ہین اپنے مرگ کا ماتم
ایسا سخت ہے کہ اُس سے مہلت ممکن نہین ؛ ع

سینہ کوبیہ بنفس لذت غم از من پرس ۔۔۔ من بمرگ خود گریان ذوق ماتم از من پرس

باسٹھ سال ہوئے کہ میرا انتقال ہوا اور میرے اختیارات سلب کر لئے گئے۔ مین کیا تھا۔

من کہ ملول گشتمے از نفس فرشتگان ۔۔۔ قال و مقال عالمے میکشم از برائے تو

مین نہایت نازک اور پاک اور با اختیار تھا مگر دفعتاً مجھکو موت آگئی اب مین بے اختیار
اس قدر ہون کہ دونون پاؤن زمین سے نہین اُٹھا سکتا اور کمزور ایسا ہون کہ مور
ضعیف تو سہ منزلہ تک بغیر زردبان جا پہنچتی ہے مگر مین بغیر زینہ کے یک منزلہ پر بھی نہین
چڑھ سکتا۔ میرے عزیز سے عزیز کو اگر حاکم جو میرا جیسا آدمی ہے پکڑے تو نہین چھڑا سکتا
نہ حاکم سے باغی ہونے کی قوت اور نہ اُس کو بُرا کہہ سکنے کی قدرت۔ مجھکو یقین ہے کہ اس
موت کے بعد پھر زندہ ضرور ہون گا اور صاحب موت و حیات مجھ سے دریافت کرے گا
کہ تو مجھکو اپنا آقا سمجھتا تھا یا برابر والا یا دوست یا دشمن تو اپنی خواہش اور آرزو کے موافق

دنیا کا ہر ایک کام ہونے کی وجہ سے مجھکو آقائے حقیقی سمجھتا تھا یا اُس کے خلاف ہونے پر آقا سمجھتا تھا ۔

من بہ مرگِ خود گریان ذوقِ ماتم از من پرس

مرنے کے بعد کچھ عرصہ تک تو مین بے خبر رہا اپنی موت کی تمیز ہی نہ ہوئی جب سے اس امر کی تمیز ہوئی ہر لحظہ و ہر آن اپنی موت کا ماتم کر رہا ہون تو اب آپ ہی فرمایئے کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار میں کسی کو تعزیت نامہ کیا لکھون یہ مضمون اپنے ماتم کا اس قدر طولانی ہے کہ ختم ہونے والا نہین مگر آپ آج کل زیادہ اور اس قدر تفکرات مین مبتلا ہین کہ مین اپنے ماتم سے آپ کا رنج بڑھانا پسند نہین کرتا خیر و عافیت سننے کا مشتاق ہون زیادہ والسلام شود

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ از کلیمی منزل

مکتوب بست و ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب موسومہ جناب مولانا محمد سعید صاحب پروفیسر ہندو کالج دہلی +

مولانا آداب بجالاتا ہون ۔ اگر جستجو کیجائے تو فقط اتنا پتہ ملے گا کہ ہندوستان مین تخم نیشکر فلان جگہ سے آیا میرے خیال مین یہ کوئی نہ بتا سکے گا کہ تخم نیشکر کب سے دنیا مین بویا جاتا ہے اور اس کی ابتدا کہان سے ہے ۔

ہان درد عشق کس کو نوازا تھا پیشتر
یہ تو بتا کہان سے تری ابتدا ہوئی

نہ کسی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ آخر یہ کب تک رہے گا ذرہ ذرہ سے تغیر سے اس کے نام بدل جاتے ہین ۔ گوڑ بہت تھوڑی محنت اور تغیر سے بن جاتا ہے ۔ شکر ذرہ زیادہ محنت لیتی ہے ۔ شکر جس کو دہلی مین کھانڈ کہتے ہین اس سے اور زیادہ وقت

... ہے ... راب بھی ... سے بھی ہے ۔ مگر قراب بہت دنون مین تیار ہوتی ہے تو اس مین مستی اور لطف بھی سب سے زیادہ ہے ۔

الغرض ۔ گوڑ ۔ شکر ۔ کھانڈ ۔ راب ۔ شراب ۔ یہ پانچ چیزین تو ایسی ہین کہ بغیر دوسری چیز کی آمیزش کے نیشکر سے نکلکر دوسرے نامون سے پکاری جاتی ہین جب اس مین دوسری چیز کی آمیزش ہو جاوے تو پھر ہزارون نام اس کے ہو جاتے ہین مگر خواہ لاکھون ہی نام کیون نہون جزو اعظم نیشکر ہی ہوتا ہے ۔

مولانا ۔ میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ سب نیشکر ہے اور جب اس کا پتہ لگانا مشکل ہے کہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا تو اس تحقیقات مین وقت گزارنا بے سود ہے نیشکر اور اس کے تغیرات کو دیکھکر مزے لینے چاہئین اور اصل سے غافل نہ ہونا چاہئے ۔ تاکہ اصلی شیرینی کے ذوق مین بے لطفی نہ ہو ۔ اب میران پور کٹرہ مین تازہ گوڑ نہین رہا دیہات سے تازہ تلاش کرا کر انشاء اللہ جلد حاضر کرتا ہون زیادہ حد ادب سب کا آداب

از خانقاہ کلیمیہ عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہٗ +

مکتوب بست و ہفتم

من عاشق بدنامم رسوا سر بازارم		واللہ نبود عارم گر یار بود یارم

عزیز جانم سلمہٗ ۔ السلام علیکم ۔ آپ کا خط مرشد آباد و اور کئی جگہ ہو کر مجھکو گھونا قمر گنج پوسٹ آفس سے ملا آپ جیسے نیک باطن اور بھولے حضرات سے راستہ مین نہ ملنے کا افسوس رہا حضرت مولانا میرے شفیق استاد ہین ایک مدت کے بعد مجھکو اُن سے نیاز حاصل ہوا چونکہ میرے مولانا نہایت صاف باطن اور نیک ہین معلوم نہین کہ میری تعریف مین آپ کو کیا کیا لکھا ہوگا جو آپ نے مجھکو القاب مین قدوۃ السالکین لکھا ہے افسوس مین اس قابل کہان تقدیر کا مارا دور دراز راستہ دید کے واسطے آوارہ و سرگردان

دنیا کا ہر ایک کام ہونے کی وجہ سے مجھکو آقائے حقیقی سمجھتا تھا یا اُس کے خلاف ہونے پر
آقا سمجھتا تھا ۔

من بہ مرگ خود گریان ذوق ماتم از من پرس

مرنے کے بعد کچھ عرصہ تک تو مین بے خبر رہا اپنی موت کی تمیز ہی نہ ہوئی جب سے اس
امر کی تمیز ہوئی ہر لحظہ وہر آن اپنی موت کا ماتم کر رہا ہون تو اب آپ ہی فرمائیے کہ خفتہ
را خفتہ کے کند بیدار ۔ مین کسی کو تعزیت نامہ کیا لکھون یہ مضمون اپنے ماتم کا اس قدر طولانی
ہے کہ ختم ہونے والا نہین مگر آپ آج کل زیادہ اور اس قدر تفکرات مین مبتلا ہین کہ مین اپنے
ماتم سے آپ کا رنج بڑھانا پسند نہین کرتا خیر و عافیت سننے کا مشتاق ہون زیادہ والسلام خیر خواہ

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ از کلیمی منزل

مکتوب بست و ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب موسومہ جناب مولانا محمد سعید صاحب پروفیسر ہندو کالج دہلی +

مولانا آداب بجالاتا ہون ۔ اگر جستجو کیجائے تو فقط اتنا پتہ ملے گا کہ ہندوستان مین تخم
نیشکر فلان جگہ سے آیا میرے خیال مین یہ کوئی نہ بتا سکے گا کہ تخم نیشکر کب سے دنیا مین
بویا جاتا ہے اور اس کی ابتدا کہان سے ہے ۔

ہان ورد عشق کس کو نوازا تھا پیشتر
یہ تو بتا کہان سے تری ابتدا ہوئی

نہ کسی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ آخر یہ کب تک رہے گا ذرہ ذرہ سے تغیر سے اس کے نام
بدل جاتے ہین ۔ گُڑ بہت تھوڑی محنت اور تغیر سے بن جاتا ہے ۔ شکر ذرہ زیادہ
محنت لیتی ہے ۔ شکر جس کو دہلی مین کھانڈ کہتے ہین اُس سے اور زیادہ وقت

... ہے ۔ ہاں راب بھی گوڑ کی طرح آسانی سے بنتی ہے ۔ مگر شراب بہت دنوں مین
تیار ہوتی ہے تو اس مین مستی اور لطف بھی سب سے زیادہ ہے ۔

الغرض ۔ گوڑ ۔ شکر ۔ کھانڈ ۔ راب ۔ شراب ۔ یہ پانچ چیزین تو ایسی ہین کہ بغیر دوسری
چیز کی آمیزش کے نیشکر سے نکلکر دوسرے نامون سے پکاری جاتی ہین جب اس مین
دوسری چیز کی آمیزش ہو جاوے تو پھر ہزارون نام اس کے ہو جاتے ہین مگر خواہ
لاکھون ہی نام کیون نہون جزو اعظم نیشکر ہی ہوتا ہے ۔

مولانا ۔ میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ سب نیشکر ہے اور جب اس کا پتہ لگانا
مشکل ہے کہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا تو اس تحقیقات مین وقت گزارنا بے
سود ہے نیشکر اور اس کے تغیرات کو دیکھکر مزے لینے چاہئین اور اصل سے غافل نہ ہونا
چاہیے ۔ تاکہ اصلی شیرینی کے ذوق مین بے لطفی نہ ہو ۔ اب میران پور کٹڑہ مین تازہ گوڑ بن
رہا دیہات سے تازہ تلاش کرا کر انشاء اللہ جلد حاضر کرتا ہون زیادہ حد ادب سب کا آداب
از خانقاہ کلیمیہ عاجز کلیمی الدہلوی غفراللہ لہٗ +

مکتوب بست و ہفتم

من عاشق بدنامم رسوا سر بازارم ۔ واللہ نبود عارم گر یار بود یارم

عزیز جانم سلمہٗ السلام علیکم ۔ آپ کا خط مرشد آباد اور کئی جگہ ہوکر مجھکو گھونا گنج پوسٹ
آفس سے ملا آپ جیسے نیک باطن اور بھولے حضرات سے راستہ مین نہ ملنے کا افسوس رہا
حضرت مولانا میرے شفیق استاد ہین ایک مدت کے بعد مجھکو اُن سے نیاز حاصل ہوا
چونکہ میرے مولانا نہایت صاف باطن اور نیک ہین معلوم نہین کہ میری تعریف مین
آپ کو کیا کیا لکھا ہوگا جو آپ نے مجھکو القاب مین قدوۃ السالکین لکھا ہے افسوس
مین اس قابل کہان تقدیر کا مارا دور دراز راستہ دید کے واسطے آوارہ و سرگردان

دنیا کا ہر ایک کام ہونے کی وجہ سے مجھکو آقائے حقیقی سمجھتا تھا یا اُس کے خلاف ہونے پر
آقا سمجھتا تھا ؎

من بہ مرگِ خود گریان ذوق ماتم از من پرس

مرنے کے بعد کچھ عرصہ تک تو مین بے خبر رہا اپنی موت کی تمیز ہی نہ ہوئی جب سے اس
امر کی تمیز ہوئی ہر لحظہ و ہر آن اپنی موت کا ماتم کر رہا ہون تو اب آپ ہی فرمایئے کہ خفت
را خفتہ کے کند بیدار رد مین کسی کو تعزیت نامہ کیا لکھون یہ مضمون اپنے ماتم کا اس قدر طولانی
ہے کہ ختم ہونے والا نہین مگر آپ آج کل زیادہ اور اس قدر تفکرات مین مبتلا ہین کہ مین اپنے
ماتم سے آپ کا رنج بڑھانا پسند نہین کرتا خیر و عافیت سننے کا مشتاق ہون زیادہ والسلام شود

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ از کلیمی منزل

	مکتوب بست و ششم	
	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

مکتوب موسومۂ جناب مولانا محمد سعید صاحب پروفیسر ہندو کالج دہلی +

مولانا آداب بجا لاتا ہون۔ اگر جستجو کیجائے تو فقط اتنا پتہ ملے گا کہ ہندوستان مین تخم
نیشکر فلان جگہ سے آیا میرے خیال مین یہ کوئی نہ بتا سکے گا کہ تخم نیشکر کب سے دنیا مین
بویا جاتا ہے اور اس کی ابتدا کہان سے ہے ؎

	ہان در دِ عشق کس کو نوازا تھا پیشتر یہ تو بتا کہان سے تری ابتدا ہوئی	

نہ کسی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ آخر یہ کب تک رہے گا ذرہ ذرہ سے تغیر سے اس کے نام
بدل جاتے ہین۔ گوڑ بہت تھوڑی محنت اور تغیر سے بن جاتا ہے۔ شکر ذرہ زیادہ
محنت لیتی ہے۔ شکر جس کو دہلی مین کھانڈ کہتے ہین اُس سے اور زیادہ وقت

[illegible] ہے۔ راب بھی [illegible] سے بنتی ہے۔ مگر شراب بہت دنون مین
تیار ہوتی ہے تو اس مین مستی اور لطف بھی سب سے زیادہ ہے۔

الغرض۔ گوڑ۔ شکر۔ کھانڈ۔ راب۔ شراب۔ یہ پانچ چیزین تو ایسی ہین کہ بغیر دوسری
چیز کی آمیزش کے نیشکر سے نکلکر دوسرے نامون سے پکاری جاتی ہین جب اس مین
دوسری چیز کی آمیزش ہو جاوے تو پھر ہزارون نام اس کے ہو جاتے ہین مگر خواہ
لاکھون ہی نام کیون نہون جزو اعظم نیشکر ہی ہوتا ہے۔

مولانا۔ میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ سب نیشکر ہے اور جب اس کا پتہ لگانا
مشکل ہے کہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا تو اس تحقیقات مین وقت گزارنا بے
سود ہے۔ نیشکر اور اس کے تغیرات کو دیکھکر مزے لینے چاہئین اور اصل سے غافل نہ ہونا
چاہئے۔ تاکہ اصلی شیرینی کے ذوق مین بے لطفی نہ ہو۔ اب میران پور کٹرہ مین تازہ گوڑ بن
رہا دیہات سے تازہ تلاش کرا کر انشاء اللہ جلد حاضر کرتا ہون زیادہ حد ادب سب کا آداب

از خانقاہ کلیمیہ عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہٗ +

	مکتوب بست و ہفتم	

من عاشق بدنام رسوا سر بازارم		واللہ نبود عارم گر یار بود یارم

عزیز جانم سلمہٗ السلام علیکم۔ آپ کا خط مرشد آباد و دیگر کئی جگہ ہوکر مجھکو گمونا تھن گنج پوسٹ
آفس سے ملا آپ جیسے نیک باطن اور بھولے حضرات سے راستہ مین نہ ملنے کا افسوس رہا
حضرت مولانا میرے شفیق استاد ہین ایک مدت کے بعد مجھکو اُن سے نیاز حاصل ہوا
چونکہ میرے مولانا نہایت صاف باطن اور نیک ہین معلوم نہین کہ میری تعریف مین
آپ کو کیا کیا لکھا ہوگا جو آپ نے مجھکو القاب مین قدوۃ السالکین لکھا ہے افسوس
مین اس قابل کہان تقدیر کا مارا دور دراز راستہ دید کے واسطے آوارہ و سرگردان

پھرتا ہون آنکھین خراب ہین کچھ دکھائی نہین دیتا۔ آپ طبیب ہین اور جوان صالح آنکھون کی دوا بوجہ احسن آپ کو آتی ہوگی آپ ہی کوئی تجویز نسخہ کر دیجئے ؎

روح قدسی کہ بنظارۂ عالم آمد
بہ تماشائے رُخِ خوبتو حیرانؔ افتاد

مجھکو بھی دکھائی دینے لگے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین کے لمبے چوڑے القاب اس زمانہ مین بہت سے حضرات رکھتے ہین اور انہین کو زیب دیتے ہین مین تو ؎

تا بہ گلزار جہان کرد گذر این مسکین
میل اندر دل او بر رُخ خوبان افتاد

ہون مجھے اب تک معلوم نہین کہ اس سفر کی انتہا کب اور کہان ہوگی۔ کس راستہ سے واپسی ہوگی یہ بھی معلوم نہین اگر مذکورۂ بالا امور معلوم ہوتے تو واپسی کیوقت آپ سے ملنے کا وعدہ کر لیتا مگر مجھکو اندیشہ ہے کہ مجھے دیکھنے کے بعد آپ اور وہ حضرات کہ جن سے آپ میری مدح کر چکے ہونگے کہینگے کہ برعکس نہند نامِ زنگی کافور کا یہی شخص مصداق ہے ؎

علم نبود غیر علمِ عاشقی
ما بقی تلبیس ابلیس شقی
چند چند از حکمتِ یونانیان
حکمتِ ایمانیان راہم بخوان

طب کی کتابون مین اکثر دیکھا ہے العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اور اسپر فخر کیا گیا ہے کہ ادیان پر ابدان کو سبقت دی گئی ہے۔ تو کیا علم الابدان سے مراد طب ہے یہ تو سمجھ مین آتا نہین بلکہ علم الابدان سے مطلب حقیقت الاشیا ہے کیونکہ جب تک حقیقتِ شی معلوم نہو حلال وحرام کا کس طرح حکم ہوگا اور حقیقتِ شیٔ ؎

در مقید آیتِ مطلق نگر
ہم بہ چشمِ حق لسوئے حق نگر

مین پوشیدہ رکھی گئی ہے معاف کیجئے گا آج کل طبیعت ٹھیک نہین۔ دیکھا نہ بھالا صدقہ گئی خالا۔ والا مضمون ہوا جاتا ہے خیر مین تو آپ سے ہر مخدوم زادے سے زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہٗ از صوبہ بنگال)

مکتوب بست و ہشتم

موسومۂ حافظ یوسف علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ تلہر ؎

اُنکے جلوون کو کوئی کہتا نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

السلام علیکم۔ کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون مدت سے انتظار ہے کہ آپ میرا بھی کام کرینگے مین کیا تفصیل کرون ؎

صد ہزار انداز داری دلکشین
من بہر انداز قربانت شوم

مگر ہر مرتبہ کامیابی کی اُمید ناکامیابی کی صورت مین تبدیل ہو جاتی ہے معاملہ قریب ہو کر بعید ہو جاتا ہے ؎

مدتے شد کاتشِ شوقِ تو اندر جانِ ماست
دین تمنا مین کہ دایم در دلِ ویرانِ ماست

چاہتا ہون کہ دار یار کی ترائی ہو اور ؎

اے درد بہت کیا پر کچھا ہم نے
جب آنکھ نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
دیکھا تو عجب خیال کا لیکھا ہم نے
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے

ہو جاوے مگر نہین ہوتا کشتی کنارہ پر آ کے رہ جاتی ہے اسوقت بچون مین سے کچھ اکرم کی طرف خیال ہے ورنہ یا تو رخصت یا بے خود یا مفقود الخبران تین باتون سے کچھ ہونا چاہئے خیر کچھ ہو + پرواز فطرت مادر دام بال می زد + آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را + واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین چاہتا ہون۔ قیدین سب بُری ہین مذہب کی قید بھی اچھی نہین۔ اور مذہب ہو یا جو کچھ ہو سب ہستی کے ساتھ کی قیدین ہین جب ہستی نہونے کا یقین ہو جائے تو مذہب کہان رہتا ہے افسوس ہے کہ لازوال دولت کے بدلے آنریری مجسٹریٹی قبول کر لیجائے یہ کیا عقل کا

پھرتا ہون آنکھین خراب ہین کچھ دکھائی نہین دیتا۔ آپ طبیب ہین اور جوان صالح آنکھون کی دوا بوجہ احسن آپ کو آتی ہوگی آپ ہی کوئی تجویز نسخہ کر دیجئے ؎

روح قدسی کہ بنظارۂ عالم آمد
بہ تماشائے رُخ خوبسلو حیرانؒ افتاد

مجھکو بھی دکھائی دینے لگے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین کے لمبے چوڑے القاب اس زمانہ مین بہت سے حضرات رکھتے ہین اور اُنہین کو زیب دیتے ہین مین تو ؎

تا بہ گلزار جہان کرو گذر این مسکین ۔ میل اندر دل او بر رُخ خوبان افتاد

ہون مجھے اب تک معلوم نہین کہ اس سفر کی انتہا کب اور کہان ہوگی۔ کس راستہ سے واپسی ہوگی یہ بھی معلوم نہین اگر مذکورۂ بالا امور معلوم ہوتے تو واپسی کیوقت آپ سے ملنے کا وعدہ کر لیتا مگر مجھکو اندیشہ ہے کہ مجھے دیکھنے کے بعد آپ اور وہ حضرات کہ جن سے آپ میری مدح کر چکے ہونگے کہینگے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کا یہی شخص مصداق ہے ؎

علم نبود غیر علم عاشقی
چند چند از حکمت یونانیان

مابقی تلبیس ابلیس شقی
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

طب کی کتابون مین اکثر دیکھا ہے العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اور اسپر فخر کیا گیا ہے کہ ادیان پر ابدان کو سبقت دی گئی ہے۔ تو کیا علم الابدان سے مراد طب ہے یہ تو سمجھ مین آتا نہین بلکہ علم الابدان سے مطلب حقیقت الاشیا ہے کیونکہ جب تک حقیقت شی معلوم نہو حلال وحرام کا کس طرح حکم ہوگا اور حقیقت شی ؎

در مقید آیت مطلق نگر ۔ ہم بہ چشم حق بسوئے حق نگر

مین پوشیدہ رکھی گئی ہے معاف کیجئے گا آج کل طبیعت ٹھیک نہین۔ دیکھا نہ بھالا صدقہ گئی خالا۔ والا مضمون ہوا جاتا ہے خیر مین تو آپکے مخدوم زادے زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہ از رخصتو بنگال)

مکتوب بست و ہشتم

موسومۂ حافظ یوسف علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ تلہر ؎

اُنکے جلوون کو کوئی کہتا نہین ۔ دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

السلام علیکم۔ کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون مدت سے انتظار ہے کہ آپ میرا بھی کام کرینگے مین کیا تفصیل کرون ؎

صد ہزار انداز داری دلکشین
من بہر انداز قربانت شوم

مگر ہر مرتبہ کامیابی کی اُمید ناکامیابی کی صورت مین تبدیل ہوجاتی ہے معاملہ قریب ہوکر بعید ہوجاتا ہے ؎

مدتے شد کا تش شوق تو اندر جان ماست ۔ دین تمنا مین کہ وا یم در دل ویران ماست

چاہتا ہون کہ دار یار کی ڈرائی ہو اور ؎

اے درد بہت کیا پر دیکھا ہم نے
جب آنکھ نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ

دیکھا تو عجب خیال کا لیکھا ہم نے
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے

ہوجاوے مگر نہین ہوتا کشتی کنارہ پر آکے رہ جاتی ہے اسوقت بچون مین سے کچھ اکرم کی طرف خیال ہے ورنہ یا تو رخصت یا بے خود یا مفقود الخبر ان تین باتون سے کچھ ہونا چاہئے خیر کچھ ہو + پرواز فطرت مادر دام بال می زد + آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا + واعبد ربک حتی یاتیک الیقین چاہتا ہون ۔ قیدین سب بُری ہین مذہب کی قید بھی اچھی نہین ۔ اور مذہب ہو یا جو کچھ ہو سب ہستی کے ساتھ کی قیدین ہین جب ہستی نہونے کا یقین ہو جائے تو مذہب کہان رہتا ہے افسوس ہے کہ لازوال دولت کے بدلے آنریری مجسٹریٹی قبول کر لیجائے یہ کیا عقل کا

پھرتا ہون آنکھین خراب ہین کچھ دکھائی نہین دیتا۔ آپ طبیب ہین اور جوان صالح آنکھون کی دوا بوجہ احسن آپ کو آتی ہوگی آپ ہی کوئی تجویز نسخہ کردیجئے ؎

روح قدسی کہ بنظارۂ عالم آمد
بہ تماشائے رخ خوب تو حیران افتاد

مجھکو بھی دکھائی دینے لگے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین کے لمبے چوڑے القاب اس زمانہ مین بہت سے حضرات رکھتے ہین اور انہین کو زیب دیتے ہین مین تو ؎

تا بہ گلزار جہان گرد گذر این مسکین ‏ ‏ میل اندر دل او بر رخ خوبان افتاد

ہون مجھے اب تک معلوم نہین کہ اس سفر کی انتہا کب اور کہان ہوگی۔ کس راستہ سے واپسی ہوگی یہ بھی معلوم نہین اگر مذکورۂ بالا امور معلوم ہوتے تو واپسی کیوقت آپ سے ملنے کا وعدہ کرلیتا مگر مجھکو اندیشہ ہے کہ مجھے دیکھنے کے بعد آپ اور وہ حضرات کہ جن سے آپ میری مدح کرچکے ہونگے کہینگے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کا یہی شخص مصداق ہے ؎

علم نبود غیر علم عاشقی ‏ ‏ مابقی تلبیس ابلیس شقی
چند چند از حکمت یونانیان ‏ ‏ حکمت ایمانیان را ہم بخوان

طب کی کتابون مین اکثر دیکھا ہے العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اور اسپر فخر کیا گیا ہے کہ ادیان پر ابدان کو سبقت دی گئی ہے۔ تو کیا علم الابدان سے مراد طب ہے یہ تو سمجھ مین آتا نہین بلکہ علم الابدان سے مطلب حقیقت الاشیا ہے کیونکہ جب تک حقیقت شئی معلوم نہو حلال وحرام کا کس طرح حکم ہوگا اور حقیقت شئی ؎

در مقید آیت مطلق نگر ‏ ‏ ہم بہ چشم حق بسوئے حق نگر

مین پوشیدہ رکھی گئی ہے معاف کیجئے گا آج کل طبیعت ٹھیک نہین۔ دیکھا نہ بھالا صدقہ گئی خالا۔ والاّ مضمون ہوا جاتا ہے خیر مین تو آپکے مخدوم زادے زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہ از صوبہ بنگال)

مکتوب بست وہشتم

موسومۂ حافظ یوسف علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ تلہر ؎

اسکے جلوون کو کوئی کہتا نہین ‏ ‏ دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

السلام علیکم۔ کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون مدت سے انتظار ہے کہ آپ میرا بھی کام کرینگے مین کیا تفصیل کرون ؎

صد ہزار انداز داری در کمین
من بہر انداز قربانت شوم

مگر ہر مرتبہ کامیابی کی امید ناکامیابی کی صورت مین تبدیل ہوجاتی ہے معاملہ قریب ہوکر بعید ہوجاتا ہے ؎

مدتے شد کا تش شوق تو اندر جان ماست ‏ ‏ دین تمنا مین کہ وا یم در دل ویران ماست

چاہتا ہون کہ دار یار کی ترائی ہوا اور ؎

اسے درد بہت کیا پر کیا ہم نے ‏ ‏ دیکھا تو عجب خیال کا لیکھا ہم نے
جب آنکھ نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ ‏ ‏ جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے

ہوجاوے مگر نہین ہوتا کشتی کنارہ پر آکے رہ جاتی ہے اسوقت بچون مین سے کچھ اکرم کی طرف خیال ہے ورنہ یا تو رخصت یا بے خود یا مفقود الخبر ان تین باتون سے کچھ ہونا چاہئے خیر کچھ ہو + پرواز فطرت مادر دام بال می زد + آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا + واعبد ربك حتى يأتيك اليقين چاہتا ہون۔ قیدین سب بری ہین مذہب کی قید بھی اچھی نہین۔ اور مذہب ہو یا جو کچھ ہو سب ہستی کے ساتھ کی قیدین ہین جب ہستی نہونے کا یقین ہوجائے تو مذہب کہان رہتا ہے افسوس ہے کہ لازوال دولت کے بدلے آنریری مجسٹریٹی قبول کرلیجائے یہ کیا عقل کا

کلام ہے۔ زیادہ والسلام شوق ÷ عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہ۔

مکتوب بست و نہم

گرامی شفیقم شاہزادہ محمد امیر الملک بہادر تیموری سلمہ۔

السلام علیکم ÷ ہندو عیسائی آتش پرست کو کس طرح پر مرید کرتے ہین یہ آپ کا سوال مجھ جیسے ناواقف محض سے اکیلے آپ ہی کا نہین بلکہ تحریری و تقریری کئی حضرات نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ سب کو مجملاً جواب دیا گیا ہے خطوط کی آمد و رفت اس قدر زیادہ ہے کہ تفصیلی خطوط لکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ اور آجکل میرے گھر کی حالت یہ ہے کہ میری پیرانی صاحبہ قبلہ دہلی سے تشریف لائی ہین اور سخت بیمار ہین ۲۹۔ رمضان المبارک کو ڈیڑھ بجے دن کے برخوردار حامد محمود سلمہ کے ہان لڑکا پیدا ہوا بیوی بھی کچھ بیمار ہین مہمانداری بیماری گرمی خطوط نویسی آخر کہان تک ایک دماغ کام کرے مگر مین ہمت کرتا ہون کہ آپ کے سوال کا مشرح جواب دون اور اللہ تعالیٰ سے اس خط کی تکمیل کی مدد مانگتا ہون مجھکو اول تو حیرت ہے کہ ہمارے متقدمین پیشواؤن نے مشرکون کو موحد اور مسلمان بنایا ہمارے متاخرین پیشواؤن کو مسلمان بنانا تو آتا نہین ہان مسلمانون کو کافر بنانا ضرور آتا ہے یہ کون ہین اسوقت کے علما دوسری طرف نظر ڈالی جائے تو عام گروہ اسوقت کے فقرا کا خود کفر شرک الحاد مین گرفتار ہے گور پرستی تصویر پرستی۔ انکا کام ہے یہود اور نصاریٰ پر جرم تھا اور ہے قال النصاریٰ المسیح ابن اللہ وقال الیہود عزیر ابن اللہ اور انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ کیا حضور سرور کائنات کو خدا بنانے مین کسر رکھتی ہین کیا عالم الغیب نہ ماننے والون کو کافر نہین کہا گیا پھر آگے چلکر متقدمین اولیاء کرام کو خدا نہین سمجھا گیا اپنے پیرون کو خدا نہین مانا گیا اِن کی تصاویر کی پرستش نہین ہوتی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ بڑے بڑے صوفی نیلی تہ بند باندھکر گیروی کپڑے پہنکر تصاویر قرآن شریف

دلائل الخیرات مین نہین رکھتے اپنے مکانون مین یہ تصاویر آویزان نہین کرتے۔ یہ کون ہین صحیح فی ان کا تکاثر کہان سے ہے اصحاب صفہ سے اُن کی کیا تعریف ہے ایک صحابی کا انتقال ہوا تو ایک درم نکلا دوسرے کا ہوا تو دو درم نکلے جس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر پاکر پہلی اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ ایک داغ اور دو داغ اس زمانے کے صوفیون کے مرنے کے بعد کس قدر سونا چاندی نکلتا ہے جو ترازو مین وزن ہوتا ہے عدالتون مین جھگڑتے ہین تو ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور مرید کتنے لاکھون کروڑ کا ذکر نہین حج کی خبر نہین کونسی زکوٰۃ جس پر خلافت اولیٰ نے نہ ادا کرنے والون پر جہاد کیا۔ ان صوفیون کا دسترخوان اُمرا سے زیادہ مکلف ہوتے اس قدر کہ سوائے فرعونی نشست کے ان سے بیٹھنا مشکل ہائے یہ وہ اسلام ہے جس کے ادنیٰ شخص نے خلیفۂ دوم کو یہ کہکر ممبر سے اُتارا کہ آپ نے رات کو دو کھانے کھائے آپ خلافت کے قابل نہین۔ اب مسلمان اس قدر عقیدہ کے کمزور ہین کہ ان صوفیون سے کوئی نہین پوچھتا کہ تم مسلمان ہو صوفی ہو مشرک ملحد ہو بلکہ دست بوسی پابوسی اور سجدہ ان گمراہون کے کئے جاتے ہین جیسی آپ نے بوجہ بے تکلفی ازروے تحقیقات محبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا اسیطرح مین آپ سے بے تکلف دریافت کرتا ہون اِن مین سے بہت سے ایسے ہین جو اِن صفات سے موصوف ہین اور آپ اُن کی تعظیم دیتے ہین آپنے کسی ایک سے دریافت کیا کہ تم صوفی ہونا درکنار مسلمان بھی ہو یا نہین اور اگر آتش پرست یا بت پرست ایک مسلمان کے ہاتھ پر شرک اور کفر سے توبہ کرتا ہے تو آپکو کیون اس کی توبہ پر تعجب ہے اور اِن خاص مسلمانون پر جو زکوٰۃ نہین دیتے حج نہین کرتے دغا اور فریب اِن کا کام ہے شرک جلی اور خفی علی الاعلان کرتے ہین کیون تعجب نہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء و من یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اس آیت شریف اور اس حدیث شریف کے یہ لوگ آپ کے نزدیک مخالف ہین

کام ہے۔ زیادہ والسلام شوق ÷ عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہٗ۔

مکتوب بست و نہم

گرامی شفیقم شاہزادہ محمد امیر الملک بہادر تیموری سلمہٗ۔

السلام علیکم ÷ ہندو عیسائی آتش پرست کو کس طرح پر مرید کرتے ہین یہ آپ کا سوال مجھ جیسے ناواقف محض سے اکیلے آپ ہی کا نہین بلکہ تحریری و تقریری کئی حضرات نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ سب کو مجملاً جواب دیا گیا ہے خطوط کی آمد و رفت اس قدر زیادہ ہے کہ تفصیلی خطوط لکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ اور آجکل میرے گھر کی حالت یہ ہے کہ میری پیرانی صاحبہ قبلہ دہلی سے تشریف لائی ہین اور سخت بیمار ہین ۲۹۔ رمضان المبارک کو ڈیڑھ بجے دن کے برخوردار حامد محمود سلمہٗ کے ہان لڑکا پیدا ہوا بیوی بھی کچھ بیمار ہین مہمانداری بیماری گرمی خطوط نویسی آخر کہان تک ایک دماغ کام کرے مگر مین ہمت کرتا ہون کہ آپ کے سوال کا مشرح جواب دون اور اللہ تعالیٰ سے اس خط کی تکمیل کی مدد مانگتا ہون مجھکو اول تو حیرت ہے کہ ہمارے متقدمین پیشواؤن نے مشرکون کو موحد اور مسلمان بنایا ہمارے متاخرین پیشواؤن کو مسلمان بنانا تو آتا نہین ہان مسلمانون کو کافر بنانا ضرور آتا ہے یہ کون ہین اسوقت کے علماء دوسری طرف نظر ڈالی جائے تو عام گروہ اسوقت کے فقرا کا خود کفر شرک الحاد مین گرفتار ہے گور پرستی تصویر پرستی۔ انکا کام ہے یہود اور نصاریٰ پر جرم تھا اور ہے قال النصاریٰ المسیح ابن اللہ وقال الیھود عزیز ابن اللہ او انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ کیا حضور سرور کائنات کو خدا بنانے مین کسر رکھتی ہین کیا عالم الغیب نہ ماننے والون کو کافر نہین کہا گیا پھر آگے چلکر متقدمین اولیاء کرام کو خدا نہین سمجھا گیا اپنے پیرون کو خدا نہین مانا گیا کیا ان کی تصاویر کی پرستش نہین ہوتی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ بڑے بڑے صوفی نیلی تہ بند باندھکر گیروی کپڑے پہنکر تصاویر قرآن شریف

دلائل الخیرات مین نہین رکھتے اپنے مکانون مین یہ تصاویر آویزان نہین کرتے۔ یہ کون ہین صحیح فی ان کا نکاس کہان سے ہے اصحاب صفہ سے ان کی کیا تعریف ہے ایک صحابی کا انتقال ہوا تو ایک درم نکلا دوسرے کا ہوا تو دو درم نکلے جس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر پاکر پہلی اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ ایک داغ اور دو داغ اس زمانے کے صوفیون کے مرنے کے بعد کس قدر سونا چاندی نکلتا ہے جو ترازو مین وزن ہوتا ہے عدالتون مین جھگڑتے ہین تو ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور مرید کتنے لاکھون کروڑ کا ذکر نہین حج کی خبر نہین کونسی زکوٰۃ جس پر خلافت اولیٰ نے نہ ادا کرنے والون پر جہاد کیا۔ ان صوفیون کا دسترخوان امراء سے زیادہ مکلف ہوتے اس قدر کہ سوائے فرعونی نشست کے ان سے بیٹھنا مشکل ہائے یہ وہ اسلام ہے جس کے ادنیٰ شخص نے خلیفۂ دوم کو یہ کہکر منبر سے اتارا کہ آپ نے رات کو دو کھانے کھائے آپ خلافت کے قابل نہین۔ اب مسلمان اس قدر عقیدہ کے کمزور ہین کہ ان صوفیون سے کوئی نہین پوچھتا کہ تم مسلمان ہو صوفی ہو مشرک ملحد ہو بلکہ دست بوسی پابوسی اور سجدہ ان گمراہون کے کئے جاتے ہین جیسی آپ نے بوجہ بے تکلفی از روئے تحقیقات محبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا اسیطرح مین آپ سے بے تکلف دریافت کرتا ہون ان مین سے بہت سے ایسے ہین جو ان صفات سے موصوف ہین اور آپ اُن کی تعظیم دیتے ہین آپنے کسی ایک سے دریافت کیا کہ تم صوفی ہونا درکنار مسلمان بھی ہو یا نہین اور اگر آتش پرست یا بت پرست ایک مسلمان کے ہاتھ پر شرک اور کفر سے توبہ کرتا ہے تو آپکو کیون اس کی توبہ پر تعجب ہے اور ان خاص مسلمانون پر جو زکوٰۃ نہین دیتے حج نہین کرتے دغا اور فریب ان کا کام ہے شرک جلی اور خفی علی الاعلان کرتے مین کیون تعجب نہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اس آیت شریف اور اس حدیث شریف کے یہ لوگ آپ کے نزدیک مخالف ہین

کلام ہے۔ زیادہ والسلام شوق + عاجز کلیمی الدہلوی غفراللہ لہٗ۔

مکتوب بست و نہم

گرامی شفیقم شاہزادہ محمد امیر الملک بہادر تیموری سلمہٗ۔

السلام علیکم ٭ ہندو عیسائی آتش پرست کو کس طرح پر مرید کرتے ہین یہ آپ کا
سوال مجھ جیسے ناواقف محض سے ایسیلئے آپ ہی کا نہین بلکہ تحریری و تقریری کئی حضرات
نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ سب کو مجملاً جواب دیا گیا ہے خطوط کی آمد و رفت اس قدر
زیادہ ہے کہ تفصیلی خطوط لکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے اور آجکل میرے گھر کی حالت
یہ ہے کہ میری پیرانی صاحبہ قبلہ دہلی سے تشریف لائی ہین اور سخت بیمار ہین ۲۹ رمضان
المبارک کو ڈیڑھ بجے دن کے برخوردار حامد محمود سلمہٗ کے ہان لڑکا پیدا ہوا بیوی بھی کچھ بیمار ہین
مہمانداری بیماری گرمی خطوط نویسی آخر کہان تک ایک دماغ کام کرے مگر مین ہمت کرتا ہون
کہ آپ کے سوال کا مشرح جواب دون اور اللہ تعالیٰ سے اس خط کی تکمیل کی مدد مانگتا ہون مجھکو
اول تو حیرت ہے کہ ہمارے متقدمین پیشواؤن نے مشرکون کو موحد اور مسلمان بنایا ہمارے
متاخرین پیشواؤن کو مسلمان بنانا تو آتا نہین ہان مسلمانون کو کافر بنانا ضرور آتا ہے یہ کون
ہین اسوقت کے علماء دوسری طرف نظر ڈالی جائے تو عام گروہ اسوقت کے فقرا کا خود
کفر شرک الحاد مین گرفتار ہے گور پرستی تصویر پرستی۔ انکا کام ہے یہود اور نصاریٰ پر جرم تھا
اور ہے قال النصاریٰ المسیح ابن اللہ وقال الیہود عزیر ابن اللہ او انت قلت للناس اتخذونی
وامی الٰہین من دون اللہ کیا حضور سرور کائنات کو خدا بنانے مین کسر رکھتی ہین کیا عالم الغیب
نہ ماننے والون کو کافر نہین کہا گیا پھر آگے چلکر متقدمین اولیاء کرام کو خدا نہین سمجھا گیا اپنے
پیرون کو خدا نہین مانا گیا ان کی تصاویر کی پرستش نہین ہوتی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا
من دون اللہ بڑے بڑے صوفی نیلی تہ بند باندھکر گیروی کپڑے پہنکر تصاویر قرآن شریف

دلائل الخیرات مین نہین رکھتے اپنے مکانون مین یہ تصاویر آویزان نہین کرتے۔ یہ کون ہین صحیح فی
ان کا عکس کہان سے ہے اصحاب صفہ سے اُن کی کیا تعریف ہے ایک صحابی کا انتقال
ہوا تو ایک درم نکلا دوسرے کا ہوا تو دو درم نکلے جس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر پا کر پہلی اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ ایک داغ اور دو داغ اس زمانے کے
صوفیون کے مرنے کے بعد کس قدر سونا چاندی نکلتا ہے جو ترازو مین وزن ہوتا ہے عدالتون
مین جھگڑتے ہین تو ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور مرید کتنے لاکھون کوہ
کا ذکر نہین حج کی خبر نہین کونسی زکوٰۃ جس پر خلافت اولیٰ نے نہ ادا کرنے والون پر جہاد کیا۔
ان صوفیون کا دسترخوان اُمرا سے زیادہ مکلف ہوتے اس قدر کہ سوائے فرعونی نشست کے
ان سے بیٹھنا مشکل ہائے یہ وہ اسلام ہے جس کے ادنیٰ شخص نے خلیفۂ دوم کو یہ کہکر ممبر سے
اُتارا کہ آپ نے رات کو دو کھانے کھائے آپ خلافت کے قابل نہین۔ اب مسلمان اس قدر
عقیدہ کے کمزور ہین کہ ان صوفیون سے کوئی نہین پوچھتا کہ تم مسلمان ہو صوفی ہو مشرک ملحد
ہو بلکہ دست بوسی پابوسی اور سجدہ ان گمراہون کے کئے جاتے ہین جیسی آپ نے بوجہ بے
تکلفی از روئے تحقیقات محبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا اسیطرح مین آپ سے بے تکلف
دریافت کرتا ہون ان مین سے بہت سے ایسے ہین جو ان صفات سے موصوف ہین اور آپ
اُن کی تعظیم دیتے ہین آپنے کسی ایک سے دریافت کیا کہ تم صوفی ہونا در کنار مسلمان بھی ہو یا نہین
اور اگر آتش پرست یا بت پرست ایک مسلمان کے ہاتھ پر شرک اور کفر سے توبہ کرتا ہے تو آپکو
کیون اس کی توبہ پر تعجب ہے اور ان خاص مسلمانون پر جو زکوٰۃ نہین دیتے حج نہین کرتے دغا
اور فریب ان کا کام ہے شرک جلی اور خفی علی الاعلان کرتے ہین کیون تعجب نہین اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل
ضلالا بعیدا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قال لا الٰہ الا اللہ دخل
الجنۃ اس آیت شریف اور اس حدیث شریف کے یہ لوگ آپ کے نزدیک مخالف ہین

یا موافق اور وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے سوا جسکو وہ چاہیں مدد کے واسطے پکارین جو خاص آخرتعین اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس میں شریک کرین زکوۃ نہ دین حج نہ کرین اس آیت شریف کے آپ ان کو موافق سمجھتے ہیں یا مخالف۔ کیا آپ کے نزدیک وہ شخص آتش پرست بت پرست رہتا تو اچھا تھا۔ بجائے اس کے کہ اُس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ کمینہ غلام کو گواہ کر کے شرک اور کفر سے توبہ کی زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب ستی

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؛ السلام علیکم میں اس کا کیا علاج کرون کہ آپ کو خط نہیں پہنچتا طاعونی اخبار نے نہایت پریشان کر رکھا ہے لوگ یہ سمجھکر کہ طاعون زمین سے پیدا ہوتا ہے زمین بدل لیتے ہیں آپ غور کیجئے رطب اور یابس جب کتاب مبین میں فرمایا تو قرآن شریف کی دلالت مبین پر نہیں ہوسکتی سوائے ایک خاص فرد کے۔ کون اس سے واقف تھا سچا اور معتبر سمجھکر ایمان لانا پڑا کہ بیشک کلام خاص ہے تو مبین کسطرح ہوا خفی بلکہ اخفیٰ رہا مبین تو اُس کو کہا جاسکتا ہے جس کو عام خاص دیکھیں اور سب اُس کو مانیں خواہ انسان کی کوئی قسم ہو تو اس صورت میں کتاب مبین میں طاعون کا ہونا بھی ثابت ہوا کتاب مبین اپنے ساتھ رطب و یابس سب کچھ لئے پھرتی ہے۔ بہت بڑی نصیحت کا وقت ہے باپ بھائی بیٹیا مذہب کو چھوڑ کر فقط ایک کے ساتھ ہو لیں جو کبھی جدا نہیں ہو سکتا پھر طاعون کا خوف نہیں رہیگا وکیل بھاگ گئے ہائی کورٹ بند ہو گیا اگر مدعی مدعیٰ علیہ کی آنکھیں نہیں کھلیں کوئی دینے کے عذاب میں پھنسا رہا کوئی لینے کے اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا آخری سانس میں اگر خود بدولت جلوہ گر ہوں تو دینا پڑتا ہے اور نہ لینا جناب سید قبول بادشاہ صاحب مرحوم نے جو کچھ فرمایا اُسکو میں سمجھا یہ بھی وہی بات ہے ایک طرف بلایا جاتا ہے ایک طرف دکھلایا جاتا ہے صورت تو ایک ہی ہے خواہ برقعہ اوڑھ کر آئے یا گون پہنکر آئے سیاہ ہو یا سفید ؛ من اندازِ قدت

رزی سا سمم ؛ نہ بادشاہ کوئی چیز ہے نہ بیبی لڑا یچہ وحدت رکھتا ہے کوئی مجھے تو لیا مجھے کوئی بنائے تو کیا جانے مروت بیاز تا کونکے زن کن کا فیصلہ بھی آپ کے سامنے ہے یہ خطرہ آپ کے دل میں کئی مرتبہ اور کئی طرح سے ڈالا گیا اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور انجام بخیر ہو ٥

کیا جو کعبہ کو مجنون نے یہ دعا مانگی	
الٰہی مجھ سے جدا ہو نہ الفت لیلیٰ	

زیادہ والسلام شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و یکم

عزیز از جان برخوردار سید حامد محمود کلیمی چشتی سلمہٗ الرحمٰن ؛

دُعائے عطائے نفس مطمئنہ کے بعد نگارش ہے کہ کیا تم نے کوئی ایسا باپ دیکھا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے پر قربان ہوا ہو زبانی بہت کہتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے دیکھا۔ میں نے عمل کیا مگر ایسا بیٹا ابھی میں نے نہیں دیکھا جیسے کہ تم حضرات رب العزت سے عطا ہوئے یہ تمکو یقین ہے کہ عالم اسباب میں جو کچھ قدرت نے بیٹے کی تکلیف پر باپ کا بیچین ہونا خمیر میں ڈال دیا ہے اُس سے میں جدا نہیں ہو سکتا مگر میرے خیال میں ایک بات آئی ہے آجکل جیسی جنگ یورپ میں ہو رہی ہے کبھی نہیں ہوئی وہ قومیں جنکو انسانی ہمدردی کا دعویٰ تھا اس کس طرح انسانوں کی جانیں لے رہی ہیں کسی معاہدہ کی پابند نہیں۔ زمین و آسمان خشکی۔ تری۔ کسی جگہ اور کسی طرح انسان کی جان کو امن نہیں ہر ممکن وسائل کی امداد سے انسان کی جان لیتے ہیں اُس کو بدرجہا سگ و خوک سے بدتر سمجھ رکھا ہے با این ہمہ جو گروہ اپنے اس دشمن جانی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے پھر بلا خوف و خطر دشمن کے قریب آجاتا ہے اور اُس دشمن پر جسکو یہ ابھی ابھی جان کا لیوا سمجھے ہوئے تھا اس قدر بھروسہ کرتا ہے کہ جس جگہ وہ دشمن لیجانا چاہتا ہے بطیب خاطر و بلا اندیشہ چلا جاتا ہے اور وہ جو ابھی ابھی اسکے

یا موافق اور وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے سوا جسکو وہ چاہیں مدد کے واسطے پکاریں جو خاص تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس میں شریک کریں زکوٰۃ نہ دیں حج نہ کریں اس آیت شریف کے آپ ان کو موافق سمجھتے ہیں یا مخالف۔ کیا آپ کے نزدیک وہ شخص آتش پرست بت پرست رہتا تو اچھا تھا۔ بجائے اس کے کہ اُس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ کمینہ غلام کو گوارا کر کے شرک اور کفر سے توبہ کی زیادہ والسلام شوق :: عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب سی

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ :: السلام علیکم میں اس کا کیا علاج کروں کہ آپ کو خط نہیں پہنچتا طاعونی اخبار نے نہایت پریشان کر رکھا ہے لوگ یہ سمجھ کر طاعون زمین سے پیدا ہوتا ہے زمین بدل لیتے ہیں آپ غور کیجئے رطب اور یابس جب کتاب مبین میں فرمایا تو قرآن شریف کی دلالت مبین پر نہیں ہو سکتی سوائے ایک خاص فرد کے۔ کون اس سے واقف تھا سچا اور معتبر سمجھکر ایمان لانا پڑا کہ بیشک کلام خاص ہے تو مبین کسطرح ہو مخفی بلکہ اخفی رہا مبین تو اُس کو کہا جا سکتا ہے جس کو عام خاص دیکھیں اور سب اُس کو مانیں خواہ انسان کی کوئی قسم ہو تو اس صورت میں کتاب مبین میں طاعون کا ہونا بھی ثابت ہوا کتاب مبین اپنے ساتھ رطب و یابس سب کچھ لئے پھرتی ہے۔ بہت بڑی نصیحت کا وقت ہے باپ بھائی بیٹا مذہب کو چھوڑ کر فقط ایک کے ساتھ ہو لیں جو کبھی جدا نہیں ہو سکتا پھر طاعون کا خوف نہیں رہے گا وکیل بھاگ گئے ہائی کورٹ بند ہو گیا مگر مدعی علیہ کی آنکھیں نہیں کھلیں کوئی دینے کے عذاب میں پھنسا رہا کوئی لینے کے اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا آخری سانس میں اگر خود بدولت جلوہ گر ہوں تو دینا پڑتا ہے اور نہ لینا جناب سید قبول بادشاہ صاحب مرحوم نے جو کچھ فرمایا اُسکو میں سمجھا یہ بھی وہی بات ہے ایک طرف بلایا جاتا ہے ایک طرف دکھلایا جاتا ہے صورت تو ایک ہی ہے خواہ برقعہ اوڑھ کر آئے یا گون پہنکر آئے سیاہ ہو یا سفید :: من اندازِ قدت

ری سا سم :: نہ بادشاہ کوئی چیز ہے نہ یہی لا الجھ وحدت رکھتا ہے کوئی مجھے تو لیا مجھے کوئی بنائے تو کیا جانے مروت بیاز ناکتگے زن کن کا فیصلہ بھی آپ کے سامنے ہے یہ خطرہ آپ کے دل میں کئی مرتبہ اور کئی طرح سے ڈالا گیا اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور انجام بخیر ہو ٥

> گیا جو کعبہ تو مجنون نے یہ دعا مانگی
> الٰہی مجھ سے جدا ہو نہ الفت لیلیٰ

زیادہ والسلام شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و یکم

عزیز از جان برخوردار سید حامد محمود کلیمی چشتی سلمہٗ الرحمٰن ::

دُعائے عطائے نفس مطمئنہ کے بعد نگارش ہے کہ کیا تم نے کوئی ایسا باپ دیکھا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے پر قربان ہوا ہو۔ زبانی بہت کہتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے دیکھا۔ میں نے عمل کیا مگر ایسا بیٹا ابھی میں نے نہیں دیکھا جیسے کہ تم حضرات رب العزت سے عطا ہوئے یہ تمکو یقین ہے کہ عالم اسباب میں جو کچھ قدرت نے بیٹے کی تکلیف پر باپ کا بیچین ہونا خمیر میں ڈال دیا ہے اُس سے میں جدا نہیں ہو سکتا مگر میرے خیال میں ایک بات آئی ہے آجکل جیسی جنگ یورپ میں ہو رہی ہے کبھی نہیں ہوئی وہ قومیں جنکو انسانی ہمدردی کا دعوےٰ تھا کس کس طرح انسانوں کی جانیں لے رہی ہیں کسی معاہدہ کی پابند نہیں۔ زمین و آسمان خشکی۔ تری۔ کسی جگہ اور کسی طرح انسان کی جان کو امن نہیں ہر ممکن وسائل کی امداد سے انسان کی جان لیتے ہیں اُس کو بدرجہا سگ و خوک سے بدتر سمجھ رکھا ہے با ایں ہمہ جو گروہ اپنے اس دشمن جانی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے پھر بلا خوف و خطر دشمن کے قریب آجاتا ہے اور اُس دشمن پر جسکو یہ ابھی ابھی جان کا لیوا سمجھے ہوئے تھا اس قدر بھروسہ کرتا ہے کہ جس جگہ وہ دشمن لیجانا چاہتا ہے بطیب خاطر و بلا اندیشہ چلا جاتا ہے اور وہ جو ابھی ابھی اسکے

یاموافق اور وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے سوا جسکو وہ چاہیں مدد کے واسطے پکارین جو خاص تعریفین اللہ تعالیٰ کے واسطے ہین اس مین شریک کرین زکوٰۃ نہ دین حج نہ کرین اس آیت شریف کے آپ ان کو موافق سمجھتے ہین یا مخالف۔ کیا آپ کے نزدیک وہ شخص آتش پرست بت پرست رہتا تو اچھا تھا۔ بجائے اس کے کہ اُس نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ کمینہ غلام کو گوارا کر کے شرک اور کفر سے توبہ کی زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب سی

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؛ السلام علیکم مین اس کا کیا علاج کرون کہ آپ کو خط نہین پہنچتا طاعونی اخبار نے نہایت پریشان کر رکھا ہے لوگ یہ سمجھ کر طاعون زمین سے پیدا ہوتا ہے زمین بدل لیتے ہین آپ غور کیجئے رطب اور یابس جب کتاب مبین مین فرمایا تو قرآن شریف کی دلالت مبین پر نہین ہوسکتی سوائے ایک خاص فرد کے۔ کون اس سے واقف تھا سچا اور معتبر سمجھکر ایمان لانا پڑا کہ بیشک کلام خاص ہے تو مبین کسطرح ہو خفی بلکہ اخفی رہا مبین تو اُس کو کہا جاسکتا ہے جس کو عام خاص دیکھین اور سب اس کو مانین خواہ انسان کی کوئی قسم ہو تو اس صورت مین کتاب مبین مین طاعون کا ہونا بھی ثابت ہوا کتاب مبین اپنے ساتھ رطب و یابس سب کچھ لئے پھرتی ہے۔ بہت بڑی نصیحت کا وقت ہے باپ بھائی بیٹا مذہب کو چھوڑ کر فقط ایک کے ساتھ ہو لین جو کبھی جدا نہین ہوسکتا پھر طاعون کا خوف نہین رہے گا وکیل بھاگ گئے ہائی کورٹ بند ہو گیا اگر مدعی علیہ کی آنکھین نہین کھلین کوئی دینے کے عذاب مین پھنسا سا کوئی لینے کے اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا آخری سانس مین اگر خود بدولت جلوہ گر ہون تو دینا پڑتا ہے ورنہ لینا جناب سید قبول بادشاہ صاحب مرحوم نے جو کچھ فرمایا اُسکو مین سمجھا یہ بھی وہی بات ہے ایک طرف بلایا جاتا ہے ایک طرف دکھلایا جاتا ہے صورت تو ایک ہی ہے خواہ برقعہ اوڑھ کر آئے یا گون پہنکر آئے سیاہ ہو یا سفید ؛ من اندازِ قدرت

را می شناسم ؛ نہ بادشاہ کوئی چیز ہے نہ بیبی لا الٰہ وحدت رکھتا ہے کوئی مجھے تو لیا مجھے کوئی بہانے تو کیا جانے مروت بیانا تو تمہے ذرن کن کا فیصلہ بھی آپ کے سامنے ہے یہ خطرہ آپ کے دل مین کئی مرتبہ اور کئی طرح سے ڈالا گیا اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور انجام بخیر ہو ؁

کیا جو کعبہ تو مجنون نے یہ دعا مانگی
الٰہی مجھ سے جدا ہو نہ الفت لیلیٰ

زیادہ والسلام شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و یکم

عزیز از جان برخوردار سید حامد محمود کلیمی چشتی سلمہٗ الرحمٰن ؛
دُعائے عطائے نفس مطمئنہ کے بعد نگارش ہے کہ کیا تم نے کوئی ایسا باپ دیکھا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے پر قربان ہوا ہو زبانی بہت کہتے ہین مگر عمل نہین کرتے دیکھا۔ مین نے عمل کیا مگر ایسا بیٹا بھی مین نے نہین دیکھا جیسے کہ تم حضرات رب العزت سے عطا ہوئے یہ تمکو یقین ہے کہ عالم اسباب مین جو کچھ قدرت نے بیٹے کی تکلیف پر باپ کا بیچین ہونا خمیر مین ڈال دیا ہے اُس سے مین جدا نہین ہوسکتا مگر میرے خیال مین ایک بات آئی ہے آجکل جیسی جنگ یورپ مین ہو رہی ہے کبھی نہین ہوئی وہ قومین جنکو انسانی ہمدردی کا دعویٰ تھا کس کس طرح انسانون کی جانین لے رہی ہین کسی معاہدہ کی پابند نہین۔ زمین و آسمان خشکی۔ تری۔ کسی جگہ اور کسی طرح انسان کی جان کو امن نہین ہر ممکن وسائل کی امداد سے انسان کی جان لیتے ہین اُس کو بدرجہا سگ و خوک سے بدتر سمجھ رکھا ہے باایں ہمہ جو گروہ اپنے اس دشمن جانی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے پھر بلا خوف و خطر دشمن کے قریب آجاتا ہے اور اُس دشمن پر جسکو یہ ابھی ابھی جان کا لیوا سمجھے ہوئے تھا اس قدر بھروسہ کرتا ہے کہ جس جگہ وہ دشمن لیجانا چاہتا ہے بطیب خاطر و بلا اندیشہ چلا جاتا ہے اور وہ جو ابھی ابھی اسکے

مار نیکلے فکر مین تھا ایسا ودست ہوجاتا ہے کہ وقت پر بلاکسی مشقت کے کھانا دیتا ہے اگر زخمی
ہو تو مرہم پٹی کرتا ہے گویا ہر ایک جزوی اور کلی امر کا کفیل بنجاتا ہے۔ ہائے ہائے کیا ہم اپنے
آقا اپنے مالک سب سے زیادہ چاہنے والے کو اس ظالم دشمن سے بھی بدتر سمجھہ رہے ہین اور
ہتھیار باندھے ہر وقت تیار مین یعنی جو کچھہ وہ چاہتا ہے اُس کے خلاف رات دن کرتے
ہین کبھی مانگتے ہین کبھی اکڑتے ہین کبھی گڑگڑاتے ہین کسیطرح ہارمان کر ہتھیار ڈالکر
اُس پر مطمین نہین ہوتے بلا جو کچھہ بندہ پر نازل کی جاتی ہے اُس پر صبر کرنا اور یہ سمجھنا کہ
ہمارے حق مین ہمارے آقا ہمارے مالک۔ ہمارے سب سے زیادہ چاہنے والے نے
ہمارے واسطے بہتری اسی مین سمجھی ہے یہ نہین ہوتا۔

ایک مرتبہ لوٹ کا مال بہت سا آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوروں سے بہت
کم عطا ہوا آپ کے دل مین کمی کا خیال آیا ایک روز دربار عام مقرر ہوا جو کچھہ مال دیا گیا
تھا اُس کا حساب دہوپ مین کھڑا کر کے لیا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بہ نسبت اور حضرات
رضوان اللہ علیہم کے دہوپ کی تکلیف سے بہت جلد نجات ملی مین نے فقرا مین خلیل احمد
صاحب کو دیکھا کہ اُن کو وقار الامرا نے مدار المہاری ....
.... سے برطرفی پر پھر خدمت مدار المہاری واپس ملنے کے واسطے دُعا یا چلہ کی غرض سے حیدرآباد
بلا کر تھوڑے روز مہمان رکھا دس بارہ ہزار روپیہ نذر کیا مین نے اُس روپیہ کا یہ اثر دیکھا
کہ حیدرآباد سے واپس ہوتے ہی اُنہون نے صابریون سے جنگ ٹھرادی اور بیسیون مالہ
جانبین سے لکھے گئے اُسوقت مجھکو خیال آیا کہ آخر یہ بلا اِن پر کہان سے نازل ہوئی
یہی سمجھہ مین آیا ؎

سر تابیدہ چرخ عون از خدا		ہیچ جادیدی فقیر بے نوا

توانگران کو یہ روپیہ نہ ملتا بہتر ہوتا ؎
شخصے کہ مفلس است براو شکر لازم است۔ اگر دولت میرسد ممکن است کہ یاد خالق را
محو کنند۔ ولاکن قد جعل اللہ لکل شئی قدرا پر ایمان رکھنا چاہیے جسمین قدر صدمہ اور رنج دنیا مین
ہوتا ہے وہ د میرا ہے اکی بدولت ہوتا ہے پرائی چیز کو اپنا تصور کر رکھا ہے اور اس پر استقدر
یقین اور اسکے جاتے رہنے پر روتا چیختا محلہ والون کو جمع کرتا ہے اگر اپنا نہ سمجھتا تو واویلا نہ
کرتا۔ پیارے بیٹے یہ مکان جسکے اندر مین رہتا ہون تم یقین کر لو کہ میرا نہین اور عام و خاص
یہ سمجھتے ہین کہ میرا ہے نہ مین نے اس کو بنایا نہ خریدا نہ کسی نے بخشا اور نہ ہبہ کیا۔ تھوڑے
دن مستعار میرے پاس رہا پھر اُس پر کرایہ مقرر ہوگیا ہائے افسوس ہزار افسوس مین نے ایکدن
کا کرایہ بھی اب تک ادا نہین کیا کرایہ نامہ لکھا ہوا ہے رجسٹری شدہ ہے مالک مکان نہایت
دولتمند ہے۔ کرایہ کا تقاضا تک نہین کرتا دولتمندی کے علاوہ خود مختار بھی ہے اُس نے
سمجھہ رکھا ہے کہ کرایہ عام جائداد منقولہ سے ایک دن مین قرق کر کے وصول کر لونگا پیارے
فرزند قرقی کے دن کا نہایت فکر ہے جس وقت تمام محلہ والون کے سامنے تو اچکنی چارپائی
تخت ادنیٰ ادنیٰ چیزین قرق ہو کر نیلام ہون گی اور یہ ضرور ہو کر رہیگا ہائے جائداد منقولہ
بہت تھوڑی ہے اور کرایہ بہت زیادہ قاعدہ ہے کہ جب مال سے ڈگری وصول نہین
ہوتی تو جیل خانہ جانا پڑتا ہے تم جانتے ہو کہ مجھہ بینوا کے گھر مین مال ہی کیا ہے بس جیلخانہ
ہے نعوذ باللہ من ذلک رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
زیادہ دُعا۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔ از حیدرآباد دکن۔

مکتوب سی و دوم

عزیزم سلمہٗ۔ بعد دعا آنکہ بیعت اللہ تعالیٰ سے پیر کے ہاتھ پر ایک معاہدہ ہے کہ منہیات
شرعیہ سے ہمیشہ دور رہونگا۔ جب پیر دیکھتا ہے کہ یاران طریقت مین سے ایک یا جو شخص
استقامت سے اُس معاہدے پر قائم ہے اور جو کچھہ تعلیم فقر کی جاتی ہے اُس پر عمل اور
کوشش کرتا ہے پیر خوش ہو کر اُس کو خلافت دیتا ہے تاکہ اور لوگ بھی اُسکو دیکھکر راہ راست

مار نیکے فکر مین تھا ایسا دست ہوجاتا ہے کہ وقت پر بلا کسی مشقت کے کھانا دیتا ہے اگر جی
ہو تو مرہم پٹی کرتا ہے گویا ہر ایک جزوی اور کلی امر کا کفیل بنجاتا ہے۔ ہائے ہائے کیا ہم اپنے
آقا اپنے مالک سب سے زیادہ چاہنے والے کو اس ظالم دشمن سے بھی بدتر سمجھ رہے ہین اور
ہتھیار باندھے ہر وقت تیار مین یعنی جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کے خلاف رات دن کرتے
ہین کبھی مانگتے ہین کبھی اکڑتے ہین کبھی گڑگڑاتے ہین کسیطرح ہار مان کر ہتھیار ڈالکر
اُس پر مطمین نہین ہوتے بلا جو کچھ بندہ پر نازل کی جاتی ہے اُس پر صبر کرنا اور یہ سمجھنا کہ
ہمارے حق مین ہمارے آقا ہمارے مالک۔ ہمارے سب سے زیادہ چاہنے والے نے
ہمارے واسطے بہتری اسی مین سمجھی ہے یہ نہین ہوتا۔

ایک مرتبہ لوٹ کا مال بہت سا آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوروں سے بہت
کم عطا ہوا آپ کے دل مین کمی کا خیال آیا ایک روز دربار عام مقرر ہوا جو کچھ مال دیا گیا
تھا اُس کا حساب دہوپ مین کھڑا کرکے لیا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بہ نسبت اور حضرات
رضوان اللہ علیہم کے دہوپ کی تکلیف سے بہت جلد نجات ملی مین نے فقرا مین خلیل حسن
صاحب کو دیکھا کہ اُن کو وقار الامرا نے مدار المہاری ....

.... سے برطرفی پر پھر خدمت مدار المہاری واپس ملنے کے واسطے دُعا یا چلہ کی غرض سے حیدرآباد
بلاکر تھوڑے روز مہمان رکھا دس بارہ ہزار روپیہ نذر کیا مین نے اُس روپیہ کا یہ اثر دیکھا
کہ حیدرآباد سے واپس ہوتے ہی اُنھون نے صابریون سے جنگ ٹھہرادی اور بیسیون مالہ
جانبین سے لکھے گئے اُسوقت مجھکو خیال آیا کہ آخر یہ بلا اِن پر کہان سے نازل ہوئی
یہی سمجھ مین آیا ؎

ہیچ جاویدی فقیر بے نوا	سر تابیدہ چرخ عون از خدا

تو اگر اِن کو یہ روپیہ نہ ملتا بہتر ہوتا ؎
شخصے کہ مفلس نیست براو شکر لازم است۔ اگر دولت میرسد ممکن است کہ یاد خالق را

محو کند۔ ولاکن قل حسبی اللّٰہ لکل شیٔ قدرا پر ایمان رکھنا چاہیئے جسمین قدر صدمہ اور رنج دنیا مین
ہوتا ہے وہ دمیرا ہے اگی بدولت ہوتا ہے پرائی چیز کو اپنا تصور کر رکھا ہے اور اس پر استقدر
یقین اور اسکے جاتے رہنے پر روتا پیٹتا محلہ والون کو جمع کرتا ہے اگر اپنا نہ سمجھتا تو واویلا نہ
کرتا۔ پیارے بیٹے یہ مکان جسکے اندر مین رہتا ہون تم یقین کرلو کہ میرا نہین اور عام و خاص
یہ سمجھتے ہین کہ میرا ہے نہ مین نے اس کو بنایا نہ خریدا نہ کسی نے بخشا اور نہ ہبہ کیا۔ تھوڑے
دن مستعار میرے پاس رہا پھر اُس پر کرایہ مقرر ہوگیا ہائے افسوس ہزار افسوس مین نے ایکدن
کا کرایہ بھی اب تک ادا نہین کیا کرایہ نامہ لکہا ہوا ہے رجسٹری شدہ ہے مالک مکان نہایت
دولتمند ہے۔ کرایہ کا تقاضا تک نہین کرتا دولتمندی کے علاوہ خود مختار بھی ہے اُس نے
سمجھ رکھا ہے کہ کرایہ عام جائداد منقولہ سے ایک دن مین قرق کرکے وصول کرلونگا پیارے
فرزند قرقی کے دن کا نہایت فکر ہے جس وقت تمام محلہ والون کے سامنے تواچلچنی چارپائی
تخت ادنٰی ادنٰی چیزین قرق ہوکر نیلام ہون گی اور یہ ضرور ہوکر رہیگا ہائے جائداد منقولہ
بہت تھوڑی ہے اور کرایہ بہت زیادہ قاعدہ ہے کہ جب مال سے ڈگری وصول نہین
ہوتی تو جیل خانہ جانا پڑتا ہے تم جانتے ہو کہ مجھ بینوا کے گھر مین مال ہی کیا ہے بس جیلخانہ
ہی نعوذ باللہ من ذلک رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ
زیادہ دُعا۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔ از حیدرآباد دکن۔

مکتوب سی و دوم

عزیزم سلمہٗ۔ بعد دعا آنکہ بیعت اللہ تعالیٰ سے پیر کے ہاتھ پر ایک معاہدہ ہے کہ منہیات
شرعیہ سے ہمیشہ دور رہونگا۔ جب پیر دیکھتا ہے کہ یاران طریقت مین سے ایک یا چند شخص
استقامت سے اُس معاہدے پر قائم ہے اور جو کچھ تعلیم فقر کی جاتی ہے اُس پر عمل اور
کوشش کرتا ہے پیر خوش ہوکر اُس کو خلافت دیتا ہے تاکہ اور لوگ بھی اسکو دیکھکر راہ راست

مارنیکے فکر مین تھا ایسا دست ہوجاتا ہے کہ وقت پر بلا کسی مشقت کے کھانا دیتا ہے اگر زخمی ہو تو مرہم پٹی کرتا ہے گویا ہر ایک جزوی اور کلی امر کا کفیل بنجاتا ہے۔ ہائے ہائے کیا ہم اپنے آقا اپنے مالک سب سے زیادہ چاہنے والے کو اس ظالم دشمن سے بھی بدتر سمجھ رہے ہین اور ہتھیار باندھے ہمہ وقت تیار ہین یعنی جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کے خلاف رات دن کرتے ہین کبھی مانگتے ہین کبھی اکڑتے ہین کبھی گڑگڑاتے ہین کسیطرح ہار مانکر ہتھیار ڈالکر اُس پر مطمئن نہین ہوتے بلا جو کچھ بندہ پر نازل کی جاتی ہے اُس پر صبر کرنا اور یہ سمجھنا کہ ہمارے حق مین ہمارے آقا ہمارے مالک۔ ہمارے سب سے زیادہ چاہنے والے نے ہمارے واسطے بہتری اسی مین سمجھی ہے یہ نہین ہوتا۔

ایک مرتبہ لوٹ کا مال بہت سا آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور ون سے بہت کم عطا ہوا آپ کے دل مین کمی کا خیال آیا ایک روز دربار عام مقرر ہوا جو کچھ مال دیا گیا تھا اُس کا حساب دہوپ مین کھڑا کرکے لیا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نسبت اور حضرات رضوان اللہ علیہم کے دہوپ کی تکلیف سے بہت جلد نجات ملی مین نے فقرا مین خلیل احمد صاحب کو دیکھا کہ اُن کو وقار الامرا نے مدار المہاری ....
.... سے برطرفی پر پھر خدمت مدار المہاری واپس ملنے کے واسطے دُعا یا چلہ کی غرض سے حیدرآباد بلاکر تھوڑے روز مہمان رکھا دس بارہ ہزار روپیہ نذر کیا مین نے اُس روپیہ کا یہ اثر دیکھا کہ حیدرآباد سے واپس ہوتے ہی اُنھون نے صابریون سے جنگ ٹہرادی اور بیسیون سالہ جانبین سے لکھے گئے اُسوقت مجھکو خیال آیا کہ آخر یہ بلا ان پر کہان سے نازل ہوئی یہی سمجھ مین آیا ؎

پیچ جاویدی فقیر بے نوا		سر تابیدہ چو فرعون از خدا

توانگرانِ کو یہ روپیہ نہ ملتا بہتر ہوتا ؎
شخصے کہ مفلس نیست براو شکر لازم است۔ اگر دولت میرسد ممکن است کہ یاد خالق را محو کند۔ ولاکن قد جعل اللہ لکل شئی قدرا پر ایمان رکھنا چاہیے جسمین قدر صدمہ اور رنج دنیا مین ہوتا ہے وہ میرا ہے کی بدولت ہوتا ہے پرائی چیز کو اپنا تصور کر رکھا ہے اور اس پر اسقدر یقین اور اسکے جاتے رہنے پر روتا پیٹتا محلہ والون کو جمع کرتا ہے اگر اپنا نہ سمجھتا تو واویلا نہ کرتا۔ پیارے بیٹے یہ مکان جسکے اندر مین رہتا ہون تم یقین کرلو کہ میرا نہین اور عام و خاص یہ سمجھتے ہین کہ میرا ہے نہ مین نے اس کو بنایا نہ خریدا نہ کسی نے بخشا اور نہ ہبہ کیا۔ تھوڑے دن مستعار میرے پاس رہا پھر اس پر کرایہ مقرر ہوگیا ہائے افسوس ہزار افسوس مین نے ایکدن کا کرایہ بھی اب تک ادا نہین کیا کرایہ نامہ لکھا ہوا ہے رجسٹری شدہ ہے مالک مکان نہایت دولتمند ہے۔ کرایہ کا تقاضا تک نہین کرتا دولتمندی کے علاوہ خود مختار بھی ہے اُس نے سمجھ رکھا ہے کہ کرایہ عام جائداد منقولہ سے ایک دن مین قرق کرکے وصول کرلونگا پیارے فرزند قرقی کے دن کا نہایت فکر ہے جس وقت تمام محلہ والون کے سامنے تو اچھکنی چارپائی تخت ادنی ادنی چیزین قرق ہوکر نیلام ہون گی اور یہ ضرور ہوکر رہیگا ہائے جائداد منقولہ بہت تھوڑی ہے اور کرایہ بہت زیادہ قاعدہ ہے کہ جب مال سے ڈگری وصول نہین ہوتی تو جیل خانہ جانا پڑتا ہے تم جانتے ہو کہ مجھ بینوا کے گھر مین مال ہی کیا ہے بس جیلخانہ ہو نعوذ باللہ من ذلک رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْن
زیادہ دُعا۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔ از حیدرآباد دکن۔

مکتوب سی و دوم

عزیزم سلمہٗ۔ بعد دعا آنکہ بیعت اللہ تعالیٰ سے پیر کے ہاتھ پر ایک معاہدہ ہے کہ منہیات شرعیہ سے ہمیشہ دور رہونگا۔ جب پیر دیکھتا ہے کہ یاران طریقت مین سے ایک یا چند شخص استقامت سے اُس معاہدے پر قائم ہے اور جو کچھ تعلیم فقر کی جاتی ہے اُس پر عمل اور کوشش کرتا ہے پیر خوش ہوکر اُس کو خلافت دیتا ہے تاکہ اور لوگ بھی اُسکو دیکھکر راہ راست

پر آئین یارانِ طریقت کو لازم ہے کہ جب اُن مین سے پیر کسی کو خلافت عطا کرے تو اُسکی تعظیم مثل پیر کے کرین اور پیر کی عدم موجودگی مین جو کچھ دریافت کرنا ہے خلیفہ سے دریافت کرین اور اگر اُس کو دیکھین کہ خلاف شرع شریف ہو گیا نماز در وزہ وغیرہ مین تساہل کرتا ہو یا کبھی پڑھتا ہے کبھی نہین یا اُس معاہدے سے پھر گیا ہے جو بیعت کے وقت کیا ہے تو اُس کی صحبت سے جب تک کہ وہ پھر توبہ نہ کرے یارانِ طریقت کو پرہیز کرنا چاہیئے خلافت تو بڑی بات ہے اُسکی بیعت بھی نہین رہتی پس میرے یارانِ طریقت کو چاہیئے کہ میرے اس اعلان کو مشتہر کر دین تاکہ ایسے لوگون کے فریب مین بھولے لوگ آکر گمراہ نہون والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ؛ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و سوم

حضرت صاحبزادہ صاحب شاہ عبدالصمد چشتی سلمہٗ - السّلام علیکم ؛

اول مجھکو آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ میری عیادت کے واسطے اجمیر شریف مین میری قیام گاہ پر تشریف لائے اُس کے بعد جیسا کہ مریض عیادت کرنیوالے سے اپنا حال بیان کرتا ہے مجھکو بھی بیان کرنا چاہیئے اگر اسوقت مجھکو آپ کی تشریف آوری کے ہوش ہوتی تو اس وقت آپکو اس تحریر کے پڑھنے کی تکلیف نہ ہوتی میرے بخار کیوجہ جلسۂ چندۂ مدرسۂ معینیہ ہی مجھ کو یقین ہے کہ مجھ سے آپ کو زیادہ اُس جلسہ کا انداز ناگوار ہوا ہوگا کیونکہ آپ تہ بند باندھے فقرا کا لباس پہنے ہوئے عمدہ تکیہ سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اور مین تو نہ پیر نہ پیرزادہ نہ پیری پاس نہ وہ اسباب متولی صاحب کی پشت پر بیٹھا تھا میرے مذہب کے علما اور آپ جیسے معزز فقرا چیدہ چیدہ ایک جلسہ مین تشریف فرما ہون اور ایک دنیادار ننگے سر بیٹھا ہو نیچا فقط اُس کو جھلا جا رہا ہو ہائے یہ وہی فقرا ہین جنھون نے بادشاہون کی حقیقت نہ سمجھی تھی آج اس ذلت وخواری سے بیٹھے ہین

چونکہ فقرا کا لباس زیب تن ہے کسی سے دریافت کی بھی ضرورت نہین کہ یہ کون ہین صاحبزادہ صاحب مجھکو آپ کی توہین اور ذلت کے صدمہ نے بیمار ڈال دیا مین نے دیوان صاحب سے کہا متولی صاحب سے کہا کمکر دیا مگر میری بجز اس نہ نکلی میری روح پر نا قابل برداشت صدمہ تھا اور پھر اُسکو دوسری حرکت نے اور قوت دی اصحاب صفہ مین سے ایک صاحب پاس ایک درہم نکلا حکم ہوا ایک داغ اب اِن صوفیون کے مرنے کے بعد اس قدر سونا چاندی نکلتا ہے کہ ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور خواجہ کے نام پر حال لانے والے نہایت بے شرمی سے گاؤ تکیون سے لگے بیٹھے رہے اور ایک پیسہ کسی نے چندہ نہ دیا جب یہ دعویدار اپنے پیٹ کے سوا نہ پیر کو سمجھے نہ بھائی بھتیجے کو تو متولی صاحب کو ضرور دنیاداروں کی خوشامد کرنی پڑی مگر واہ ری فراست اُدھر وہ کام نکلا ادھر ظاہری غلامون کو تازیانہ لگایا دونون کام ہو گئے میرے خیال مین اس سے زیادہ توہین نہین ہو سکتی اللہ تعالیٰ کیواسطے اِن تہ بندون کو پہلے رحضرت محبوب جی کا لباس پہنو اگر نہین مانتے تو خرقہ پوشون کی روش اختیار کرو ہمارے متقدمین نے کفار کو ہدایت کی اور متاخرین مسلمانون کو بدعقیدہ کئے دیتی ہین صاحبزادہ صاحب ذرا انصاف کیجیے زنڈی قوال چور بھائی بھتیجا سب کا مال بلا خوف وخطر پیٹ مین چلا جاتا ہے اور اُس جلسہ مین گرہ سے کچھ نہ نکلا ڈاکو بھی ایسے کامون مین حصہ لیتے ہین مگر نہ پسیجے تو یہ جھوٹے نقال ہر ایک جاہ طلبی کے واسطے دوکان کی ترقی کے لیے وہان حاضر ہوتا ہے معاف کیجیے نہ آپ عیادت کی تکلیف کرتے اور نہ بیمار کا حال سنتے اسوقت حیدرآباد مین ہون اور پتہ یہ ہے -

معرفت منشی عبدالرشید صاحب چشتی دیوڑھی نواب غالب جنگ حیدرآباد دکن

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

پر آئین یاران طریقت کو لازم ہے کہ جب اُن مین سے پیر کسی کو خلافت عطا کرے تو اُسکی
تعظیم مثل پیر کے کرین اور پیر کی عدم موجودگی مین جو کچھ دریافت کرنا ہے خلیفہ سے دریافت
کرین اور اگر اُسی کو دیکھین کہ خلاف شرع شریف ہو گیا نماز و روزہ وغیرہ مین تساہل کرتا ہو
یا کبھی پڑھتا ہے کبھی نہین یا اُس معاہدے سے پھر گیا ہے جو بیعت کے وقت کیا ہے
تو اُس کی صحبت سے جب تک کہ وہ پھر توبہ نہ کرے یارانِ طریقت کو پرہیز کرنا چاہئے
خلافت تو بڑی بات ہے اُسکی بیعت بھی نہین رہتی پس میرے یارانِ طریقت کو چاہئے
کہ میرے اس اعلان کو مشتہر کر دین تاکہ ایسے لوگون کے فریب مین بھولے لوگ آکر گمراہ
ہون والسلام علی من اتبع الہدیٰ ؛ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و سوم

حضرت صاحبزادہ صاحب شاہ عبدالصمد چشتی سلمہٗ ۔ السّلام علیکم ؎
اول مجھکو آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ میری عیادت کے واسطے اجمیر شریف مین میری
قیام گاہ پر تشریف لائے اُس کے بعد جیسا کہ مریض عیادت کرنیوالے سے اپنا حال
بیان کرتا ہے مجھکو بھی بیان کرنا چاہئے اگر اُسوقت مجھکو آپ کی تشریف آوری کے
ہوش ہوتی تو اِس وقت آپکو اس تحریر کے پڑھنے کی تکلیف نہ ہوتی میرے بخار کیوجہ
جلسۂ چندۂ مدرسۂ معینیہ ہی مجھ کو یقین ہے کہ مجھ سے آپ کو زیادہ اُس جلسہ کا انداز ناگوار
ہوا ہوگا کیونکہ آپ نے جُبّہ باندھے فقرا کا لباس پہنے ہوئے عمدہ تکیہ سے لگے ہوئے
بیٹھے تھے اور مین تو نہ پیر نہ پیرزادہ نہ پیری پاس نہ وہ اسباب متولی صاحب کی پشت پر
بیٹھا تھا میرے مذہب کے علما اور آپ جیسے معزز فقرا چیدہ چیدہ ایک جلسہ مین تشریف
فرما ہون اور ایک دنیادار ننگے سر بیٹھا ہو پنکھا فقط اُس کو جھلا جا رہا ہو ہائے یہ وہی فقرا
ہین جنھون نے بادشاہون کی حقیقت نہ سمجھی تھی آج اس ذلت و خواری سے بیٹھے ہین

چونکہ فقرا کا لباس زیب تن ہے کسی سے دریافت کی بھی ضرورت نہین کہ یہ کون ہین صاحبزادہ
صاحب مجھکو آپ کی توہین اور ذلت کے صدمہ نے بیمار ڈال دیا مین نے دیوان صاحب
سے کہا متولی صاحب سے کہا الکمکر دیا مگر میری بجز اس نہ نکلی میری روح پر ناقابل برداشت
صدمہ تھا اور پھر اُسکو دوسری حرکت نے اور قوت دی اصحاب صفہ مین سے ایک صاحب
پاس ایک درہم نکلا حکم ہوا ایک داغ اب اِن صوفیون کے مرنے کے بعد اس قدر سونا
چاندی نکلتا ہے کہ ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور خواجہ کے نام پر
حال لانے والے نہایت بے شرمی سے گاؤ تکیون سے لگے بیٹھے رہے اور ایک پیسہ
کسی نے چندہ نہ دیا جب یہ دعویدار اپنے پیٹ کے سوا نہ پیر کو سمجھے نہ بھائی بھتیجے کو تو متولی
صاحب کو ضرور دنیادارون کی خوشامد کرنی پڑی مگر واہ ری فراست اُدھر وہ کام نکلا
اُدھر ظاہری غلامون کو تازیانہ لگایا دونون کام ہو گئے میرے خیال مین اس سے زیادہ
توہین نہین ہو سکتی اللہ تعالیٰ کیواسطے اِن نہ بندون کو پہلے رحضرت محبوب جی کا لباس
پہنو اگر نہین مانتے تو خرقہ پوشون کی روش اختیار کرو ہمارے متقدمین نے کفار کو ہدایت
کی اور متاخرین مسلمانون کو بدعقیدہ کئے دیتے ہین صاحبزادہ صاحب ذرا انصاف تو کیجیے
رنڈی قوال چور بھائی بھتیجا سب کا مال بلا خوف و خطر پیٹ مین چلا جاتا ہے اور اُس
جلسہ مین گرہ سے کچھ نہ نکلا ڈاکو بھی ایسے کامون مین حصہ لیتے ہین مگر نہ پسیجے تو یہ جھوٹے
نقال ہر ایک جاہ طلبی کے واسطے دوکان کی ترقی کے لیے وہان حاضر ہوتا ہے معاف
کیجیے نہ آپ عیادت کی تکلیف کرتے اور نہ بیمار کا حال سنتے اسوقت حیدر آباد مین
ہون اور پتہ یہ ہے ۔

معرفت منشی عبدالرشید صاحب چشتی ڈیوڑھی نواب غالب جنگ حیدر آباد دکن

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

پر آئین یاران طریقت کو لازم ہے کہ جب اُن مین سے پیر کسی کو خلافت عطا کرے تو اُسکی
تعظیم مثل پیر کے کرین اور پیر کی عدم موجودگی مین جو کچھ دریافت کرنا ہے خلیفہ سے دریافت
کرین اور اگر اُس کو دیکھین کہ خلاف شرع شریف ہو گیا نماز و روزہ وغیرہ مین تساہل کرتا ہو
یا کبھی پڑھتا ہے کبھی نہین یا اُس معاہدے سے پھر گیا ہے جو بیعت کے وقت کیا ہے
تو اُس کی صحبت سے جب تک کہ وہ پھر توبہ نہ کرے یاران طریقت کو پرہیز کرنا چاہئے
خلافت تو بڑی بات ہے اُسکی بیعت بھی نہین رہتی پس میرے یاران طریقت کو چاہئے
کہ میرے اس اعلان کو مشتہر کر دین تا کہ ایسے لوگون کے فریب مین بھولے لوگ آ کر گمراہ
نہون والسلام علی من اتبع الہدیٰ ؀ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و سوم

حضرت صاحبزادہ صاحب شاہ عبدالصمد چشتی سلمہٗ - السّلام علیکم ؀
اول مجھکو آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ میری عیادت کے واسطے اجمیر شریف مین میری
قیام گاہ پر تشریف لائے اُس کے بعد جیسا کہ مریض عیادت کرنیوالے سے اپنا حال
بیان کرتا ہے مجھکو بھی بیان کرنا چاہئے اگر اُسوقت مجھکو آپ کی تشریف آوری کے
ہوش ہوتی تو اِس وقت آپکو اس تحریر کے پڑھنے کی تکلیف نہ ہوتی میرے بخار کیوجہ
جلسہ چندہ مدرسہ معینیہ ہی مجھکو یقین ہے کہ مجھ سے آپکو زیادہ اُس جلسہ کا انداز ناگوار
ہوا ہوگا کیونکہ آپ تہ بند باندھے فقراء کا لباس پہنے ہوئے عمدہ تکیہ سے لگے ہوئے
بیٹھے تھے اور مین تو نہ پیر نہ پیرزادہ نہ پیری پاس نہ وہ اسباب متولی صاحب کی پشت پر
بیٹھا تھا میرے مذہب کے عمل اور آپ جیسے معزز فقراء چیدہ چیدہ ایک جلسہ مین تشریف
فرما ہون اور ایک دنیا دار ننگے سر بیٹھا ہو نیکا فقط اُس کو جھلا جا رہا ہو ہائے یہ وہی فقراء
ہین جنھون نے بادشاہون کی حقیقت نہ سمجھی تھی آج اس ذلت و خواری سے بیٹھے ہین

چونکہ فقراء کا لباس زیب تن ہے کسی سے دریافت کی بھی ضرورت نہین کہ یہ کون ہین صاحبزادہ
صاحب مجھکو آپ کی توہین اور ذلت کے صدمہ نے بیمار ڈال دیا مین نے دیوان صاحب
سے کہا متولی صاحب سے کہا لکھکر دیا مگر میری بجز اس نہ نکلی میری روح پر نا قابل برداشت
صدمہ تھا اور پھر اُسکو دوسری حرکت نے اور قوت دی اصحاب صفہ مین سے ایک صاحب
پاس ایک درہم نکلا حکم ہوا ایک داغ اب اِن صوفیون کے مرنے کے بعد اس قدر سونا
چاندی نکلتا ہے کہ ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور خواجہ کے نام پر
حال لانے والے نہایت بے شرمی سے گاؤتکیون سے لگے بیٹھے رہے اور ایک پیسہ
کسی نے چندہ نہ دیا جب یہ دعویدار اپنے پیٹ کے سوا نہ پیر کو سمجھے نہ بھائی بھتیجے کو تو متولی
صاحب کو ضرور دنیا دارون کی خوشامد کرنی پڑی مگر واہ ری فراست اُدھر وہ کام نکلا
اُدھر ظاہری غلامون کو تازیانہ لگایا دونون کام ہو گئے میرے خیال مین اس سے زیادہ
توہین نہین ہو سکتی اللہ تعالیٰ کیواسطے اِن تہ بندون کو پہلے رحضرت محبوب بنی کا لباس
پہنو اگر نہین مانتے تو خرقہ پوشون کی روش اختیار کرو ہمارے متقدمین نے کفار کو ہدایت
کی اور متاخرین مسلمانون کو بد عقیدہ کئے دیتے ہین صاحبزادہ صاحب ذرا انصاف کیجیے
رنڈی قوال چور بھائی بھتیجا سب کا مال بلا خوف و خطر پیٹ مین چلا جاتا ہے اور اُس
جلسہ مین گرہ سے کچھ نہ نکلا آپکو بھی ایسے کامون مین حصہ لیتے ہین مگر نہ پیسے تو یہ چھوٹے
نقال ہر ایک جاہ طلبی کے واسطے دوکان کی ترقی کے لیے وہان حاضر ہوتا ہے معاف
کیجیے نہ آپ عیادت کی تکلیف کرتے اور نہ بیمار کا حال سنتے اسوقت حیدر آباد مین
ہون اور پتہ یہ ہے -
معرفت منشی عبدالرشید صاحب چشتی دیوڑھی نواب غالب جنگ حیدر آباد دکن

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و چہارم

ہو الکل

پلا ساقیا ساغر بنظیر
مین ہوا نہین تجھکو اے سیر جان
جو صورت تو اپنی دکھا دے مجھے

پھنسا دام ہجران مین بد نصیب
کہون کیا کہ مجھ پر ہے بند گران
تو اس قید غم سے چھڑا دے مجھے

پیارے مولانا صوفی چشتی زید فی عشقہ - کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا لکھون ؎

آنکھی آنکھون کو کوئی کہتا نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

میری تحریرین آفت کی پرکالہ آپ کا روشن دل چاہنے والا دل قدردان دل - پاک باطن دل وہ کیا ہے مجھکو اندازہ نہین - مرید کھاتہ نہین - غرض دس ہزار سے زائد یاران طریقت ہین جن مین بڑی بڑی عالم اور خلفاء مجھکو چاہنے والے ہین پھر آپ مین کون ایسا وصف ہے کہ کلیمی ذرہ ذرہ سی بات آپ کو لکھ بھیجتا ہے اسوقت راز دار سمجھو تو آپ غمگسار سمجھو تو آپ خود سمجھ لین - مین اس قدر بیتاب ہون کہ اگر میرے محبوب کا جلوہ نہ ہوتا تو فوراً آکر گلے لگا لیتا -

پیارے - بیشک اتقا ایک نادر اور نایاب دولت ہے جس سے پیر ابراہیم جیسے بزرگوار مالا مال ہین مگر اتقا کے اصلی معنی ہین - قطع عن ماسوی اللہ تعالے کے اور یہ بغیر عشق ہو نہین سکتا عشق کی ہر آن ظاہری اتقا سے ہزار درجہ افضل ہے یہ عشق کے کرشمہ ہین کہ آپ نے ایک ہزار میل سے کسی کے تعلق کے باعث محبوب کو دیکھ لیا مجھے ابھی کچھ اُن سے فرصت نہ تھی جو حجر اسود پر نظر پڑتی - آپ کی تحریر دیکھی بیشک صحیح ہے بھلا آپ کی وید اچھی یا میری کس جگہ سے مضمون شروع کرنا چاہیے تھا کہان سے شروع کر دیا آپ کی ایک رجسٹری کل آئی وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ کو قدمبوسی

کہہ دو دعا کرین کہ کلیمی رہ جائے اور مین جل جاؤن پوچھا گیا کہ قدمبوسی کیون؟ کہا کہ جو کلیمی کا چاہنے والا ہو مین اُسپر قربان ہو کر قدمبوس ہون - پھر فرمایئے سراپا عشق ؎ سرت گردم ؎ اُس آواز کے مین قربان - مجھکو خواب بہت کم نظر آتے ہین - ایک مرقعہ خواب مین دکھایا گیا جس مین حضرت خواجہ بزرگ اور حضرت غوث پاک اور اُن کی تصویر ہے - یہ مشہور مرقعہ ہے مین نے دیکھا تو وہ دونون حضرات موجود تھے یہ جناب نہ تھے پرسون دیکھا کہ دو فقیر لمبے بالون کے دہلی کے ایک بازار مین جھگڑا کر رہی ہین ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ اگر پانچ برس میرے پاس رہے تو مین تجھکو بتاؤن جس فریق نے یہ دعوی کیا تھا تھوڑی دور اس کا پیر ساتھ ہوا تھوڑی دور جا کر مجھسے کہا کہ کچھ لیگا مین نے کہا کہ جو کچھ آپ کو آتا ہے پہلے اُن ذکر اشغال کے نام لیجئے اگر ضرورت ہوگی تو لونگا - کہا دیکھے گا یا باتین کرے گا مین نے کہا اگر باتین کرنے کی آرزو کرون تو موسی علیہ السلام کی برابری مین بے ادبی ہوتی ہے اور اگر دیکھنے کی آرزو کرون تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہنا تو یہ چاہتا تھا کہ مجنون ہو جاؤن مگر ایک شخص نے مجھکو مخاطب کر لیا اور مین کہان جا رہا ہون پانی پت شریف کا ارادہ ہے - اگرچہ ؎

پرواز فطرت ما در دام ہال نیزد
آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا

خدا نے ظاہری حاضری کا محتاج نہین رکھا مگر پھر بھی جو فیوض و برکات صاحب خانہ کے اُس کے مسکن مین ہوتے ہین یا جو برکات غار حرا مین اب تک موجود ہین اُنکے حاصل کرنے کی نیت سے اگر وہان تک جانا ہو تو ضرور دوسری قسم کا فیض حاصل ہو سکتا ہے - انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا وَمَا اُبَرِّئُ النفس الامارۃ بالسُّوْ الا ما رحم ربی پر ہر لمحہ نظر ہے اور بس - میری پیاری بیٹی کی خدمت مین تسلیم و دعا معاف کیجئے آج کل مین آپ کو زیادہ تکلیف دے رہا ہون زیادہ سلام و شوق فقط

دعا جو کلیمی غفرلہٗ

کھد و دعا کرین کہ کلیمی رہ جائے اور مین جل جاؤن پوچھا گیا کہ قدموسی کیون؟ کہا کہ جو کلیمی کا چاہنے والا ہو مین اُسپر قربان ہوکر قدمبوس ہون۔ پھر فرمایئے سراپا عشق؛ سرت گردم؛ اُس آواز کے میں قربان۔ مجھکو خواب بہت کم نظر آتے ہین۔ ایک مرقعہ خواب مین دکھایا گیا جس مین حضرت خواجہ بزرگ اور حضرت غوث پاک اور اُن کی تصویر ہے۔ یہ مشہور رقعہ ہے مین نے دیکھا تو وہ دونون حضرات موجود تھے یہ جناب نہ تھے پرسون دیکھا کہ دو فقیر لمبے بالون کے دہلی کے ایک بازار مین جھگڑا کر رہی ہین ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ اگر پانچ برس میرے پاس رہے تو مین تجھکو بتاؤن جس فریق نے یہ دعویٰ کیا تھا تھوڑی دور اس کا یار ساتھ ہوا تھوڑی دور جاکر مجھسے کہا کہ کچھ لیگا مین نے کہا کہ جو تجھے آپ کو آتا ہے پہلے اُن ذکر اشغال کے نام لیجیے اگر ضرورت ہوگی تو لونگا۔ کہا دیکھیے گا یا باتین کرے گا مین نے کہا اگر باتین کرنے کی آرزو کرون تو موسیٰ علیہ السلام کی برابری مین بے ادبی ہوتی ہے اور اگر دیکھنے کی آرزو کرون تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہنا تو یہ چاہتا تھا کہ جیود ہو جاؤن مگر ایک شخص نے مجھکو مخاطب کر لیا اور مین کہان جا رہا ہون پانی پت شریف کا ارادہ ہے۔ اگرچہ ؎

	پرواز فطرت ما در دام ہال نیزد		آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا	

خدا نے ظاہری حاضری کا محتاج نہین رکھا مگر پھر بھی جو فیوض و برکات صاحب خانہ کے اُس کے مسکن مین ہوتے ہین یا جو برکات غار حرا مین اب تک موجود ہین اُنکے حاصل کرنے کی نیت سے اگر وہان تک جانا ہو تو ضرور دوسری قسم کا فیض حاصل ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا وَمَآ اُبَرِّئُ النَّفْسَ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ پر ہر لحظہ نظر ہے اور بس۔ میری پیاری بیٹی کی خدمت مین تسلیم و دعا معاف کیجیے آج کل مین آپ کو زیادہ تکلیف دے رہا ہون زیادہ سلام و شوق فقط

دعاجو کلیمی غفرلہ

مکتوب سی و چہارم

ہو الکل

	پھنسا دام ہجران مین بدنصیب کہون کیا کہ مجھ پر ہے بند گران تو اس قید غم سے چھڑا دے مجھے	پلا ساقیا ساغر بنظیر مین ہوا نہین تجھکو اے میری جان جو صورت تو اپنی دکھا دے مجھے	

پیارے مولانا صوفی چشتی زیدی فی عشقہ۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا لکھون ؎

دل ہمارا سفت مین بدنام ہے		آنکھ آنکھون کو کوئی کہتا نہین

میری تحریرین آفت کی پرکالہ آپ کا روشن دل چاہنے والا دل قدردان دل۔ پاک باطن دل وہ کیا ہے مجھکو اندازہ نہین۔ مرید کھاتہ نہین۔ غرض دس ہزار سے زائد یاران طریقت ہین جن مین بڑی بڑی عالم اور خلفاء مجھکو چاہنے والے ہین پھر آپ مین کون ایسا وصف ہے کہ کلیمی ذرہ ذرہ سی بات آپ کو لکھ بھیجتا ہے اسوقت راز دار سمجھو تو آپ غمگسار سمجھو تو آپ خود سمجھ لین۔ مین اس قدر بیتاب ہون کہ اگر میرے محبوب کا جلوہ نہ ہوتا تو فوراً آکر گلے لگا لیتا۔

پیارے۔ بیشک اتقا ایک نادر اور نایاب دولت ہے جس سے پیر ابراہیم جیسے بزرگوار مالامال ہین مگر اتقا کے اصلی معنی ہین۔ قطع عن ماسوی اللہ تعالیٰ کے اور یہ بغیر عشق ہو نہین سکتا عشق کی ہر آن ظاہری اتقا سے ہزار درجہ افضل ہے یہ عشق کے کرشمے ہین کہ آپ نے ایک ہزار میل سے کسی کے تعلق کے باعث محبوب کو دیکھ لیا مجھے ابھی کچھ اُن سے فرصت نہ تھی جو حجر اسود پر نظر پڑتی۔ آپ کی تحریر دیکھی بیشک صحیح ہے بھلا آپ کی وید اچھی یا میری کس جگہ سے مضمون شروع کرنا چاہیے تھا کہان سے شروع کر دیا آپ کی ایک رجسٹری کل آئی وہ مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ آپ کو قدموسی

مکتوب سی و چہارم

ہوالکل

پلا ساقیا ساغر بنظر
میں ہوا نہیں مجھکو سیر جہان
جو صورت تو اپنی دکھا دے مجھے

پھنسا دام ہجران میں بدنصیب
کہوں کیا کہ مجھ پر ہے بند گران
تو اس قید غم سے چھڑا دے مجھے

پیارے مولانا صوفی چشتی زیدفی عشقہ - کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں ؏

انکی آنکھوں کو کوئی کہتا نہیں
دل ہمارا مفت میں بدنام ہے

میری تحریرین آفت کی پرکالہ آپ کا روشن دل چاہنے والا دل قدردان دل - پاک باطن دل وہ کیا ہے مجھکو اندازہ نہیں - مرید بھاتے نہیں - غرض دس ہزار سے زائد یاران طریقت ہیں جن میں بڑی بڑی عالم اور خلفار مجھکو چاہنے والے ہیں پھر آپ میں کون ایسا وصف ہے کہ کلیمی ذرہ ذرہ سی بات آپ کو لکھ بھیجتا ہے اسوقت راز دار سمجھو تو آپ غمگسار سمجھو تو آپ خود سمجھ لیں - میں اس قدر بیتاب ہوں کہ اگر میرے محبوب کا جلوہ نہ ہوتا تو فوراً آکر گلے لگا لیتا -

پیارے - بیشک اتقا ایک نادر اور نایاب دولت ہے جس سے پیر ابراہیم جیسے بزرگوار مالا مال ہیں مگر اتقا کے اصلی معنی ہیں - قطع عن ماسوی اللہ تعالے کے اور یہ بغیر عشق ہو نہیں سکتا عشق کی ہر آن ظاہری اتقا سے ہزار درجہ افضل ہے یہ عشق کے کرشمہ ہیں کہ آپ نے ایک ہزار میل سے کسی کے تعلق کے باعث محبوب کو دیکھ لیا مجھے ابھی کچھ اُن سے فرصت نہ تھی جو حجر اسود پر نظر پڑتی - آپ کی تحریر دیکھی بیشک صحیح ہے بھلا آپ کی وید اچھی یا میری کس جگہ سے مضمون شروع کرنا چاہیے تھا کہاں سے شروع کر دیا آپ کی ایک رجسٹری کل آئی وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ کو قدموسی

کہہ دو دعا کریں کہ کلیمی رہ جائے اور میں جل جاؤں پوچھا گیا کہ قدموسی کیوں؟ کہا کہ جو کلیمی کا چاہنے والا ہو میں اُسپر قربان ہو کر قدموس ہوں - پھر فرمایئے سراپا عشق ؎ سرت گردم ؎ اُس آواز کے میں قربان - مجھکو خواب بہت کم نظر آتے ہیں - ایک مرقعہ خواب میں دکھایا گیا جس میں حضرت خواجہ بزرگ اور حضرت غوث پاک اور اُن کی تصویر ہے - یہ مشہور مرقعہ ہے میں نے دیکھا تو وہ دونوں حضرات موجود تھے یہ جناب نہ تھے پرسوں دیکھا کہ دو فقیر لمبے بالوں کے دہلی کے ایک بازار میں جھگڑا کر رہی ہیں ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ اگر پانچ برس میرے پاس رہے تو میں تجھکو بتاؤں جس فریق نے یہ دعویٰ کیا تھا تھوڑی دور اس کا ایسا ساتھ ہوا تھوڑی دور جاکر مجھسے کہا کہ کچھ لیگا میں نے کہا کہ جو تجھے آپ کو آتا ہے پہلے اُن ذکر اشغال کے نام لیجئے اگر ضرورت ہوگی تو لونگا - کہا دیکھے گا یا باتیں کرے گا میں نے کہا اگر باتیں کرنے کی آرزو کروں تو موسیٰ علیہ السلام کی برابری میں بے ادبی ہوتی ہے اور اگر دیکھنے کی آرزو کروں تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہنا تو یہ چاہتا تھا کہ مجذوب ہو جاؤں مگر ایک شخص نے مجھکو مخاطب کر لیا اور میں کہاں جا رہا ہوں پانی پت شریف کا ارادہ ہے - اگرچہ ؏

پرواز فطرت ما در دام ہال بیزد
آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را

خدا نے ظاہری حاضری کا محتاج نہیں رکھا مگر پھر بھی جو فیوض و برکات صاحب خانہ کے اُس کے مسکن میں ہوتے ہیں یا جو برکات غار حرا میں اب تک موجود ہیں اُنکے حاصل کرنے کی نیت سے اگر وہاں تک جانا ہو تو ضرور دوسری قسم کا فیض حاصل ہو سکتا ہے - انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا وَمَا اُبَرِّئُ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّی پر ہر لمحہ نظر ہے اور بس - میری پیاری بیٹی کی خدمت میں تسلیم و دعا معاف کیجئے آج کل میں آپ کو زیادہ تکلیف دے رہا ہوں زیادہ سلام و شوق فقط

دعا خیر کلیمی غفرلہ

مکتوب سی و پنجم

عزیز جانم غلام محمود خانصاحب سلمۂ + السلام علیکم - پیر فقیر مرشد نماز روزہ حج زکوٰۃ پاس انفاس تہجد مراقبہ مکاشفہ سب اس آخری وقت کے درست ہونے کے واسطے ہوا کرتا ہے مین اُس نمک حرام نواز کا کونسے منہ سے شکریہ ادا کرون اور کہان سے ایسی زبان لاؤن جس نے آج تک گزرنے والے یاران طریقت مین سے کسی کا بھی آخر وقت بُرا نہین دکھایا - مگر یہ ایک خاص بات ہے جس کو نصیب ہوسے

اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم	شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین

میان کمان کا پیر کس مین قوت وہی ذات پاک ہے جو مرید کے عقیدہ کے موافق جلوہ افروز ہو جاتی ہے مجھکو تو ایسی فوتین سنکر رشک آتا ہے اپنے اعمال سے ڈر کر دل تو یہ چاہتا ہے کہ بر وقت موت کوئی زندہ آدمی میری بُری حالت دیکھنے کو موجود نہ ہو مگر باوجود رُوسیاہی کے اُس کی رحمت واسعہ سے قوی اُمید ہے کہ یہ بات جو آپ کی مرحومہ والدہ کو میسر آئی مجھکو بھی میسر ہو پھر عذاب قبر عذاب دوزخ سب ہیچ ہے - مین تو اس واقعہ کے سننے کا مشتاق تھا بھائی ایک دن یہ تو ضرور ہو کر رہے گا مگر کیا اچھا نصیب ہے اُن لوگون کا جو ادہر سے غافل ہو کر مستی کھیلتے چلے جائین یہ وہ باتین ہین جو سچے عقیدہ والون نے کتابون مین درج کی ہین آپ کی مرحومہ والدہ نے جو دکھایا وہ خاص میری دلی خواہش کی تصویر تھی میری طرف سے بہت بہت دعا اور سلام

(عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ)

مکتوب سی و ششم

گرامی عزیز جانم مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل - بھائی دنیا مین کوئی کام بند

نہین رہتا سب لوگون کے کام نکل جاتے ہین - ہندو ہو یا مسلمان - زچہ خانہ اور شادی سب ہو جاتی ہے جون جون عمر بڑھتی جاتی ہے دنیا کے بکھیڑے بھی بڑھتے ہین - آج شادی کل پوتا ہے نواسہ ہے - چھٹی دو زچہ خانہ کرو - اس عمر مین کوشش کرنا چاہیے کہ دید بھی ہوتی رہے گھر مین ہو یا باہر - کیونکہ اگر دید نہ ہوئی تو من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی کا بلا ضمانت وارنٹ درپیش ہے پاخانہ مین جاؤ اجابت سے فارغ ہو - طہارت کرو باہر نکل آؤ - دیکھو وہان زیادہ بیٹھنا نہین - کہین لیٹ نہ جانا - تمام کپڑے نجس ہو جائینگے ہان کبھی قبض کی شکایت بھی ہوتی ہے دیر ہوتی ہے اور کبھی گئے اور آ گئے مگر بشارت بھائی ایک نسخہ بُرا چلتا ہوا ہے اگر کوئی جائز نشہ مل جاوے چاہے کپڑے غلیظ ہون یا قبض ہو کچھ خبر نہین رہتی کیا آپ نے چاند کو دیکھا ہے - نہ اُس کے کان ہے نہ آنکھ نہ ناک - پھر بھی اُس کو اسقدر خوبصورت سمجھا جاتا ہے کہ خوبصورت کو چاند سے تشبیہ دیتے ہین میرے نزدیک تو یہ تشبیہ غلط ہے - اُن کی آنکھون کو کوئی کہتا نہین دل ہمارا مفت مین بدنام ہے چاند کی روشنی کو ذرہ سا پردہ روک لیتا ہے اُن کی روشنی جسد خاکی کے پار ہو جاتی ہے آیئے آپ اور مین ایسی پاک صورت پر قربان ہو جائین دیکھنے والے کیا کہین گے -

شعر

عاشق از مفتی نہ ترسد ہی بیار
بلکہ از یرغوئے سلطان نیز ہم

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہ

مکتوب سی و پنجم

عزیز جانم غلام محمود خانصاحب سلمہٗ + السلام علیکم۔ پیر فقیر مرشد نماز روزہ حج زکوٰۃ پاس انفاس تہجد مراقبہ مکاشفہ سب اس آخری وقت کے درست ہونے کے واسطے ہوا کرتا ہے مین اُس نمک حرام نواز کا کونسے منہ سے شکریہ ادا کرون اور کہان سے ایسی زبان لاؤن جس نے آج تک گزرنے والے یاران طریقت مین سے کسی کا بھی آخر وقت بُرا نہین دیکھا یا۔ مگر یہ ایک خاص بات ہے جس کو نصیب ہوسے

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین	اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

میان کہان کا پیر کس مین قوت وہی ذات پاک ہے جو مرید کے عقیدہ کے موافق جلوہ افروز ہو جاتی ہے مجھکو تو ایسی فوتین سنکر رشک آتا ہے اپنے اعمال سے ڈر کر دل تو یہ چاہتا ہے کہ بر وقت موت کوئی زندہ آدمی میری بُری حالت دیکھنے کو موجود نہ ہو مگر باوجود رُوسیاہی کے اُس کی رحمت واسعہ سے قوی اُمید ہے کہ یہ بات جو آپ کی مرحومہ والدہ کو میسر آئی مجھکو بھی میسر ہو پھر عذاب قبر عذاب دوزخ سب ہیچ ہے۔ مین تو اس واقعہ کے سننے کا مشتاق تھا بھائی ایک دن یہ تو ضرور ہو کر رہے گا مگر کیا اچھا نصیب ہے اُن لوگون کا جو ادھر سے غافل ہو کر ہنستی کھیلتے چلے جائین یہ وہ باتین ہین جو سچے عقیدہ والون نے کتابون مین درج کی ہین آپ کی مرحومہ والدہ نے جو دکھیاوہ خاص میری دلی خواہش کی تصویر تھی میری طرف سے بہت بہت دعا اور سلام

(عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ)

مکتوب سی و ششم

گرامی عزیز جانم مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل۔ بھائی دنیا مین کوئی کام بند

نہین رہتا سب لوگون کے کام نکل جاتے ہین۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ زچہ خانہ اور شادی سب ہو جاتی ہے جون جون عمر بڑھتی جاتی ہے دنیا کے بکھیڑے بھی بڑھتے ہین۔ آج شادی کل پوتا ہے نواسہ ہے چھٹی ہے زچہ خانہ کرو۔ اس عمر مین کوشش کرنا چاہیے کہ دید بھی ہوتی رہے گھر مین ہو یا باہر۔ کیونکہ اگر دید نہ ہوئی تو من کان فی هذه اعمٰى فهو فى الاخرة اعمٰى کا بلا ضمانت وارنٹ در پیش ہے پاخانہ مین جاؤ اجابت سے فارغ ہو۔ طہارت کرو باہر نکل آؤ۔ دیکھو وہان زیادہ بیٹھنا نہین۔ کہین لیٹ نہ جانا۔ تمام کپڑے نجس ہو جانیکے ہان کبھی قبض کی شکایت بھی ہوتی ہے دیر ہوتی ہے اور کبھی گئے اور آگئے مگر بشارت بھائی ایک نسخہ بڑا چلتا ہوا ہے اگر کوئی جائز نشہ مل جاوے چاہے کپڑے غلیظ ہون یا قبض ہو کچھ خبر نہین رہتی کیا آپ نے چاند کو دیکھا ہے۔ نہ اُس کے کان ہے نہ آنکھ نہ ناک۔ پھر بھی اُس کو اسقدر خوبصورت سمجھا جاتا ہے کہ خوبصورت کو چاند سے تشبیہ دیتے ہین میرے نزدیک تو یہ تشبیہ غلط ہے۔ اُن کی آنکھون کو کوئی کہتا نہین دل ہمارا مفت مین بدنام ہے چاند کی روشنی کو ذرہ سا پردہ روک لیتا ہے اُن کی روشنی جسد خاکی کے پار ہو جاتی ہے آئیے آپ اور مین ایسی پاک صورت پر قربان ہو جائین دیکھنے والے کیا کہین گے۔

شعر

عاشق از مفتی نہ ترسد می بیار	بلکہ از یرغوے سلطان نیز ہم

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہ

مکتوب سی و پنجم

عزیز جانم غلام محمود خانصاحب سلمٗہ + السلام علیکم - پیر فقیر مرشد نماز روزہ حج زکوٰۃ پاس انفاس تہجد مراقبہ مکاشفہ سب اس آخری وقت کے درست ہونے کے واسطے ہوا کرتا ہے مین اُس نمک حرام نواز کا کونسے منہ سے شکریہ ادا کرون اور کہان سے ایسی زبان لاؤن جس نے آج تک گزرنے والے یاران طریقت مین سے کسی کا بھی آخر وقت برا نہین دیکھایا - مگر یہ ایک خاص بات ہے جس کو نصیب ہوے

اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم	شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین

میان کہان کا پیر کس مین قوت وہی ذات پاک ہے جو مرید کے عقیدہ کے موافق جلوہ افروز ہو جاتی ہے مجھکو تو ایسی فوتین سنکر رشک آتا ہے اپنے اعمال سے ڈر کر دل تو یہ چاہتا ہے کہ بر وقت موت کوئی زندہ آدمی میری بُری حالت دیکھنے کو موجود نہ ہو مگر باوجود رُوسیاہی کے اُس کی رحمت واسعہ سے قوی اُمید ہے کہ یہ بات جو آپ کی مرحومہ والدہ کو میسر آئی مجھکو بھی میسر ہو پھر عذاب قبر عذاب دوزخ سب ہیچ ہے - مین تو اس واقعہ کے سننے کا مشتاق تھا بھائی ایک دن یہ تو ضرور ہو کر رہے گا مگر کیا اچھا نصیب ہے اُن لوگون کا جو ادہر سے غافل ہوکر ہستی کھیلتے چلے جائین یہ وہ باتین ہین جو سچے عقیدہ والون نے کتابون مین درج کی ہین آپ کی مرحومہ والدہ نے جو دیکھا وہ خاص میری دلی خواہش کی تصویر تھی میری طرف سے بہت بہت دعا اور سلام

(عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ)

مکتوب سی و ششم

گرامی عزیز جانم مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل - بھائی دنیا مین کوئی کام بند

نہین رہتا سب لوگون کے کام نکل جاتے ہین - ہندو ہو یا مسلمان - زچہ خانہ اور شادی سب ہو جاتی ہے جون جون عمر بڑھتی جاتی ہے دنیا کے بکھیڑے بھی بڑھتے ہین - آج شادی کل پوتا ہے نواسہ ہے چھٹی ہے زچہ خانہ کرو - اس عمر مین کوشش کرنا چاہیے کہ دید بھی ہوتی رہے گھر مین ہو یا باہر - کیونکہ اگر دید نہ ہوئی تو من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی کا بلا ضمانت وارنٹ در پیش ہے پاخانہ مین جاؤ اجابت سے فارغ ہو - طہارت کرو باہر نکل آؤ - دیکھو وہان زیادہ بیٹھنا نہین - کہین لیٹ نہ جانا - تمام کپڑے نجس ہو جائینگے ہان کبھی قبض کی شکایت بھی ہوتی ہے دیر ہوتی ہے اور کبھی گئے اور آگئے مگر بشارت بھائی ایک نسخہ بڑا چلتا ہوا ہے اگر کوئی جائز نشہ مل جاوے چاہے کپڑے غلیظ ہون یا قبض ہو کچھ خبر نہین رہتی کیا آپ نے چاند کو دیکھا ہے - نہ اُس کے کان ہے نہ آنکھ نہ ناک - پھر بھی اُس کو اسقدر خوبصورت سمجھا جاتا ہے کہ خوبصورت کو چاند سے تشبیہ دیتے ہین میرے نزدیک تو یہ تشبیہ غلط ہے - اُن کی آنکھون کو کوئی کہتا نہین دل ہمارا مفت مین بدنام ہے چاند کی روشنی کو ذرہ سا پردہ روک لیتا ہے اُن کی روشنی جسد خاکی کے پار ہو جاتی ہے آئیے آپ اور مین ایسی پاک صورت پر قربان ہو جائین دیکھنے والے کیا کہین گے -

شعر

عاشق از مفتی نہ ترسد می بیار
بلکہ از یرغوئے سلطان نیز ہم

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہ

خاتمہ

مقدس بزرگون کے ملفوظات و مکتوبات اور حالات کو مرتب اور مدون کرنے کا طریقہ سلف سے مروج ہے۔ مورخون نے اس سے مدولی بندگان خدا کو ہدایت کا راستہ ملا اخلاق درست ہوئے اسلامی معاشرت نے رونق پائی۔ البتہ عربی زبان مین فن تاریخ الرجال کا ذخیرہ ملسکتا ہے مگر ساتھ سو ہجری کے بعد اس فن کی جانب مسلمانون کی توجہ کم ہوگئی۔ بنی عباس کی سلطنت کے ساتھ اس کا آفتاب عروج بھی ڈوب گیا فارسی مین اس فن کا ذخیرہ محدود اور وہ بھی اس زمانہ مین مفقود ہے مغربی اقوام نے مسلمانون سے زیادہ اس فن کی جانب توجہ کی چنانچہ صدہا کتب اخلاق و تصوف کا انگریزی فرنچ اور جرمن زبانون مین ترجمہ ہوچکا اور اس ایشیائی آفتاب کی روشنی سے یورپ مستفید ہو رہا ہے تاسف کے ساتھ دیکھا جارہا ہے کہ دو سو سال سے اسطرف جتنے بزرگ ہندوستان مین گزرے ہین اُن کے مکمل حالات اور تالیف و تصنیف کا کوئی پتہ نہین چلتا البتہ چند حکایات و قصص اُن بزرگون کی زبان زد خاص و عام ہین جنکے راویون کا پتہ بمشکل ملسکتا ہے اگر ان مقدس بزرگون کے حالات قلم بند کئے جاتے یا اُن کی تصانیف کا ذخیرہ جمع کیا جاتا تو آج اُن کی پسندیدہ رفتار اور عمدہ کارنامون کا ایک نمونہ عالم کی رہبری کے لئے موجود ہوتا۔

ہر دانشمند مورخ کا فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے برگزیدہ حضرات کی تحریرات اور حالات کو جمع کرے کیونکہ آئندہ نسلون کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ ایک نہایت ہی کارگر اور قابل قدر ذریعہ ہے لہذا حضرت ذو العلم النافع والعمل الرافع ملاذ الجمہور صعاد الخصوص حضرت خواجہ **سید قاسم علی شاہ صاحب کلیمی** دہلوی ادام اللہ برکاتہم کے مکتوبات و تحریرات کو بہ کوشش و سعی تمام جمع کرکے ان اوراق مین شایع کیا گیا کہ طالبان مسلک

صدق و صفا کے لیے ترغیب و تحریص ہدایت اور رہبری کا باعث ہو۔

واضح ہو کہ یہ کوئی انشا کی کتاب نہین ہے بلکہ ایک مجموعۂ کارنامہائے راہ طریقت ہے۔ حضرت پیر و مرشد کے مکتوبات بے حد و حساب ہین جو اخلاق و تصوف و موعظت پر محتوی ہین۔ بنظر اختصار و رفع طوالت چند ہی مکتوبات منتخبہ سے اِن اوراق کو زینت دی گئی جس کسی نے آپ کی صحبت پائی ہے وہ ضرور اِس امر کی گواہی دیگا کہ اس اشاعت سے یہ مقصود نہین ہے کہ حضرت ممدوح کے مقامات عالیہ یا کرامات خارقہ کا اظہار کیا جائے اگر یہی مقصود جامع اوراق کا ہوتا تو ایک علٰحدہ کتاب دوسرے قرینہ سے مرتب کیجاتی بلکہ صرف اسیقدر مقصود ہے کہ اس زمانہ کساد بازار علمی مین حضرات صوفیہ صافیہ کی سچی روش بے لوث طرز معاشرت عمدہ اخلاق و عادات اُن کی نیک تعلیم و تربیت اور مفید ہدایت سے لوگ واقف ہوجائین اور فائدہ حاصل کرین اور خوش عقیدگی کو محض جبہ و دستار طیلسان ہی پر منحصر نہ کہین چنانچہ اس مختصر مجموعہ مین ہر قسم کی تحریرات موجود ہین جو طالب راہ یقین کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتی ہین۔ کہین تعلیم و تربیت و پرورش نسبت کے ابواب مفتوح ہین کہین شمع ہدایت و تنبیہ کی تنویر بکھری ہوئی ہے کہین مشرب توحید و عرفان چھلک رہا ہے کہین سرچشمۂ عشق و محبت اوبل رہا ہے کہین بحر تیر یہ موج زن ہے کہین تشبیہ کا لہلہاتا چمن ہے کہین پیمانہ جذب و شوق ہے کہین میزان مواجید و ذوق ہے۔

غرض اس راستہ کی بھول بھلیان پر ایک معقول تبصرہ ہے۔ نافہمون کی تفہیم اور ناواقفون کی تعلیم و تربیت کا ذخیرہ ہے ایک سفرۂ عام طریقت بچھا ہوا ہے جس سے ہر شخص اپنے حوصلہ و لیاقت و مشرب کے مطابق غذائے قلبی و روحی حاصل کرسکتا ہے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

در کفی جام شراب و در کفی سندان عشق
ہر ہوس ناکے نداند جام و سندان باختن

تمت بالخیر

مقدس بزرگون کے ملفوظات ومکتوبات اور حالات کو مرتب اور مدون کرنے کا طریقہ سلف سے مروج ہے۔ مورخون نے اس سے مدد لی بندگانِ خدا کو ہدایت کا راستہ ملا اخلاق درست ہوئے اسلامی معاشرت نے رونق پائی۔ البتہ عربی زبان مین فن تاریخ الرجال کا ذخیرہ ملسکتا ہے مگر ساتھ سو ہجری کے بعد اس فن کی جانب مسلمانون کی توجہ کم ہوگئی۔ بنی عباس کی سلطنت کے ساتھ اس کا آفتاب عروج بھی ڈوب گیا فارسی مین اس فن کا ذخیرہ محدود اور وہ بھی اس زمانہ مین مفقود ہے مغربی اقوام نے مسلمانون سے زیادہ اس فن کی جانب توجہ کی چنانچہ صدہا کتب اخلاق وتصوف کا انگریزی فرنچ اور جرمن زبانون مین ترجمہ ہوچکا اور اس ایشیائی آفتاب کی روشنی سے یورپ مستفید ہورہا ہے تاسف کے ساتھ دیکھا جارہا ہے کہ دو سو سال سے اسطرف جتنے بزرگ ہندوستان مین گزرے ہین اُن کے مکمل حالات اور تالیف وتصنیف کا کوئی پتہ نہین چلتا البتہ چند حکایات وقصص اُن بزرگون کی زبان زد خاص وعام ہین جنکے راویون کا پتہ بمشکل ملسکتا ہے اگر ان مقدس بزرگون کے حالات قلم بند کئے جاتے یا اُن کی تصانیف کا ذخیرہ جمع کیا جاتا تو آج اُن کی پسندیدہ رفتار اور عمدہ کارنامون کا ایک نمونہ عالم کی رہبری کے لئے موجود ہوتا۔

ہر دانشمند مورخ کا فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے برگزیدہ حضرات کی تحریرات اور حالات کو جمع کرے کیونکہ آئندہ نسلون کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ ایک نہایت ہی کارگر اور قابل قدر ذریعہ ہے لہذا حضرت ذو العلم النافع والعمل الرافع ملاذ الجمہور معاذ الخاص حضرت خواجہ **سید قاسم علی شاہ صاحب کلیمی** دہلوی ادام اللہ برکاتہم کے مکتوبات وتحریرات کو بہ کوشش وسعی تمام جمع کرکے ان اوراق مین شایع کیا گیا کہ طالبان مسلک

صدق وصفا کے لیے ترغیب وتحریص ہدایت اور رہبری کا باعث ہو۔

واضح ہو کہ یہ کوئی انشار کی کتاب نہین ہے بلکہ ایک مجموعۂ کارنامہائے راہ طریقت ہے۔ حضرت پیر ومرشد کے مکتوبات بے حد وحساب ہین جو اخلاق وتصوف وموعظت پر محتوی ہین۔ بنظر اختصار ورفع طوالت چند ہی مکتوبات منتخبہ سے اِن اوراق کو زینت دی گئی جس کسی نے آپ کی صحبت پائی ہے وہ ضرور اِس امر کی گواہی دے گا کہ اس اشاعت سے یہ مقصود نہین ہے کہ حضرت ممدوح کے مقامات عالیہ یا کرامات خارقہ کا اظہار کیا جائے اگر یہی مقصود جامع اوراق کا ہوتا تو ایک علٰحدہ کتاب دوسرے قرینہ سے مرتب کیجاتی بلکہ صرف اسیقدر مقصود ہے کہ اس زمانہ کساد بازار علمی مین حضرات صوفیہ صافیہ کی سچی روش بے لوث طرز معاشرت عمدہ اخلاق وعادات اُن کی نیک تعلیم وتربیت اور مفید ہدایت سے لوگ واقف ہوجائین اور فائدہ حاصل کرین اور خوش عقیدگی کو محض جبہ ودستار وطیلسان ہی پر منحصر نہ کہین چنانچہ اس مختصر مجموعہ مین ہر قسم کی تحریرات موجود ہین جو طالب راہ یقین کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتی ہین۔ کہین تعلیم و تربیت وپرورش نسبت کے ابواب مفتوح ہین کہین شمع ہدایت وتبلیغ کی تنویر بکھری ہوئی ہے کہین مشرب توحید وعرفان چھلک رہا ہے کہین سرچشمۂ عشق ومحبت اوبل رہا ہے کہین بحر تیر یہ موج زن ہے کہین گلشن تشبیہ کا لہلہاتا چمن ہے کہین پیمانہ جذب وشوق ہے کہین میزان مواجید وذوق ہے۔

غرض اس راستہ کی بھول بھلیان پر ایک معقول تبصرہ ہے۔ نافہمون کی تفہیم اور ناواقفون کی تعلیم وتربیت کا ذخیرہ ہے ایک سفرۂ عام طریقت بچھا ہوا ہے جس سے ہر شخص اپنے حوصلہ ولیاقت ومشرب کے مطابق غذائے قلبی وروحی حاصل کرسکتا ہے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

در کفی جام شراب ودر کفی سندان عشق
ہر ہوس ناکے نداند جام وسندان باختن

تمت بالخیر

مقدس بزرگون کے ملفوظات ومکتوبات اور حالات کو مرتب اور مدون کرنے کا طریقہ سلف سے مروج ہے۔ مورخون نے اس سے مدولی بندگان خدا کو ہدایت کا راستہ ملا اخلاق درست ہوئے اسلامی معاشرت نے رونق پائی۔ البتہ عربی زبان مین فن تاریخ الرجال کا ذخیرہ ملسکتا ہے مگر ساتھ سو ہجری کے بعد اِس فن کی جانب مسلمانون کی توجہ کم ہوگئی۔ بنی عباس کی سلطنت کے ساتھ اس کا آفتاب عروج بھی ڈوب گیا فارسی مین اس فن کا ذخیرہ محدود اور وہ بھی اس زمانہ مین مفقود ہے مغربی اقوام نے مسلمانون سے زیادہ اِس فن کی جانب توجہ کی چنانچہ صدہا کتب اخلاق وتصوف کا انگریزی فرنچ اور جرمن زبانون مین ترجمہ ہوچکا اور اس ایشیائی آفتاب کی روشنی سے یُورپ مستفید ہورہا ہے تاسف کے ساتھ دیکھا جارہا ہے کہ دو سو سال سے اِسطرف جتنے بزرگ ہندوستان مین گزرے ہین اُن کے مکمل حالات اور تالیف وتصنیف کا کوئی پتہ نہین چلتا البتہ چند حکایات وقصص اُن بزرگون کی زبان زد خاص وعام ہین جنکے راویون کا پتہ بمشکل ملسکتا ہے اگر ان مقدس بزرگون کے حالات قلم بند کئے جاتے یا اُن کی تصانیف کا ذخیرہ جمع کیا جاتا تو آج اُن کی پسندیدہ رفتار اور عمدہ کارنامون کا ایک نمونہ عالم کی رہبری کے لئے موجود ہوتا۔

ہر دانشمند مورخ کا فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے برگزیدہ حضرات کی تحریرات اور حالات کو جمع کرے کیونکہ آیندہ نسلون کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ ایک نہایت ہی کارگر اور قابل قدر ذریعہ ہے لہذا حضرت ذوالعلم النافع والعمل الرافع ملاذ الجمہور صعاذ وقت حضرت خواجہ سید **قاسم علی شاہ صاحب کلیمی** دہلوی ادام اللہ برکاتہم کے مکتوبات وتحریرات کو بہ کوشش وسعی تمام جمع کرکے ان اوراق مین شایع کیا گیا کہ طالبان مسلک

صدق وصفا کے لیے ترغیب وتحریص ہدایت اور رہبری کا باعث ہو۔

واضح ہو کہ یہ کوئی انشا کی کتاب نہین ہے بلکہ ایک مجموعۂ کارنامہائے راہ طریقت ہے۔ حضرت پیرو مرشد کے مکتوبات بے حد وحساب ہین جو اخلاق وتصوف وموعظت پر محتوی ہین۔ بنظر اختصار ورفع طوالت چند ہی مکتوبات منتخبہ سے ان اوراق کو زینت دی گئی جس کسی نے آپ کی صحبت پائی ہے وہ ضرور اِس امر کی گواہی دے گا کہ اس اشاعت سے یہ مقصود نہین ہے کہ حضرت ممدوح کے مقامات عالیہ یا کرامات خارقہ کا اظہار کیا جائے اگر یہی مقصود جامع اوراق کا ہوتا تو ایک علٰحدہ کتاب دوسرے قرینہ سے مرتب کیجاتی بلکہ صرف اسیقدر مقصود ہے کہ اس زمانہ کساد بازار علمی مین حضرات صوفیہ صافیہ کی سچی روش بے لوث طرز معاشرت عمدہ اخلاق وعادات اُن کی نیک تعلیم وتربیت اور مفید ہدایت سے لوگ واقف ہوجائین اور فائدہ حاصل کرین اور خوش عقیدگی کو محض جبہ ودستار وطیلسان ہی پر منحصر نہ کہین چنانچہ اس مختصر مجموعہ مین ہر قسم کی تحریرات موجود ہین جو طالب راہ یقین کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتی ہین۔ کہین تعلیم و تربیت وپرورش نسبت کے ابواب مفتوح ہین کہین شمع ہدایت وتبلیغ کی تنویر بکھری ہوئی ہے کہین مشرب توحید وعرفان چھلک رہا ہے کہین سرچشمۂ عشق ومحبت اوبل رہا ہے کہین بحر تیز پر موج زن ہے کہین گلشن تشبیہ کا لہلہاتا چمن ہے کہین پیمانہ جذب وشوق ہے کہین میزان مواجید وذوق ہے۔

غرض اس راستہ کی بھول بھلیان پر ایک معقول تبصرہ ہے۔ ناقہمون کی تفہیم اور ناواقفون کی تعلیم وتربیت کا ذخیرہ ہے ایک سفرۂ عام طریقت بچھا ہوا ہے جس سے ہر شخص اپنے حوصلہ ولیاقت ومشرب کے مطابق غذائے قلبی وروحی حاصل کرسکتا ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

درکفی جام شراب ودر کفی سندان عشق
ہر ہوس ناکے نداند جام وسندان باختن

تمت بالخیر